شیخ چلپی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علامہ متقی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا

احمد عبدالجواد رحمہ اللہ کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا گویا کہ اس نے حدیث کی ستر سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا

اُردو ترجمہ

کنزُ العُمّال

فی سنن الأقوال والأفعال

مستند کتب سے رواۃ حدیث سے متعلق کلام حوالہ کے ساتھ شامل کتاب ہے

تالیف

علامہ علاء الدین علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری متوفی ۹۷۵ھ

مقدمہ، عنوانات، نظرثانی، تصحیحات

مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب مدظلہم

استاذ و معین مفتی جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی

دارُ الاِشاعت

اُردو بازار ○ ایم اے جناح روڈ ○ کراچی پاکستان فون: 32631861

اردو ترجمہ کنز العمال

حصہ چہارم

مترجم
مولانا محمد سلمان اکبر
فاضل جامعہ احسن العلوم
(گلشن اقبال، کراچی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرف باء

اس میں ایک کتاب ہے۔

کتاب البیوع

اس میں چار ابواب ہیں۔

پہلا باب......کمائی کے بیان میں

اس میں چار فصلیں ہیں۔

پہلی فصل......حلال کمائی کے بیان میں

۹۱۹۴......فرمایا حلال کمائی سب سے افضل کاموں میں سے ہے۔ابن ال عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۹۱۹۵......فرمایا سب سے افضل کمائی وہ خرید وفروخت ہے جو جھوٹ اور خیانت سے خالی ہو اور اپنے ہاتھ سے کام کرنا بھی افضل ہے۔

مسند احمد، طبرانی، بروایت حضرت ابوبردۃ رضی اللہ عنہ بن نیار رضی اللہ عنہ

فائدہ:......یعنی بجائے لوگوں کا محتاج بننے سے خود محنت سے حلال مال کمانا افضل ہے۔(مترجم)

۹۱۹۶......فرمایا"سب سے پاک کمائی وہ ہے جو انسان نے خود محنت کر کے حاصل کی ہو اور ہر وہ خرید وفروخت جو جھوٹ اور خیانت سے خالی ہو"۔

مسند احمد، طبرانی، حاکم بروایت حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ اور طبرانی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

۹۱۹۷......فرمایا"آخری زمانے میں میری امت میں حلال درھم اور با اعتماد بھائی کم ہوں گے"۔

کامل ابن عدی اور ابن عساکر بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ، الضعیفہ ۱۲۱

فائدہ:......یعنی امت مسلمہ پر ایک ایسا وقت بھی آئے گا کہ جب حلال مال کم ہوگا اور با اعتماد لوگ بھی کم ہوں گے یعنی حرام کے ساتھ ساتھ جھوٹ اور دھو کے بازی بھی زیادہ ہو جائے گی۔مترجم

۹۱۹۸...... فرمایا"تمام انبیاء، رسولوں کو حکم دیا گیا کہ صرف پاک مال ہی کھائیں اور صرف نیک عمل ہی کریں۔

مستدرک حاکم بروایت ام عبداللّٰہ بن اخت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ

۹۱۹۹......فرمایا"اللہ تعالیٰ اپنے اس مومن بندے سے محبت رکھتے ہیں جس نے کوئی (حلال) پیشہ اختیار کر رکھا ہو۔

حاکم، طبرانی، بیہقی شعب الایمان بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ، ضعیف الاسرار المرفوعۃ ۹۰، الاتفاق ۳۸۵ التذکرۃ ۱۳۴

۹۲۰۰ ... فرمایا" کہ اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند ہے کہ وہ اپنے بندے کو حلال کی تلاش وطلب میں تھکا ہوا دیکھیں۔

مسند فردوس دیلمی بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۹۲۰۱ فرمایا" حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پاکدامنی اور حلال رزق کے لئے آٹھ یا دس سال مزدوری کی۔

ابن ماجہ بروایت عتبة بن بدر رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... یعنی جب حضرت موسیٰ علیہ السلام مصر سے مدین پہنچے تو حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی صاحبزادی سے مذکورہ شرائط پر آپ علیہ السلام کا نکاح کردیا تھا جیسا کہ قرآن کریم میں مذکور ہے۔(مترجم)

۹۲۰۲ ... فرمایا" کوئی بھی شخص جس نے حلال مال کمایا، خود کھایا اور پہنا اور اپنے علاوہ اور لوگوں کو بھی کھلایا اور پہنایا تو یہ اس کے لئے زکوۃ (صدقہ) ہوگا، اور اگر کوئی مسلمان شخص ایسا ہو جس کے پاس صدقہ کے لئے کچھ نہ ہو تو اسے اپنے دل میں مندرجہ ذیل کلمات بھی کہنے چاہئیں جو اس کے لئے صدقہ ہوں گے۔

اللھم صلی علی محمد عبدك ورسولك وصل علی المؤمنین والمومنات والمسلمین والمسلمات

ترجمہ:...... اے اللہ! آپ رحمت نازل فرمایئے اپنے بندے اور رسول محمد ﷺ پر اور تمام مومنین اور مومنات اور تمام مسلمین اور مسلمات پر۔

مسند ابن یعلی صحیح ابن حبان اور مستدرك حاکم بروایت حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، ذکرفی ذخیرۃالحفاظ ۲۲۶۱

۹۲۰۳ فرمایا" کہ رزق حلال کو طلب کرنا فرائض کے بعد اہم فرض ہے"۔ طبرانی، بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ۔ ضعیف تذکرۃ الموضوعات ۱۳۳۔ الجامع المصنف ۳۶۸ الفوائد المجموعۃ ۴۱۹

فائدہ: یعنی مال ہو رزق ہو یا پیشہ خواہ کچھ بھی ہو حلال ہو اس کی طلب اسلام کے بنیادی فرائض کے بعد اہم ترین فریضہ ہے۔(مترجم)

۹۲۰۴ فرمایا" حلال طلب کرنا ہر مسلمان پر واجب ہے"۔ مسند فردوس دیلمی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۹۲۰۵ فرمایا" حلال کی طلب بھی جہاد ہے"۔ قضاعی بروایت حضرت ابن عباس اور ابو نعیم فی الحلیہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... یعنی جس طرح جہاد میں سخت محنت مشقت کرنا باعث فضیلت ہے اسی طرح حلال رزق کی طلب میں بھی محنت مشقت کرنا جہاد ہی کی طرح ہے باعث اجر وثواب ہے۔(مترجم)

۹۲۰۶ فرمایا" جب تم میں سے کوئی رزق تلاش کرے تو اسے چاہیے کہ حلال رزق تلاش کرے"۔

کامل ابن عدی بروایت حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ

۹۲۰۷۔ فرمایا" اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر رحم فرمائیں جو پاک مال کماتا ہے، میانہ روی سے خرچ کرتا ہے اور تنگ دستی اور ضرورت کے دن کیلئے کچھ بچا رکھتا ہے"۔

فائدہ:...... یعنی اس حدیث میں دعا ہے اس شخص کے لئے جس میں مذکورہ صفات پائی جاتی ہوں اور اس سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ سب کچھ دے دالا کر تہی دست ہوکر نہیں بیٹھ رہنا چاہیے بلکہ اپنے لئے کچھ بچا رکھنا بھی اچھی بات ہے، باقی اولیاء اللہ اور متوکلین کی شان الگ ہے۔(مترجم)

ابن نجار بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۹۲۰۸۔ فرمایا" عافیت کے دس اجزاء ہیں نو کا تعلق ذرائع آمد وصرف سے ہے اور ایک کا باقی تمام معاملات سے"۔

مسند فردوس دیلمی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... یعنی عافیت اور بھلائی کے دس حصے ہیں جن میں سے نو کا تعلق رزق حلال اور اس کے ذرائع کو تلاش کرنے اور ان کو اختیار کے ساتھ ہے اور آخری دسویں کا تعلق باقی شعبہ ہائے زندگی سے ہے۔(مترجم)

۹۲۰۹.....فرمایا''بال بچوں کوحلال کھلانے کے لئے جھگڑا کرنا اللہ تعالیٰ کے ہاں اس جہاد سے زیادہ افضل ہے جو امام عادل کی ماتحتی میں سال بھر جاری رہے، گردنیں کٹتی رہیں اور خون بہتا رہے''۔ ابن عساکر بروایت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

فائدہ:......یعنی اس حیثیت میں اس شخص کی فضیلت ہے جو اپنے اور اپنے گھر بار بال بچوں کے لئے حلال آمدنی کے حصول میں جھگڑا کرے۔(مترجم)

۹۲۱۰.....فرمایا''اگر کوئی اپنے چھوٹے بچوں کے لئے کمانے نکلا وہ پھر اللہ کے راستے پر ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے بوڑھے والدین کی کفالت کی نیت سے کمانے نکلا تو وہ بھی اللہ کے راستے میں ہے اور اگر کوئی شخص اپنی ذات کے لئے کمانے نکلا تا کہ محتاجی سے بچے تو وہ بھی اللہ کے راستے میں ہے اور اگر کوئی شخص دکھاوے اور نخرے کی نیت سے رزق تلاش کرنے نکلا تو وہ شیطان کے راستے میں ہے''۔

طبرانی بروایت حضرت کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ

۹۲۱۱.....فرمایا کہ''جبرئیل علیہ السلام امین جب بھی میرے پاس تشریف لائے تو یہ دو دعائیں مانگنے کا کہا۔

اللھم ارزقنی طیباً

اے اللہ مجھے پاک رزق دیجئے۔

واستعملنی صالحاً

اور مجھ سے نیک عمل کروالیجئے۔حکیم عن حنظلۃ رضی اللہ عنہ

حلال کمائی سے نہیں شرمانا چاہئے

۹۲۱۲.....فرمایا''کہ کوئی بندہ ایسا نہیں جو حلال کمانے میں حیا سے کام لے مگر اللہ تعالیٰ اس کو حرام میں مبتلا کردیں گے۔

ابن عساکر بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

فائدہ:......اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کوئی بھی ایسا کام جو حلال آمدنی کا ذریعہ ہو، اس کے اختیار کرنے سے عار نہیں محسوس کرنی چاہیے بلکہ حلال آمدنی کا ذریعہ اختیار کرلینا چاہیے اور اس معاملے میں شرم وحیا اور جھجک سے احتراز کرنا چاہیے، وگرنہ اللہ تعالیٰ حرام میں مبتلا کردیں گے جیسا کہ معلوم ہوا۔(مترجم)

۹۲۱۳.....فرمایا کہ''جس نے پاک (حلال) مال کھایا، اور سنت پر عمل کیا اور لوگ اس کی تکلیفوں سے محفوظ رہے تو ایسا شخص جنت میں داخل ہوگا''۔

ترمذی اور مستدرک حاکم بروایت حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ

۹۲۱۴.....فرمایا کہ''شام کے وقت اگر کسی شخص کا یہ حال ہو اپنے ہاتھ سے کام کرکے تھک چکا ہو تو اسی شام اس شخص کی مغفرت ہو جائے گی۔

طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

فائدہ:......یعنی اگر دن بھر حلال کے لئے محنت کرتے کرتے تھک گیا ہو تو شام ہوتے ہوتے اس کی مغفرت ہو جائے گی۔(مترجم)

۹۲۱۵.....فرمایا کہ''جو شخص رزق حلال کی تلاش میں تھک گیا اور اسی حال میں رات گزاری تو اسی رات اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے''۔

ابن عساکر بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ ذکرہ الالبانی فی ضعیف الجامع ۵۴۹۸

۹۲۱۶.....فرمایا کہ''وہ تاجر جو مسلمان ہو، امانت دار ہو، سچا ہو، تو قیامت کے دن شہداء کے ساتھ ہوگا۔

ابن ماجہ، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۲۱۷.....فرمایا کہ''وہ تاجر جو سچا ہو اور امانت دار ہو، وہ انبیاء کرام صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔

ترمذی، مستدرک حاکم ابن عمر رضی اللہ عنہ، اصبہانی فی الترغیب اور دیلمی فی مسند الفردوس بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۹۲۱۸.....فرمایا کہ''سچا تاجر قیامت کے دن عرش کے سائے تلے ہوگا۔

۹۲۱۹.....فرمایا کہ ''سچے تاجر کو جنت کے دروازوں میں کوئی رکاوٹ نہ ہوگی''۔

ابن النجار بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ، ضعیف کشف الخفاء ۱۰۴۱

فائدہ:.......ان احادیث سے یہ معلوم ہوا کہ ایک مسلمان تاجر میں یہ خوبیاں ہونی ضروری ہیں کہ وہ سچا ہو، امانت دار ہو، دیانت دار ہو، یعنی خرید وفروخت کے دوران جھوٹ نہ بولے دھوکے بازی سے کام نہ لے کم نہ تولے اور ان تمام برائیوں سے بچے جو عموماً تاجروں میں پائی جاتی ہیں تو یقیناً وہ ان تمام انعامات کا مستحق ہوگا جن کا ذکر مذکورہ احادیث میں ہوا۔

اور ان احادیث کا آپس میں تعارض بھی نہ سمجھا جائے کیونکہ پہلی ہی روایت میں ایسے تاجر کا شہداء کے ساتھ ہونا معلوم ہوگیا، اور دوسری سے شہداء کا انبیاء اور صدیقین کے ساتھ ہونا بھی معلوم ہوگیا اور یہ تو سب ہی جانتے ہیں کہ اگر انبیاء عرش کے سائے میں نہ ہوں گے تو اور کون ہوگا؟ اور شہداء اور صدیقین کا انبیاء کے ساتھ ہونا بھی معلوم ہوگیا اسی طرح انبیاء کے جنت میں داخل ہونے میں کوئی رکاوٹ نہ ہوگی تو ان کو بھی نہ ہوگی کیونکہ یہ ان کے ساتھ ہوں گے جیسا کہ معلوم ہوا۔ (مترجم)

۹۲۲۰.....فرمایا کہ ''سب سے پاکیزہ عمل اپنے ہاتھ سے محنت کر کے کمانا ہے''۔بیھقی فی شعب الایمان بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

داؤد علیہ السلام کا ہاتھ سے کمانا کرنا

۹۲۲۱.....فرمایا کہ ''سب سے افضل عمل حلال کمائی ہے''۔ابن لال بروایت حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ

۹۲۲۳..... فرمایا کہ ''کسی شخص نے آج تک کبھی بھی اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر کھانا نہ کھایا ہوگا اور اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام اپنی محنت کی کمائی کھاتے تھے۔مسند احمد، بخاری

فائدہ:.......ان روایات سے معلوم ہوا کہ حلال ذریعہ آمدنی اختیار کرنا اور پھر خوب محنت کر کے کمانا اتنا افضل اور پاکیزہ عمل ہے کہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام بھی اس سے پیچھے نہیں رہے مثلاً حضرت داؤد علیہ السلام جو اپنے ہاتھ سے زرہ بکتر بنایا کرتے تھے اور بیچا کرتے تھے کیونکہ ان کے ہاتھ میں لوہا نرم کر دیا گیا تھا جیسا کہ قرآن کریم میں ہے کہ ''والنالہ الحدید'' (الآیۃ) کہ ہم نے ان کے لئے لوہے کو نرم کر دیا۔

اسی طرح خود جناب نبی کریم ﷺ بھی ابتدائے زمانے میں چند قیراط پر بکریاں چرایا کرتے تھے اور اس کے بعد آپ ﷺ نے تجارت بھی کی جیسا کہ معلوم ہے، تو جب انبیاء کرام اس معاملے میں کسی سے پیچھے نہیں رہے تو ہمیں بھی محنت سے جی نہیں چرانا چاہیے۔ (مترجم)

۹۲۲۴..... فرمایا کہ ''سب سے پاک چیز جو آدمی کھاتا ہے وہ اس کی کمائی ہے اور اس کا لڑکا بھی اس کی کمائی ہے''۔

ابو داؤد. اور مستدرک حاکم بروایت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا

۹۲۲۵.....فرمایا کہ ''بہترین چیز جو تم کھاتے ہو وہ تمہاری اپنی کمائی ہے اور تمہاری اولاد بھی تمہاری کمائی ہے۔

بخاری فی التاریخ: ترمذی: نسائی اور ابن ماجہ

۹۲۲۶.....فرمایا کہ ''آدمی کی سب سے افضل کمائی اس کی اولاد اور ہر وہ خرید وفروخت ہے، جس میں جھوٹ اور خیانت نہ ہو۔

مسند احمد، طبرانی بروایت ابی بردۃ بن نیار رضی اللہ عنہ

فائدہ:.......ان احادیث سے معلوم ہوا کہ جس طرح حلال آمدنی ایک نعمت ہے اسی طرح اولاد بھی ایک نعمت ہے اور جس طرح حلال طریقے سے حاصل کی ہوئی آمدنی کو انسان غیر ذمہ داری سے ضائع نہیں کرتا اس طرح اولاد کے سلسلے میں بھی غیر ذمہ داری کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے کیونکہ رزق حلال کے لئے جو محنت مشقت برداشت کی تھی وہ ان اعمال میں سے ہے جو قبر میں کام آتے ہیں اور اپنی اولاد اگرچہ قبر میں ساتھ تو نہیں جاتی مگر ایسے کام کرتی رہتی ہے جس سے والدین کو قبر میں فائدہ ہوتا ہے۔ (مترجم)

۹۲۲۷..... فرمایا کہ ''رزق حلال کو طلب کرنے کی مثال ایسی ہے جیسے اللہ کی رضا کی خاطر بہادروں کا مقابلہ کرنا اور جو شخص رزق حلال کی تلاش میں

تھک کر سو جائے تو اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جاتے ہیں"۔

سنن سعید بن منصور اور بیهقی فی شعب الایمان بروایت ابن سکن، ذکرہ الالبانی فی ضعیف الجامع ۳۶۲۱

۹۲۲۸۔ فرمایا کہ "بندہ جو کھانا کھاتا ہے اس میں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند وہ کھانا ہے جو محنت کر کے حاصل کیا ہو" اور جس نے رزق حلال کی طلب میں تھک کر رات گزاری تو اس کی بخشش ہو جاتی ہے"۔

ابن عساکر بروایت حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ، ذکرہ الالبانی فی ضعیف الجامع ۵۰۱۳

۹۲۲۹ فرمایا کہ "انسان جو کماتا ہے اس میں سب سے پاک مال وہ ہے جو وہ خود محنت کر کے کماتا ہے اور آدمی جو اپنے آپ پر، اپنے گھر والوں پر اپنی اولاد پر اور اپنے خادموں پر جو کچھ بھی خرچ کرتا ہے تو وہ اس کے لئے صدقہ ہوتا ہے۔ ابن ماجہ بروایت حضرت مقدام رضی اللہ عنہ

فائدہ۔ ان احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ صرف حلال کمائی سے ہی نہیں بلکہ حلال اور جائز ضروریات اور مصارف میں خرچ کرنا بھی صدقے کا ثواب رکھتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جب اپنی ضروریات میں مال خرچ کرنا بھی باعث اجر وثواب ہو سکتا ہے تو غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے مال کو لہو ولعب میں نہیں خرچ کرنا چاہئے۔ (مترجم)

۹۲۳۰..... فرمایا کہ "جس شخص نے اتنے کم رزق پر صبر کیا جو زندہ رہنے کے لئے بمشکل دستیاب کافی ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں وہ مقام عطا فرمائیں گے جو وہ خود چاہے گا۔ ابو الشیخ بروایت حضرت براء رضی اللہ عنہ

اس کی سند حسن ہے۔

حلال روزی کمانا فرض ہے

۹۲۳۱۔۔ فرمایا کہ "رزق حلال کی تلاش کرنا فرائض کے بعد اہم فرض ہے"۔ بخاری، مسلم طبرانی وضعفہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۲۳۲ فرمایا کہ "بے شک سب سے پاک چیز جو آدمی کھاتا ہے وہ اس کی کمائی ہے اور اس کا لڑکا (اولاد) بھی اس کی کمائی ہے"۔

مصنف ابن ابی شیبہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

۹۲۳۳ فرمایا کہ "بے شک سب سے پاک چیز جو آدمی کھاتا ہے وہ اس کی کمائی ہے اور اس کا لڑکا (اولاد) بھی اس کی کمائی ہے۔

مصنف عبدالرزاق مسند احمد، متفق علیہ بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

۹۲۳۴ فرمایا کہ "اگر کوئی شخص اپنے ماں باپ یا ان میں سے کسی ایک کی کفالت کے لئے کمانے نکلتا ہے تو وہ اللہ کے راستے میں ہے اور اگر اپنے بال بچوں کی کفالت کے لئے کمانے کے لئے نکلتا ہے تو وہ (بھی) اللہ کے راستے میں ہے اور اگر اپنے لئے کمانے نکلتا ہے تو وہ بھی اللہ کے راستے میں ہے"۔ متفق علیہ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۹۲۳۶ فرمایا کہ "اگر کوئی شخص اپنے بوڑھے والدین کی کفالت کے لئے کمانے نکلتا ہے تو وہ اللہ کے راستے میں ہے، اور اگر اپنے بال بچوں کی کفالت کے لئے کمانے کے لئے نکلتا ہے تو وہ (بھی) اللہ کے راستے میں ہے اور اگر اپنے لئے کمانے نکلتا ہے تو وہ بھی اللہ کے راستے میں ہے۔ متفق علیہ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۹۲۳۷ فرمایا کہ "اگر کوئی شخص اس نیت سے کمانے نکلے کہ اپنے والدین کی کفالت کرے یا یہ کہ ان کو لوگوں کی محتاجی سے بچائے تو وہ اللہ کے راستے میں ہے اور اگر کوئی اس لئے کمائے کہ خود کو لوگوں کی محتاجی سے بچائے اور اپنا گزر خود کرے تو وہ بھی اللہ کے راستے میں ہے اور اگر کوئی شخص اس نیت سے کمائے کہ اس کے مال میں اضافہ ہو تو وہ شیطان کے راستے میں ہے۔ طبرانی فی المعجم الاوسط بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

فائدہ:۔ مذکورہ تینوں احادیث کا مضمون واضح ہے کیونکہ کوئی بھی شخص جب کمانے کے لئے گھر سے نکلتا ہے تو عموماً یہی وجوہات پیش نظر ہوتی ہیں یعنی والدین کی خدمات کفالت، اور ان کو در در کی محتاجی سے بچانا، کہیں بال بچوں کو روٹی، کپڑا، مکان کی فراہمی کا ارادہ، کہیں اپنا

گزراوقات اور کہیں مال میں اضافے کی لالچ وخواہش اور پھر کہیں یہ تمام صورتیں موجود ہوتی ہیں کہیں بعض اور کہیں ان میں سے ایک ابتداً اول الذکر تمام صورتوں میں تواجروثواب یقینی ہے اور آخرالذکر میں گناہ یقینی ہے لیکن اگر یہ گناہ والی صورت بھی ثواب والی صورتوں کے ساتھ مل گئی تو نیت کا اعتبار ہوگا یعنی اگر اصل نیت تو مال میں اضافہ ہو اور ضمنی طور پر ساتھ یہ بھی ہو کہ جو اس میں سے کچھ والدین اور بال بچوں کو بھی دے دیا گیا کروں گا تو یہ شخص گنہگار ہوگا لیکن اگر اصل نیت والدین اور بال بچوں وغیرہ کی کفالت کی ہو اور ساتھ یہ خیال بھی ہو کہ جو بچا رہے گا اس کو جمع کرتا رہوں گا تو اللہ تعالیٰ کی رحمت واسعہ سے امید ہے کہ اس میں مواخذہ نہ فرمائیں گے بلکہ اجروثواب عطا فرمائیں گے۔ واللہ اعلم بالصواب مترجم

۹۲۳۸ ... فرمایا کہ" تمام انبیاء ورسولوں کو حکم دیا گیا کہ صرف پاک مال ہی کھائیں اور صرف نیک عمل ہی کریں"۔

طبرانی مستدرك حاكم بروايت حضرت ام عبدالله بنت اخت شداد بن اوس رضی الله عنه

۹۲۳۹ ... فرمایا کہ" اللہ تعالیٰ اپنے اس مومن بندے سے محبت رکھتے ہیں جس نے کوئی حلال پیشہ اختیار کر رکھا ہے۔

طبرانی، كامل ابن عدی وابن نجار بروايت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۹۲۴۰ ... فرمایا کہ" سب سے پہلے (مرنے کے بعد) آدمی کا پیٹ بدبودار ہوتا ہے لہٰذا تم میں سے کوئی بھی پیٹ میں پاک چیز کے علاوہ اور کچھ نہ ڈالے"۔

سمويه بروايت حضرت جندب بجلی رضی الله عنه

۹۲۴۱۔فرمایا کہ" اگر تم میں سے کسی میں اتنی طاقت ہو کہ اپنے پیٹ میں پاک چیز کے علاوہ داخل نہ کرے تو اسے چاہیے کہ ایسا ہی کرے، بے شک (مرنے کے بعد) سب سے پہلے انسان کا پیٹ بدبودار ہوتا ہے اور اگر تم میں سے کسی میں اتنی طاقت ہو کہ وہ حرام سے بچے خواہ وہ بہت ہی کم مقدار میں بہایا گیا ہے خون ناحق ہی کیوں نہ ہو۔ تو اس کو بچنا چاہیے ورنہ وہ جس دروازے سے جنت میں داخل ہونا چاہے گا یہ خون ناحق اس کے راستے میں حائل ہو جائے گا"۔ بيهقی في شعب الايمان بروايت حضرت جندب رضی الله عنه

فائدہ:...... اس روایت میں محجمۃ کا لفظ آیا ہے جو اس ذرا سے خون کو کہتے ہیں جو پچھنے لگواتے ہوئے نکل آتا ہے بتانے کا مقصد یہ ہے کہ حرام کاری اور حرام کمائی سے بچو خواہ وہ خون ناحق میں معمولی شرکت کی صورت ہی میں کیوں نہ ہو۔

یہاں یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ حرام کاری سے مراد صرف عریانی فحاشی، زنا، وشراب وکباب وغیرہ نہیں ہے جیسا کہ آجکل ہمارے معاشرے میں مشہور ہو چکا ہے بلکہ حرام کاری سے مراد ہر وہ کام ہے جس سے شریعت اسلامیہ نے بچنے کا حکم دیا ہو۔ (مترجم)

ہر نبی نے بکریاں چرائیں

۹۲۴۲ ... فرمایا کہ" کوئی نبی ایسا نہیں جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں"۔ هناد عن عبد بن عمير مرسلاً

۹۲۴۳ فرمایا کہ" اللہ تعالیٰ نے ایسا کوئی نبی مبعوث نہیں فرمایا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا! آپ نے بھی یا رسول اللہ؟ فرمایا ہاں میں اہل مکہ کی بکریاں چند قیراط کے بدلے میں چرایا کرتا تھا"۔ بخاری ابن ماجه، بروايت حضرت ابوهريره رضی الله عنه

فائدہ: ... ان روایات میں اس مضمون کی تائید ہے جو نمبر ۹۲۱۹ میں گزری وہیں ملاحظہ فرمالیا جائے۔

۹۲۴۴ فرمایا کہ" میں تمہیں تاجروں کے ساتھ بھلائی کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ تو آفاق کی ٹھنڈک اور زمین پر اللہ تعالیٰ کے امین ہیں"۔

۹۲۴۵ ... فرمایا کہ" جنت میں سب سے پہلے سچا تاجر داخل ہوگا"۔ مصنف ابن ابی شيبه بروايت حضرت ابو ذر غفاری اور ابن عباس رضی الله عنه

۹۲۴۶ فرمایا کہ" سچ بولنے والا قیامت کے روز شہداء کی طرح ہوگا"۔ ابن النجار بروايت حضرت انس رضی الله عنه

۹۲۴۷ ... فرمایا کہ" جس نے اس نیت سے دنیا کی کمائی کی کہ حلال مال حاصل کرے لوگوں کی محتاجی سے بچے، گھر والوں کی ضروریات بخیر وخوبی پوری کرے اور پڑوسی کے ساتھ مہربانی کرے تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن اس طرح اٹھائیں گے کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی مانند چمکتا ہوگا۔ اور جس نے اس نیت سے دنیا کمائی کہ حلال مال کماؤں لیکن اس نیت سے کہ میرے مال میں اضافہ ہو اور میں فخر کروں تو وہ اللہ

تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوں گے۔ حلیة ابی نعیم بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۲۴۸ ..... فرمایا کہ ''جس نے حلال ذرائع آمدنی سے کوئی ذریعہ اختیار کرنا چاہا، اس نیت سے کہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے بچے اور اس کے بال بچوں کا بوجھ بھی اس پر ہو، وہ قیامت کے دن انبیاء اور صدیقین کے ساتھ اس طرح آئے گا پھر شہادت کی انگلی اور بیچ والی بڑی انگلی کو ملا کر دکھایا''۔

خطیب والدیلمی بروایت حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ: ...... مذکورہ روایات میں سچے تاجر کی فضیلت تو ہے ہی لیکن یہ بھی بتا دیا کہ مزید انعامات کیا ہوں گے؟ یعنی دنیاوی فضائل کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہوگا کہ میدان حشر میں ایسے تاجر کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی مانند چمک رہا ہوگا اور پھر ہوگا بھی وہ انبیاء اور صدیقین کے ساتھ اور صرف ساتھ ہی نہیں بلکہ اتنا قریب جتنی ہاتھ کی انگلیاں۔ (مترجم)

۹۲۴۹ ..... فرمایا کہ ''جو شخص رزق کا متلاشی نہیں اس پر کوئی حرج نہیں کہ خوب دعائیں نہ کرے۔ مسند فردوس، عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۹۲۵۰۔ فرمایا کہ ''مجھ سے پہلے انبیاء کو (بھی) یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ صرف پاک مال ہی کھائیں اور نیک عمل ہی کریں''۔

حلیہ ابی نعیم بروایت ام عبداللہ بن اخت شداد بن أوس

۹۲۵۱ ..... رزق کے لئے محنت کرو اور اگر تم میں سے کوئی مغلوب ہو جائے تو اللہ اور اس کے رسول پر چھوڑ دے۔ مسند فردوس عن بکر بن عبد اللہ بن عمر (المزنی) یعنی رزق کے لئے محنت کرے اور محنت کے باوجود حاصل نہ ہو تو اللہ اور اس کے رسول کے احکامات اور وعدوں پر چھوڑ دے۔

۹۲۵۲ ..... فرمایا کہ ''اللہ کا راستہ اس کے علاوہ کیا ہے کہ اس میں کوئی قتل کر دیا جائے (لیکن) جو شخص اپنے والدین کی کفالت کی نیت سے کمائی کرے وہ (بھی) اللہ کے راستے میں ہے، اور جو شخص اپنی اولاد کی کفالت کی نیت سے کمائی کرے وہ (بھی) اللہ کے راستے میں ہے، اور جو کوئی اپنے لئے کمائے تا کہ لوگوں کی محتاجی سے بچے تو وہ (بھی) اللہ کے راستے میں ہے اور جو شخص اپنے مال میں مزید اضافے کی نیت سے کمائی کرے وہ شیطان کے راستے میں ہے''۔ معجم اوسط طبرانی، متفق علیہ بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۲۵۳ ..... ایک مرتبہ جناب نبی کریم ﷺ سے سوال پوچھا گیا کہ سب سے پاک کمائی کون سی ہے؟ تو جواب میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ کمائی جو آدمی اپنے ہاتھ سے محنت کر کے حاصل کرے، اور ہر وہ خرید و فروخت جس میں جھوٹ اور خیانت نہ ہو''۔

ابن عساکر بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

حرام کی کمائی کا صدقہ نا قابل قبول ہے

۹۲۵۴ ..... فرمایا کہ ''کوئی صدقہ نہیں کرتا پاک مال سے مگر یہ کہ اسے رحمٰن (یعنی اللہ تعالیٰ) کے ہاتھ میں دے دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ پاک مال ہی قبول کرتا ہے، بے شک اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی ایک کے صدقہ دیئے ہوئے چھوارے کو ایسے (پالتا) بڑھاتا ہے جیسے تم میں سے کوئی شخص اپنے بچے کی یا کسی اور کی پرورش کرتا ہے، یہاں تک کہ چھوارہ احد پہاڑ کی طرح ہو جاتا ہے''۔

سنن دارقطنی فی الصفات بروایت ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ: ...... صدقے کے مال کو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں دینے کا جو ذکر آیا ہے تو اس سے مراد یہ ہے کہ یہ مال اللہ تعالیٰ کے پاس جمع ہو گیا کیونکہ اللہ تعالیٰ تو ہاتھ پیر وغیرہ سے پاک ہیں اور پالنے سے مراد صدقہ شدہ چیز کی نوعیت کے اعتبار سے اضافہ ہے یعنی ایک کھجور یا چھوارہ صدقہ کرے تو کھجوروں کی تعداد اتنی بڑھا دیں کہ کھجوروں کا ڈھیر احد پہاڑ کے برابر ہو جائے اور یہ بھی ممکن ہے اصل چیز ہی میں اضافہ ہو جائے یعنی ایک کھجور کو ہی اتنا بڑا کر دیا جائے کہ وہ احد پہاڑ کے برابر ہو جائے اور یہ بھی ممکن ہے کہ صدقہ شدہ چیز کے ثواب کو اتنا بڑھا دیا جائے گویا کہ صدقہ کرنے والے نے ایک کھجور نہیں بلکہ احد پہاڑ کے برابر کھجوریں صدقہ کی ہوں، بہر حال کچھ بھی ہو اللہ تعالیٰ تو ہر چیز پر قادر ہیں۔ (مترجم)

ضمیمہ......حرام کی برائی کے بیان میں

۹۲۵۶......فرمایا کہ ”جس نے کوئی مال ظلم وستم کے راستے سے حاصل کیا اس مال کو اللہ تعالیٰ ہلاکتوں میں لگوادیں گے“۔ ابن النجار بروایت ابوسلمی المحصی

۹۲۵۷......فرمایا کہ ”جس نے دس درھم کا کپڑا خریدا، ان درھموں میں سے ایک درھم حرام کا تھا تو جب تک اس کپڑے میں سے ایک دھجی بھی اس کے جسم پر ہوگی اللہ تعالیٰ اس شخص کی کوئی نماز قبول نہ کریں گے“۔ بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۲۵۸...... فرمایا کہ ”اگر کسی شخص نے چوری کا مال خریدا حالانکہ اسے معلوم تھا کہ یہ مال چوری کا ہے تو وہ اس (چوری) کی ذلت اور گناہ میں شریک ہوگا“۔

مستدرک حاکم اور سنن کبری بیهقی بروایت حضرت ابوهریره رضی الله عنه

۹۲۵۹......فرمایا کہ ”ہر وہ جسم جس کی پرورش حرام مال سے ہوئی ہو تو آگ ہی اس کے لئے بہتر ہے۔

شعب الایمان بیهقی حلیة ابی نعیم بروایت حضرت ابوبکر صدیق رضی الله عنه

۹۲۶۰......فرمایا کہ ”تم میں سے کسی شخص کا اپنے منہ مٹی ڈال لینا بہتر ہے اس سے کہ اس چیز کو اپنے منہ میں ڈالے جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے“۔شعب الایمان بیهقی بروایت حضرت ابوهریره رضی الله عنه

فائدہ:......حرام مال کی مذمت اور برائی تو مذکورہ احادیث کے مضامین سے واضح ہے اور مختلف مضامین سے یہ بتادیا کہ حرام مال کئی قسم کا ہو سکتا ہے وہ مال بھی حرام ہے جو کسی پر ظلم وستم کے نتیجے میں حاصل ہو، ایسے مال کا انجام بھی بتادیا کہ جو شخص ایسا مال کمائے گا وہ لگے گا بھی ایسے ہی راستے میں گھر میں ہلاکتیں ہوں گی طرح طرح کی لاعلاج اور خطرناک بیماریاں پیدا ہونگی اور اسی طرح دیگر مصائب۔

پھر اگر اس حاصل شدہ حرام مال میں سے آرام وآسائش کی کچھ چیزیں کپڑے وغیرہ خریدنے کی نوبت آبھی گئی تو اس کا بھی انجام بتادیا کہ جب تک ایسے کپڑے کی ایک دھجی بھی جسم پر ہوگی تو نماز قبول نہ ہوگی۔

اور جان بوجھ کر بھی چوری شدہ مال خریدنے میں چونکہ چور کی مدد واعانت کا پہلو نکلتا ہے اس لئے وہ بھی ٹھیک نہیں کیونکہ اس سے چور اور زیادہ گرمی چوریاں کرنے لگے گا اور پکڑے جانے پر ذلت الگ؟ کیونکہ چور کہہ سکتا ہے کہ میں تو فلاں شخص کے لئے چوری کرتا ہوں کیونکہ وہ میرا مال خرید لیتا ہے اسی لئے فرمادیا کہ جانتے بوجھتے ہوئے ایسا مال خریدنے پر خریدار ذلت شرمندگی اور چوری کے گناہ میں بھی شریک ہوگا جیسا کہ قاعدہ بھی ہے کہ چوری کا مال خریدنے والے کو بھی چور کا ساتھی سمجھ کر ذلیل شرمندہ کیا جاتا ہے۔

اور پھر یہ بتادیا کہ چوری کا مال کھانا بہتر نہیں بلکہ اس سے بہتر تو مٹی پھانک لینا ہے کیونکہ اگر چوری کا مال کھا بھی لیا تو اس سے حاصل ہونے والی جسمانی توانائی اور نشوونما جہنم میں لے جانے کا باعث ہوگی اس لئے حرام سے بچنا ہی بہتر ہے تاکہ مبتلا ہونا۔(مترجم)

حرام غذا جہنم کا سبب ہے

۹۲۵۷۔فرمایا کہ ”بے شک اللہ تعالیٰ نے اس جسم پر جنت کو حرام قرار دے دیا ہے جس کی نشوونما حرام سے ہوئی ہو۔

مسند عبد بن حمید، ومسند ابی یعلی بروایت حضرت ابو بکر صدیق رضی الله عنه

۹۲۵۸......فرمایا کہ ”حرام آمدنی میں سے صدقہ کرنے والی کی مثال اس زانیہ عورت کی طرح ہے جو اپنی زنا کی آمدنی میں سے مریضوں وغیرہ پر صدقہ کرنے“۔ابونعیم بروایت حضرت حسین بن علی رضی الله عنه

۹۲۵۹......فرمایا کہ ”کوئی ایسا گوشت نہیں جس کی پرورش حرام مال سے ہوئی ہو اور وہ جنت میں داخل ہوجائے“۔

حلیه ابی نعیم بروایت حضرت حذیفه رضی الله عنه

۹۲۶۰......فرمایا کہ ”اگر کسی شخص نے دس درھم کا کپڑا خریدا، ان میں سے ایک درھم بھی حرام کا تھا تو، اللہ تعالیٰ اس شخص کی نماز اس وقت تک قبول

نہ کریں گے جب تک اس کپڑے میں سے ایک دھجی بھی اس کے جسم پر باقی ہوگی''۔

مسند احمد ومسند عبدبن حمید، شعب الایمان للبیهقی وضعفه تمام والخطیب وابن عساکر والدیلمی بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۹۲۶۱.....فرمایا کہ''جس نے حرام مال کمایا اور اس سے صلہ رحمی کی یا اس سے صدقہ کیا، یا اس مال سے اللہ کے راستے میں خرچ کیا، تو اللہ تعالیٰ اس سب مال کو جمع کر کے اس کے ساتھ ہی جہنم میں ڈال دیں گے''۔

ابن المبارک، ابن عساکر بروایت قاسم بن مخیره رضی الله عنه مرسلاً

۹۲۶۲.....فرمایا کہ''جس نے حرام کا لقمہ کھایا، اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہ ہوگی، اور اس کی چالیس دن تک دعا بھی قبول نہ ہوگی اور ہر وہ گوشت جس کی پرورش حرام مال سے ہوئی ہو تو اس کے لئے آگ ہی بہتر ہے اور ایک لقمے سے بھی گوشت کی نشونما ہوتی ہے خواہ وہ لقمہ حرام ہی کا کیوں نہ ہو''۔دیلمی بروایت حضرت عبدالله بن مسعود رضی الله عنه

۹۲۶۳.....فرمایا کہ''جس نے جان بوجھ کر چوری کا مال کھایا تو وہ بھی چور کے گناہ میں شریک ہو گیا''۔

طبرانی بروایت میمونه بنت سعد رضی الله عنه

۹۲۶۴.....فرمایا کہ''کوئی بھی گوشت جس کی پرورش حرام سے ہوئی ہو تو اس کے لئے آگ ہی بہتر ہے''۔

شعب الایمان للبیهقی بروایت ابوبکر صدیق رضی الله عنه

۹۲۶۵.....فرمایا کہ''جس نے حرام مال جمع کیا اور پھر اس سے صدقہ کیا تو اس کے لئے اس میں کوئی اجر نہ ہوگا بلکہ یہ اس پر بوجھ ہوگا''۔

ابن حبان بروایت حضرت ابوهریرة رضی الله عنه

۹۲۶۶.....فرمایا کہ''جس شخص نے حرام مال کمایا اور پھر اس سے غلام آزاد کیا اور صلہ رحمی کی تو وہ اس پر بوجھ ہوگا''۔

طبرانی بروایت ابوالطفیل رضی الله عنه

۹۲۶۷.....فرمایا کہ جس شخص کو اس بات کی پرواہ نہ ہو کہ وہ مال کہاں سے کمار ہا ہے تو اللہ تعالیٰ کو بھی پرواہ نہ ہوگی کہ وہ کہاں سے جہنم میں جارہا ہے''۔

۹۲۶۸.....فرمایا کہ''جس کے گوشت کی نشونما حرام مال سے ہوئی تو اس کے لئے آگ ہی بہتر ہے''۔

مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوبکر وعمر رضی الله عنهما

۹۲۶۹.....فرمایا کہ''وہ گوشت اور خون جنت میں داخل نہ ہوں جن کی پرورش ناپاکی سے ہوئی''۔

شعب الایمان للبیهقی بروایت حضرت عقبة بن عامر رضی الله عنه

۹۲۷۰.....فرمایا کہ''قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، اگر تم میں سے کوئی شخص مٹی لے کر اپنے منہ میں ڈال لے تو یہ بہتر ہے اس سے کہ وہ اس چیز کو منہ میں ڈالے جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے''۔حاکم فی تاریخه بروایت حضرت ابوهریره رضی الله عنه

۹۲۷۱.....فرمایا کہ''جو گوشت حرام مال سے پھلا پھولا وہ جنت میں نہ جائے گا۔طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی الله عنه

۹۲۷۲.....فرمایا کہ''وہ جسم جسے حرام غذا دی گئی وہ جنت میں نہ جائے گا''۔

مسند ابی یعلی، حلیه ابی نعیم، شعب الایمان بیهقی بروایت حضرت ابوبکر صدیق رضی الله عنه

۹۲۷۳.....فرمایا کہ''جس گوشت کی نشونما حرام سے ہوئی وہ جنت میں نہ جائے گا، اس کے لئے آگ ہی بہتر ہے''۔

مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوبکر صدیق وعمر بن خطاب رضی الله عنه

۹۲۷۴.....فرمایا کہ''تجھے خون سے بازوؤں کا موٹا ہونا حیرت میں نہ ڈالے اور نہ ہی حرام مال جمع کرنے والے کو دیکھ کر حیرت زدہ ہونا کیونکہ ایسا شخص اگر صدقہ کرے تو قبول نہیں ہوتا، اور جو اس حرام مال میں سے بچ جاتا ہے تو اس سے آگ ہی میں اضافہ ہوتا ہے''۔

طبرانی، شعب الایمان بیهقی بروایت حضرت ابن عباس رضی الله عنه

حرام مال میں نحوست ہے

۹۲۷۵۔۔۔فرمایا کہ" تجھے خون سے بازوؤں کا موٹا ہونا حیرت میں نہ ڈالے، کیونکہ ایسے شخص کو اللہ کے پاس ایک قتل کرنے والا ہے جو کبھی نہ مرے گا اور نہ ہی اس شخص کو دیکھ کر حیران ہونا جو حرام مال کماتا ہے کیونکہ اگر وہ اس مال میں سے خرچ کرے یا صدقہ کرے تو قبول نہیں کیا جاتا، اگر اپنے پاس بچا کر رکھے تو اس میں برکت نہیں ہوتی اور اگر اپنے پیچھے چھوڑ کر مرجائے تو وہ مال اس کی آگ ہی میں اضافے کا باعث ہوگا۔

طبرانی، شعب الایمان بیھقی بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۲۷۶۔۔۔فرمایا کہ" جو بندہ حرام مال کمائے اور پھر اس میں سے خرچ کرے تو اس میں سے برکت ختم کردی جاتی ہے اور صدقہ کرے تو قبول نہیں کیا جاتا اور اگر پیچھے چھوڑ مرے تو اس کی آگ میں اضافے کا باعث بنتا ہے بے شک اللہ تعالیٰ برائی کو برائی سے نہیں مٹاتے بلکہ برائی کو اچھائی سے مٹاتے ہیں"۔ابن لال بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۲۷۷۔۔۔فرمایا کہ" جو شخص حرام مال کمائے اس سے برکت اٹھالی جاتی ہے اور اگر صدقہ کرتا ہے تو قبول نہیں کیا جاتا اور اگر پیچھے چھوڑ کر مرجاتا ہے تو وہ اس کی آگ میں اضافے کا باعث بنتا ہے"۔ابن نجار بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۲۷۸۔۔۔فرمایا کہ" حرام مال جمع کرنے والے کو دیکھ کر ہرگز غبطہ نہ کرنا کیونکہ اگر وہ اس مال سے صدقہ کرے تو قبول نہ ہوگا اور اگر وہ مال بچ گیا تو اس کی آگ میں اضافے کا باعث ہوگا۔مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۲۷۹۔۔۔فرمایا کہ" اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایسی قوم کو اٹھائیں گے جن کے منہ سے بھڑکتی آگ کے شعلے نکل رہے ہوں گے، دیکھتے نہیں کہ اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں:

ان الذین یاکلون اموال الیتامی ظلما انما یاکلون فی بطونھم نارا وسیصلون سعیرا۔النساء آیت نمبر ۱۰

ترجمہ:۔۔۔۔۔بے شک جو لوگ یتیموں کا مال ظلم سے کھاجاتے ہیں وہ تو اپنے پیٹوں میں آگ ہی جمع کررہے ہیں اور عنقریب یہ لوگ بھڑکتی آگ میں داخل ہوں گے۔مصنف ابن ابی شیبہ، مسند ابی یعلی، صحیح ابن حبان، طبرانی بروایت حضرت بریدۃ رضی اللہ عنہ

۹۲۸۰۔۔۔فرمایا کہ" رات کو چوری شدہ بکری کی قیمت حرام ہے اور اس کو کھانا بھی حرام ہے"۔مسند احمد بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ:۔۔۔۔۔یہاں رات کی قید اتفاقی ہے احترازی نہیں، مطلب یہ ہے کہ بکری خواہ رات کے وقت چوری کی گئی ہو، خواہ دن کے وقت، اس کا کھانا حرام ہے اور "اس" سے مراد دونوں چیزیں ہوسکتی ہیں، بکری بھی کہ بکری کو ہی ذبح کرکے کھالیا جائے اور اس کی قیمت بھی کہ بکری کو بیچ کر اس کی قیمت اپنے استعمال میں لائی جائے بہرحال دونوں ہی صورتیں حرام ہیں۔(مترجم)

دوسری فصل۔۔۔۔۔کمائی کے آداب کے بیان میں

۹۲۸۱۔۔۔۔فرمایا کہ" اگر کوئی شخص کسی کام میں لگا ہے تو اس کو چاہیے کہ اس کو لازم پکڑے"ابن ماجہ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۹۲۸۲۔۔۔فرمایا کہ" اگر کسی کو کوئی چیز دی جائے تو اسے چاہیے کہ اس کو لازم پکڑے"۔شعب الایمان للبیھقی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

فائدہ۔۔۔۔۔اصل متن کے اعتبار سے دونوں احادیث کا مضمون تقریباً یکساں ہے اور مطلب یہ ہے کہ جب کوئی شخص کسی کام میں لگے، خواہ اپنا کام شروع کرے یا کسی کی ملازمت کرے، تو اس کو چاہیے کہ مستقل مزاجی سے اس کام کو کرتا رہے ایسا نہ ہو کہ آج ایک جگہ اور کل دوسری جگہ اور پرسوں تیسری جگہ، بلکہ ایک ہی جگہ ٹک کر کام کرے، یہ بھی کمائی کے آداب میں سے ہے۔(مترجم)

۹۲۸۳۔۔۔فرمایا کہ" غبن شدہ مال نہ ہی پسندیدہ ہے اور نہ ہی اس پر اجر ملے گا"۔

خطیب، بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ، طبرانی بروایت حضرت حسن رضی اللہ عنہ ابو یعلی بروایت حضرت حسن

احقر اصغر کا خیال ہے حدیث سے مراد دھوکہ میں مبتلا شخص ہے نہ غبن شدہ مال، بیع وشراء میں تتبع وتلاش کا حکم ہے دھوکہ سے بچنے کا حکم ہے۔

۹۲۸۴... فرمایا کہ "رزق کے بارے میں یہ مت سمجھو کہ تمہیں وقت پر نہیں مل رہا کیونکہ کوئی بندہ ایسا نہیں جو اپنا رزق پورا کیے بغیر مر جائے اور روزی کی تلاش میں اعتدال کی راہ چلو (حلال لو اور حرام چھوڑ دو)۔ مستدرک حاکم، سنن کبری بیہقی بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۹۲۸۵... فرمایا "اے لوگو! اللہ سے ڈرو اور رزق کی تلاش میں اعتدال کا راستہ اختیار کرو، کیونکہ کوئی بھی شخص اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک اپنا رزق پورا نہ کرلے خواہ وہ اس کے حصول میں کتنی ہی سستی کا مظاہرہ کیوں نہ کرے اللہ سے ڈرو اور رزق کی تلاش میں اعتدال کا راستہ اختیار کرو، جو حلال ہو اس کو لے لو اور جو حرام ہو اسے چھوڑ دو۔ ابن ماجہ بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۹۲۸۶ فرمایا کہ "روح القدس نے میرے دل میں یہ بات ڈالی کہ کوئی شخص اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک اپنی مدت پوری نہ کرے اور اپنا رزق پورا حاصل نہ کرلے اور رزق کا (بظاہر) دیر سے پہنچنا تم میں سے کسی کو گناہ پر نہ اکسائے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے خزانوں سے اسی وقت دیتا ہے جب اس کی اطاعت کی جائے"۔ حلیہ ابی نعیم بروایت حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۹۲۸۷ فرمایا کہ "رزق تلاش کرنے میں اعتدال سے کام لو" کیونکہ جو کچھ بھی ملتا ہے وہ تقدیر میں پہلے سے ہی لکھا جا چکا ہے۔

مستدرک حاکم ابن ماجہ طبرانی بروایت حضرت ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... ان احادیث کا مضمون تقریباً یکساں ہے جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ ہر انسان کی زندگی بھی مقرر ہے اور رزق بھی چنانچہ کوئی شخص اپنی زندگی کی مدت اور اپنا رزق مکمل کیئے بغیر نہیں مرے گا، لہٰذا روزی کی تلاش میں بے اطمینانی، بے چینی اور جلد بازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے حلال کے بجائے حرام ذریعہ نہیں اختیار کر لینا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سے جو کچھ ملتا ہے وہ فرمانبرداری کرنے سے ملتا ہے نافرمانی سے نہیں۔

اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ بیان مسلمانوں کے لئے ہے نا کہ کافروں کے لئے، کیونکہ کافروں کے لئے تو دنیا ہی جنت اور انہیں جنت میں سب کچھ ملتا ہے جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا "الدنیا سجن المومن وجنة الکافر" یعنی دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے کیونکہ وہ کسی اصول اور ضابطے کا پابند نہیں اور شتر بے مہار بنا پھرتا ہے۔ (مترجم)

۹۲۸۸ جس شخص نے کوئی کام گناہ کے ساتھ کیا تو کام امید سے کہیں زیادہ دور ہوگا۔ اور جو شخص تقویٰ کے ساتھ کرے گا وہ اس کے لئے (اس کا حصول) بہت نزدیک ہوگا۔ حلیۃ الاولیاء عن انس رضی اللہ عنہ

۹۲۸۹ ... فرمایا کہ "بزدل تاجر محروم رہتا ہے اور جرات مند تاجر پالیتا ہے"۔ قضاعی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۹۲۹۰...... فرمایا کہ "شاید تجھے اسی کی وجہ سے رزق دیا جاتا ہو۔ ترمذی، مستدرک حاکم بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... اس روایت کا پس منظر یہ ہے کہ، دو بھائی تھے، ایک ہر وقت جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں موجود رہتا اور عبادات وغیرہ میں مشغول رہتا، جبکہ دوسرا کمانے کی فکر میں لگا رہتا، ایک مرتبہ کمانے والے بھائی نے جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عبادت گزار بھائی کی شکایت کی کہ میں اکیلا محنت کر کے کماتا ہوں جبکہ یہ ہر وقت عبادت میں مشغول رہتا ہے اور کام کاج بالکل نہیں کرتا، تو آپ ﷺ نے جواب میں فرمایا کہ شاید تجھے اسی کی وجہ سے رزق دیا جاتا ہو"۔

یعنی اگر کوئی شخص محنت کر کے حلال مال بھی کماتا ہے تو اسے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ میں جو کچھ حاصل کر رہا ہوں اپنی محنت سے حاصل کر رہا ہوں، بلکہ جو کچھ بھی مل رہا ہے اسے اللہ تعالیٰ کا دین سمجھنا چاہیے۔

اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور فرمانبرداری سے رزق میں اضافہ ہوتا ہے کمی نہیں، اس لئے اس میں کمی نہیں کرنی چاہیے بلکہ عبادات وغیرہ کا زیادہ اہتمام کرنا چاہیے اور یہ بھی معلوم ہو کہ رزق بعض اوقات صرف محنت سے نہیں بلکہ نیک لوگوں کی برکت سے بھی ملتا ہے خواہ وہ نیک لوگ مدرسوں میں ہوں یا خانقاہوں میں ہوں یا گھروں میں۔ (مترجم)

۹۲۹۱ ..... فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں دو شریکوں میں سے تیسرا ہوتا ہوں جب تک ایک دوسرے کے ساتھ خیانت نہ کرے، سو جیسے ہی ایک دوسرے کے ساتھ خیانت کرتا ہے میں بیچ سے نکل جاتا ہوں"۔ سنن ابی داؤد، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... یہاں شریکوں سے مراد شراکت دار ہیں یعنی جب دو آدمی آپس میں مل کر کاروبار کرتے ہیں تو ساتھ اللہ تعالیٰ بھی شریک ہو جاتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کی شرکت کا مطلب رحمتوں اور برکتوں کی فراوانی ہے لہٰذا جب دونوں میں سے کوئی ایک دوسرے کو دھوکہ دینے لگتا ہے یا خیانت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان کے درمیان سے نکل جاتے ہیں یعنی ان کے کاروبار سے رحمت اور برکت ختم ہو جاتی ہے۔ (مترجم)

۹۲۹۲..... فرمایا کہ "صبح صبح شیاطین اپنے جھنڈے لے کر بازاروں کی طرف جاتے ہیں اور جو شخص سب سے پہلے بازار میں داخل ہوتا ہے اس کے ساتھ یہ بھی داخل ہو جاتے ہیں اور جو شخص سب سے آخر میں بازار سے نکلتا ہے اس کے ساتھ یہ بھی نکل آتے ہیں"۔

طبرانی بہ روایت حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ

۹۲۹۳..... فرمایا کہ "وہ شخص ہم میں سے نہیں جو دھوکہ کرتا ہے"۔

مسند احمد، سنن ابی داؤد، ابن ماجہ، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۲۹۴..... فرمایا کہ "کسی شہر کے بازار اس شہر کا بدترین حصہ ہوا کرتے ہیں"۔ مستدرک حکم بروایت حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ

۹۲۹۵..... فرمایا کہ "جب تم فجر کی نماز پڑھ لو تو رزق تلاش کرنے کے بجائے سومت جایا کرو"۔ طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۲۹۶..... فرمایا کہ "جب اللہ تعالیٰ کسی رزق کے اسباب مہیا کر دیں تو اسے نہ چھوڑے حتیٰ کہ وہ اسباب ختم ہو جائیں"۔

مسند احمد، ابن ماجہ بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

کمائی کے ذریعہ کو بلا وجہ نہ چھوڑے

۹۲۹۷..... فرمایا کہ "جب اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کے لئے رزق کا دروازہ کھولیں تو اسے چاہیے کہ اس کو لازم پکڑے"۔

شعب الایمان للبیھقی بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ

۹۲۹۸..... فرمایا کہ "زمین کے پوشیدہ حصوں سے بھی رزق تلاش کرو"۔

مسند ابی یعلی، طبرانی، شعب الایمان بیھقی بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ

۹۲۹۹..... فرمایا کہ "زمین کے پوشیدہ حصوں سے بھی رزق ڈھونڈو"۔ دار قطنی فی الافراد، شعب الایمان للبیھقی بروایت ام المومنین حضرت عائشہ، رضی اللہ عنہا اور ابن عساکر بروایت عبداللہ بن ابی عیاش بن ربیعۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... ان روایات سے معلوم ہوا کہ رزق حلال جہاں سے بھی ملے اس کو حاصل کرنا چاہیے خواہ اس کے لئے اپنے ملک سے باہر ہی کیوں نہ جانا پڑے۔ (مترجم)

۹۳۰۰..... فرمایا کہ "جس کے لئے تجارت مشکل ہو جائے تو اس کو چاہیے کہ وہ عمان چلا جائے"۔ طبرانی بروایت شرحبیل بن سلمہ رضی اللہ عنہ

۹۳۰۱..... فرمایا کہ جسے کمائی نے تھکا دیا ہو اسے چاہیے کہ وہ مصر چلا جائے اور پھر مصر میں بھی مغربی جانب"۔

ابن عساکر بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

روزی کی تلاش میں میانہ روی ہی کمال کی نشانی ہے

۹۳۰۲..... فرمایا کہ "دنیا کی طلب میں میانہ روی اختیار کرو، بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے رزق کی ذمہ داری لی ہے، اپنے کاموں میں اللہ تعالیٰ سے مدد مانگا کرو، کیونکہ وہ جو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جو چاہتا ہے باقی رکھتا ہے اور لوح محفوظ (بھی) اسی کے پاس ہے"۔

متفق علیہ مستدرک حاکم بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ

۹۳۰۳..... فرمایا کہ "رزق کے راستے میں پردے ہوتے ہیں لہٰذا جو چاہے اپنی حیا کی کمی کی بناء پر ان پردوں کو ہٹا دے اور اپنا رزق حاصل کر لے اور

جو چاہے اپنی حیا کو باقی رکھے اور رزق کو پردوں میں چھپا رہنے دے، جب تک رزق اللہ تعالیٰ کی لکھی ہوئی تقدیر کے مطابق خود اس تک نہ پہنچے۔

دیلمی بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ:......اس روایت میں جس حیا کا ذکر ہے اس کی تشریح پہلے ہو چکی ہے وہیں دیکھ لی جائے، اور تقدیر کے مطابق ملنے سے مراد کمیت وکیفیت ہے۔

اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ہر شخص کو جتنا رزق ملنا ہے وہ تقدیر میں لکھا جا چکا ہے لیکن تقدیر مبرم میں۔ تقدیر معلق میں لکھے جانے کا یہ مطلب ہے کہ اس شخص کے بارے میں تقدیر میں لکھا جا چکا ہوتا ہے کہ اگر یہ محنت مزدوری کرے اور حیا (یعنی عار) نے کام نہ لے تو اس کو اتنا اتنا رزق ملے گا ورنہ اتنا لہٰذا جو شخص حیا کو بالائے طاق رکھ کر رزق کے پردے ہٹادے گا وہ بڑی مقدار میں حصہ پالے گا اور جو شرم وحیا، مروت، یا کام کو عار سمجھنے کی وجہ سے رزق کے ان پردوں کو نہیں ہٹائے گا اس کو وہی ملے گا جو اس کے لئے لکھا جا چکا ہے واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۳۰۴......فرمایا کہ "بے شک کوئی انسان اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک اپنا رزق مکمل نہ کرلے اور یہ نہ سمجھو کہ رزق ملنے میں تاخیر ہو رہی ہے اور اے لوگو! اللہ سے ڈرو، اور تلاش رزق میں میانہ روی اختیار کرو اور جو حلال ہے وہ لو اور حرام کو چھوڑ دو"۔

مستدرک حاکم، ابن الجارود بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۹۳۰۵......فرمایا کہ "میں نے تمہیں ذرائع معاش اختیار کرتے ہوئے دیکھا، یہ تمام جہانوں کے رب کے بھیجے ہوئے نمائندے حضرت جبرئیل علیہ السلام ہیں جنہوں نے میرے دل میں یہ بات ڈالی ہے کہ کوئی شخص اس وقت تک نہ مرے گا جب تک اپنا رزق نہ مکمل کرلے اگرچہ کچھ تاخیر سے ہی کیوں نہ ہو، لہٰذا اے لوگو! اللہ سے ڈرو اور تلاش رزق میں میانہ روی اختیار کرو، اور رزق ملنے میں دیر ہونے کی وجہ سے کہیں جلد (بازی میں) گناہ کا راستہ مت اختیار کرلینا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے پاس جو کچھ ہے وہ اس کی فرمانبرداری کرنے سے ہی ملتا ہے نافرمانی سے نہیں"۔

حکیم بروایت حضرت حذیفہ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۳۰۶......فرمایا کہ "روح امین نے میرے دل میں یہ بات ڈالی ہے کہ کوئی شخص اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک اپنا رزق پورا پورا حاصل نہ کرلے، لہٰذا تلاش رزق میں میانہ روی سے کام لو"۔ عسکری فی الامثال بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۳۰۷......فرمایا کہ "روح القدس نے میرے دل میں یہ بات ڈالی ہے کہ کوئی انسان دنیا سے اس وقت تک نہیں نکلے گا جب تک اپنی زندگی کی مقررہ مقدار پوری نہ کرلے اور اپنا رزق پورا حاصل نہ کرلے لہٰذا تلاش رزق میں میانہ روی سے کام لو، اور دیر ہونے کی وجہ سے کہیں گناہ کا راستہ مت اختیار کرلینا، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے پاس جو کچھ ہے وہ اس کی فرمانبرداری سے ملتا ہے نافرمانی سے نہیں"۔

طبرانی بروایت حضرت ابو امامۃ رضی اللہ عنہ

۹۳۰۸......فرمایا کہ "روح القدس نے میرے دل میں یہ بات ڈالی ہے کہ کوئی شخص اس وقت نہ مرے گا جب تک اپنا رزق مکمل نہ کرلے لہٰذا طلب رزق میں میانہ روی سے کام لو، اور رزق ملنے میں دیر ہونے کی وجہ سے کہیں ایسا نہ ہو کہ تم اللہ کا فضل (رزق) گناہ کے راستے سے حاصل کرنے لگو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے پاس جو کچھ ہے وہ اس کی فرمانبرداری سے ہی مل سکتا ہے نافرمانی سے نہیں"۔

العسکری فی الامثال بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

طلب رزق میں میانہ روی اختیار کرو

۹۳۰۹......فرمایا کہ "اے لوگو! خدا کی قسم میں تم کو اسی بات کا حکم دیتا ہوں جس کا حکم اللہ تعالیٰ نے تمہیں دیا ہے اور اسی بات سے روکتا ہوں جس سے اللہ نے تمہیں روکا ہے، لہٰذا طلب رزق میں میانہ روی اختیار کرو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اس کی موت اس کو تلاش کرتی ہے، لہٰذا اگر رزق میں سے کچھ حاصل کرنا (کبھی) مشکل ہو تو اللہ عزوجل کی اطاعت سے حاصل کرو"۔

طبرانی بروایت حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... باقی مضامین تو یکساں ہیں البتہ یہ جو کہا کہ اللہ کی اطاعت سے حاصل کرو تو یہ وہی مضمون ہے جو آیت:

''واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ''. الایۃ

یعنی اللہ سے مدد مانگو صبر اور نماز کے ذریعے۔ میں سمجھایا گیا ہے۔

ابوالقاسم جناب نبی کریم ﷺ کی کنیت مبارکہ ہے۔ (مترجم)

۹۳۱۰...... فرمایا کہ ''میرے پاس آؤ! یہ تمام جہانوں کے رب کے نمائندے حضرت جبرئیل علیہ السلام ہیں جنہوں نے میرے دل میں یہ بات ڈالی ہے کہ کوئی شخص اس وقت تک نہ مرے گا جب تک اپنا رزق مکمل نہ کرلے اگرچہ کچھ دیر سے ہی کیوں نہ ملے، لہٰذا طلب میں میانہ روی اختیار کرو، اور کہیں ایسا نہ ہو کہ رزق دیر سے ملنے کی وجہ سے (جلدی حاصل کرنے کے لئے) گناہ کا راستہ اختیار کرنے لگو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے پاس جو کچھ ہے وہ اس کی فرمانبرداری کرنے سے ہی ملتا ہے نافرمانی سے نہیں''۔ بروایت حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ

۹۳۱۱...... فرمایا کہ ''اے لوگو! تم میں سے کوئی ایک (بھی) اس وقت تک نہ مرے گا جب تک اپنا رزق پورا نہ کرلے لہٰذا یہ نہ سمجھو کہ رزق ملنے میں دیر ہو رہی ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور طلب میں میانہ روی اختیار کرو، جو حلال ہے وہ لے لو اور جو حرام ہے وہ چھوڑ دو''۔

مستدرک، متفق علیہ بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور مستدرک حاکم اور ابن عساکر

۹۳۱۲...... فرمایا کہ ''کوئی چیز ایسی نہیں جو تمہیں جنت سے قریب کرنے والی ہو مگر میں نے تمہیں اس کے بارے میں نہ بتایا ہو نہ ہی کوئی چیز ایسی ہے جو تمہیں آگ سے قریب کرنے والی ہو اور میں نے تمہیں اس سے نہ روکا ہو، روح القدس نے میرے دل میں یہ بات ڈالی ہے کہ کوئی شخص اس وقت تک نہ مرے گا جب تک اپنا رزق پورا حاصل نہ کرلے لہٰذا اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور طلب میں میانہ روی اختیار کرو، کہیں ایسا نہ ہو کہ رزق میں تاخیر کی وجہ سے گناہ کا راستہ اختیار کرلو، کیونکہ بے شک اللہ تعالیٰ کے پاس سے جو کچھ ملتا ہے وہ فرمانبرداری سے ملتا ہے نافرمانی سے نہیں''۔

نسائی بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۳۱۳...... فرمایا کہ ''کوئی ایسا کام نہیں جو جنت سے قریب کرنے والا ہو اور میں نے تمہیں اس کا حکم نہ دیا ہو اور نہ کوئی ایسا کام ہے جو جہنم سے قریب کرنے والا ہو اور میں نے تمہیں اس سے نہ روکا ہو لہٰذا یہ نہ سمجھو کہ رزق ملنے میں دیر ہو رہی ہے (کیونکہ) جبرئیل علیہ السلام نے میرے دل میں یہ بات ڈالی ہے کہ کوئی شخص اس وقت تک دنیا سے نہ نکلے گا جب تک اپنا رزق مکمل نہ کرلے، لہٰذا رزق کے لئے گناہ کا راستہ اختیار نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ سے جو ملتا ہے فرمانبرداری سے ملتا ہے نافرمانی سے نہیں''۔ مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۳۱۴...... فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ نے کوئی ہنرمند پیدا نہیں کیا مگر یہ کہ اس میں ہر زمین پر چلنے والے کا رزق رکھ دیا ہے حتیٰ کہ ایک شخص شہر کے انتہائی حصے سے (رزق کی تلاش میں) آتا ہے حالانکہ اس نے اپنا رزق اٹھا رکھا ہوتا ہے اور شیطان اس کے کندھوں کے درمیان بیٹھا کہہ رہا ہوتا ہے کہ، جھوٹ بول، گناہ کر، لہٰذا بہت سے لوگ ایسے ہیں جو اپنا رزق جھوٹ اور گناہ سے حاصل کرتے ہیں اور بہت سے ایسے ہیں جو تقویٰ اور نیکی سے حاصل کرتے ہیں سو یہی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ہدایت دینے کا ارادہ کرلیا ہے''۔ دیلمی بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

متفرق آداب

۹۳۱۵...... فرمایا کہ ''جب تم میں سے کسی کا رزق کسی چیز میں ہو تو اسے ہرگز نہ چھوڑے یہاں تک کہ وہ تبدیل ہو جائے''۔

مسند احمد بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۹۳۱۶...... فرمایا کہ جسے اللہ تعالیٰ کوئی رزق دے تو اسے چاہیے کہ اسے ضرور لے لے''۔ شعب الایمان للبیھقی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۹۳۱۷...... فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو بنی آدم کے رزق کی تقسیم کے ذمہ دار ہیں اللہ تعالیٰ نے ان سے کہا ہے کہ تمہیں جو بھی بندہ ایسا ملے جس نے تم کو ایک ہی غم بنا رکھا ہے تو زمین و آسمان اور تمام بنی آدم کو اس کے رزق کا ضامن بنا دو۔

اور ہر وہ بندہ جو رزق کی تلاش میں ہے اور اس میں عدل، وانصاف سے کام لیتا ہے تو اس کا رزق اچھا کردو اور آسان کردو، اور اگر وہ اس کے علاوہ کوئی اور راستہ (ناجائز) اختیار کرتا ہے تو اس شخص کے اور اس کے ارادے کے درمیان دوری پیدا کردو پھر اسے اتنا ہی ملے گا جتنا اس کے لئے لکھا جا چکا ہے"۔ الحکیم بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۳۱۸..... فرمایا کہ "کوئی انسان ایسا نہیں جس کے لئے آسمان میں ایک دروازہ نہ ہو جس سے اس کا رزق اترتا ہے اور اس کا عمل اوپر جاتا ہے لہٰذا جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو رزق دینا چاہتا ہے تو اس دروازے کو کھول دیتا ہے اور وہاں سے اس کا رزق اترتا ہے، لیکن جب وہ دروازہ بند کر دیا جاتا ہے تو کوئی اتنی طاقت نہیں رکھتا کہ وہ دروازہ کھول دے۔ وہ دروازہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کھول سکتے ہیں جب چاہیں"۔

حلیہ ابو نعیم اور مسند دیلمی بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ

وسعت رزق کی دعا

۹۳۱۹..... فرمایا کہ "جب تم میں سے کسی کی معاش اس پر تنگ ہو جاتی ہے تو وہ گھر سے نکلتے ہوئے یہ کیوں نہیں پڑھتا:

"اللھم ارضنی بقضائک وبارک لی فیماقدرلی حتی لاأحب تعجیل مااخرت و لاتاخیر ماعجلت"

ترجمہ:...... اے اللہ مجھے اپنے فیصلوں پر راضی ہونے کی توفیق عطا فرمایئے اور جو میرے لئے مقدر ہو چکا ہے اس میں برکت ڈال دیجئے یہاں تک کہ میں ایسے کسی کام میں جلد بازی نہ کروں جو آپ نے مؤخر کر رکھا اور نہ ہی ایسے کسی کام میں تاخیر کروں جس کا جلدی ہونا آپ نے طے کر رکھا ہے؟" ابن السنی فی عمل الیوم ولیلۃ بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۳۲۰..... فرمایا کہ "جب صبح ہو تو یہ کہا کرو:

بسم اللہ علی اھل ومالی، اللھم رضنی بما قضیت وعافنی بما ابقیت حتی لاأحب تعجیل مااخرت و لا تاخیر ما عجلت

ترجمہ:...... اللہ کے نام کے ساتھ اس دن کی ابتداء کرتا ہوں اپنے مال اور گھر والوں کے ساتھ، اے اللہ! مجھے اپنے فیصلوں پر راضی ہونے کی توفیق عطا فرمایئے اور میرے ساتھ عافیت کا معاملہ فرمایئے اس چیز کے ساتھ جو آپ نے بچا رکھی ہے یہاں تک کہ میں ایسے کسی کام میں جلد بازی نہ کروں جو آپ نے مؤخر کر رکھا ہے اور نہ ہی ایسے کسی کام میں تاخیر کروں جس کا جلدی ہونا آپ نے طے کر رکھا ہے"۔

ابونعیم بروایت بدر بن عبداللہ المزنی رضی اللہ عنہ

کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ! میں تو ایک محروم کم نصیب آدمی ہوں میرا مال نہیں بڑھتا، تو آپ ﷺ نے فرمایا تو اس دعا کو یاد کرلو۔

۹۳۲۱..... فرمایا کہ "جو یہ سمجھتا ہے کہ اسے رزق ملنے میں تاخیر ہو رہی ہے تو اس کو چاہیے کہ کثرت سے تکبیر یعنی اللہ اکبر پڑھا کرے اور جو غموں اور فکروں میں گھرا ہوا ہو تو اس کو چاہیے کہ کثرت سے استغفار کرے"۔ دیلمی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۹۳۲۲..... جسے زمین سے آمدنی بند ہو جائے اس کو "عمان" لازم ہے (عمان) کے معنی عمان جانے یا قیام پذیر ہونے کے ہیں۔

ابن قانع، طبرانی عن مخلد بن عقبہ بن شرحبیل بن سمط عن ابی عن جدہ

۹۳۲۳..... فرمایا کہ "جو شخص بازار میں داخل ہوا اور اس نے یہ کلمات پڑھے:

"لاالٰہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو حی لایموت بیدہ الخیر وھو علی کل شیء قدیر"

ترجمہ:...... اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کی حکومت ہے، اور تمام تعریفیں بھی اسی کی ہیں وہی زندہ کرتا ہے

اور وہی مارتا ہے اور وہ خود زندہ ہے کبھی بھی نہیں مرے گا، ساری بھلائی اس کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک لاکھ نیکیاں لکھ دیں گے اور ایک لاکھ برائیاں مٹادیں گے اور اس کا درجہ ایک لاکھ گنا بڑھ جائے گا اور جنت میں اس کے لئے گھر بنادیں گے''۔

مسند احمد، مستدرك حاكم، ترمذي، ابن ماجه بروايت حضرت ابن عمر رضي الله عنه

۹۳۲۴۔۔۔فرمایا کہ ''جس نے بازار میں داخل ہوتے ہوئے یہ کلمات کہے:

''لاالٰه الاالله وحده لاشريك له، له الملك وله الحمد يحيي ويميت بيده الخير وهو على كل شيء قدير لااله الاالله والله اكبر والحمدلله وسبحان الله ولا حول ولاقوة الابالله''

ترجمہ:۔۔۔۔۔۔کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اس کی حکومت ہے اور تمام تعریفیں بھی اس کے لئے ہیں وہی زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے، اسی کے ہاتھ میں ساری بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے، اللہ سب سے بڑا ہے، تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور اللہ تعالیٰ پاک ہے (تو اللہ عزوجل) اس کے لئے ایک لاکھ نیکیاں لکھ دیتے ہیں''۔

ابن السني بروايت حضرت ابن عباس رضي الله عنه

۹۳۲۵۔۔۔فرمایا کہ ''جس شخص نے بازار میں داخل ہوتے ہوئے یہ کلمات کہے:

لاالٰه الاالله وحده لاشريك له له الملك وله الحمد يحيي ويميت وهو حي لايموت بيده الخير وهو على كل شيء قدير

ترجمہ:۔۔۔۔۔۔''تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک لاکھ نیکیاں لکھ دیتے ہیں اور ایک لاکھ برائیاں مٹادیتے ہیں اور جنت میں اس کا گھر بنادیتے ہیں''۔

حكيم اور ابن السني بروايت حضرت سالم بن عبدالله بن عمر عن ابيه عن جده رضي الله عنه

اور اس حدیث کو ضعیف قرار دیا گیا ہے حکیم نے اس میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے، کہ ایسے شخص کے ایک لاکھ درجے بلند کئے جائیں گے''۔
(دیکھیں اسماعیل بن عبدالغافر الفارسی فی الدر بعیث بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور اس اضافے کے بغیر)

۹۳۲۶۔۔۔فرمایا کہ ''بازار بھول اور غفلت کا گھر ہے لہٰذا یہاں اگر کسی نے ایک مرتبہ بھی سبحان اللہ کہا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک لاکھ نیکیاں لکھ دیں گے، اور جو شخص لاحول ولاقوۃ الاباللہ پڑھے تو وہ شام تک اللہ تعالیٰ کے پڑوس میں ہوتا ہے''۔

ديلمي بروايت حضرت على رضي الله عنه

فائدہ:۔۔۔۔۔۔یہاں پڑوس سے مراد حفاظت اور پناہ ہے۔ (مترجم)

۹۳۲۷۔۔۔فرمایا کہ ''اے تاجروں کے گروہ! کیا تم میں سے کوئی شخص اتنی بھی طاقت نہیں رکھتا کہ جب بازار سے واپس آئے تو دس آیتیں پڑھ لے تاکہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر آیت کے بدلے ایک نیکی لکھ دیں''۔

طبراني، بيهقي في شعب الايمان اور ابن النجار بروايت حضرت ابن عباس رضي الله عنه

۹۳۲۸۔۔۔فرمایا کہ ''جس کے پاس مال ہو تو اس کو چاہیے کہ زیادہ سے زیادہ غلام جمع کرے کیونکہ بعض اوقات غلام کی تقدیر میں وہ رزق لکھا ہوتا ہے جو اس کے آقا کی تقدیر میں نہیں لکھا ہوتا''۔ ديلمي بروايت حضرت ابن عباس رضي الله عنه

فائدہ:۔۔۔۔۔۔اسلام میں غلام کی چار قسمیں ہیں:

۱۔۔۔۔۔خالص غلام۔ ۲۔۔۔۔۔مکاتب۔ ۳۔۔۔۔۔مشترک۔ ۴۔۔۔۔۔مدبر۔

۱۔۔۔۔غلام مطلق تو اس کو کہتے ہیں جسے آقا نے خریدا ہو، یا آقا کو کسی نے تحفے میں دیا ہو، اور آقا اس سے اپنی اور اپنے گھر بار کی خدمات لے۔

۲۔۔۔۔مکاتب وہ غلام جسے آقا اپنی ذات کے لئے استعمال کرنے کے بجائے یہ کہہ دے کہ تو مجھے اتنا اتنا مال کما کر دے دے تو آزاد ہے۔

۳۔۔۔۔مشترک سے مراد وہ غلام ہے جو دو یا دو سے زیادہ افراد نے مل کر خریدا ہو، ایسی صورت میں غلام کسی ایک کی ملکیت نہیں ہوتا بلکہ سب کی مشترکہ ملکیت ہوتا ہے۔

۴... مدبر، وہ غلام ہے جس سے آقا یہ کہہ دے کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہو جائے گا۔

اب یہاں حدیث میں پہلی اور چوتھی قسم تو مراد ہو نہیں سکتی کیونکہ یہ دونوں غلام محض ہوتے ہیں اور اپنی جان اور دیگر مال واسباب آقا ہی کی ملکیت ہوتے ہیں، البتہ ان میں اتنا فرق ہوتا ہے کہ خالص غلام آقا کی موت کے بعد بھی آزاد نہیں ہوتا بلکہ مشترکہ ورثاء میں تقسیم کردیا جاتا ہے جبکہ مدبر آقا کے مرتے ہی آزاد ہو جاتا ہے۔

البتہ دوسری اور تیسری قسم مراد ہو سکتی ہے یعنی مکاتب اور مشترک غلام مکاتب تو اس لئے کیونکہ جب آقا نے غلام کو یہ کہہ کر مکاتب بنایا کہ تو مجھے اتنا اتنا مال کما کر دے دے تو اب غلام آقا کی خدمت کرنے کے بجائے اپنی آزادی کے لئے طے شدہ مال کمانا شروع کر دیتا ہے اور لا لا کر آقا کو دیتا رہتا ہے، اور مکاتب جو کماتا ہے وہ اسی کی ملکیت سمجھا جاتا ہے آقا کی نہیں، اور یہ ممکن ہے کہ کوئی غلام کمانے کے فن سے واقف ہو، یا ہنر مند ہو یا ذہین ہو تو وہ اتنا کما لے جو آقا خود نہیں کما سکتا۔

اسی طرح مشترک غلام جو دو یا زیادہ افراد کی مشترکہ ملکیت ہو اور ایک فریق اس کو آزاد کر دے تو یہ تو ممکن نہیں کہ غلام آدھا غلام ہو اور آدھا آزاد لہٰذا ایک فریق کے آزاد کرنے سے غلام پورا آزاد ہو جاتا ہے لیکن دوسرے فریق کو مالی نقصان پہنچتا ہے اس لئے غلام کو کہا جاتا ہے کہ اپنے باقی آدھے حصے کی قیمت کما کر آقا کو دو اور آزاد ہو جاؤ۔ اب یہ ممکن ہے کہ یہ باقی آدھا حصہ آزاد کرنے کے لئے ایسا اور اتنا مال کمائے جو آقا خود نہیں کما سکتا۔

بعض علماء فرماتے ہیں کہ یہی دونوں علتیں تو پہلی اور چوتھی قسم میں بھی پائی جاتی ہیں کیونکہ وہ بھی تو حکم کے غلام ہیں تو آقا اگر ان سے اپنی خدمت لینے کے بجائے کمائی پر لگا دے تو یہ بھی کمائی کر سکتے ہیں اور ممکن ہے کہ ان کی قسمت کے بجائے کمائی پر لگا دے تو یہ بھی کمائی کر سکتے ہیں اور ممکن ہے کہ ان کی قسمت میں وہ کچھ لکھا ہو جو آقا کی قسمت میں نہیں تو چونکہ غلام اور اس کا سارا مال آقا ہی کا ہوتا ہے لہٰذا وہ جو کچھ بھی کمائیں گے آقا کا ہی ہوگا۔

رہا غلاموں کی تعداد میں اضافے کا مسئلہ تو یہ بھی پیش نظر رہے کہ جہاں اسلام غلاموں کی تعداد بڑھانے کا مشورہ دے رہا ہے وہاں اسلام میں غلام آزاد کرنے کی بہت ترغیب اور اجر وثواب بھی بیان کیا گیا ہے اور اس بات کو ترغیب ہی کی حد تک نہیں دکھایا گیا بلکہ قانون بنا دیا گیا ہے چنانچہ روزے کے کفارے، ظہار کے کفارے اور قسم کے کفارے اور بہت سے مسائل میں سب سے پہلے غلام آزاد کرنے کا ہی حکم دیا جاتا ہے۔ (مترجم) واللہ اعلم بالصواب۔

سمندری سفر میں احتیاط

۹۳۲۹... فرمایا کہ "سمندر کا سفر مت کرو مگر یہ کہ تم حج یا عمرے کے لئے جا رہے ہو یا اللہ کے راستے میں غازی کی حیثیت سے، کیونکہ سمندر کے نیچے آگ ہے اور آگ کے نیچے سمندر ہے اور زبردست یا اثر ورسوخ والے آدمی سے بھی کوئی چیز نہ خریدنا"۔

طبرانی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... کیونکہ ایسے افراد کسی بھی وقت اپنا زور زبردستی استعمال کرتے ہوئے نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ (مترجم)

۹۳۳۰... فرمایا کہ "تم بازار میں سب سے پہلے داخل ہونے والے اور آخر میں نکلنے والے نہ بنو کیونکہ شیطان بازار میں انڈے دیتا ہے اور ان سے بچے نکلتے ہیں"۔ **خطیب بروایت سلیمان**

۹۳۳۱... فرمایا کہ "تم ہرگز بازار میں سب سے پہلے داخل ہونے والے اور سب سے آخر میں نکلنے والے نہ بنو کیونکہ بازار شیطان کی معرکہ گاہ ہے یا فرمایا کہ "شیطان کے انڈے دینے کی جگہ ہے اور یہیں شیطان اپنے جھنڈے نصب کرتا ہے"۔ **طبرانی بروایت سلیمان**

۹۳۳۲... فرمایا کہ "اے تاجروں کے گروہ! اللہ تعالیٰ تمہیں قیامت کے دن گناہ گار اٹھانے والے ہیں علاوہ ان (تاجروں) کے جنہوں نے سچ بولا، نیکی کی اور امانت داری کی"۔ **طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ**

۹۳۳۳......فرمایا کہ "اے تاجروں کے گروں تمہارے ذمے وہ کام لگایا گیا ہے جس میں پہلی امتیں تباہ ہوچکی ہیں، ناپنا اور تولنا"۔

متفق علیہ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۳۳۴......فرمایا کہ اے وزن کرنے والے! وزن کر اور زیادہ دے"۔ بغوی بروایت سوید بن قیس رضی اللہ عنہ

تیسری فصل......کمائی

کسب کی اقسام کے بیان میں

۹۳۳۵......فرمایا کہ "ہر وہ چیز جس پر تم اجر معاوضہ لیتے ہو۔ ان میں اجر لئے جانے کی سب سے زیادہ مستحق چیز اللہ کی کتاب ہے"۔

بخاری بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۳۳۶......فرمایا کہ "سب سے پاک کمائی ان تاجروں کی ہے جو بات کرتے ہوئے جھوٹ نہیں بولتے، ان کے پاس امانت رکھوائی جائے تو خیانت نہیں کرتے، وعدہ کرلیں تو وعدہ خلافی نہیں کرتے، خریدتے ہیں تو برائی نہیں کرتے،، بیچتے ہیں تو دھتکارتے نہیں، اگر کسی کا قرض دینا ہو تو ٹال مٹول نہیں کرتے، اگر کسی سے قرض وصول کرنا ہو تو سختی نہیں کرتے"۔ بیھقی فی شعب الایمان بروایت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ

۹۳۳۷ فرمایا کہ "سب سے پاکیزہ کمائی ان تاجروں کی ہے جو بات کرتے ہیں تو جھوٹ نہیں بولتے، ان کے پاس امانت رکھوائی جائے تو خیانت نہیں کرتے، وعدہ کرتے ہیں تو وعدہ خلافی نہیں کرتے، بیچتے ہیں تو دھتکارتے نہیں۔ کسی کا قرض دینا ہو تو ٹال مٹول نہیں کرتے، کسی سے قرض لینا ہو تو سختی نہیں کرتے"۔ حکیم، بیھقی فی شعب الایمان بروایت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ

۹۳۳۸......فرمایا کہ "رزق کے نو حصے تجارت میں ہیں اور دسواں مویشی چرانے میں"۔

سنن سعید بن منصور بروایت نعیم بن عبدالرحمن الزدمی اور یحیٰ بن جابر الطائی رضی اللہ عنہ

۹۳۳۹...... فرمایا کہ "جب مالدار لوگ مرغیاں رکھنا شروع کردیں تو اللہ تعالیٰ ایسی بستیوں کی ہلاکت کی اجازت دے دیتے ہیں"۔

ابن ماجہ بروایت حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۳۴۰...... فرمایا کہ "کسی شخص کا بہترین مال پلی ہوئی جوان گھوڑی ہے یا خالص سکہ"۔ مسند احمد، طبرانی بروایت حضرت سوید بن ھبیرہ رضی اللہ عنہ

۹۳۴۱......فرمایا کہ "گھوڑے ضرور رکھو کیونکہ قیامت تک گھوڑوں کی پیشانیوں میں خیر رکھی گئی ہے"۔ طبرانی اور ضیاء بروایت سواد بن ربیع رضی اللہ عنہ

۹۳۴۲ فرمایا کہ "مردوں میں سے نیک مردوں کا کام سینا۔ (درزی) ہے اور عورتوں میں سے نیک عورتوں کا کام چرخا کاتنا ہے"۔

تمام خطیب اور ابن لال اور ابن عساکر بروایت حضرت سھل بن سعد رضی اللہ عنہ

۹۳۴۴...... فرمایا کہ "ہل چلاؤ، کیونکہ کھیتی باڑی کرنا برکت والا کام ہے، اور اس میں بڑے لوگوں کو زیادہ بلاؤ"۔

مراسیل ابی داؤد بروایت علی بن الحسین رضی اللہ عنہ

فائدہ:......اس روایت میں کہا گیا ہے کہ جماجم کو زیادہ کرو، اور مصباح اللغات میں جَماجم کے جو معنی لکھے ہیں وہ یہ ہیں "کھوپڑی" لکڑی کا پیالہ وہ کنواں جو شور زدہ زمین میں کھودا جائے اور سردار لوگ، دوسرے معنی کے علاوہ تمام معنی کا لحاظ اس ترجمے میں رکھا جاسکتا ہے۔ (مترجم)

مصباح اللغات ۱۲۰، مادہ جمجمت

۹۳۴۵......فرمایا کہ "اگر اللہ تعالیٰ اھل جنت کو تجارت کی اجازت دیتے تو کپڑے اور عطر کی تجارت کی اجازت دیتے"۔

طبرانی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ:......یہاں روایت میں لفظ بز ہے جو کتان یا روئی کے کپڑے کو کہتے ہیں۔ (مترجم)

تکملہ

۹۳۴۶..... فرمایا کہ" بکریاں رکھو، وہ شام کو چر کر واپس بھی بھلائی کے ساتھ آتی ہیں اور صبح چرنے بھی بھلائی کے ساتھ جاتی ہیں"۔

مسند احمد بروایت ام هانی رضی الله عنها

۹۳۴۷.....فرمایا کہ" بکریاں رکھو، اس میں برکت ہے"۔

طبرانی، بیهقی فی شعب الایمان، ابن جریر وابن ماجه بروایت حضرت ام هانی رضی الله عنها

۹۳۴۸.....فرمایا کہ" اے ام ھانی! بکریاں رکھا کرو، یہ صبح چرنے بھی بھلائی کے ساتھ جاتی ہیں اور شام کو چر کر بھی بھلائی کے ساتھ آتی ہیں"۔

خطیب بروایت حضرت ام المؤمنین عائشه صدیقه رضی الله تعالیٰ عنها

۹۳۴۹..... ایسی کوئی قوم نہیں کہ جس کے پاس ہم جائیں اور ان کے پاس بیس کالی سرخ بکریاں ہوں اور وہ تنگ دستی سے خائف ہوں"۔

الخطیب عن عائشه رضی الله عنها

برکت والی روزی

۹۳۵۰ فرمایا کہ" اللہ تعالیٰ نے جب معیشت کو بنایا تو بکریوں اور کھیتی باڑی میں برکت ڈال دی"۔ دیلمی بروایت حضرت ابن مسعود رضی الله عنه

۹۳۵۱.....فرمایا کہ" بہترین مال خالص (اصلی) سکہ یا پلی ہوئی (تابع یا مانوس) نوجوان گھوڑی ہے"۔

العسکری فی الامثال بروایت حضرت سوید بن هبیرة رضی الله عنه

فائدہ:......بکریوں کی برکت اور فضیلت تو ان روایات سے ظاہر ہی ہے لیکن ساتھ کھیتی باڑی اور زراعت کو بھی ملا دیا کہ یہ کام بھی بہت باعث برکت ہے جیسا کہ مشاہدہ بھی ہے

رہا نوجوان گھوڑی کا مسئلہ تو یہاں روایت میں لفظ مُھرَ ۃ ہے جو گھوڑے کے اس مادہ بچے کو کہا جاتا ہے جو ایک سوار کا بوجھ بخوبی برداشت کر سکے، چونکہ یہ بہت چست اور پھرتیلا ہوتا ہے اس لئے گھمسان کی جنگوں کے کام آتا ہے جو ایک نہایت اہم انفرادی اور ملکی ضرورت ہے۔ اور خالص سکے سے مراد وہ درھم یا دینار ہے جس میں کھوٹ نہ ہو۔ واللہ اعلم مترجم۔

۹۳۵۲.....فرمایا کہ" انجیر کو لازم پکڑو، اس کا سرمایہ لگانا آسان ہے اور اس کا فائدہ زیادہ ہے کتان (یا اونی) کے کپڑے (کی تجارت) کو بھی لازم پکڑو کیونکہ اس کے دس میں سے نو حصوں میں برکت ہے۔ دیلمی بروایت حضرت ابن عباس رضی الله عنه

۹۳۵۳.....فرمایا کہ" اے حکیم! سب سے حلال ترین کمائی وہ ہے جس میں یہ دونوں چلیں یعنی پیر، اور یہ دونوں کام کریں یعنی ہاتھ اور جس میں اس پر پسینہ آ جائے یعنی پیشانی پر"۔ دیلمی بروایت حضرت حکیم بن حزام رضی الله عنه

۹۳۵۴.....فرمایا کہ" اے قریش کے گروہ! یہ غلام تجارت میں تم پر غالب نہ آ جائیں، کیونکہ رزق کے بیس دروازے ہیں، انیس ان میں سے تاجر کے لئے ہیں اور ایک دروازہ سنار کے لئے اور سچا تاجر بھی محتاج نہیں ہوتا مگر یہ کہ وہ گناہ گار ہو، بہت وعدے کرنے والا ہو اور ذلیل ہو"۔

دیلمی وابن النجار بروایت حضرت ابن عباس رضی الله عنه

فائدہ:......یعنی سچ بولنے والا تاجر تو محتاج نہیں ہوتا البتہ جو تاجر سچ نہ بولے، گناہ گار رہے، لمبے چوڑے وعدے کرتا ہو، امیدیں دلاتا ہو، قسمیں کھاتا ہو وہ محتاج ہو جائے گا۔ (مترجم)

۹۳۵۵..... فرمایا کہ" اے قریش کے گروہ تم لوگ مویشیوں سے محبت کرتے ہو، اس کو کم کرو، تم ایسی زمین میں ہو جہاں بارش کم ہوتی ہے کھیتی باڑی کرو اس میں برکت ہے، اور اس میں سرداروں کو بھی لگاؤ۔ سنن ابی داؤد مراسیله، متفق علیه بروایت حضرت علی بن حسین رضی الله عنه

۹۳۵۶.....فرمایا کہ ”اگر جنت میں تجارت کی اجازت ہوتی تو کپڑے کی تجارت اجازت ہوتی، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بزاز (کپڑے کی تجارت کرنے والے) تھے“۔ دیلمی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۹۳۵۷.....فرمایا کہ ”اگر جنت میں تجارت ہوتی تو جنتی اونی کھال کے کپڑے بیچتے اور اگر جہنم میں تجارت ہوتی تو کھانے کی تجارت ہوتی ،، اور جو چالیس رات تک بیچے تو اس کے دل سے رحمت ختم کردی جاتی ہے۔ دیلمی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۹۳۵۸.....فرمایا کہ ”اے بیٹے! اگر تمہارے پاس ایک غلام کی قیمت ہو تو اس سے غلام خرید لو کیونکہ بزرگی تو مردوں کی پیشانی میں ہے“ (ابونعیم بروایت سہل بن ضحر) اس روایت کی سند میں یوسف بن خالد السمتی ہے۔

۹۳۵۹.....فرمایا کہ ”اے سہل! اگر اللہ نے تجھے مال دیا ہے تو اس سے غلام خرید لو، کیونکہ اللہ تعالیٰ بھلائی کو مردوں کی پیشانیوں میں رکھا ہے“۔

بغوی، طبرانی، ابن شاهین، وابن منده بروایت حضرت سهل بن ضحر الليثی رضی الله عنه موقوفاً

۹۳۶۰.....چھوٹے سے گھوڑی کے بچے کو پال لے یا کسی غلام یا باندی کو نبی کریم (ﷺ) نے ایک شخص کے بیروزگاری کے شکوے کے جواب میں فرمایا تھا۔ طبرانی کبیر عن عمر رضی الله عنه

چوتھی فصل.....ممنوعہ ذرائع آمدنی کے بیان میں

”التصویر“.....تصویر کشی کی ممانعت

۹۳۶۱.....فرمایا کہ ”قیامت کے دن سب سے سخت عذاب مصوروں کو ہوگا، اور ان سے کہا جائے گا، زندہ کرو ان چیزوں کو جو تم نے بنائی ہیں“۔

مسند احمد بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۹۳۶۲.....فرمایا کہ ”قیامت کے دن سب سے سخت عذاب اس شخص کو ہوگا، جس نے کسی نبی کو قتل کیا ہو یا اس کو کسی نبی نے قتل کیا ہو یا اس شخص کو جس نے بغیر علم کے لوگوں کو گمراہ کیا ہوگا، یا مصور کو جو تماثیل بناتا ہے“۔ مسند احمد بروایت حضرت ابن مسعود رضی الله عنه

فائدہ:.....تماثیل تمثال کی جمع ہے جس کے دونوں مطلب آتے ہیں، تصویر اور مورتی وغیرہ۔ دونوں کی حرمت واضح ہے۔ (مترجم)

۹۳۶۳.....فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ مصوروں کو اپنی صورتوں سے عذاب دیں گے جو انھوں نے بنائی تھیں“۔

الشیرازی فی الالقاب والخطیب بروایت حضرت ابن عباس رضی الله عنه

۹۳۶۴.....فرمایا کہ ”بے شک ان تصویروں والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا، اور ان سے کہا جائے گا زندہ کرو ان کو جو تم نے بنایا ہے“۔ مالک، مسند احمد، متفق علیه، سنن ابی داؤد ابن ماجه بروایت ام المؤمنین حضرت عائشه صدیقه رضی الله عنہا ومتفق علیه اور نسائی بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

فائدہ:.....یعنی مصوروں سے کہا جائے گا کہ جو تصویریں تم بناتے تھے ان میں جان ڈال کر ان کو زندہ کرو جو ظاہر ہے کہ وہ نہیں کرسکتے اعاذنا اللہ منہ۔ (مترجم)

۹۳۶۵.....فرمایا کہ ”قیامت کے دن سب سے سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی صفت تخلیق سے مشابہت اختیار کرتے تھے“۔

مسلم، ترمذی بروایت ام المؤمنین حضرت عائشه صدیقه رضی الله عنہا

۹۳۶۶.....فرمایا کہ ”قیامت کے دن سب سے سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو یہ تصویریں بناتے ہیں“۔

بخاری بروایت ام المؤمنین حضرت عائشه صدیقه رضی الله عنہا

۹۳۶۷.....فرمایا کہ ”قیامت کے دن جہنم سے ایک گردن نکلے گی جس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھی گی، اور دو کان ہوں گے جن سے

وہ سنے گی اور بولنے کے لئے زبان ہوگی، وہ کہے گی کہ مجھے تین آدمیوں کا ذمہ دار بنایا گیا ہے۔

۱۔۔۔ ہر مغرور سرکش جان بوجھ کر حق کی مخالفت کرنے والے کا۔

۲۔۔۔ ہر اس شخص کا جو اللہ کے علاوہ کسی اور کو معبود مانے۔

۳۔۔۔ مصوروں کا۔ مسلم ترمذی، احمد بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:۔۔۔۔۔۔ یعنی جہنم میں ان قسم کے افراد کو عذاب دینے کی ذمہ داری اس گردن پر ہوگی، اعاذنا اللہ منہ۔ آمین۔ (مترجم)

۹۳۶۸۔۔۔ فرمایا کہ "قیامت کے دن سب سے سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ کی صفت دیکھنے کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے کی کوشش کرتے ہیں"۔ مسند احمد، نسائی، متفق علیہ بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

تصویر کشی پر سخت عذاب

۹۳۶۹۔۔۔ فرمایا کہ "بے شک وہ لوگ جو یہ تصویریں بناتے ہیں انہیں قیامت کے دن عذاب ہوگا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے بنایا ہے ان کو اب زندہ کرو"۔ نسائی، بخاری، مسلم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۳۷۰۔۔۔ فرمایا کہ "قیامت کے دن سب سے سخت عذاب مصوروں کو ہوگا"۔ مسند احمد، مسلم بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۸۳۷۱۔۔۔ "گھر میں تصویر رکھنے سے منع فرمایا"۔ ترمذی بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۹۳۷۲۔۔۔ فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے" اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو میری صفت تخلیق کی طرح مخلوق بنانے کی کوشش کرے؟ ایک دانہ ہی بنا کر دکھائیں یا ایک ذرہ ہی بنا کر دکھائیں یا جو کا ایک دانہ ہی بنا کر دکھائیں"۔ مسند احمد، متفق علیہ بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:۔۔۔۔ فن مصوری، اسٹیچو سازی، مورتی اور اسکلپچر (Sculuptuoe) وغیرہ کی برائی واضح ہے۔ (مترجم)

۹۳۷۴۔۔۔ فرمایا کہ "ہر مصور جہنم میں جائے گا، تمام تصویریں جو اس نے بنائی تھیں ان میں جان ڈالی جائے گی اور انہی سے اس کو عذاب دیا جائے گا"۔ مسند احمد، مسلم بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۳۷۵۔۔۔ فرمایا کہ "جس نے دنیا میں کوئی تصویر بنائی تو قیامت کے دن اس سے کہا جائے گا کہ اس میں روح پھونکو اور وہ روح نہیں پھونک سکے گا"۔

مسند احمد، نسائی متفق، علیہ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

فائدہ:۔۔۔۔۔۔ ان تمام روایات میں فن مصوری کی ممانعت ہے کیونکہ یہ فصل ہی ان ذرائع آمدنی کے بیان میں ہے جو شرعاً ممنوع ہے، ناجائز ہیں۔ (مترجم)

تکملہ

۹۳۷۶۔۔۔ فرمایا کہ "کیا ہی بری کمائی ہے، کنجری کا معاوضہ، کتے کی قیمت حجام کی کمائی"۔ طبرانی بروایت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ

فائدہ:۔۔۔۔ یہاں حجام سے یہ بال کاٹنے والا نائی مراد نہیں بلکہ مراد پچھنے لگانے والے کی کمائی ہے، چونکہ اس میں کچھ اختلاف بھی ہے لہٰذا کسی مستند عالم سے اس کی وضاحت اور تفصیل اچھی طرح سمجھ لی جائے، یہ اس تفصیل کا محل نہیں ہے۔ (مترجم)

۹۳۷۷۔۔۔ فرمایا کہ "حرام آمدنی میں سے یہ بھی ہیں، حجام کی کمائی، کتے کی قیمت اور کنجری کا معاوضہ"۔

خطیب، بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، وطبرانی، ابن النجار بروایت حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ

فائدہ:۔۔۔۔ حجام کی کمائی کی طرح کتے کی خرید و فروخت بھی اختلافی مسئلہ ہے لہٰذا کسی مستند عالم سے سمجھ لیا جائے اور کنجری یا رنڈی کی آمدنی تو بہر حال ہے ہی حرام۔ (مترجم)

۹۳۷۸.....فرمایا کہ "تین چیزیں ایسی ہیں جو سب کی سب حرام ہیں، حجام کی کمائی، رنڈی کا معاوضہ اور کتے کی قیمت، البتہ شکاری کتا اس سے مستثنیٰ ہے"۔متفق علیه بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنه

۹۳۷۹.....فرمایا کہ "تین قسم کی کمائی بدترین کمائی ہے، رنڈی کا معاوضہ، حجام کی کمائی، اور کتے کی قیمت"۔

مسند احمد، مسلم، نسائی، ابن جریر، طبرانی بروایت حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنه

۹۳۸۰.....فرمایا کہ "شاید کہ تم اتنے کنجوس ہو جاؤ کہ بلیاں اور کتے بھی نہ خریدو اور شاید کہ تم اتنے فقیر ہو جاؤ کہ فقر تمہیں حجام کی کمائی کھانے پر مجبور کر دے"۔

دیلمی بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنه

۹۳۸۱.....حجام (پچھنہ لگانے والا) کو اس کی اجرت دو، آپ سے حجام کی کمائی کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے جواب دیا۔

مسند احمد، سنن سعید بن منصور مسند ابویعلی عن جابر رضی اللہ عنه

۹۳۸۲.....اسے اس کا اجر دو (یعنی حجام کو)۔طبرانی کبیر عن ثوبان

۸۳۸۳.....اسے اس کا اجر دو اور اسے اپنا دوست سمجھ کر کھلاؤ یعنی حجام کو اجرت پر لاؤ۔

ترمذی قال حسن، ابن ماجه ابوداؤد، ابن قانع عن ابن محیصه عن ابیه

۹۳۸۴..... اسے حجام کی اجرت دو اور اسے اس کی گٹھری میں باندھ دینا۔متفق علیه عن محیصه بن مسعود

فائدہ:......مطلب یہ ہے کہ اس کی کمائی کو حقیر نہ سمجھا جائے اور ایک کام آنے اور آرام دینے کا پیشہ اختیار کرنے والے کو اجرت دی جائے

۹۳۸۵.....جب رسول اللہ ﷺ سے کتے کی کمائی کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ زمانہ جاہلیت والوں کا کھانا ہے"۔

طبرانی بروایت حضرت عبادةبن صامت رضی اللہ عنه اور اسی طرح حضرت میمونه بنت سعد رضی اللہ عنها

فائدہ:......یعنی اسلام سے پہلے تو کتے کی خرید وفروخت ہوتی تھی لیکن اسلام میں کتے کی خرید وفروخت پر پابندی لگادی گئی تاکہ لہو ولعب اور عیسائیوں اور یہودیوں کی مشابہت سے بچا جاسکے۔

۹۳۸۶.....فرمایا کہ "جو شخص کھانے پینے کی چیزوں کی تجارت کرتا ہوا مر گیا تو اس کے دل میں مسلمانوں کے لئے کینہ ہوگا"۔

ابونعیم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنه

آزاد انسانوں کی تجارت حرام ہے

۹۳۸۷.....فرمایا کہ بے شک سب سے بدترین لوگ وہ ہیں جو لوگوں کو بیچتے ہیں۔خطیب بروایت حضرت ابو ذر رضی اللہ عنه

۹۳۸۸.....فرمایا کہ "بدترین لوگ وہ ہیں جو لوگوں کی خرید وفروخت کرتے ہیں"۔دیلمی بروایت حضرت ابو ذر رضی اللہ عنه

فائدہ:......مذکورہ روایات میں غلاموں کی خرید وفروخت سے منع فرمایا ہے جبکہ اس سے پہلے ایسی روایات گزر چکی ہیں جن میں غلام خریدنے کی ترغیب ہے تو بظاہر ان میں تعارض ہے لیکن اگر بنظر غائر دیکھا جائے تو درحقیقت ان میں کوئی تعارض نہیں، دراصل انسانی معاشرے میں انسانیت کو غلام بنانے کی حوصلہ شکنی مقصود ہے لہٰذا وہ روایات جن میں غلام خریدنے کی ترغیب دی گئی ہے وہ ان لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا گیا ہے جن کے بارے میں آپ ﷺ جانتے تھے کہ یہ یا تو غلام کو آزاد کر دیں گے یا پھر غلام کے لئے مقرر کردہ اسلامی حقوق ٹھیک ٹھیک ادا کریں گے، جبکہ یہ روایات جن میں غلاموں کی خرید وفروخت کی بالکل ممانعت ہے یہاں آپ ﷺ کا خطاب خیر القرون کے بعد آنے والے لوگوں سے ہے اور دین داری کی کمی ہوتی جائے گی اور وہ ٹھیک سے غلاموں کے حقوق ادا نہیں کر سکیں گے جیسے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

خیر القرون قرنی ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم. الحدیث

ترجمہ:..... سب سے بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے وہ جو اس کے بعد اور پھر جو اس کے بعد ہے۔انتہی۔واللہ اعلم بالصواب (مترجم)

۹۳۸۹...... فرمایا کہ ”گانے والیوں کی خرید وفروخت نہ کرو اور نہ ان کو گانا سکھاؤ، ان کی تجارت میں کوئی بھلائی نہیں ہے اور ان کی قیمت حرام ہے“۔ (متفق علیہ)

۹۳۹۰...... فرمایا کہ ”گانے والی عورتوں کو نہ بیچنا جائز ہے اور نہ خریدنا، ان میں تجارت بھی جائز نہیں، ان کی قیمت حرام ہے، اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

”ومن الناس من یشتری لهو الحدیث“ (سورۃ لقمان آیت ٦)

ترجمہ:...... لوگوں میں بعض ایسے بھی ہیں جو فضول باتیں خریدتے ہیں۔

اور قسم اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا، کوئی شخص ایسا نہیں جس نے گانے کے لئے اپنی آواز بلند کی ہو مگر اللہ تعالیٰ نے دو فرشتے نہ بھیجے ہوں جو اس کے کندھوں پر چڑھ جاتے ہیں اور مسلسل اپنے پیروں سے اس شخص کے سینے پر مارتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ خاموش ہو جائے“۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الملاهی، وابن مردویه بروایت حضرت ابوامامة رضی الله عنه ودوی صدره ای قوله حرام

۹۳۹۱...... فرمایا کہ ”باندی کی کمائی نہ کھاؤ کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں وہ اپنی شرمگاہ سے نہ کمانے لگے“۔

طبرانی بروایت حضرت رافع بن خدیج رضی الله عنه

فائدہ:...... یعنی ایسا نہ ہو کہ زنا کروا کر پیسا کمانے لگے۔ (مترجم)

۹۳۹۲...... جس چیز کی قیمت حلال نہ ہو اس چیز کا کھانا اور پینا بھی حلال نہیں۔ دارقطنی عن تمیم داری

۹۳۹۳...... فرمایا کہ ”لوگوں میں سے رنگ کرنے والے۔ یعنی صباغ سب سے زیادہ جھوٹے ہوتے ہیں“۔

سنن دارقطنی بروایت حضرت تمیم الداری رضی الله عنه

روزی میں خیانت کرنے والے

۹۳۹۴...... قیامت کے دن ایک منادی آواز لگائے گا اللہ سے خیانت کرنے والے لوگ کہاں ہیں چنانچہ جانوروں اور غلاموں کے تاجر، نقدی کی تجارت کرنے والے اور درزیوں کو لایا جائے گا۔ فردوس دیلمی ابن عمر رضی الله عنه

تکملہ

۹۳۹۵...... فرمایا کہ ”مصوروں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور کہا جائے گا، زندہ کرو اسے جو تم نے بنایا ہے“۔

مسند احمد بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۹۳۹۶...... فرمایا ”ان تصویر والوں کو انہی سے عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ زندہ کرو ان چیزوں کو جن کو تم نے بنایا ہے، اور جس گھر میں تصویریں ہوں وہاں فرشتے نہیں آتے“۔ مسند احمد بروایت ام المؤمنین حضرت عائشه صدیقه رضی الله عنها

۹۳۹۷...... فرمایا کہ ”بے شک قیامت کے دن سب سے سخت عذاب مصوروں کو ہوگا“۔ نسائی بروایت حضرت ابن مسعود رضی الله عنه

۹۳۹۸...... فرمایا کہ ”بے شک قیامت کے دن سب سے سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو یہ تصویریں بناتے ہیں“۔

بخاری بروایت ام المؤمنین حضرت عائشه صدیقه رضی الله عنها

۹۳۹۹...... فرمایا کہ ”جس نے کوئی تصویر بنائی اسے قیامت میں اس وقت تک عذاب دیا جاتا رہے گا جب تک وہ اس میں روح نہ پھونک دے، اور ایسا وہ کر نہ سکے گا، اور اگر کوئی شخص کسی کی بات سنے حالانکہ یہ انہیں پسند نہ ہو کہ یہ ان کی بات سنے تو ایسے شخص کے کان میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا، اور جس نے جھوٹا خواب سنایا اس کو جو کا ایک دانہ دیا جائے گا اور اس وقت تک عذاب دیا جائے گا جب تک یہ شخص اس دانے کی

دونوں طرفوں میں گرہ نہ لگالے حالانکہ وہ ایسا کرنہیں سکے گا"۔مسند احمد بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۴۰۰..... فرمایا کہ "اگر کسی نے کوئی تصویر بنائی تو اللہ تعالیٰ اُسے اس وقت تک عذاب دیں گے جب تک وہ اس میں روح نہ پھونک دے حالانکہ وہ ایسانہیں کرسکے گا۔بخاری بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۴۰۱..... فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو میری صفت تخلیق کی طرح تخلیق کرنے لگے، ذرا ایک دانہ تو بنائیں، ایک ذرہ تو بنائیں، ایک جو کا دانہ تو وہ بنائیں"۔مسند احمد، بخاری، مسلم بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... یعنی اگر واقعتاً وہ میری مشابہت اختیار کرنا چاہتے ہیں تو ذرا، ایک نسخا ایسا جو کا دانہ ہی بنا کر دکھائیں، مقام فکر ہے عالم انسانیت کے لئے جب تمام مخلوقات اس قدر محتاج اور بے بس ہیں تو کیوں اس کی عبادت میں کوتاہی کریں جو نہ محتاج و بے بس بلکہ وہ تو ہر شے پر قادر ہے، سبحانہ ما اعظم شانہ۔(مترجم)

۹۴۰۲..... فرمایا کہ "تمہارے رب نے فرمایا ہے کہ اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو میری صفت تخلیق کی طرح تخلیق کرنے کی کوشش کرے، ذرا ایک مچھر ہی بنا کر دکھائیں، ذرا ایک ذرہ ہی بنا کر دکھائیں۔ابن النجار بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۴۰۳..... فرمایا کہ "جو کوئی بھی تصویر بناتا ہے قیامت کے دن اس سے کہا جائے گا جو تو نے بنایا تھا اسے زندہ کر"۔

طبرانی و ابن النجار بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۴۰۴..... فرمایا کہ "اے عائشہ! بے شک قیامت کے دن سب سے سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی صفت تخلیق کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے کی کوشش کرتے ہیں"۔مسلم، نسائی بروایت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۹۳۹۵..... فرمایا کہ "ان لوگوں پر حیرت ہے کہ یہ لوگ سن چکے ہیں کہ جس گھر میں تصویر ہو اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے، یہ۔۔۔تصویریں بناتا ہے کیا اسے غور و فکر نہیں کرنا چاہیے؟ بخاری، مستدرک حاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

متفرق ممنوعہ ذرائع آمدنی کے بارے میں

۹۴۰۶..... فرمایا کہ "کیا ہی بری کمائی ہے بانسری بجانے والے کی اجرت اور کتے کی قیمت"۔

ابوبکر بن مقسم فی جزئہ، بخاری، مستدرک حاکم مسند احمد بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۴۰۷..... فرمایا کہ "میں خمر (شراب) کی تجارت حرام قرار دیتا ہوں"۔

مسند احمد، سنن ابی داؤد بروایت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا

۹۴۰۸..... فرمایا کہ "چھ عادتیں حرام میں سے ہیں۔

۱..... امام کا رشوت لینا، اور یہ سب سے بدترین حرام ہے۔

۲..... کتے کی قیمت۔

۳..... اپنے نر جانور کی کمائی۔

۴..... رنڈی کا معاوضہ۔

۵..... حجام کی کمائی۔

۶..... کاہن اور اس کی باتوں کو حلال سمجھنا۔ابن مردویہ بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... یعنی یہ چھ عادات یا کام حرام ہیں، (اول) امام کا رشوت لینا، یہاں امام سے مراد حکمران ہے، چونکہ حکمران ہر طرح صاحب اختیار ہوتا ہے اس لئے اس زبردست عہدے اور منصب کے ہوتے ہوئے رشوت لینا بدترین حرکت ہے۔

کتے کی قیمت اس کے بارے میں وضاحت پہلے گزر چکی ہے۔یعنی اگر کسی شخص کے پاس بکریاں ہیں۔بکرانہیں اور وہ چاہتا ہے کہ اس کی بکریاں گابھن ہوں اور بچے دے تو اپنی بکریوں کو ایسے شخص کے پاس لے جاتا ہے جس کے پاس بکرا ہو،اس کے بکرے سے اپنی بکریوں کا جنسی اختلاط کرواتا ہے اور اس کام کا معاوضہ ادا کرتا ہے،تو یہ جو معاوضہ ہے یہ بھی حرام ہے۔

ان کی وضاحت بھی پہلے گزر چکی ہے۔

کہانت کو ماننا،کاہن کی باتوں پر یقین کرنا،اس کے معاوضے وغیرہ کو جائز وحلال سمجھنا بھی حرام ہے۔واللہ اعلم بالصواب (مترجم)

۹۴۰۹.....فرمایا کہ" میری امت کے برے لوگ سنار اور رنگ ساز ہیں"۔مسند الفردوس للدیلمی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

فائدہ:......کیونکہ یہ دونوں ہی اپنے کام میں کثرت سے جھوٹ بولتے ہیں۔(مترجم)

۹۴۱۰.....فرمایا کہ" رنڈی کا معاوضہ،کتے کی قیمت اور حجام کی کمائی بدترین کمائی ہے"۔

مسند احمد، مسلم، نسائی بروایت حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ

۹۴۱۱.....فرمایا کہ" باندیوں کی کمائی حرام ہے"۔الضیاء بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

فائدہ:......یعنی باندیوں سے زنا کروانا اور اس سے آمدنی حاصل کرنا۔(مترجم)

۹۴۱۲.....فرمایا کہ" حجام جو چاہے اسے پانی سیراب کرنے والے اونٹ کو چارے کے طور پر کھلادے۔

مسند احمد بروایت حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ

۹۴۱۳.....فرمایا کہ" میں نے اپنی خالہ فاختہ بنت عمرو کو ایک غلام تحفے میں دیا اور انہیں بتادیا کہ اسے نہ تو سنار بنائیے گا،نہ حجام اور نہ جانور ذبح کرنے والا"۔طبرانی بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۹۴۱۴.....فرمایا کہ" میں نے اپنی خالہ کو ایک لڑکا تحفے میں دیا، مجھے امید ہے کہ میری خالہ کیلئے یہ غلام برکت والا ثابت ہوگا،میں نے خالہ کو یہ بھی کہہ دیا ہے کہ اسے نہ حجام بنائیں،نہ سنار اور نہ قصائی"۔مسند احمد، سنن ابی داؤد بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۴۱۵.....آپ ﷺ نے اپنی وفات سے دو ماہ پہلے بیع صرف کرنے سے منع فرمادیا تھا"۔بزار، طبرانی بروایت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

بیع صرف:......بعض ثمنوں کو بعض کے عوض بیچنے کو بیع صرف کہتے ہیں۔(دیکھیں،فتح القدیر،بحوالہ اردو ترجمہ فتاوی عالمگیری جلد۵ مطبوعہ دارالاشاعت کراچی)

دوسرے لفظوں میں آپ یوں سمجھ لیجئے کہ کرنسی کے بدلے کرنسی کے لین دین (خرید وفروخت) کو بیع الصرف کہتے ہیں،جیسے سونا دیکر سونا خریدنا،یا چاندی دیکر چاندی خریدنا،یا سونا دیکر چاندی خریدنا،یا چاندی،دیکر سونا خریدنا،چونکہ اس وقت دینار (سونے کے سکے) اور درھم (چاندی کے سکے) ہی بطور کرنسی کے رائج تھے اس لئے ثمن کا ترجمہ کرنسی سے کیا گیا ہے۔

اب چونکہ بیع صرف میں موجود اس کی مخصوص شرائط کا لحاظ عام طور پر نہیں رکھا جاتا لہٰذا روایت میں مطلقاً منع فرمادیا،باقی اس کی صحیح تعریف،حکم اور شرائط کسی بھی مستند دارالافتاء سے معلوم کئے جاسکتے ہیں۔(مترجم)

۹۴۱۶.....آپ ﷺ نے باندیوں کی کمائی سے منع فرمایا"۔بخاری، سنن ابی داؤد بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۴۱۷.....آپ ﷺ نے باندیوں کی کمائی سے منع فرمایا جب تک کہ ان کا ذریعہ کمائی معلوم نہ ہوجائے"۔

سنن ابی داؤد، مستدرک حاکم بروایت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ

۹۴۱۸.....آپ ﷺ نے حجام کی کمائی سے منع فرمایا"۔ابن ماجہ بروایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۴۱۹.....فرمایا کہ" سمندر کا سفر اس وقت تک نہ کرو جب تک حج یا عمرے کا ارادہ نہ ہو یا اللہ کے راستے میں غازی ہو کر کیونکہ سمندر کے نیچے آگ ہے اور آگ کے نیچے پھر سمندر"۔سنن ابی داؤد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

دوسرا باب......خرید وفروخت کے بارے میں

اس میں چار فصلیں ہیں۔

پہلی فصل......خرید وفروخت کے آداب کے بیان میں

اس میں دو ضمنی مضامین ہیں۔

پہلا مضمون......نرمی اور درگذر کے بیان میں

۹۴۲۰......فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے سے محبت رکھتے ہیں جو بیچے تو نرمی سے کام لے"۔ جب خریدے تو نرمی سے کام لے، جب فیصلہ کرے تو نرمی سے کام لے اور جب تقاضا کرے تو بھی نرمی سے کام لے"۔ بیھقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۴۲۱......فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے کو جنت میں داخل کریں گے جو خرید وفروخت کرتے ہوئے نرمی اور (درگزر سے کام) لے، فیصلہ کرتے ہوئے بھی درگزر سے کام لے اور طلب کرتے ہوئے بھی نرمی اور درگزر سے کام لے"۔

مسند احمد، نسائی، بروایت حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

۹۴۲۲......"فرمایا کہ اللہ تعالیٰ رحم فرمائیں اپنے اس بندے پر جو نرمی کرے بیچتے ہوئے، نرمی کرے خریدتے ہوئے، نرمی کرے فیصلہ کرتے ہوئے، نرمی کرے تقاضا کرتے ہوئے"۔ بخاری ابن ماجہ بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۹۴۲۳......فرمایا کہ "تم سے پہلے لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو معاف فرمادیا جو بیچتے ہوئے نرمی کرتا، خریدتے ہوئے نرمی کرتا اور طلب کرتے ہوئے نرمی کرتا"۔ مسند احمد، ترمذی، سنن کبریٰ بیھقی بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

دوسرا مضمون......متفرق آداب کے بیان میں

۹۴۲۵......فرمایا کہ "پہلے سودے پہلی پیشکش کو لازم پکڑو کیونکہ فائدہ نرمی اور درگزر کے ساتھ ہے"۔

مصنف ابن ابی شیبہ، سنن ابی داؤد فی المراسیل، سنن کبری بیھقی بروایت امام زھری رضی اللہ عنہ

فائدہ:......پہلی آفر جو کسی سودے میں ہوا سے لینے کی ترغیب ہے کیونکہ نرمی اور دوسرے کے ساتھ احسان کرنا زیادہ فائدہ مند ہے۔

۹۴۲۶......فرمایا کہ سامان کا مالک اس بات کا حقدار ہے کہ اس سے بھاؤ تاؤ کیا جائے" مراسیل ابن داؤد بروایت ابن حسین

۹۴۲۷......فرمایا کہ "اے قیلہ! ایسا مت کرو، لیکن (بلکہ) جب تم کچھ خریدنا چاہو تو اس چیز کے بدلے خریدو جسے تم خود بھی (بطور قیمت) لینا چاہو، (خواہ) وہ چیز تمہیں دی گئی ہو یا نہ، اور جب تم کچھ بیچنا چاہو تو اسی چیز کے ساتھ بھاؤ تاؤ کرو جسے تم خود بھی دینا چاہو، (خواہ) وہ چیز تمہیں دی گئی ہو یا نہ"۔

ابن ماجہ بروایت حضرت قیلہ ام بنی انمار رضی اللہ عنہا

۹۴۲۸......فرمایا کہ "لین دین کرنے والوں میں سے دونوں کو اختیار ہے جب تک سودے کی گفتگو ختم نہ ہو جائے، چنانچہ اگر دونوں نے سچ کہا اور بیان کردیا تو ان کی خرید وفروخت میں برکت ہوگی، اور اگر انہوں نے چھپایا اور جھوٹ بولا تو ان کی خرید وفروخت کی برکت ختم کردی جائے گی"۔

مسند احمد، متفق علیہ بروایت حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ

فائدہ:......اس روایت کے الفاظ یہ ہیں "البیعان بالخیار مالم یتفرقا" الخ، یہ مشہور اختلافی مقام ہے، یہاں شوافع اور احناف میں

اختلاف ہے، حضرات شوافع مالم یتفرقا سے جسمانی علیحدگی مراد لیتے ہیں لہٰذا ان کے اعتبار سے ترجمہ اس طرح ہوگا کہ لین دین کرنے والوں کو اس وقت تک اختیار ہے جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہو جائیں۔

جبکہ احناف وہاں مالم یتفرقا سے مراد اقوال کی علیحدگی مراد لیتے ہیں یعنی لین دین کرنے والوں کو اس وقت تک اختیار ہے جب تک دونوں بھاؤ تاؤ کی گفتگو کو نظر انداز کر کے دیگر گفتگو میں مشغول نہ ہو جائیں، اس ترجمے میں حضرات احناف زادالله سوادھم کے موقف کو ظاہر رکھا گیا، اختلاف کی تفصیلات اور قول راجح معلوم کرنے کے لئے کسی مشہور دارالافتاء سے رابطہ کیا جا سکتا ہے۔(مترجم)

۹۴۲۹... فرمایا کہ "اپنے کھانے کو ناپ لیا کرو، اس میں برکت ڈال دی جائے گی"۔

مسند احمد، بخاری بروایت حضرت مقدام بن معد یکرب رضی اللہ عنہ بخاری فی التاریخ، ابن ماجہ بروایت حضرت عبداللہ بن مسند احمد، ابن ماجہ، بروایت حضرت ابی ایوب رضی اللہ عنہ، طبرانی، مصنف عبدالرزاق بروایت حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ

۹۴۳۰ فرمایا کہ "اپنے کھانے کو ناپ لیا کرو کیونکہ ناپے ہوئے کھانے میں برکت ہوتی ہے"۔ابن النجار بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... یہاں کھانے کو ناپنے سے مراد کھانے پینے کی چیزوں کی خرید وفروخت کرتے ہوئے ناپنا ہے، اور ناپنا عربی لفظ "کیلوا" کا ترجمہ ہے، کیونکہ اہل عرب کے ہاں یہی طریقہ رائج تھا، اور ہمارے ہاں اردو میں ناپ تول دونوں تقریباً مترادف الفاظ سمجھے جاتے ہیں۔(مترجم)

۹۴۳۱ ... کنگھی کرنے والی عورت میں برکت ہے۔سنن ابی داؤد محمد بن سعد

۹۴۳۲ فرمایا کہ "تین چیزوں میں برکت ہے۔

۱.... ایک مقررہ وقت تک ہونے والی خرید وفروخت۔ ۲..... آپس میں ادھار لینا دینا۔

۳..... اور گھر کے لئے گندم اور جو کو آپس میں ملانا بیچنے کے لئے نہیں"۔ابن ماجہ وابن عساکر بروایت حضرت حبیب رضی اللہ عنہ

۹۴۳۳..... فرمایا کہ "اے تاجروں کے گروہ! بے شک تاجروں کو قیامت کے دن گناہ کی حالت میں اٹھایا جائے گا علاوہ ان تاجروں کے جو اللہ سے ڈرتے رہے اور نیکی کرتے رہے اور سچ بولا"۔ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک حاکم بروایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

۹۴۳۴ فرمایا کہ "اے تاجرو جھوٹ سے بچو"۔طبرانی بروایت حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

۹۴۳۵ فرمایا کہ "اے تاجروں کے گروہ! اس خرید وفروخت میں (فضولیات) اور حلف (قسمیں) بھی ہوتی ہیں تو اس میں صدقہ بھی ملا دو"۔

مسند احمد، سنن ابی داؤد، نسائی، ابن ماجہ، مستدرک حاکم بروایت حضرت قیس بن ابی غرزة رضی اللہ عنہ

۹۴۳۶ فرمایا کہ "اے تاجروں کے گروہ" شیطان اور گناہ دونوں خرید وفروخت میں موجود ہوتے ہیں، اس لئے اپنی خرید وفروخت میں صدقہ کی ملاوٹ کر لیا کرو"۔ترمذی، بروایت حضرت قیس بن ابی غرزة رضی اللہ عنہ

۹۴۳۷... فرمایا کہ "بے شک تمہیں دو ایسے کاموں کی ذمہ داری سونپی گئی ہے جن میں تم سے پہلے قومیں ہلاک ہو چکی ہیں"۔

ترمذی، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۴۳۸..... فرمایا کہ "جب تولو تو زیادہ دو"۔ابن ماجہ، والضیاء بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

بازار میں داخل ہونے کی دعا

۹۴۳۹ فرمایا کہ "جو بازار میں داخل ہوا، اور اس نے یہ کلمہ پڑھ لیا:

لاالٰہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد یحی ویمیت وھو حی لایموت بیدہ الخیر وھو علی کل شیءٍ قدیر

ترجمہ:...... "کوئی معبود نہیں علاوہ اللہ تعالیٰ کے، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اسی کی بادشاہت ہے اور تمام تعریفیں بھی اسی کے لئے

ہیں وہی زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے، اور وہ زندہ ہے کبھی نہ مرے گا، اسی کے ہاتھ میں ساری بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک لاکھ نیکیاں لکھ دیں گے اور اس کی ایک لاکھ برائیاں مٹا دیں گے، اور اس کے ایک لاکھ درجے بلند کردیں گے اور جنت میں اس کے لئے گھر بنائیں گے"۔مسند احمد، ترمذی، ابن ماجہ، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۴۴۰..... فرمایا کہ "فجر کی نماز کے بعد سے لے کر سورج طلوع ہونے تک اپنے مصلے پر بیٹھے بیٹھے اللہ کا ذکر کرنے والا اس سے زیادہ پہنچا ہوا ہے جو تلاش رزق میں تمام دنیا چھان چکا ہو"۔فردوس دیلمی بروایت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

۹۴۴۱..... فرمایا کہ "اپنی ضروریات اور رزق کی تلاش کے لئے صبح جلدی نکلا کرو، کیونکہ صبح میں برکت اور کامیابی ہے"۔

معجم اوسط طبرانی بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

تکملہ

۹۴۴۲ فرمایا کہ "خرید و فروخت میں شور شرابہ اور قسمیں وغیرہ خوب ہوتی ہیں لہٰذا اس میں کچھ صدقہ وغیرہ ملا دیا کرو"۔

ابن حبان بروایت حضرت قیس بن ابی عرزۃ رضی اللہ عنہ

۹۴۴۳..... فرمایا کہ "اے تاجروں کے گروہ! اس خرید و فروخت کے دوران جھوٹ اور قسمیں وغیرہ ہوتی ہیں لہٰذا اس میں کچھ صدقہ وغیرہ بھی ملا لیا کرو"۔مستدرک حاکم بروایت حضرت قیس بن ابی غرزۃ رضی اللہ عنہ

۹۴۴۴..... فرمایا کہ "تمہیں دو باتوں کی ذمہ داری سونپی گئی ہے، جن میں تم سے پہلی امتیں ہلاک ہو چکی ہیں"۔

ترمذی وضعفہ، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۴۴۵..... فرمایا کہ "اے تاجروں کے گروہ! تم قسمیں بہت کھاتے ہو لہٰذا اپنی اس خرید و فروخت میں کچھ صدقہ ملا لیا کرو"۔

اور رویانی بروایت حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ

تاجروں کو صدقہ کا اہتمام کرنا چاہئے

۹۴۴۶..... فرمایا کہ اے تاجروں کے گروہ! اس خرید و فروخت میں فضولیات اور قسمیں ہوتی ہیں لہٰذا اس میں صدقہ ملا لیا کرو"۔

مسند احمد سنن ابی داؤد، نسائی ابن ماجہ، مستدرک حاکم اور متفق علیہ بروایت حضرت قیس بن ابی غرزۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... مطلب یہ ہے کہ خرید و فروخت کی مجلس ایک ایسی مجلس ہوتی ہے جہاں جھوٹ بھی بولا جاتا ہے، قسمیں بھی کھائی جاتی ہیں، شور شرابہ بھی ہوتا ہے اور مختلف قسم کی دیگر فضولیات بھی ہوتی ہیں اور یہ سب گناہ کے کام ہیں لہٰذا ان کے کفارے کے طور پر کچھ صدقہ خیرات بھی کردینا چاہیے کہ یہ مجلس وبال نہ بن جائے۔(مترجم)

۹۴۴۷..... فرمایا کہ " بے شک تاجر ہی گناہگار ہوتے ہیں، صحابہ کرام نے عرض کیا، یارسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ نے بیع (خرید و فروخت) کو حلال نہیں قرار دیا؟ فرمایا، ہاں لیکن جب تاجر بات کرتے ہیں تو جھوٹ بولتے ہیں، قسمیں کھاتے ہیں اور گناہ گار ہو جاتے ہیں۔

مسند احمد، ابن خزیمہ، مستدرک حاکم، طبرانی، بیہقی شعب الایمان بروایت حضرت عبدالرحمن بن شبل رضی اللہ عنہ، اور طبرانی بروایت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ

۹۴۴۸..... فرمایا کہ "جیسے چاہو بیچو، (لیکن) میری ایک بات سن لو جو تم سے کہتا ہوں، جانور کی کھال اس وقت تک نہ اتارو جب تک وہ (ذبح کے بعد) مر نہ جائے، اور جب (جب تک تمہارے ایک مسلمان بھائی کا بھاؤ تاؤ) مکمل نہ ہو جائے تو تم اس پر سودا نہ کرو، اور بولی بڑھانے کے لئے (دھوکے سے) اضافی بولی نہ لگاؤ، اور (بازار میں آنے سے) پہلے سودا نہ لو اور ذخیرہ اندوزی نہ کرو"۔طبرانی بروایت حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ

۹۴۴۹...... فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے پر رحم فرمائے جو بیچتے ہوئے بھی نرمی اور درگزر سے کام لیتا ہے، خریدتے ہوئے بھی نرمی اور درگزر سے کام لیتا ہے، فیصلہ کرتے ہوئے بھی نرمی اور درگزر سے کام لیتا ہے، اور جب طلب کرتا ہے تو بھی نرمی اور درگزر سے کام لیتا ہے"۔

بخاری، ابن ماجه، ابن حبان بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنه اور ابن النجار بروایت حضرت ابوهریره رضی اللہ عنه

دوسری فصل...... عملی طور پر ممنوع خرید وفروخت کے بیان میں

یعنی وہ خرید وفروخت جو شرعاً تو ممنوع نہ ہو لیکن کسی اور وجہ سے ممنوع قرار دی جائے۔ (مترجم)

اس میں آٹھ مضامین ہیں۔

پہلا مضمون

اس چیز کی فروخت کے بارے میں جو ابھی تک خریدنے والے نے اپنے قبضے میں نہیں لی یا جس کا مالک نہیں بنا۔

۹۴۵۰...... فرمایا کہ "جب تم کھانا خریدو تو اس وقت نہ بیچو جب تک پورا وصول نہ کرلو"۔ مسلم بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنه

۹۴۵۱...... فرمایا کہ "جب تم کوئی چیز خریدلو تو اُسے اس وقت تک نہ بیچو جب تک اپنے قبضے میں نہ لے لو"۔

مسند احمد، مسلم، نسائی، ابن حبان بروایت حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنه

۹۴۵۲...... جب کسی سے کیل ناپنے کی بات کرلو تو اسے ناپ کردو۔ ابن ماجه عن عثمان رضی اللہ عنه

۹۴۵۳...... فرمایا کہ "جو کوئی کھانا خریدے تو اسے اس وقت تک نہ بیچے جب تک پورا وصول نہ کرلے"۔

مسند احمد، متفق علیه، نسائی، ابن ماجه بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنه، اور متفق علیه اور اربعه باقیه، بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنه، اور مسند احم، مسلم بروایت حضرت ابوهریره رضی اللہ عنه

۹۴۵۴...... فرمایا کہ "کھانے کو اس وقت تک نہ بیچو جب تک خرید کر پورا وصول نہ کرلو"۔

مسند احمد، مسلم بروایت حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنه

۹۴۵۵...... فرمایا کہ "جو تیرے پاس نہیں وہ مت بیچو"۔

۹۴۵۶...... فرمایا کہ "جس نے کھانا خریدا تو اس کو اس وقت تک نہ بیچے جب تک پورا وصول نہ کرلے"۔

مسند احمد، متفق علیه نسائی، ابن ماجه بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنه

دوسرا مضمون...... عیب چھپانے کی برائی کے بیان میں

بیع مصراۃ

۹۴۵۷...... فرمایا کہ "اونٹنی اور بکری کے تھنوں میں دودھ دوھے بغیر مت چھوڑو (تاکہ خریدار جانور کو زیادہ دودھ دینے والا سمجھے)۔ اس کے بعد بھی (جس کسی نے) ایسا جانور خرید لیا تو اس کو اس جانور کا دودھ دوھ لینے کے بعد (یعنی یہ حقیقت) معلوم ہونے کے بعد کہ جانور دراصل اتنا دودھ دینے والا ہے نہ کہ جتنا خریداری کے وقت لگتا تھا (خریدار کو) دو اچھی باتوں کا اختیار ہے۔

۱...... یا تو اسی جانور پر گزارا کرے، یا

۲..... اس جانور کو واپس کر دے اور ایک صاع کھجور۔ اضافی طور پر تھنوں میں موجود دودھ کے بدلے میں بھی دے۔

بخاری بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

فائدہ: ...... اس روایت میں جو مسئلہ بیان کیا گیا ہے وہ علماء کے ہاں بیع مصراۃ کے نام سے مصروف ہے اور ائمہ کے ہاں اختلافی ہے، مسئلہ چونکہ قدرے پیچیدہ ہے لہٰذا اس مسئلہ کو کسی مستند عالم یا دارالافتاء سے سمجھ لینا چاہیے۔ (مترجم)

۹۴۵۸..... فرمایا کہ ''اگر کسی نے ایسی بکری خریدی جو زیادہ دودھ دینے والی تھی تو اس کو تین دن تک اختیار ہے، اگر چاہے تو اسی کو رکھ لے اور اگر چاہے تو واپس کر دے اور اس کے ساتھ ایک صاع کھجور بھی واپس کرے''۔ مسند احمد، ترمذی بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

فائدہ: ...... صاع ایک پیمانہ ہے جس سے اناج گندم، جو، گیہوں، کھجور، چھوارے، کشمش اور اس طرح کی دیگر اشیاء کو ناپا جاتا تھا موجودہ دور میں اس کی صحیح مقدار معلوم کرنے کے لئے علماء تو حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ ''اوزان شرعیہ'' ملاحظ فرمائیں اور عوام کسی مستند عالم سے پوچھ لیں۔ (مترجم)

۹۴۵۹..... فرمایا کہ ''جس کسی نے ایسی بکری خریدی جو بہت دودھ دینے والی لگتی تھی تو اب اسے تین دن تک اختیار ہے، اگر واپس کرے تو ساتھ ایک صاع کی مقدار کوئی کھانے کی چیز بھی دے (لیکن) گیہوں کا آٹا نہ دے''۔ مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۴۶۰..... فرمایا کہ ''جس کسی نے ایسی بکری خریدی جو بہت دودھ دینے والی لگتی تھی تو اس کو دو باتوں کا اختیار ہے، اگر چاہے تو اسی کو رکھ لے اور اگر چاہے تو واپس کر دے اور ساتھ میں ایک صاع کھجور بھی واپس کرے گیہوں کا آٹا نہ دے۔ مسلم بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

فائدہ: ...... مذکورہ دونوں روایات کے آخر میں گیہوں کے آٹے کا ذکر ہے'' یہ دراصل عربی لفظ سمرآ کا ترجمہ ہے، اس لفظ کے اور بھی بہت سے معانی ہیں، موقع ومحل کی مناسبت سے یہی معنی زیادہ مناسب معلوم ہوئے چنانچہ انہیں کو ذکر کیا گیا دیکھیں مصباح اللغات ۳۹۵ مادہ سمر۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۴۶۱..... فرمایا کہ ''ایسا جانور بیچنا دھوکہ ہے جس کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے ہوں اور دھوکہ مسلمان کے لئے جائز نہیں''۔

مسند احمد، ابن ماجہ بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۴۶۲..... فرمایا کہ ''جب تم میں سے کوئی بکری یا اونٹنی بیچے تو اس کے تھنوں میں دودھ نہ جمع کرے''۔ نسائی بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۴۶۳..... فرمایا کہ ''اگر کسی نے ایسا جانور خریدا جس کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے تھے تو اس کو تین دن تک اختیار ہے اگر واپس کرے تو ساتھ اتنا ہی (یعنی جتنا دودھ تھا) یا اس کی دوگنی مقدار گیہوں کے دانے دے''۔ سنن ابی داؤد، ابن ماجہ بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۴۶۴..... فرمایا کہ ''اگر کسی نے ایسا جانور خریدا جس کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے تھے یا وہ بہت دودھ دینے والا لگتا تھا تو اب اس کو تین دن کا اختیار ہے اگر اسی کو رکھنا چاہے تو رکھ لے اور اگر اس کو واپس کرنا چاہے تو واپس کر دے اور ساتھ ایک صاع کھجور بھی دے۔

ابن ماجہ، نسائی بروایت حضرت ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۹۴۶۵..... آپ ﷺ نے ایسے جانور کی فروخت سے منع فرمایا جس کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے ہوں''۔ مسند بزار بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

تکملہ

۹۴۶۶..... فرمایا کہ ''جب تم میں سے کوئی شخص کوئی ایسی اونٹنی یا ایسی بکری خریدے جو بہت دودھ دینے والی لگتی ہو تو اس کو دو باتوں کا اختیار ہے دودھ دوھ لینے کے بعد، یا تو یہی رکھے، یا پھر اس کو واپس کر دے اور ساتھ ایک صاع کی مقدار برابر کھجوریں دے دے''۔

مسلم بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۴۶۷..... فرمایا کہ ''جس نے دودھ دوھنے کے لئے بکری خریدی اور تین دن تک اس کا دودھ دوھا تو اس کو اختیار ہے، چاہے رکھ لے ورنہ واپس

کردے اور ساتھ ایک صاع کھجوریں دے دے“۔ بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۴۶۸ ۔۔۔ فرمایا کہ ”جس نے ایسی بکری خریدی جو بہت دودھ دینے والی لگتی تھی تو اس کو دو باتوں کا اختیار ہے، اگر واپس کردے تو ساتھ ایک صاع کی مقدار کوئی کھانے کی چیز یا کھجوریں دیدے“۔ مصنف ابن ابی شیبہ بروایت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ عن رجل من الصحابہ رضی اللہ عنہ

۹۴۶۹ ۔۔۔ فرمایا کہ ”جس نے ایسی بکری خریدی جو زیادہ دودھ دینے والی لگتی تھی تا کہ اسے دوھے تو اگر راضی ہے تو اسی کو رکھ لے ورنہ واپس کردے اور ساتھ ایک صاع کی مقدار کھجوریں بھی دے دے“۔

مصنف عبدالرزاق بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور سنن ابی داؤد بروایت زھریؒ رحمۃ اللہ علیہ مرسلاً

۹۴۷۰ ۔۔۔ فرمایا کہ ”اگر کسی نے ایسی بکر خرید لی جو زیادہ دودھ دینے والی لگتی تھی، تو اب اگر اس کو ناپسند ہے تو اس کو واپس کردے اور ساتھ ایک صاع کی مقدار کے برابر کھجوریں بھی دیدے“۔ طبرانی بروایت عبدالرحمن بن ابی لیلی عن ابیہ رضی اللہ عنہ

۹۴۷۱ ۔۔۔ فرمایا کہ ”کسی نے ایسی اونٹنی خرید لی جو بہت دودھ دینے والی لگتی تھی تو اگر وہ راضی ہے تو ٹھیک ورنہ واپس کردے اور ساتھ ایک صاع کی مقدار کھجوریں بھی دے دے“۔ طبرانی بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۴۷۲ ۔۔۔ فرمایا کہ ”اگر کسی نے ایسی بکری خریدی جو زیادہ دودھ دینے والی لگتی تھی اور اسے دوھتا بھی ہے تین دن تک، لہٰذا راضی ہے تو ٹھیک ورنہ واپس کردے اور ساتھ ایک صاع کی مقدار کھجوریں بھی دے دے“۔ مصنف عبد الرزاق بروایت حضرت حسن رضی اللہ عنہ

۹۴۷۳ ۔۔۔ فرمایا کہ ”جس نے ایسی اونٹنی یا بکری خریدی جو زیادہ دودھ دینے والی لگتی تھی تو اس کو دو میں سے ایک بات کا اختیار ہے اگر چاہے تو واپس دے دے اور ساتھ ایک برتن بھر کھانے کی کوئی چیز بھی دے دے“۔ متفق علیہ بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۴۷۴ ۔۔۔ فرمایا کہ ”اگر کسی نے ایسی بکری اونٹنی خریدی جو زیادہ دودھ دینے والی لگتی تھی تو اب اس کو دو میں سے ایک بات کا اختیار ہے، یا تو واپس کردے اور ساتھ برتن بھر کھانے کی کوئی چیز بھی دے دے اور اگر چاہے تو اسی کو رکھ لے“۔ متفق علیہ بروایت حسن مرسلاً

۹۴۷۵ ۔۔۔ فرمایا کہ ”اگر کسی نے ایسی بکری خریدی جس کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے تھے تو اب بکری والے کو دودھ دوھنے کا حق ہے، پھر اگر وہ راضی ہو تو اسی کو رکھ لے ورنہ پھر واپس کردے اور ساتھ ایک صاع کی مقدار کھجوریں بھی دے دے“۔

متفق علیہ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ اور بروایت حسن مرسلاً

۹۴۷۶ ۔۔۔ فرمایا کہ ”اے لوگو! تم میں سے کوئی بھی شخص ہرگز بازار سے نہ ملے، اور نہ ہی کوئی مہاجر کسی اعرابی (دیہاتی) کے لئے کچھ بیچے، اور جس نے ایسا جانور خریدا جس کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے تھے تو اس کو تین دن تک اختیار ہے، اگر چاہے تو واپس کردے اور ساتھ اتنا ہی (یعنی جتنا اس جانور کا دودھ تھا) یا فرمایا اس سے دوگنا مقدار میں گیہوں کے دانے دے“۔ طبرانی، متفق علیہ، وضعفہ عن ابی عمر رضی اللہ عنہ

بیع کی متفرق ممنوعہ اقسام کا تکملہ

فرمایا کہ ”پتھروں کے ساتھ نہ بیچو، اور نہ بخش کرو، اور نہ ہی لمس کے طریقے سے بیچو، اور اگر کسی نے ایسا جانور خرید لیا جس کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے تھے، اور اس جانور کو ناپسند کرے تو چاہیے کہ واپس کردے اور ساتھ ایک صاع کی مقدار برابر کھانے کی کوئی چیز دے دے“۔

دیلمی بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

فائدہ: ۔۔۔۔ پتھروں کے ساتھ نہ بیچو“ عرب میں یہ طریقہ بھی رائج تھا کہ فروخت کئے جانے والے مال کو گاہکوں کے سامنے پھیلا کر رکھ دیا جاتا تھا اور وہ اس پر کنکر پھینکتے تھے، جس چیز پر کنکر گر جاتا وہ چیز گاہک کو خریدنی پڑتی تھی خواہ وہ کچھ ہو اور کیسی ہی حالت کیوں نہ ہو، اس طرح کی خرید فروخت کو عربی میں ”بیع الحصاۃ“ کہا جاتا ہے چونکہ اس میں ایک قسم کی زبردستی اور بے بسی وعدم رضامندی یا جبری رضامندی کا عنصر پایا جاتا ہے لہٰذا آپ ﷺ نے خرید وفروخت کے اس طریقے کو ممنوع فرمایا ہے۔

''نجش''، یہ بھی ایک اصطلاحی لفظ ہے، عرب میں خرید وفروخت کا ایک طریقہ یہ بھی رائج تھا کہ بیچنے والا اپنے مال کی بولی لگواتا، لوگ بڑھ چڑھ کر بولیاں دینے لگتے، ان ہی لوگوں میں بیچنے والے کے اپنے ملازم بھی خریداروں کے بھیس میں موجود ہوتے جو بولیوں کو بڑھاتے رہتے تھے'' مثلاً اگر ایک شخص نے بولی لگائی میں یہ چیز دس روپے میں خریدتا ہوں اور دوسرے نے بارہ روپے کی بولی لگائی، تو بیچنے والے کا ملازم (جو خریدار کے بھیس میں وہاں موجود ہوتا) وہ پندرہ روپے کی بولی لگالیتا، مجبوراً خریدار کو بولی بڑھانی پڑتی۔ چونکہ اس میں بھی ایک قسم کا دھوکہ ہے لہٰذا آپ ﷺ نے اس قسم کو بھی ممنوع قرار دیا۔

لمس، یہ بھی عربی زبان کا لفظ ہے اور اس کا مطلب ہے چھونا، عرب میں خرید وفروخت کا ایک یہ طریقہ بھی رائج تھا کہ بیچنے والا اپنا سامان گاہکوں کے سامنے رکھ دیتا اور گاہک پاس کھڑے ہو کر سامان وغیرہ دیکھتے رہتے، اور اگر اس دوران کسی گاہک کا ہاتھ یعنی کسی چیز سے چھو جاتا تو وہ چیز گاہک کو لازماً خریدنی پڑتی، چونکہ اس میں بھی زبردستی اور جبری رضامندی ہے لہٰذا آپ ﷺ نے اس کو ممنوع فرمادیا۔ (مترجم)

۹۴۷۸..... فرمایا کہ ''دیہاتیوں سے لین دین نہ کرو، خواہ وہ تم میں سے کسی کا بھائی یا باپ یا ماں ہی کیوں نہ ہو''۔

طبرانی بروایت حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ

۹۴۷۹..... فرمایا کہ ''لمس کے طریقے سے خرید وفروخت نہ کرو، نجش نہ کرو، دھوکے کی خرید وفروخت نہ کرو، اور کوئی موجود کسی غائب (دیہاتی) کے لئے خرید وفروخت نہ کرلے، اور جس کسی ایسا جانور خریدا جس کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے تھے تو تین دن تک اسے دوھے، پھر اگر اس جانور کو واپس کرے تو ایک صاع کے بقدر کھجوروں کے ساتھ''۔ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۹۴۸۰..... تم میں سے کوئی اپنے نر گھوڑے کو ہرگز نہ بیچے۔ اس سے مراد گھوڑیوں میں موجود نر ہے۔ سمویہ عن انس

۹۴۸۱..... فرمایا کہ ''کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ جس مال (گندم وغیرہ) کا ناپ تول معلوم ہو چکا ہو اسے تخمینے سے نہ لے جب تک کہ اس کے مالک کو نہ بتادے مصنف عبدالرزاق عن اوزاعی۔ نوٹ..... اس کی سند معضل ہے یعنی سند میں دو سے زائد راوی غائب ہیں۔

بھاؤ پر بھاؤ کرنے کی ممانعت

۹۴۸۲..... فرمایا کہ ''کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے سودے کے دوران اپنا سودا نہ شروع کردے، اور نہ ہی اپنے کسی (مسلمان) بھائی کے رشتے پر اپنا رشتہ بھیجے۔ بروایت حضرت سمرۃ رضی اللہ عنہ

۹۴۸۳..... فرمایا کہ ''کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے سودے کے دوران سودا نہ کرلے، اور نہ ہی اپنے (مسلمان) بھائی کے رشتے پر رشتہ بھیجے اور نجش نہ کرو اور پتھر پھینک کر خرید وفروخت نہ کرو، اور جو کوئی کسی کو اجرت پر رکھے تو اس کو اس کی اجرت بتادے''۔

متفق علیہ بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۴۸۴..... فرمایا کہ ''کوئی مسلمان کسی دوسرے مسلمان کے سودے پر سودا نہ کرے''۔ متفق علیہ بروایت حضرت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۴۸۵..... فرمایا کہ ''ان کو میری طرف سے چار خاصیات کی اطلاع دے دو۔ ایک سودے میں دو شرطیں نہیں لگائی جاسکتیں۔ جو چیز ملکیت میں نہ ہو اس کی فروخت نہیں ہوسکتی۔ متفق علیہ بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۴۸۶..... فرمایا کہ ''ان کو بتادے کہ ایک بیع میں دو سودے جائز نہیں'' اور نہ ہی اس چیز کی بیع جائز ہے جو ملکیت میں نہ ہو، اور نہ بیع اور قرضہ ایک ساتھ اور نہ ہی ایک بیع میں دو شرطیں لگائی جاسکتی ہیں''۔ مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۴۸۷..... فرمایا کہ ''کیا تو اپنی قوم کو وہ بات پہنچادے گا جس کا میں تجھے حکم دوں گا؟ ان سے کہہ دے کہ ان میں سے کوئی بھی بیع اور قرضے کو جمع نہ کرے اور ان میں سے کوئی شخص ایسی چیز نہ بیچے جو ان کے پاس نہ ہو''۔ طبرانی بروایت حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ

۹۴۸۸..... فرمایا کہ ''میں نے تمہیں حکم دے دیا ہے کہ اللہ والوں کے بارے میں اللہ عزوجل سے ڈرتے رہنا، ان میں سے کوئی ایسا فائدہ نہ

کھائے جس کا وہ ضامن نہ ہو، اور منع کر دے ان کو بیع اور قرضے سے، اور ایک بیع دوسروں سے اور اس سے بھی (منع کر دے) کہ ان میں سے کوئی ایسی چیز بیچے جو اس کے پاس نہ ہو"۔ متفق علیہ بروایت حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ

۹۴۸۹..... یقیناً میں نے تجھے اللہ والوں اور مکہ والوں کی طرف بھیجا ہے، لہٰذا اُن کو اس چیز کے بیچنے سے منع کر دے جو ان کے پاس نہ ہو، اور ایسا فائدہ لینے سے جس کا وہ ضامن نہ ہو اور ادھار اور بیع سے، اور بیع میں شرط لگانے سے اور بیع اور قرضے سے۔

متفق علیہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

غیر مملوکہ چیز کو فروخت کرنے کی ممانعت

۹۴۹۰..... فرمایا کہ "کسی شخص کے لئے ایسی چیز بیچنا جائز نہیں جس کا وہ مالک نہ ہو۔ نسائی بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ عنہ

۹۴۹۱..... فرمایا کہ "ماں اور اس کے بچے میں جدائی نہ ڈالو"۔

متفق علیہ اور ابن مندہ اور ابن عساکر بروایت حسین بن عبداللہ بن ضمرۃ عن ابیہ عن جدہ

ہو تو ایسا نہ کرو کہ ماں کو کہیں اور بیچ دو اور بچے کو کہیں اور۔ (مترجم)

۹۴۹۲..... فرمایا کہ "ان دونوں کو ڈھونڈو، اور واپس لاؤ، اور ان دونوں کو ایک ساتھ بیچو اور ان دونوں کو جدا نہ کرو، یعنی دو غلام بھائیوں کو"۔

مسند احمد، مستدرک حاکم بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۹۴۹۳..... فرمایا کہ "حصہ نہ بیچا جائے یہاں تک کہ حصہ (کی مقدار) معلوم نہ ہو جائے، اور قیدیوں میں ایسی کسی عورت کے ساتھ وطی نہ کرو جو حاملہ ہو اس وقت تک جب تک ان کا بچہ نہ پیدا ہو جائے"۔ حاکم فی لکنی بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

تیسرا مضمون ...... دھوکے اور ملاوٹ کے بیان میں

۹۴۹۴..... نہ خود نقصان اٹھاؤ اور نہ دوسرے کو نقصان دو (بیع میں)۔ مسند احمد عن ابن عباس، ابن ماجہ عن عبادہ

۹۴۹۵..... فرمایا کہ "جب تم خرید و فروخت کرو تو کہو لا خلابۃ (کوئی دھوکہ نہیں)۔

مالک، مسند احمد، متفق علیہ، ابو داؤد، نسائی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ ابن ماجہ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۹۴۹۶..... بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، یہ وہ ہے جو عداء بن خالد بن ھوذۃ نے محمد رسول اللہ ﷺ سے خریدا ہے آپ ﷺ سے خریدا ہے غلام یا باندی اس شرط پر کہ اس میں نہ کوئی بیماری ہے نہ ہی کمینگی ہے اور نہ ہی بری عادت، مسلمان کا معاملہ مسلمان سے ہے"۔

بیھقی فی السنن الکبری بروایت حضرت عداء بن خالد رضی اللہ عنہ

۹۴۹۷..... فرمایا "جس نے کوئی ایسی چیز بیچی جس میں کوئی عیب تھا وہ مسلسل اللہ کی ناراضگی میں رہے گا، اور فرشتے اس پر لعنت بھیجتے رہیں گے"۔

ابن ماجہ بروایت حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ

۹۴۹۸..... فرمایا کہ "مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، اور کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ بھائی کو ایسی چیز بیچے جس میں عیب ہو ہاں اگر بیان کر دے۔ تو جائز ہے۔

۹۴۹۹..... فرمایا کہ "جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے"۔ ابن ماجہ بروایت حضرت ابوالحمراء رضی اللہ عنہ

۹۵۰۰..... فرمایا کہ "ہم میں سے نہیں جس نے دھوکہ دیا"۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، ابن ماجہ مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

فرمایا کہ "جس نے دھوکہ کیا سو وہ ہم میں سے نہیں"۔ ترمذی بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۴۵۲..... فرمایا کہ "ہمارے ساتھ تعلق نہیں رکھتا جس نے کسی مسلمان کے ساتھ دھوکہ کیا یا اس کو نقصان پہنچایا یا اس کے ساتھ مکروفریب سے کام لیا"۔
رافعی بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۹۵۰۳..... دریافت فرمایا کہ "اے کھانے والے! یہ کیا کھانا ہے؟ تم نے اس کو اس کھانے کے اوپر کیوں نہیں رکھا جسے لوگ دیکھتے ہیں، جس نے مجھے دھوکہ دیا وہ مجھ سے نہیں"۔ مسلم بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۵۰۴..... فرمایا کہ "تاجر ہی فاجر لوگ ہیں"۔

مسند احمد، مستدرك حاكم، شعب الايمان بيهقي بروايت عبدا لله بن شبل اور طبراني بروايت حضرت معاويه رضي الله عنه

فائدہ:... مراد وہ تاجر ہیں اسلامی اصولوں کو مدنظر نہیں رکھتے اور صرف کمانے کی فکر کرتے ہیں خواہ کہیں سے بھی ہو، اور فاجر بمعنی گناہگار۔ (مترجم)

تکملہ

۹۵۰۵..... فرمایا کہ "جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے اور جس نے ہمیں تیر سے مارا وہ بھی ہم میں سے نہیں"۔
طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۵۰۶..... فرمایا کہ "اسے علیحدہ بیچو اور اس کو علیحدہ بیچو، جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے"۔
مسند احمد بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... ہم میں سے نہیں یعنی مسلمانوں سے اس کا کوئی تعلق نہیں، ڈرانے اور تنبیہ کے لئے اور اس کی وجہ اگلی روایت میں ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۵۰۷ ... فرمایا کہ "اے لوگو! مسلمانوں کے درمیان آپس میں دھوکہ بازی نہیں ہوتی جس نے ہمیں دھوکہ دیا اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں"۔
ابن النجار بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۵۰۸..... دریافت فرمایا کہ "اے کھانا پینا بیچنے والے! کیا یہ کھانا (ڈھیر کے اندر) نیچے سے بھی ایسا ہی ہے جیسا اوپر سے دکھائی دیتا ہے؟ جس نے مسلمانوں کے ساتھ دھوکہ کیا وہ ہم میں سے نہیں"۔ طبرانی بروایت حضرت قیس بن ابی غزرۃ رضی اللہ عنہ

۹۵۰۹..... فرمایا کہ "میں یہی سمجھتا ہوں کہ تو نے یہ سب کچھ اپنے دین میں خیانت کرتے ہوئے اور مسلمانوں کے ساتھ دھوکہ کرتے ہوئے کیا ہے"۔ بیہقی فی شعب الایمان بروایت ابی حبان عن ابیہ

ایک مرتبہ آپ ﷺ ایک ایسے شخص کے پاس سے گزرے جو کھانا بیچ رہا تھا، جبرئیل علیہ السلام نے آپ کو وحی پہنچائی کہ آپ اپنا ہاتھ اس میں داخل کیجئے، چنانچہ اس واقعے کے بعد مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۹۵۱۰..... فرمایا کہ "کسی کے لئے حلال نہیں کہ کوئی چیز بیچے اور اس کے عیب بیان نہ کرے اور نہ ہی ان عیوب کے جاننے والے کے لئے ان کو بیان کیے بغیر چارہ ہے"۔ مستدرك حاكم، مصنف عبدالرزاق بروايت حضرت واثله بن الاسقع رضی الله عنه

۹۵۱۱..... فرمایا کہ "کھجور اور کچی کھجور نہ ملاؤ"۔ مسند ابی یعلی بروایت حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ

۹۵۱۲..... فرمایا کہ "بیچ اور کہہ کہ کوئی دھوکہ نہیں"۔ مستدرك حاكم بروايت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۹۴۱۳..... فرمایا کہ "دھوکہ سے نہ بیچو"۔

مسند ابی یعلی بروایت حضرت انس رضی الله عنه اور ابن النجار بروایت حضرت ابوسعید اور حضرت ابوهریره رضی الله عنه

۹۵۱۴..... فرمایا کہ "نہ نقصان اٹھاؤ اور نہ کسی کو دو، جس نے نقصان پہنچایا، اللہ اسے نقصان پہنچائے، اور جس نے سختی کی اللہ اس پر سختی کرے"۔

مالك بروايت عمرو بن يحي المازني مرسلا، دارقطني مستدرك حاكم متفق عليه، بروايت حضرت ابو سعيد خدري رضي الله عنه

۹۵۱۵..... فرمایا کہ ”نہ نقصان اٹھاؤ نہ کسی کو دو، اور پڑوسی کی دیوار پر شہتیر رکھنے کا حق ہے اور سات ذراع کے برابر ہے“۔
مصنف عبدالرزاق، مسند احمد بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۵۱۶..... فرمایا کہ ”اگر کسی نے کوئی چیز بیچی تو اس کے لئے جائز نہیں کہ اس کے عیوب نہ بتائے، اور جو شخص اس کے عیوب جانتا ہے اس کے لئے بھی جائز نہیں کہ وہ عیوب نہ بتائے۔ متفق علیہ اور خطیب بروایت حضرت وثلہ رضی اللہ عنہ

۹۵۱۷..... کسی نے دوسرے مومن کو کوئی مال دکھایا اس نے دھوکہ بازی کی تو یہ دھوکے بازی ریاء شمار ہوئی۔ ابن عدی، متفق علیہ عن ابی امامة

۹۵۱۸..... فرمایا کہ ”سنو! تمہارے اس زمانے کے بعد ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جو تنگی کا ہوگا (اس زمانے میں) خوشحال آدمی خرچ ہو جانے کے ڈر سے اپنے مال کو اس مضبوطی سے پکڑ کر رکھے گا جیسے دانتوں میں دبا رکھا ہو، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ”جو کچھ تم نے کسی چیز میں سے خرچ کیا وہی اس کا بدلہ دے گا“۔ سورۃ سبا ۳۹

اور بدترین لوگوں کا سردار وہ ہوگا جو ہر مجبور سے خرید وفروخت کرے گا، سنو! مجبوروں سے خرید وفروخت کرنا حرام ہے، ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ ہی اس کی شرمندگی کا باعث بنتا ہے، اگر تمہارے پاس کوئی نیکی ہے تو اس کے ساتھ اپنے (مسلمان) بھائی کی طرف لوٹو اور اس کے ہلاکت میں مزید ہلاکت کا باعث نہ بنو۔ مسند ابی یعلی بروایت حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... مجبور سے خرید وفروخت کرنے سے مراد مجبور کی مجبوری کا ناجائز فائدہ اٹھانے سے ہے، ورنہ مجبوری کی حالت میں نیک نیتی کے ساتھ صحیح اسلامی طریقے سے کسی سے خرید وفروخت کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۵۱۹..... فرمایا کہ ”بیچنے کے لئے دودھ میں پانی نہ ملاؤ، ایک آدمی شراب لے کر دوگنا چوگنا اضافہ کر دیا، پھر ایک بندر خریدا اور سمندر کے سفر پر روانہ ہوا یہاں تک کہ جب گہرے سمندر میں پہنچ گیا تو اللہ تعالیٰ نے بندر کے دل میں دیناروں کی تھیلی کا خیال ڈالا، بندر دیناروں کی تھیلی لے کر بادبان کے ڈنڈے پر چڑھ گیا اور تھیلی کھولی، بندر والا اس کو دیکھ رہا تھا، چنانچہ بندر نے ایک دینار نکالا اور سمندر میں پھینک دیا اور ایک کشتی میں، (اور اسی طرح کرتا رہا۔ مترجم) یہاں تک کہ تمام دینار دو حصوں میں تقسیم کر دیئے“۔
بیھقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... یہاں گزشتہ امتوں میں سے کسی امت کا تذکرہ مقصود ہے جس میں شراب کی خرید وفروخت جائز ہوگی، جو بہرحال اسلام میں حرام قرار دے دی گئی ہے

اور دیناروں کے دو حصوں میں تقسیم کرنے سے مراد یہ ہے کہ جس طرح اس شخص نے شراب میں ملاوٹ کر کے بیچا تھا، اسی طرح بندر نے آدھے دینار سمندر میں پھینک دیئے اور آدھے کشتی میں، گویا کہ اس شخص کے ہاتھ میں اتنے ہی دینار آئے جو بغیر پانی ملائے شراب کی اصل قیمت تھی۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۵۲۰..... فرمایا کہ ”تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک شخص تھا جو سمندر میں کشتی چلایا کرتا تھا وہ شراب بیچتا تھا اور اس میں پانی ملایا کرتا تھا، کشتی میں اس کے پاس ایک بندر تھا جو اس کی حرکت کو دیکھتا تھا، اور جب وہ کشتی میں موجود ساری شراب ختم کر لیتا تو بندر تھیلی لے کر، بادبان کے ڈنڈے پر چڑھ جاتا اور ایک دینار سمندر میں اور ایک کشتی میں پھینکنے لگتا یہاں تک کہ دیناروں کو دو حصوں میں تقسیم کر دیتا۔ خطیب بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۹۵۲۱..... فرمایا کہ ”ایک شخص شراب لے کر کشتی میں سوار ہوا تاکہ شراب بیچے، اس کے ساتھ ایک بندر بھی تھا، وہ شخص جب شراب بیچتا تو اس میں پانی ملایا کرتا تھا اور پھر بیچا کرتا تھا، پھر بندر تھیلی اٹھاتا اور بادبان کے ڈنڈے پر چڑھ جاتا اور ایک دینار سمندر میں اور ایک کشتی میں پھینکنے لگتا یہاں تک کہ سارے تقسیم کر دیتا“۔ مسند احمد، بیھقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۵۲۲..... فرمایا کہ ”تم سے پہلے لوگوں میں ایک شخص تھا، اس نے شراب لی اور ہر مشک میں آدھا پانی ڈال لیا، پھر اس کو بیچ دیا، جب (بیچ کر) پیسے جمع کر لئے تو ایک کوڑی آئی اور تھیلی لے کر بادبان کے ڈنڈے پر جا چڑھی اور ایک سمندر میں اور ایک کشتی میں پھینکنے لگی یہاں تک کہ تھیلی میں

موجود سارا مال اسی طرح تقسیم کر کے فارغ ہوگئی"۔ بیهقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابوهریره رضی الله عنه

چوتھا مضمون......موجود کا غائب کے لئے خرید فروخت کرنا اور سواروں سے ملاقات کرنے کے بیان میں

فائدہ:......عربی اصطلاح میں اس کو بیع الحاضر للبادی اور تلقی الرکبان کہا جاتا ہے، دونوں سے مراد ایک ہی ہے یعنی کوئی دیہاتی یا دوسرے شہر کا آدمی اپنا سامان تجارت لے کر دوسرے شہر جائے، اور اس شہر کا کوئی شخص راستے میں اس سے مل کر کہے کہ تم کیوں اتنی دور شہر جانے کی زحمت کرتے ہو، لاؤ اپنا سامان مجھے بیچ دو میں اس سامان کو اس سے زیادہ قیمت پر خرید لوں گا جو آج کل شہر میں چل رہی ہے۔

بہر حال رسول ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے کیونکہ اس میں دھوکے کا احتمال ہے۔ (دیکھیں شرح نووی للمسلم ج ۲۔ مترجم)

۹۵۲۳......فرمایا کہ "کوئی موجود کسی غیر موجود (دیہاتی یا دوسرے شہر کے باشندے) کے لئے خرید و فروخت نہ کرے، لوگوں کو چھوڑ دو اللہ تعالیٰ بعض کے ذریعے بعض کو رزق دیتے ہیں"۔ مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجه بروایت حضرت جابر رضی الله عنه

۹۵۲۴......فرمایا کہ "کوئی موجود کسی غائب کے لئے خرید و فروخت نہ کرے، اور نجش نہ کرے، اور کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے اور نہ ہی اپنے (مسلمان) بھائی کے رشتے پر رشتہ بھیجے اور نہ ہی کوئی عورت اپنی (مسلمان) بہن کی طلاق کی خواہشمند ہو کہ (اس طرح) الٹ دے جو کچھ اس کے برتن میں ہے اور خود نکاح کرلے کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے بھی وہی لکھ رکھا ہے جو اس کے لئے لکھ رکھا ہے"۔

بخاری، ترمذی، نسائی، ابن ماجه بروایت حضرت ابوهریره رضی الله عنه

فائدہ:......نجش کی تعریف پہلے گزر چکی ہے، باقی باتیں واضح ہیں، البتہ عورت کا دوسری عورت کی طلاق کی خواہش کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ایسا نہ ہو کہ ایک عورت کسی دوسری کو طلاق دلوا کر اسی آدمی سے خود نکاح کرلے کیونکہ اس آدمی سے جو پہلی عورت کے نصیب میں لکھا تھا وہی اللہ تعالیٰ اس کے لئے بھی لکھ رہا ہے، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۵۲۵......فرمایا کہ کوئی حاضر کسی غیر حاضر کے لئے خرید و فروخت نہ کرے چاہے وہ اس کا بھائی ہو یا باپ"۔

ابو داؤد اور نسائی بروایت حضرت انس رضی الله عنه

۹۵۲۷......فرمایا کہ "خرید و فروخت کے لئے سواروں سے نہ ملو، اور نہ ہی تم میں سے کوئی کسی دوسرے کے سودے پر سودا کرے، اور نجش نہ کرو اور کوئی موجود کسی غائب کے لئے بھی خرید و فروخت نہ کرے اور نہ کوئی بکری اس حالت میں بیچے کہ اس کا دودھ دھویا نہ ہو اور اگر اس کو خرید لیا تو دو باتوں کا اختیار ہے اس بکری کو دودھ لینے کے بعد، اگر وہ اسی پر راضی ہو تو اپنے پاس ہی رکھے اور اگر ناراضی (راضی نہ) ہو تو واپس کردے اور ایک صاع کھجوریں بھی ساتھ واپس کرے"۔ بخاری، ابو داؤد، نسائی بروایت حضرت ابوهریره رضی الله عنه

۹۵۲۸......فرمایا کہ "سواروں سے نہ ملو اور نہ ہی موجود غائب کے لئے خرید و فروخت کرے"۔ متفق علیه بروایت حضرت ابن مسعود رضی الله عنه

فائدہ:......سواروں سے نہ ملنے سے مراد یہی ہے کہ جو شخص دوسرے شہر سے یا دیہات سے اس شہر کی طرف سامان تجارت لئے جا رہا ہے، راستے میں مل کر اس سے یہ نہ کہو کہ تمہارا سامان میں لے لوں گا وغیرہ وغیرہ۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۵۲۹......فرمایا کہ "لوگوں کو ایک دوسرے کو کچھ (نفع) پہنچانے دو، لہٰذا اگر تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کوئی اچھی بات بتا سکتا ہو تو اسے چاہیے کہ بتا دے"۔ طبرانی بروایت ابن ابی السائب رضی الله عنه

۹۵۳۰......فرمایا کہ "تلقی الجلب نہ کرو"۔ (پھر بھی) اگر کوئی ملا اور اس سے کچھ خریدا، تو اس شخص (بیچنے والے) کو بازار پہنچنے (اور) اصل صورت حال سے آگاہ ہونے (کے بعد اختیار ہے) چاہے اس سودے پر راضی رہے چاہے اس کو منسوخ کردے۔ (مترجم)

مسند احمد، مسلم، ترمذی، نسائی اور ابن ماجه بروایت حضرت ابوهریره رضی الله عنه

۹۵۳۱۔۔۔ ''آپ ﷺ نے تلقی البیوع سے منع فرمایا''۔ترمذی ابن ماجه بروایت حضرت ابن مسعود رضی الله عنه

۹۵۳۲ ''آپ ﷺ نے تلقی الجلب سے منع فرمایا''۔ابن ماجه بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

تکملہ

۹۵۳۳۔ ''خرید وفروخت کے لئے سواروں سے نہ ملو (تلقی الرکبان) اور نہ ہی تم میں سے کوئی کسی کے سودے پر سودا کرے اور نہ نجش کرو اور نہ موجود غائب کے لئے خرید وفروخت کرے، اور بکری کے تھنوں میں دودھ مت چھوڑو، اگر کسی نے اس (بکری) کو خرید لیا تو اس کا دودھ دودھ لینے کے بعد اس کو دو باتوں کا اختیار ہے، اگر راضی ہو تو اسی کو رکھ لے، اور اگر ناراضی (راضی نہ) ہو تو واپس کر دے اور اس کے ساتھ ایک صاع کی مقدار کھجوریں بھی دے دے''۔موطامالك، بخاری، ابوداؤد، نسائی بروایت حضرت ابوهریره رضی الله عنه

۹۵۳۴۔ فرمایا کہ ''تلقی البیوع بالکل نہ کرو یہاں تک کہ تمہارا بازار قائم ہو جائے''۔طحاوی بروایت حضرت ابوسعید رضی الله عنه

نرخ کنٹرول کرنے کی ممانعت

۹۵۳۵ فرمایا کہ ''لوگوں کو چھوڑ دو، اللہ تعالیٰ بعض کے ذریعے بعض کو رزق پہنچاتے ہیں، اگر تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو اچھی بات بتا سکتا ہو تو اسے چاہیئے کہ بتا دے''۔متفق علیه بروایت حضرت جابر رضی الله عنه

۹۵۳۶ فرمایا کہ ''لوگوں کو چھوڑ دو، اللہ تعالیٰ بعض کے ذریعے بعض کو رزق پہنچاتے ہیں، اور اگر کوئی اپنے (مسلمان) بھائی سے مشورہ لے تو اسے (دوسرے کو) چاہیے کہ مشورہ دیدے''۔مصنف عبدالرزاق عن رجل

۹۵۳۷ فرمایا کہ ''اللہ کے بندوں کو چھوڑ دو، اللہ تعالیٰ بعض کے ذریعے بعض کو رزق پہنچاتے ہیں، اور اگر کوئی اپنے بھائی سے مشورہ لے تو اسے (دوسرے کو) چاہیے کہ اسے اچھی بات بتا دے''۔الخرائطی فی مکارم الاخلاق بروایت حکم بن ثابت رضی الله عنه

۹۵۳۸ فرمایا کہ ''تلقی البیوع بالکل نہ کرو یہاں تک تمہارے بازار قائم ہو جائیں''۔

۹۵۳۹۔ فرمایا کہ ''تلقی جلب نہ کرو''۔طبرانی بروایت حضرت ابن مسعود رضی الله عنه

۹۵۴۰ فرمایا کہ ''تلقی جلب نہ کرو پہلے اس سے کہ وہ (شخص) تمہارے بازار تک نہ آ جائے''۔ رحمۃ اللہ علیہ

طبرانی بروایت حضرت سمرة رضی الله عنه

۹۵۴۱ فرمایا کہ ''تلقی جلب نہ کرو اور نہ ہی کوئی موجود کسی غائب کے لئے خرید وفروخت کرے''۔

مسند احمد، طبرانی، سنن سعید بن منصور بروایت حضرت سمرة رضی الله عنه

۹۵۴۲۔ فرمایا کہ ''تلقی جلب نہ کرو اور نہ ہی کوئی حاضر کسی غائب کے لئے خرید وفروخت کرے اور نہ ہی تم میں سے کوئی اپنے (مسلمان) بھائی کے رشتے پر رشتہ بھیجے، یہاں تک کہ وہ (پہلا والا) اس رشتے سے دستبردار ہو جائے یا نکاح کر لے''۔

مسند احمد، طبرانی بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۹۵۴۳ فرمایا کہ ''کوئی موجود کسی غائب کے لئے خرید وفروخت نہ کرے''۔مسند احمد، طبرانی، سنن سعید بن منصور بروایت حضرت سمرة رضی الله عنه اور طحاوی بروایت حضرت ابوسعید رضی الله عنه، اور متفق علیه اور شافعی بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۹۵۴۴ فرمایا کہ ''کوئی حاضر کسی غائب کے لئے خرید وفروخت نہ کرے اور نہ ہی نجش کرو اور نہ ہی تم میں سے کوئی اپنے (مسلمان) بھائی کے رشتے پر رشتہ بھیجے، اور نہ ہی کوئی عورت اپنی (مسلمان) بہن کی طلاق کی خواہش مند ہو کہ اس کے برتن کو الٹ دے، کیونکہ اس کے لئے بھی وہی ہے جو اس کی (مسلمان) بہن کے لئے ہے، اور بیچنے کے لئے اونٹنی اور بکری کے تھنوں میں دودھ نہ چھوڑو، اگر کسی نے ایسی بکری خرید لی تو اس کو دو میں سے ایک

بات کا اختیار ہے، اگر چاہے تو واپس کردے اور ساتھ ایک صاع کی مقدار کھجوریں بھی دیدے"۔طبرانی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۵۴۵......فرمایا کہ "کوئی حاضر کسی غائب کے لئے نہ بیچے نہ خریدے"۔طبرانی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۵۴۶......فرمایا کہ "کوئی موجود کسی غائب کے لئے ہرگز نہ خرید وفروخت کرے"۔

مصنف ابن ابی شیبہ بروایت حضرت جابر وحضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہما وحضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۵۴۷......فرمایا کہ "کوئی موجود کسی غائب کے لئے ہرگز خرید وفروخت نہ کرے، لوگوں کو چھوڑ دو، بعض کے ذریعے بعض تک کچھ پہنچنے دو، اگر کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی سے کوئی اچھی بات پوچھے تو اس کو چاہیے کہ بتادے۔طبرانی بروایت حضرت حکیم بن یزید عن ابیہ رضی اللہ عنہ

۹۵۴۸......فرمایا کہ "خرید وفروخت کے لئے سواروں سے نہ ملو (تلقی الرکبان) اور نہ ہی تم میں سے بعض بعض کے سودے پر اپنا سودا کریں اور نہ نجش کرو اور نہ ہی کوئی موجود کسی غائب کے لئے خرید وفروخت کرے، اور اونٹنی اور بکری کے تھنوں میں دودھ نہ چھوڑو، سو اگر کسی نے اس کے بعد (بھی) اس کو خرید لیا تو اس کو دو باتوں کا اختیار ہے اس کو دودھ لینے کے بعد، اگر راضی ہو تو اسی کو رکھے اور اگر ناراض (راضی نہ) ہو تو واپس کردے، اور ساتھ ایک صاع کھجوروں کا دیدے"۔مسلم، موطا مالک بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

پانچواں مضمون......بیع پر بیع کے بیان میں

۹۵۴۹......فرمایا کہ "مومن، مومن کا بھائی ہے، کسی مومن کے لئے حلال نہیں کہ اپنے (مسلمان) بھائی کی بیع پر بیع کرے اور نہ اپنے (مسلمان) بھائی کے رشتے پر رشتہ بھیجے یہاں تک کہ وہ (پہلا والا) چھوڑ دے"۔مسلم بروایت حضرت عقبۃ بن عامر رضی اللہ عنہ

۹۵۵۰ فرمایا کہ "کوئی اپنے (مسلمان) بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور نہ ہی اپنے (مسلمان) بھائی کے سودے پر سودا کرے"۔

ابن ماجہ بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۵۵۱......فرمایا کہ "تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے"۔بخاری، نسائی، ابن ماجہ بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۵۵۲......فرمایا کہ "تم میں سے کوئی کسی کی بیع پر بیع نہ کرے، اور نہ ہی سامان کو راستے میں پکڑو یہاں تک کہ تمہارے بازار تک پہنچادیا جائے"۔

مسند احمد، متفق علیہ، سنن ابی داؤد بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۵۵۳......فرمایا کہ "کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے، اور نہ ہی اپنے (مسلمان) بھائی کے رشتے پر رشتہ بھیجے البتہ یہ کہ وہ اجازت دے دے"۔مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، نسائی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۵۵۴......فرمایا کہ "تم میں سے کوئی کسی کی بیع پر بیع نہ کرے اور نہ ہی کسی کے رشتے پر رشتہ بھیجے"۔ترمذی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

چھٹا مضمون......پھلوں کی بیع کے بارے میں

۹۵۵۵......فرمایا کہ "پھل اس وقت تک نہ خریدو جب تک پک نہ جائے اور کھجور کے بدلے پھل نہ خریدو"۔

مسلم بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ اور متفق علیہ، ابوداؤد، نسائی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۵۵۶......فرمایا کہ "جب تک پھل پک نہ جائیں نہ خریدو اور جب تک خراب ہونے کا خوف نہ رہے"۔

مسلم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۵۵۷......آپ ﷺ نے پھل پکنے سے پہلے بیع سے منع فرمایا، اور کھجور جب تک رنگ نہ پکڑے"۔بخاری بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۹۵۵۸......آپ ﷺ نے پکنے سے پہلے پھل کی بیع سے منع فرمایا"۔مسند احمد، متفق علیہ بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۹۵۵۹......آپ ﷺ نے رنگ پکڑنے سے پہلے کھجور کی بیع سے منع فرمایا، اور خوشے کی بیع سے بھی جب تک وہ خراب ہونے کے خوف سے محفوظ

نہ ہوجائے“۔مسلم، ابوداؤد، ترمذی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۵۶۰...... جب تک پھل خراب ہونے سے محفوظ نہ ہوجائیں اس وقت تک آپ ﷺ نے پھلوں کی بیع سے منع فرمادیا“۔

طبرانی بروایت حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

۹۵۶۱...... آپ ﷺ نے کھجوروں کو کھجوروں کے بدلے ناپ کر بیچنے سے منع فرمایا۔ اسی طرح انگور کو کشمش کے بدلے ناپ کر اور کھیتی کو گندم کے بدلے ناپ کر بیچنے سے منع فرمایا“۔سنن ابی داؤد بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۵۶۲...... آپ ﷺ نے پکنے سے پہلے پھلوں کی بیع سے منع فرمایا اور یہ بھی کہ جب تک یہ خراب ہونے سے محفوظ نہ ہوجائیں“۔

مسند احمد بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۹۵۶۳...... فرمایا کہ ”جب تک وہ پک نہ جائے“۔سنن ابی داؤد بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۵۶۴...... فرمایا کہ ”اگر کسی نے کھجور کے درخت کو گابھا دیئے جانے کے بعد خریدا تو اس کا پھل بیچنے والے کا ہے، البتہ یہ ہے کہ خریدار نے پہلے ہی شرط لگائی ہو، اور اگر کسی نے غلام خریدا تو غلام کا مال بیچنے والے کا ہوگا البتہ یہ ہے کہ خریدار نے پہلے ہی شرط لگائی ہو؟“

مسند احمد، بخاری، مسلم، بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۵۶۵...... فرمایا کہ ”اگر تو نے اپنے (مسلمان) بھائی کو کھجور بیچی اور وہ خراب ہوگئی تو اب تیرے لئے جائز نہیں کہ تو اس سے کچھ (بطور قیمت) وصول کرے، بھلا کس چیز کے عوض تم اپنے (مسلمان) بھائی کا مال ناحق لوگے؟“۔سنن ابی داؤد، نسائی بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۹۵۶۶...... فرمایا کہ ”جس نے پھل بیچا اور وہ خراب ہوگیا تو اب وہ اپنے (مسلمان) بھائی سے کچھ بھی وصول نہ کرے گا۔ بھلا کس چیز پر تم میں سے کوئی اپنے (مسلمان) بھائی کا مال کھاتا ہے؟“۔ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک حاکم بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

تکملہ

۹۵۶۷...... فرمایا کہ ”اگر کسی نے کھجور کا ایسا درخت خریدا جس کو گابھا دے دیا گیا ہو تو اس (درخت) کا پھل بیچنے والے کے لئے ہے ہاں البتہ یہ ہے کہ خریدار نے پہلے ہی شرط لگا رکھی ہو“۔

موطا امام مالک، مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، سنن ابی داؤد بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۵۶۸...... فرمایا کہ ”اگر کسی نے اپنی زمین کا پھل بیچا اور پھر وہ خراب ہوگیا تو اب وہ اپنے (مسلمان) بھائی سے کچھ نہ لے گا، بھلا کس چیز پر تم میں سے کوئی اپنے (مسلمان) بھائی کا مال کھاتا ہے؟“ ابن ماجہ، ابن عساکر بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۹۵۶۹...... فرمایا کہ ”بے شک یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے لہٰذا پھل کو اس وقت تک نہ بیچو جب تک وہ پک نہ جائے“۔

طبرانی، مسند ابی یعلی، طبرانی بروایت حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

۹۵۷۰...... فرمایا کہ ”کوئی پھل اس وقت تک نہ بیچا جائے جب تک پک نہ جائے اور یہ اس وقت معلوم ہوگا جب وہ (پھل) واضح طور پر زرد سے سرخ رنگ پکڑ لے“۔طبرانی بروایت حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

۹۵۷۱...... فرمایا کہ ”کھجور کا درخت اس وقت تک نہیں بیچا جاسکتا جب تک وہ پک نہ جائے“۔ابن الجارود بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۹۵۷۲...... فرمایا کہ ”اگر کسی نے کھجور کا ایسا درخت بیچا جس کو گابھا لگا دیا ہوا اور خریدار نے پھل کی شرط نہ لگائی ہو تو اب اس کو کچھ نہ ملے گا، اور اگر کسی نے ایسا غلام بیچا جس کے پاس مال بھی تھا اور (خریدار نے) مال کی شرط نہ لگائی تھی تو اب اس کو کچھ نہ ملے گا“۔

طبرانی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۵۷۳...... فرمایا کہ جب تک پھل پک نہ جائے، بیچا نہیں جائے گا“۔طبرانی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۵۷۴..... فرمایا کہ "انگور اس وقت تک نہ بیچا جائے جب تک سیاہ نہ ہو جائے اور نہ ہی دانہ جب تک پکا نہ ہو جائے"۔

۹۵۷۵..... فرمایا کہ "پھل اس وقت تک نہ بیچا جائے جب تک پک نہ جائے۔ طبرانی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۵۷۶..... فرمایا کہ "جب تک پھل پک نہ جائے نہ بیچو"۔ ابن ماجہ بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور مسند احمد وطبرانی بروایت حضرت زیدبن ثابت رضی اللہ عنہ، اور طبرانی وسنن سعید بن منصور بروایت حضرت ابوامامۃ رضی اللہ عنہ اور طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۵۷۷..... فرمایا کہ "پھل اس وقت تک نہ بیچو جب تک ثریا (ستارہ) طلوع نہ ہو جائے اور پھل پک نہ جائے"۔

طبرانی بروایت حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

۹۵۷۸..... فرمایا کہ "پھل اس وقت تک نہ بیچو جب تک پک نہ جائے اور نہ ہی پھل کو کھجور کے بدلے بیچو"۔

بخاری، مسلم بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۵۷۹..... ھبہ کئے ہوئے کھجور کے درختوں (پرلگی کھجور کا) اندازہ مت لگاؤ۔ الشافعی فی القدیم متفق علیہ، عن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم

ساتواں مضمون..... دھوکے کی بیع

۹۵۸۱..... فرمایا کہ "پانی میں موجود مچھلی نہ بیچو کیونکہ یہ تو دھوکہ ہے"۔ مسند احمد، بیھقی سنن کبری بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۵۸۲..... آپ ﷺ نے کنکریاں پھینکنے والی اور دھوکے والی بیع سے منع فرمایا"۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۵۸۳..... آپ ﷺ نے مجبور سے خرید وفروخت کرنے اور پھل کی بیع اس کے لئے پہلے منع فرمائی"۔

مسند احمد، سنن ابی داؤد بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

آٹھواں مضمون..... مختلف قسم کی ممنوع بیع کے بارے میں

۹۵۸۳..... فرمایا کہ "خرید وفروخت کے دوران زیادہ قسمیں کھانے سے بچو، اس سے مال تو بک جائے گا لیکن مٹا دیا جائے گا"۔

مسند احمد، مسلم، نسائی، ابن ماجہ بروایت حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ

۹۵۸۴..... فرمایا کہ "نجش کرنے والا سود خور لعنتی ہے"۔ طبرانی بروایت حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ

۹۵۸۵..... فرمایا کہ "میں ایسی چیز نہیں خریدتا جس کی قیمت میرے پاس نہ ہو"۔ مسند احمد، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۵۸۶..... فرمایا کہ "اگر کسی شخص نے کسی مسلمان کے ساتھ بے تکلفی کی اور پھر اسے دھوکا دے دیا، تو اس کا یہ دھوکہ سے کمایا ہوا مال سود ہوگا"۔

ابونعیم فی الحلیۃ بروایت حضرت ابوامامۃ رضی اللہ عنہ

۹۵۸۷..... فرمایا کہ "زیادہ باتیں کرنے والے (خرید وفروخت میں بے تکلفی کا اظہار کرنے والے) کا دھوکہ سود ہے"۔

سنن کبری بیھقی بروایت حضرت انس و حضرت جابر رضی اللہ عنہما

۹۵۸۸..... فرمایا کہ "زیادہ باتیں کرنے والے کا دھوکہ حرام ہے"۔ طبرانی بروایت حضرت ابوامامۃ رضی اللہ عنہ

۹۵۸۹..... آپ ﷺ نے سورج نکلنے سے پہلے سودا کرنے سے منع فرمایا، اور دودھ دینے والے جانور کو ذبح کرنے سے بھی منع فرمایا۔

مستدرک حاکم بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ سورج نکلنے سے پہلے اندھیرا ہوتا ہے اور اندھیرے میں دھوکہ دینا اور دھوکہ کھانا نسبتاً آسان ہے، پھر یہ کہ

سورج نکلنے سے پہلے فجر کی نماز کا وقت ہوتا ہے اور اس وقت سودے میں مصروف ہونے پر فجر کی نماز ضائع ہونے کا خوف ہے، اس لئے امت پر شفقت کے لئے منع فرمایا، رہا دودھ دینے والے جانور کے ذبح کا مسئلہ تو ظاہر ہے جب ایک جانور سے اس کی زندگی میں فائدہ حاصل ہو رہا ہے تو کیوں نہ اس فائدے کو جاری رکھا جائے جب تک ممکن ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۵۹۰..... آپ ﷺ نے مجر سے منع فرمایا''۔ سنن کبری بیہقی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ:.....لفظ مجر مختلف معنی کے لئے استعمال ہوتا ہے مثلاً بکری کے اس بچے کی خرید وفروخت جو بکری کے پیٹ میں ہو، دوم جوا، سوم زیادتی اور سود۔ دیکھیں مصباح اللغات ۸۰۶ (مادہ مجر) کوئی بھی مطلب لیں بہر حال مذکورہ تمام چیزوں کی خرید وفروخت سے منع فرمایا گیا ہے، واللہ اعلم بالصواب (مترجم)

۹۵۹۱..... آپ ﷺ نے سنین کی خرید وفروخت سے منع فرمایا''۔ مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ:.....اس روایت میں بیع سنین سے منع فرمایا، بیع سنین کا مطلب یہ ہے کہ مثلاً ایک اپنے درختوں کے پھل دو، تین، چار یا زیادہ سالوں کے معاہدے پر فروخت کرے، یعنی وہ پھل جو ابھی پیدا ہی نہیں ہوئے اور آئندہ ان دو تین سالوں میں پیدا ہوں وہ میں آپ کے ہاتھ بیچتا ہوں اس کو بیع سنین کہتے ہیں اور یہ بالاتفاق ناجائز ہے علامہ نووی ابن المنذر وغیرہ کے حوالے سے اس کے باطل ہونے پر اجماع و جوہات کے لئے بھی مذکورہ حوالے کی طرف رجوع فرمائیں، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

بیع فاسد کی بعض صورتیں

۹۵۹۲..... آپ ﷺ نے ''مضامین'' ملاقیح اور حبل الحبلۃ کی خرید وفروخت سے منع فرمایا ہے۔ طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

فائدہ.....مضامین چوپایوں کے ان بچوں کو کہتے ہیں جو ابھی اپنے بڑوں کی زیر نگرانی ہوں، اور ملاقیح ملقوحۃ کی جمع ہے، جنین اور اس کی ماں کو بھی کہتے ہیں (چوپائے جانوروں میں سے) اور حَبَلَ الحبلۃ اس کی تفسیر میں علامہ نووی شارح مسلم نے دو اقوال نقل کئے ہیں۔

اول.....ایک مقررہ وقت تک ادھار قیمت کے بدلے میں اپنی حاملہ اونٹنی کے اس بچے کو بیچا جائے جو اس حمل سے پیدا ہونے والے بچے کا بچہ ہوگا (یعنی اونٹنی کا نواسہ یا نواسی) امام مسلم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اس تفسیر کو نقل کیا ہے۔ دیکھیں ۳ صحیح مسلم اور علامہ نووی نے امام مالک اور امام شافعی کی طرف اس تفسیر کو منسوب کیا ہے۔ دیکھیں شرح مسلم للنووی ۳

دوم.....یہ کہ بیع الحبل الحبلہ حاملہ اونٹنی کے بچے کی خرید وفروخت کو کہتے ہیں جو ابھی پیٹ ہی میں ہے، اور اس قول کی نسبت علامہ نووی نے ابو عبیدۃ، معمر بن مثنی اور ان کے شاگرد ابو عبید قاسم بن سلام، امام احمد بن حنبل، اسحٰق راہویہ اور دیگر اہل لغت کی طرف منسوب کیا ہے۔ اور ان دونوں ہی صورتوں میں بیع جائز نہیں ہے۔ دیکھیں شرح مسلم للنووی ۳ ج ۲۔ واللہ اعلم بالصواب (مترجم)

۹۵۹۳..... آپ ﷺ نے حَبَلَ الحبلۃ کی بیع سے منع فرمایا ہے۔

مسند احمد، متفق علیہ، سنن نسائی، سنن ابی داؤد، سنن ترمذی، سنن ابن ماجہ بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۵۹۴..... جناب نبی کریم ﷺ نے محاقلہ، مخاضرہ، ملامسہ، منابذہ، اور مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔ بخاری بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

فائدہ:.....اس روایت میں چند مزید الفاظ استعمال ہوئے ہیں جن کی تشریح حسب ذیل ہے:

مُحاقَلَۃ..... اس کی تفسیر میں مختلف اقوال نقل کیے گئے ہیں۔

۱.....گندم کے دانوں کے بدلے زمین (کھیت) کو کرائے پر دینا۔

۲.....تہائی یا چوتھائی حصہ طے کر کے کسی کی زمین میں کھیتی باڑی کرنا۔

۳.....کھانا (یعنی گندم، جو وغیرہ) جو ابھی اپنے خوشوں میں ہی ہو اور اس کو گندم وغیرہ کے بدلے بیچ دیا جائے۔

۴... کھیتی اگنے سے پہلے ہی اس کوفروخت کردینا۔ تفصیل کے لئے دیکھیں حاشیہ ا صحیح بخاری جلد ا ۲۹۳ باب بیع المحاضرة

مخاضرة... پھلوں اور دانوں کو پکے بغیر ہی بیچ دینا یعنی ابھی وہ کچے ہی ہوں اور ہرے ہوں۔ دیکھیں بخاری ج ا ۲۹۳ حل اللغات

ملامسة... اس کی تفسیر میں امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ملامستہ یہ ہے کہ کوئی شخص خریدار سے کہے کہ میں تجھے یہ سامان بیچتا ہوں، اگر تو نے اس کو چھولیا تو تیرے ذمے خریدنا لازم ہوگا، یا یہی بات خریدار بیچنے والے سے کہے۔ بخاری ۲۸۷۔ ج ا۔ حاشیہ ۲

منابَذَة... یعنی بیچنے والا اور خریدار دونوں مثلاً اپنا اپنا کپڑا دکھائے بغیر دوسرے کی طرف پھینک دیں اور کہیں کہ بیع ہوگئی، یعنی دونوں نے اپنے ہاتھ سے پھینکے ہوئے کپڑے کو قیمت سمجھا اور دوسرے کی طرف سے آئے ہوئے کپڑے کو مال۔ دیکھیں بخاری ج ۱ ۲۸۷ حاشیہ ۱۳

۹۵۹۵ آپ ﷺ نے نجش سے منع فرمایا۔ متفق علیه ابن ماجه، نسائی بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۹۵۹۶... آپ ﷺ نے نجش سے منع فرمایا۔ مسند احمد بروایت حضرت زید بن ثابت رضی الله عنه

فائدہ:... المخابرۃ مخابرۃ اور مزارعۃ تقریباً ہم معنی الفاظ ہیں، اور زمین سے ہونے والی پیداوار کے چوتھائی یا تہائی حصے وغیرہ کے بدلے معاملہ کرنے کو کہتے ہیں، البتہ فرق یہ ہے کہ مزارعت میں بیج زمین کے مالک کی طرف سے ہوتا ہے اور محنت ساری کرایہ دار یا معاملہ کرنے والے کی ہوتی ہے جبکہ مخابرۃ میں بیج عامل کی طرف سے ہوتا ہے۔ دیکھیں شرح مسلم للنووی ۱۰۔ ج ۲، واللہ اعلم بالصواب۔ مترجم

۹۵۹۷... جناب نبی کریم ﷺ نے مُزَایَدَة سے منع فرمایا۔ بزاز بروایت سفیان بن وهب رضی الله عنه

فائدہ:... کسی کو دھوکہ دینے کے لئے قیمت میں اضافہ کرنے کو مزایدہ کہتے ہیں۔ دیکھیں بخاری ج ا ۲۸۷ باب بیع المزایدۃ بین السطور حاشیہ۔ (مترجم)

۹۵۹۸... آپ ﷺ نے منابذۃ اور ملامستہ سے منع فرمایا۔

۹۵۹۹... جناب نبی کریم ﷺ نے حیوان کے بدلے حیوان کو ادھار پر بیچنے سے منع فرمایا۔

مسند احمد، مسند ابی یعلی بروایت حضرت سمرة رضی الله عنه

فائدہ:... مثلاً ایک شخص کسی سے بکری لے لے اور یوں کہے کہ میں اپنی بکری (بطور قیمت) تمہیں دوں گا مگر کل یا پرسوں یا فلاں فلاں دن یعنی ادائیگی کے لئے کچھ مدت طے کرلے تو یہ صحیح نہیں"۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۶۰۰... آپ ﷺ نے گوشت کے بدلے بکری کو بیچنے سے منع فرمایا"۔ مستدرك حاكم، بيهقي سنن كبرى بروايت حضرت سمرة رضی الله عنه

۹۶۰۱... آپ ﷺ نے گوشت کو جانور کے بدلے بیچنے سے منع فرمایا"۔

مالك، والشافعي، مستدرك حاكم بروايت حضرت سعيد بن المسيب مرسلا اور بزار بروايت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

فائدہ:... یعنی نہ ہی تیار شدہ گوشت زندہ جانور کی قیمت بن سکتا ہے اور نہ زندہ جانور تیار شدہ گوشت کی قیمت بن سکتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۶۰۲... نبی کریم ﷺ نے ادھار کی ادھار سے بیع کرنے سے منع فرمایا۔ مستدرك بيهقي عن ابن عمر رضی الله عنه

۹۶۰۳... فرمایا کہ" کھانے کا ڈھیر کھانے کے ڈھیر بدلے نہ خریدا جائے، اور نہ ہی نامعلوم مقدار والا کھانے کا ڈھیر معلوم مقدار والے کھانے کے ڈھیر کے بدلے بیچا جائے۔ نسائی بروایت حضرت جابر رضی الله عنه

۹۶۰۵... جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ" کھانے کی چیز کو اس وقت تک نہ بیچا جائے جب تک اس کی مقدار دو صاع (کی مقدار) کے برابر نہ ہوجائے ورنہ اس کھانے والے کے پاس زیادہ چلا جائے گا اور اس کو نقصان ہوجائے گا"۔ بزار بروايت حضرت ابوهريره رضی الله عنه

۹۶۰۶ فرمایا کہ" ادھار اور خرید وفروخت حلال نہیں، نہ ہی ایک بیع میں دو شرطیں حلال ہیں اور نہ ہی اس چیز کا فائدہ حلال ہے اور نہ ہی اس کی خرید وفروخت حلال ہے جو تمہارے پاس نہ ہو"۔

مسند احمد، سنن نسائي، ابي داؤد، ترمذي ابن ماجه مستدرك حاكم بروايت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۹۶۰۷... آپ ﷺ نے ادھار اور بیع سے منع فرمایا اور ایک بیع (معاملہ) میں دو شرطوں سے بھی اور اس چیز کی بیع سے بھی جو بیچنے والے کے پاس

نہ ہواوراس فائدے سے بھی۔طبرانی بروایت حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ

۹۶۰۸۔۔۔۔فرمایا کہ”بہت صاف طور پرحرام ہے جب تک وہ ضامن نہ ہو۔سنن کبری بیھقی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۶۰۹۔۔۔۔فرمایا کہ”جس نے ایک بیع (سودے) میں دو معاملے کیے تو اس کے لئے گھٹیا ترین معاملہ ہے یا سود۔

سنن ابی داؤد، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۶۱۰۔۔۔۔جناب نبی کریم ﷺ نے ایک سودے میں دو معاملوں سے منع فرمایا“۔ترمذی نسائی بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۶۱۱۔۔۔۔

تیسری فصل۔۔۔۔۔۔ان چیزوں کے بارے میں جن کی خرید وفروخت جائز نہیں ہے

اس میں دو مضمون ہیں۔

پہلا مضمون۔۔۔۔۔۔کتا، خنزیر، مردار اور شراب وغیرہ ناپاکیوں کے بیان میں

شراب

۹۶۱۲۔۔۔۔فرمایا کہ”شراب کی قیمت حرام ہے، کنجری کا معاوضہ بھی حرام ہے، کتے کی قیمت بھی حرام ہے، طبلہ بھی حرام ہے، اگر کتے والا تمہارے پاس اس کی قیمت لینے آئے تو اس کے ہاتھوں کو مٹی سے بھر دو، اور شراب اور جوا حرام ہے اور ہر وہ چیز حرام ہے جس سے نشہ پیدا ہو“۔

مسند احمد بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۶۱۳۔۔۔۔فرمایا کہ”جس نے شراب فروخت کی اسے چاہیے کہ وہ خنزیروں کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے حصے بنالے“۔

مسند احمد سنن، ابی داؤد بروایت حضرت مغیرۃ رضی اللہ عنہ

۹۶۱۴۔۔۔۔فرمایا کہ”بے شک اللہ تعالیٰ نے شراب اور اس کی قیمت کو حرام کیا ہے، اور مردار اور اس کی قیمت کو حرام کیا ہے، اور خنزیر اور اس کی قیمت کو حرام کیا ہے“۔ابن ماجہ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۶۱۵۔۔۔۔فرمایا کہ”بے شک اللہ اور اس کے رسول نے شراب اور اس کی قیمت، مردار، خنزیر اور بتوں کو حرام قرار دیا ہے“۔

مسند احمد، متفق علیہ۔ نسائی، ابی داؤد، ترمذی، ابن ماجہ، مسلم، بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۹۶۱۶۔۔۔۔فرمایا کہ”بے شک جس نے اس کا پینا حرام قرار دیا ہے اسی نے اس کا بیچنا بھی حرام قرار دیا ہے یعنی شراب کا“۔

مسند احمد، مسلم، نسائی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۶۱۷۔۔۔۔فرمایا کہ”لعنت فرمائے اللہ تعالیٰ یہودیوں پر، بے شک اللہ تعالیٰ نے ان پر چربی کو حرام کیا تھا لیکن انہوں نے اس کو بیچا اور اس کی قیمت کھا گئے، اور اللہ تعالیٰ نے جب کسی قوم پر کسی چیز کے کھانے کو حرام قرار دیا ہے تو اس کی قیمت کو بھی حرام قرار دیا ہے“۔

مسند احمد، سنن ابی داؤد، بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

کتا اور خنزیر

فرمایا کہ”جب کوئی کتے کی قیمت مانگنے آئے تو اس کے ہاتھ مٹی سے بھر دو“۔

سنن ابی داؤد، سنن کبری بیھقی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۶۱۹.....فرمایا کہ ”کتے کی قیمت حلال نہیں اور نہ کاہن کا معاوضہ اور نہ رنڈی کا معاوضہ“

سنن ابی داؤد، نسائی بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۶۲۰.....فرمایا کہ ”کتے کی قیمت خبیث ہے اور وہ (یعنی کتا) اس سے بھی زیادہ خبیث ہے“۔ واللہ اعلم بالصواب

مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۶۲۱.....فرمایا کہ ”کتے کی قیمت خبیث (ناپاک) ہے اور رنڈی کا معاوضہ بھی خبیث ہے“۔ اور پچھنے لگانے والے کی کمائی بھی خبیث ہے“۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، بروایت حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ

۹۶۲۲.....جناب نبی کریم ﷺ نے کتے اور بلی کی قیمت سے منع فرمایا“۔

مسند احمد، نسائی، ابی داؤد، ترمذی، بروایت حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ

۹۶۲۳.....جناب نبی کریم ﷺ نے تربیت شدہ کتے کے علاوہ (باقی) کتوں کی قیمت (لینے) سے منع فرمایا ہے۔

مسند احمد، نسائی، بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۹۶۲۴.....جناب نبی کریم ﷺ نے شکاری کتے کے علاوہ باقی کتوں کی قیمت لینے سے منع فرمایا۔ ترمذی بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۶۲۵.....آپ ﷺ نے کتے اور خون کی قیمت اور کنجری کی کمائی سے منع فرمایا۔ بخاری بروایت حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ

۹۶۲۶.....آپ ﷺ نے کتے کی قیمت، خنزیر کی قیمت، شراب کی قیمت، کنجری کے معاوضے سے منع فرمایا ہے۔

طبرانی فی الاوسط بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ:.....یعنی اگر کسی کے پاس بکرا ہے اور وہ لوگوں کو بکرا کرائے پر دینے لگے تا کہ وہ اس بکرے سے اپنی بکری کو گابھن کرواسکیں، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۶۲۷.....جناب نبی کریم ﷺ نے کتے کی قیمت، کنجری کے معاوضے اور کاہن کے معاوضے سے منع فرمایا۔

متفق علیہ، نسائی، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

دوسرا مضمون.....ان چیزوں کے بیان میں جو ناپاک نہیں ہیں، مثلاً پانی، آگ وغیرہ

۹۶۲۸.....فرمایا کہ ”بچا ہوا پانی نہ بیچا جائے کہ اس سے گھاس پھوس بیچا جائے“۔ مسلم بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:.....اس سے مراد یہ ہے کہ ایک شخص کی ملکیت میں ایک کنواں تھا کسی جنگل یا چراگاہ میں اور اس میں جو پانی ہے اس کی اس مالک کو ضرورت بھی نہیں ہے، اس کنویں کے آس پاس گھاس پھوس بھی اگا ہوا ہے (جو کسی کی ملکیت نہیں ہوتی) اب جانور اس گھاس پھوس میں چرانے والوں کے لئے یہ ممکن نہ ہو کہ کنویں کا پانی حاصل کئے بغیر جانور چرائیں، تو اب اس کنویں والے پر اس پانی کو بیچنا واجب ہے اور اس کا معاوضہ لینا حرام ہے۔ دیکھیں شرح مسلم للنووی ج ۲۔ ۲۹ حاشیہ، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۶۲۹.....فرمایا کہ ”تم میں سے کوئی شخص اپنے فالتو بچے ہوئے پانی کے استعمال سے نہ روکے، کہ (کہیں وہ) گھاس پھوس (کھانے) سے بھی روک دے“۔ متفق علیہ سنن ابی داؤد، ترمذی، ابن ماجہ بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۶۳۰.....فرمایا کہ ”اپنی ضرورت سے زائد پانی (کے استعمال سے کسی اور) کو نہ روکا جائے، اور نہ کنویں میں پانی جمع ہونے سے روکا جائے“۔

ابن ماجہ، مستدرک حاکم بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ

۹۶۳۱.....فرمایا کہ ”مسلمان تین چیزوں میں شریک ہوتے ہیں، پانی میں، گھاس پھوس میں اور آگ میں اور اس کی قیمت حرام ہے“۔

ابن ماجہ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

تین چیزیں سب کے لئے مباح ہیں

۹۶۳۲ فرمایا کہ ''تین چیزوں سے نہ روکا جائے، پانی سے، گھاس پھوس سے اور آگ سے''۔ابن ماجہ بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۶۳۳ فرمایا کہ ''مسلمان تین چیزوں میں شریک ہوتے ہیں، گھاس پھوس میں، پانی، اور آگ میں''۔

مسند احمد، سنن ابی داؤد بروایت رجل

۹۶۳۴ فرمایا کہ ''دو چیزیں ایسی ہیں جن سے منع کرنا حلال نہیں، پانی اور آگ''۔

بزار، طبرانی اوسط بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۹۶۳۵ ... آپ ﷺ نے کنویں میں پانی جمع کرنے سے منع فرمایا''۔

مسند احمد، بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... یعنی کنویں کے پانی سے سیرابی ہوتی رہنی چاہیے۔واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۹۶۳۶ آپ ﷺ نے اپنی ضرورت سے زائد بچے ہوئے پانی کو بیچنے سے منع فرمایا۔

مسلم ابن ماجہ بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ اورنسائی، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، مسند احمد بروایت ایاس بن عبد رضی اللہ عنہ

۹۶۳۷ ... فرمایا کہ اگر کسی نے فالتو بچے ہوئے پانی یا گھاس پھوس سے کسی کو روکا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کو روک دے گا''۔

مسند احمد بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۶۳۸ فرمایا کہ ''ام ولد کو نہ بیچا جائے''۔طبرانی بروایت حضرت خوات بن جبیر رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... ام ولد اس باندی کو کہتے ہیں جس کے ساتھ آقا نے جماع کیا ہو اس سے بچہ پیدا ہوا ہو، واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۹۶۳۹ جناب نبی کریم ﷺ نے اونٹ کو کرائے پر دینے سے اور پانی کو بیچنے سے اور زمین کو اجارہ پر دینے سے منع فرمایا تا کہ اس میں کھیتی باڑی کی جائے''۔مسلم، نسائی بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۹۶۴۰ ...... جناب نبی کریم ﷺ نے نر جانور کرائے پر دینے سے اور چکی والے کو قفیز دینے سے منع فرمایا ہے''۔

مسند ابی یعلی، سنن دارقطنی بروایت حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... قفیز ایک پیمانہ صاع اور مد وغیرہ کی طرح، اس کی مقدار کیلئے حضرت مولانا مفتی محمد شفیع عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ اوزان شرعیہ ملاحظہ فرمالیا جائے۔(مترجم)

۹۶۴۱ ... آپ ﷺ نے کرائے پر جانور دینے سے منع فرمایا۔مسند احمد، بخاری، نسائی، ابوداؤد، ترمذی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۶۴۲ فرمایا کہ '' گانے والی عورتوں کو نہ بیچو، اور نہ ان کو خریدو، اور نہ ان کو گانا بجانا وغیرہ سکھاؤ، ان کی تجارت میں کوئی بھلائی نہیں، ان کی قیمت حرام ہے، انہی جیسے (مسائل) کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے۔

ترجمہ:...... ''اور لوگوں میں سے جو فضول باتیں خریدتے ہیں''۔الآیۃ.ترمذی، ابن ماجہ بروایت حضرت ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۹۶۴۳ ...... فرمایا کہ '' گانے والی کی قیمت حرام ہے، اس کا گانا حرام ہے، اس کو دیکھنا حرام ہے اس کی قیمت کتے کی قیمت کی طرح ہے اور کتے کی قیمت (بھی) حرام ہے اور جس کے گوشت کی نشو ونما حرام سے ہوئی، اس کے لئے آگ ہی زیادہ بہتر ہے''۔

طبرانی بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ

۹۶۴۴ جناب نبی کریم ﷺ نے فتنہ وفساد کے زمانے میں اسلحہ بیچنے سے منع فرمایا''۔

طبرانی، سنن کبری بیھقی بروایت حضرت عمران رضی اللہ عنہ

مختلف احکام کے بارے میں ضمیمہ اور اقالہ کے بیان میں

۹۶۴۵۔ فرمایا کہ ''جب خرید وفروخت کرنے والوں میں اختلاف ہو جائے اور دونوں کے پاس دلیل نہ ہو تو سامان کے مالک کی بات مانی جائے گی یا دونوں سے یہ معاملہ چھڑوا لیا جائے گا''۔

سنن ابی داؤد، نسائی، مستدرك، سنن كبرى بيهقى بروايت حضرت ابن مسعود رضى الله عنه

۹۶۴۶ فرمایا کہ ''جب خرید وفروخت کرنے والوں میں اختلاف ہو جائے تو بات بیچنے والے کی مانی جائے گی اور خریدار کو اختیار ہوگا۔ خواہ معاملے کو برقرار رکھے یا ختم کر دے۔ (مترجم) ترمذی، سنن كبرى بيهقى بروايت حضرت ابن مسعود رضى الله عنه

۹۶۴۷ فرمایا کہ ''جب خرید وفروخت کرنے والوں میں اختلاف ہو جائے اور دونوں کے پاس دلیل نہ ہو اور معاملہ ابھی تک برقرار ہو تو بات بیچنے والے کی مانی جائے گی یا وہ دونوں معاملہ کو چھوڑ دیں''۔ ابن ماجه بروايت حضرت ابن مسعود رضى الله عنه

۹۶۴۸ فرمایا کہ ''ہرگز کسی معاملے (کے دوران) الگ نہ ہونا ہاں البتہ جب راضی ہو جاؤ''۔

ترمذى بروايت حضرت ابوهريره رضى الله عنه

۹۶۴۹۔۔۔ فرمایا کہ ''خرید وفروخت کرنے والوں میں جب اختلاف ہو جائے تو دونوں معاملہ چھوڑ دیں''۔

طبرانى بروايت حضرت ابن مسعود رضى الله عنه

۹۶۵۰ فرمایا بیعانہ اسی کی ملکیت ہے جس نے بیعانہ دیا ہو۔ الخطيب فى رواة مالك عن ابن عمر رضى الله عنه، خيار شرط

۹۶۵۱ دو اختیار (خیار شرط) لینے والوں نے خریدا تو وہ مبیع پہلے اختیار لینے والے کا ہے۔ ابن ماجه عن سمره

فائدہ:۔۔۔۔۔ خیار شرط کا مطلب یہ ہے کہ خرید وفروخت کے وقت، خریدار تین دن تک سوچ و بچار کا وقت مانگ سکتا ہے وقت مانگنے کو خیار شرط کہا جاتا ہے۔

اقالہ کرنا باعث اجر ہے

۹۶۵۲۔ فرمایا کہ ''جس نے کسی مسلمان کے ساتھ اقالہ کر لیا تو اللہ تعالیٰ اس کی فروگزاشتوں سے بھی اقالہ فرمالیں گے''۔

سنن ابی داؤد، ابن ماجه، مستدرك حاكم بروايت حضرت ابوهريره رضى الله عنه

فائدہ:۔۔۔۔۔ اقالہ کہتے ہیں خرید وفروخت کے کسی طے شدہ معاملے کو باہمی رضامندی سے ختم کرنا، یعنی اگر کسی بیچنے والے یا خریدنے والے نے کسی دوسرے سے اس کے کہنے پر اقالہ کر لیا تو اللہ تعالیٰ اتنے خوش ہوتے ہیں کہ اس کے گناہ معاف فرما دیتے ہیں، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۶۵۳ فرمایا کہ ''اگر کسی نے نادم ہو کر اقالہ کر لیا تو اللہ تعالیٰ بھی قیامت کے دن اس کے ساتھ اقالہ کر لیں گے''۔

سنن كبرى بيهقى بروايت حضرت ابوهريره رضى الله عنه

۹۶۵۴۔۔۔۔ فرمایا کہ ''وزن اہل مکہ کا (معتبر) ہے اور کیل (پیمانہ) اہل مدینہ کا''۔

سنن ابى داؤد، نسائى بروايت حضرت ابن عمر رضى الله عنه

۹۶۵۵ فرمایا کہ ''ایک وسق کی مقدار ستر صاع کے برابر ہے''۔ مسند احمد، ابن ماجه، بروايت حضرت ابوسعيد رضى الله عنه

۹۶۵۶۔۔۔۔ فرمایا کہ ''تم میں سے جو کوئی گھر یا زمین (پلاٹ) بیچے تو اسے یہ جان لینا چاہیے کہ یہ گھر اس لائق ہے کہ اس میں برکت نہ ہو ہاں مگر اس صورت میں کہ اس گھر کو اس طرح بنا دے''۔

مسند احمد، ابن ماجه بروايت حضرت سعيد بن الحارث رضى الله عنه

متفرق احکام کا تکملہ

۹۶۵۷..... فرمایا کہ "جب تم کوئی چیز بیچنے لگو تو اس وقت تک نہ بیچو جب تک تمہارا اس پر قبضہ نہ ہو"۔

طبرانی، نسائی بروایت حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ

۹۶۵۸..... فرمایا کہ "اس وقت تک کوئی چیز ہرگز نہ بیچو جب تک تمہارے قبضے میں نہ ہو"۔ طبرانی بروایت حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ

۹۶۵۹..... فرمایا کہ "اگر کوئی کھانا خریدے تو اسے اس وقت تک نہ بیچے جب تک اس کے قبضے میں نہ آ جائے"۔

مصنف عبدالرزاق بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۶۶۰..... فرمایا کہ "جو کوئی شخص کھانا خریدے تو اسے اس وقت تک نہ بیچے جب تک پورا وصول نہ کر لے"۔

طحاوی، ابن حبان بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۹۶۶۱..... فرمایا کہ "اے بھتیجے! کوئی چیز اس وقت تک ہرگز نہ بیچو جب تک وہ تمہارے قبضے میں نہ آ جائے"۔

مسند احمد متفق علیہ بروایت حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ

۹۶۶۲..... فرمایا کہ "ہم صدقات میں سے کوئی چیز اس وقت تک نہیں بیچتے جب تک وہ ہمارے قبضے میں نہ آ جائے"۔

متفق علیہ بروایت حضرت علقمہ بن ناجیہ رضی اللہ عنہ

۹۶۶۳..... فرمایا کہ "صدقات میں سے کوئی چیز ہرگز نہ خریدو جب تک نشان نہ لگا لیا جائے اور معاہدے کو پکا نہ کر لیا جائے"۔

مستدرک حاکم، سنن ابی داؤد فی مراسیلہ متفق علیہ بروایت مکحول مرسلاً

۹۶۶۴..... فرمایا کہ "اے عثمان! جب خریدو تو ناپ لو اور جب بیچو تو پھر ناپ لو"۔ مسند احمد، متفق علیہ بروایت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

۹۶۶۵..... فرمایا کہ "اے قیلہ! ایسا نہ کرو، لیکن جب تم کچھ خریدنے کا ارادہ کرو تو اتنا ہی دے دو جتنے میں تم نے خریدنے کا ارادہ کیا تھا، تو نے دیا ہو یا روکا ہو اور جب کچھ بیچنا ہو تو اتنا لے لو جتنے کے بدلے تم نے بیچنے کا ارادہ کیا تھا، خواہ تم نے دیا ہو یا منع کر دیا ہو"۔

ابن ماجہ اور ابن سعد والحکیم، طبرانی بروایت حضرت قیلہ ام بنی انمار رضی اللہ عنہا

فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا، یارسول اللہ! میں تو ایک ایسی عورت ہوں جو خرید و فروخت کرتی رہتی ہوں، سو بعض اوقات میں کوئی سامان خریدنا چاہتی ہوں تو اس سے کم قیمت میں خریدتی ہوں جس کا میں نے ارادہ کیا تھا، پھر میں اس میں اضافہ کر دیتی ہوں اور اسی قیمت میں خریدتی ہوں جس کا پہلے میں نے طے کر رکھا تھا اور بعض دفعہ میں کوئی سامان بیچتی ہوں تو اس سے زیادہ قیمت میں بیچتی ہوں جتنی میں نے (اس سامان کے لئے) طے کر رکھی تھی پھر اس میں کمی کر دیتی ہوں، اور اسی (پہلے سے طے شدہ) قیمت پر اسے بیچتی ہوں۔

تو آپ ﷺ نے فرمایا، اس کو یاد کر لو۔

ایسے غلام کو فروخت کرنا جس کے پاس مال تھا

تکملہ

۹۶۶۶..... فرمایا کہ "جس نے غلام خریدا جو مالدار تھا تو اس کا مال بیچنے والے کا ہوگا، اور اس پر اس کا قرض ہوگا، ہاں البتہ یہ ہے کہ اگر پہلے ہی شرط لگا دی ہو اور جس نے کھجور کے درخت کو گابھا دیا"۔ سنن ابی داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۹۶۶۷..... فرمایا کہ "جس نے غلام بیچا جو مالدار تھا تو اس کا مال بیچنے والے کا ہوگا البتہ اگر خریدار شرط لگا دے تو (مال بھی) خریدار کو

ملے گا۔(مترجم) طبرانی بروایت حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ

۹۶۶۸... فرمایا کہ "اگر کسی نے ایسا غلام بیچا جو اس کی ملکیت تھا اور مالدار تھا اور اس پر قرض بھی تھا تو قرض (غلام کا) بیچنے والے پر ہوگا لیکن اگر بیچنے والے نے (قرض کی) شرط بھی خریدار پر لگا دی"۔ تو اب قرض بھی خریدار کے ذمے منتقل ہو جائے گا۔ (مترجم)

طبرانی بروایت حضرت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ

۹۶۶۹.....فرمایا کہ "اگر کسی نے ایسا غلام بیچا جس کے پاس مال تھا تو وہ مال بیچنے والے کا ہوگا اور اسی (بیچنے والے) پر اس کا قرض بھی ہوگا ہاں البتہ اگر پہلے ہی شرط لگائی ہو، اس کو بیچا تو اس کا پھل بیچنے والے کا ہوگا ہاں البتہ اگر پہلے ہی شرط لگائی ہو"۔

کامل ابن عدی، متفق علیہ بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ:......یعنی اگر خریدار اور فروخت کنندہ پہلے سے شرط لگالیں تو غلام کا مال یا درخت کا پھل خریدار کا ہو سکتا ہے ورنہ اصول یہ ہے کہ درخت کا پھل اور غلام کا مال بیچنے والے کا ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۶۷۰.....فرمایا کہ "جس نے ایسا غلام بیچا جو مالدار تھا تو اس کا مال اس کے آقا (بیچنے والے) کا ہوگا البتہ اگر خریدار اس کی شرط لگالے تو مال بھی خریدار کا ہوگا"۔ مصنف ابن ابی شیبہ بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۶۷۱.....فرمایا کہ "اگر کسی نے غلام بیچا تو اس کا مال بیچنے والے کا ہوگا ہاں لیکن اگر خریدار شرط لگالے اور کہے کہ میں نے تجھ سے وہ غلام اور اس کا مال خرید لیا"۔ مصنف ابن ابی شیبہ بروایت عطاء اور ابن ابی ملیکہ ومرسلاً

۹۶۷۱.....فرمایا کہ "جس نے غلام بیچا اور غلام مالدار تھا تو اس کا مال بیچنے والے کا ہوگا، لیکن اگر خریدار شرط لگالے، اور جس نے کھجور کا وہ درخت خریدا جس میں گابھا (پیوند) لگا ہوا تھا اور اس سے پھل آ چکا تھا تو اس کا پھل بھی بیچنے والے کا ہوگا ہاں لیکن اگر خریدار شرط لگالے"۔

متفق علیہ بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۹۶۷۳.....فرمایا کہ "تم دونوں ایسا مت کرو، جب تم دونوں کھانا خریدو تو پورا پورا وصول کرلو اور جب تم (دونوں) اس (کھانے) کو بیچو تو ناپ لو"۔

متفق علیہ بروایت سطر الوراق عن بعض اصحابہ مرسلاً

۹۶۷۴.....فرمایا کہ "اگر اے اہل بقیع! خریدار اور فروخت کنندہ جب تک راضی نہ ہوں۔ جدا نہ ہوں"۔

متفق علیہ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ اور ابن جریر بروایت حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ

اقالہ کے بیان کا تکملہ

۹۶۷۵.....فرمایا کہ "جس نے نادم ہو کر معاملہ کا اقالہ کرلیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے گناہوں سے اقالہ فرمالیں گے"۔

ابن حبان بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۶۷۶.....فرمایا کہ "جس نے کسی مسلمان سے اقالہ کرلیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے گناہوں سے اقالہ فرمالیں گے"۔

سنن ابی داؤد، ابن ماجہ، مستدرک حاکم متفق علیہ بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۶۷۷.....فرمایا کہ "جس نے کسی مسلمان سے خرید وفروخت کے معاملے میں اقالہ کرلیا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے اقالہ فرمالیں گے اور جس نے صف کو ملایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے قدموں کو ملادیں گے"۔ مصنف عبدالرزاق عن معمر عن یحیٰی بن ابی کثیر مرسلاً

چوتھی فصل......اختیاری خرید وفروخت میں

۹۶۷۸.....فرمایا کہ "جب تم خرید وفروخت کرو تو کہو، لَاخِلَابَةَ، پھر تم جو کچھ بھی خریدو گے" تمہیں تین رات کا اختیار ہوگا" اگر تم راضی ہو تو رکھ لو

اوراگرتم ناراض (راضی نہ) ہوتو جس کا مال ہے، اس کو واپس کردو''۔ابن ماجه، سنن کبری بیهقی عن محمد بن یحییٰ بن حبان مرسلاً

۹۶۷۹..... فرمایا کہ'' جب دوآدمی آپس میں خرید وفروخت کریں تو ان میں سے ہرایک کو اختیار ہے، جب تک وہ جدانہ ہوں اور ایک ساتھ ہوں، یا ان میں سے ایک دوسرے کو اختیار دے، پھر اگر ایک دوسرے کو اختیار دے دے اور دونوں اس پر معاملہ کرلیں تو بیع واجب ہوجائے گی، اور اگر وہ معاملہ طے کرنے کے بعد جدا ہوگئے اور معاملہ برقرار رکھا تو بیع ضروری ہوگی''۔متفق علیه، نسائی ابن ماجه بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۹۶۸۰..... فرمایا کہ'' خرید وفروخت کرنے والوں کو اپنے معاملے میں اختیار ہے جب تک وہ جدانہ ہوں یا بیع ہی میں اختیار ہو''۔

بخاری بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۹۶۸۱..... فرمایا کہ'' اختیار تین دن تک ہوتا ہے''۔سنن کبری بیهقی بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۹۶۸۲..... فرمایا کہ'' چاردن کے بعد کوئی ذمہ داری نہیں''۔ابن ماجه، مستدرك بروایت حضرت عقبة بن عامر رضی الله عنه

۹۶۸۳..... فرمایا کہ'' دوآدمی ہرگز جدانہ ہوں جبکہ آپس میں راضی نہ ہوں''۔سنن ابی داؤد، بروایت حضرت ابوهریره رضی الله عنه

۹۶۸۴..... فرمایا کہ'' خرید وفروخت تو ہوتی ہے رضامندی کے ساتھ''۔ابن ماجه بروایت حضرت ابوسعید رضی الله عنه

۹۶۸۵..... فرمایا کہ'' خریدار اور فروخت کرنے والا جب تک جدانہ ہوں ان کو اختیار ہے۔خواہ بیع باقی رکھیں خواہ ختم کردیں۔

مسند احمد، سنن ابی داؤد، ابن ماجه بروایت حضرت ابوبرزة رضی الله عنه اور ابن ماجه اور مستدرك بروایت حضرت عمرة رضی الله عنه

۹۶۸۶..... فرمایا کہ'' لین دین کرنے والے کو اختیار ہے جب تک جدانہ ہوں، اور ایک دوسرے سے کہے گا کہ اختیار کرلو''۔

مسند احمد، بخاری، نسائی، ابوداؤد، ترمذی بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۹۶۸۷..... فرمایا کہ'' لین دین کرنے والوں کو اختیار ہے جب تک جدانہ ہوں، البتہ یہ ہے کہ وہ سوداہی اختیاری ہو، اور ایک کے لئے یہ جائز نہیں کہ اس ڈر سے دوسرے سے جدا ہوجائے کہ کہیں وہ اقالہ ہی نہ کردے''۔مسند احمد، ترمذی بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۹۶۸۸..... فرمایا کہ'' لین دین کرنے والوں کو اختیار ہے جب تک جدانہ ہوں اور ان میں سے ہرایک بیع میں سے اپنا مقصود نہ حاصل کرلے، یا یہ کہ تین مرتبہ ایک دوسرے کو اختیار نہ دیں''۔نسائی مستدرك، سنن کبری بیهقی بروایت حضرت سمرة رضی الله عنه

۹۶۸۹..... فرمایا کہ'' لین دین کرنے والے دونوں میں سے ہرایک کو دوسرے کے معاملے میں اختیار ہے جب تک وہ جدانہ ہوں، مگر یہ کہ بیع اختیاری ہو''۔سنن ابی داؤد، نسائی، متفق علیه بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۹۶۹۰..... فرمایا کہ'' لین دین کرنے والوں کو اختیار ہے جب تک جدانہ ہوں، ہاں البتہ اگر سودے میں اختیار ہو، اور ایک کے لئے جائز نہیں کہ اقالہ کے خوف سے دوسرے سے جدا ہو''۔سنن ابی داؤد، نسائی، بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۹۶۹۱..... فرمایا کہ'' لین دین کرنے والوں کو اختیار ہے جب تک جدانہ ہوں، البتہ یہ ہے کہ معاملہ ہی انہوں نے اختیاری رکھا ہو، لہٰذا اگر بیع اختیار کے علاوہ ہوتو واجب ہوجائے گی۔نسائی بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۹۶۹۲..... فرمایا کہ'' ساتھی کی ذمہ داری تین دن تک ہے''۔مسند احمد، سنن ابی داؤد، مستدرك حاكم، سنن کبری بیهقی بروایت حضرت بقیة بن عامر رضی الله عنه اور ابن ماجه بروایت حضرت سمرة رضی الله عنه

۹۶۹۳..... فرمایا کہ'' دونوں فریقوں کے درمیان بیع نہیں (تام) ہوگی جب تک ایک دوسرے سے جدانہ ہوجائیں علاوہ اختیاری بیع کے''۔

مسند احمد، متفق علیه نسائی، بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

خیارالعیب

۹۶۹۴..... مسند احمد مستدرک حاکم، نسائی، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، بروایت ام المؤمنین حضرت عائشه صدیقه رضی الله عنها

۹۶۹۵..... مسند احمد، سنن کبری بیہقی بروایت حضرت ام المؤمنین حضرت عائشه صدیقه رضی الله عنها

۹۶۹۶.....فرمایا کہ "بدک کر بھاگے ہوئے جانور کو واپس کیا جائے"۔ کامل ابن عدی، سنن کبری بیھقی بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

تکملہ

۹۶۹۷.....فرمایا کہ "ماپیشیر کیا تمہیں معلوم نہیں کہ بھاگے ہوئے جانور کو واپس کر دیا جاتا ہے"۔

حسن بن سفیان اور باوردی اور ابن شاھین بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

اختیاری بیع......تکملہ

۹۶۹۸..... فرمایا کہ "جب تو خرید وفروخت کرے تو کہہ، کوئی دھوکہ نہیں، تو تمہیں پھر اختیار ہوگا اس سامان میں جسے تم خریدو گے تین رات تک، اگر تو راضی ہو تو اپنے پاس رکھ لے اور اگر تو ناراض (راضی نہ) ہو تو واپس کردے"۔ متفق علیہ بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۶۹۹.....فرمایا کہ اگر "اگر کسی نے ایسی چیز خریدی، جسے دیکھا نہیں ہے تو اسے اختیار ہوگا جب اسے دیکھے اگر چاہے تو لے لے اور اگر چاہے تو چھوڑ دے (نہ لے)۔ سنن دارقطنی، متفق علیہ بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ، وضعفا

۹۷۰۰.....فرمایا کہ اگر "کسی نے بیع کر کے کچھ خریدا تو بیع واجب ہوگئی اور جب تک وہ اپنے ساتھی (بیچنے والے) سے جدا نہ ہو جائے اسے اختیار ہوگا، اگر چاہے تو لے لے اگر جدا ہو گیا تو اب اختیار نہیں"۔ متفق علیہ، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عمرو بن عباس رضی اللہ عنہما

۹۷۰۱.....فرمایا کہ "جس شخص نے بھی کسی سے کوئی چیز خریدی تو ان میں سے ہر ایک کو اختیار ہوگا یہاں تک کہ وہ دونوں جدا ہو جائیں اپنی جگہ سے ہاں مگر اس صورت میں اختیار باقی رہے گا کہ وہ بیع ہی خیار والی ہو، اور دونوں میں سے کسی ایک کے لئے بھی جائز نہیں کہ اس خوف سے دوسرے سے جدا ہو جائے کہ کہیں دوسرا اقالہ ہی نہ کر لے"۔ متفق علیہ بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... یہاں یہ جو کہا کہ وہ بیع ہی خیار والی ہو تو اس سے مراد بیع کی وہ اقسام ہیں جو خیار عیب، خیار رویہ اور خیار شرط کہلاتی ہیں، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۷۰۲ فرمایا کہ "بیع تو رضامندی سے ہوتی ہے اور اختیار سودے کے بعد ہوتا ہے"۔

مصنف عبدالرزاق بروایت حضرت عبداللہ ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ

۹۷۰۳..... فرمایا کہ "خرید وفروخت کرنے والوں کو اپنی بیع میں اختیار ہے جب تک وہ جدا نہ ہوں، یا ان کی بیع ہو ہی اختیار والی"۔

مصنف ابن ابی شیبہ بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۷۰۴.....فرمایا کہ "خرید وفروخت کرنے والوں کو اپنی بیع میں اختیار ہے جب تک وہ دونوں جدا نہ ہوں۔ مسند احمد، مصنف ابن ابی شیبہ، ابوداؤد، ابن ماجہ، متفق علیہ بروایت حضرت ابوبرزۃ رضی اللہ عنہ اور مصنف ابن ابی شیبہ طبرانی، مستدرک حاکم، سنن سعید بن منصور، مسند احمد، ابن ماجہ بروایت حضرت سمرۃ رضی اللہ عنہ ابن لجار بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ

۹۷۰۵.....فرمایا کہ "لین دین کرنے والے دونوں فریقوں کو اختیار ہے جب تک وہ دونوں جدا نہ ہوں" البتہ اس صورت میں کہ ان کی بیع ہی اختیار والی ہو"۔ طبرانی بروایت حضرت سمرۃ رضی اللہ عنہ

۹۷۰۶.....فرمایا کہ "لین دین کرنے والوں کو اپنی بیع میں اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں، البتہ اس صورت میں کہ ان کی بیع ہی اختیار والی ہو"۔

مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۷۰۷.....فرمایا کہ "کوئی حرج نہیں کہ اس کو اسی دن کی قیمت میں لے لو، جب تک تم دونوں جدا نہ ہو اور تمہارے درمیان کوئی شے ہو"۔

مستدرک حاکم، متفق علیہ بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ:......کوئی شے سے مراد معاہدہ، شرط وغیرہ ہے، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۷۰۸ فرمایا کہ "غلام کی ذمہ داری چار راتت تک ہے"۔مسند احمد، مستدرك، سنن کبری بیہقی بروایت قتادہ عن الحسن عن عقبة رضی اللہ عنه

۹۷۱۰ فرمایا کہ "چاررن کے بعد کوئی ذمہ داری ضمان کی"۔مصنف ابن ابی شیبه عن الحسن مرسلا

تیسرا باب......ذخیرہ اندوزی اور نرخ مقرر کرنے کے بیان میں

۹۷۱۱ فرمایا کہ "ذخیرہ اندوز کیا ہی برا آدمی ہے، اگر اللہ تعالیٰ نرخ سستے کردے تو غم زدہ ہوجاتا ہے اور اگر اللہ تعالیٰ نرخ بڑھادے تو خوش ہوجاتا ہے"۔طبرانی، بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت معاذ رضی اللہ عنه

۹۷۱۲ "فرمایا کہ "ہانک کرلانے والے کورزق دیا جاتا ہے اور ذخیرہ اندوز لعنتی ہے"۔ابن ماجه بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنه

فائدہ: ہانک کرلانے والے سے مراد کھانے پینے کی اشیاء ہیں۔واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۹۷۱۳ فرمایا کہ "ہمارے بازاروں کی طرف ہانک کرلانے والا ایسا ہے جیسے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا اور ہمارے بازاروں میں ذخیرہ اندوزی کرنے والا ایسا ہے جیسے اللہ کی کتاب میں الحاد کا شکار ہونے والا"۔

زبیر بن بکار فی اخبار المدینه، مستدرك حاکم بروایت الیسع بن المغیرہ مرسلا

۹۷۱۴ فرمایا کہ "جس نے مسلمانوں کے کھانے پینے کی چیزیں ذخیرکرلیں اللہ تعالیٰ اسے کوڑھ اور غربت کی بیماری میں مبتلا کردیں گے"۔

مسند احمد، ابن ماجه بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنه

۹۷۱۵ فرمایا کہ "اگر کسی نے اس ارادے سے ذرا بھی ذخیرہ اندوزی کی کہ مسلمانوں کے کھانے پینے کی چیزیں مہنگی ہوجائیں تو وہ خطا کار ہے اور اللہ اور اس کے رسول پر اس کا کوئی ذمہ نہیں"۔مسند احمد، مستدرك بروایت حضرت ابوهریره رضی اللہ عنه

۹۷۱۶ فرمایا کہ "اگر کسی نے میری امت پر چالیس دن تک ذخیرہ اندوزی کی، اور پھر اسے صدقہ (بھی) کردیا تو وہ اس سے قبول نہ کیا جائے گا"۔ابن عساکر بروایت حضرت معاذ رضی اللہ عنه

۹۷۱۷ فرمایا کہ "اگر کسی نے میری امت میں ایک رات بھی مہنگائی کی خواہش کی تو اللہ تعالیٰ اس کے چالیس سال کے اعمال ضائع کردیں گے"۔ابن عساکر، مستدرك حاکم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنه

۹۷۱۸ فرمایا کہ "ذخیرہ اندوز لعنتی ہے"۔مستدرك حاکم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنه

۹۷۱۹ فرمایا کہ "ذخیرہ اندوزی خطا کار ہی کرتے ہیں"۔مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، ترمذی بروایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنه

۹۷۲۰ رسول اللہ ﷺ نے شہر میں ذخیرہ اندوزی، تلقی سورج طلوع ہونے سے پہلے سودے سے اور دودھ دینے والی کو ذبح کرنے سے منع فرمایا۔

بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت عصی رضی اللہ عنه

نرخ مقرر کرنا

۹۷۲۱ "فرمایا کہ "بلاشبہ اللہ ہی ہے جو پست کرتا اور بلند کرتا ہے اور مجھے امید ہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملوں گا کہ میرا کوئی طلب گار نہ ہوگا اور کسی کا مجھ پر کوئی حق نہ ہوگا"۔ابو داؤد، سنن کبری بیہقی بروایت حضرت ابوهریره رضی اللہ عنه

۹۷۲۲ فرمایا کہ "بےشک اللہ تعالیٰ ہی پیدا کرنے والا، قبض کرنے والا، پھیلانے والا اور نرخ مقرر کرنے والا ہے اور مجھے امید ہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملوں گا کہ کوئی مجھے اپنا حق لینے کے لئے تلاش نہ کررہا ہوگا وہ حق جس کی ادائیگی میرے ذمہ لازم تھی خون میں یا مال میں"۔

مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجه، ابن حبان، سنن کبری بیہقی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنه

۹۷۲۳ فرمایا کہ "یقیناً تمہارے نرخوں کی مہنگائی اور سستا پن اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور مجھے امید ہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس حال میں

ملوں گا کہ میری طرف سے کسی پر کوئی ظلم نہ ہوا ہوگا نہ مال میں نہ جان میں"۔طبرانی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۹۷۲۴ ...فرمایا کہ" مجھے امید ہے کہ میں تم سے اس حال میں جدا ہوں گا کہ مجھے کوئی ایسے ظلم کے بدلے تلاش کرنے والا ہوگا جو میں نے کیا ہو"۔

ابن ماجه، بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۹۷۲۵.....فرمایا کہ" میں ضرور اللہ تعالیٰ سے ملاقات کروں گا قبل اس سے کہ مجھے کسی کے مال سے کوئی چیز بغیر خوشی اور رضامندی کے دی جائے، بیع تو صرف رضامندی سے ہی ہوتی ہے"۔سنن کبریٰ بیهقی بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

ذخیرہ اندوزی......تکملہ

۹۷۲۶.....فرمایا کہ" خوشخبری سنا دو، بے شک ہمارے بازار کی طرف ہانک کر لانے والا ایسا ہے جیسے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا اور ہمارے بازاروں میں ذخیرہ اندوزی کرنے والے ایسا ہے جیسے اللہ کی کتاب میں ملحد"۔مستدرك حاكم بروایت اليسع بن المغيرة رضی اللہ عنہ

فائدہ:......ہانک لانے سے مراد کھانے پینے کی اشیاء کو ذخیرہ کرنے کے بجائے بازاروں میں بڑی مقدار میں مہیا کرتا ہے کم مقدار کی فضیلت بھی یہی ہے بشرطیکہ اس کم سے زیادہ پر مہیا کرنے والا قدرت نہ رکھتا ہو، مقصد یہ کہ جس تاجر کی جتنی طاقت ہے وہ اپنی طاقت کے مطابق ذخیرہ اندوزی کے بجائے زیادہ سے زیادہ مقدار میں اشیاء خوردونوش کی فراہمی کی کوشش کرے اور ملحد اس شخص کو کہتے ہیں جو سیدھے راستے سے ہٹا ہوا ہو۔واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

ذخیرہ اندوزی کی ممانعت

۹۷۲۷ .....فرمایا کہ" جس نے ذخیرہ اندوزی کی وہ خطا کار ہے"۔مسلم، متفق علیہ بروایت حضرت معمر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

۹۷۲۸.... فرمایا کہ" جس نے چالیس دن تک کھانے کی ذخیرہ اندوزی کی، تو وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری سے بری ہو گیا اور اللہ تعالیٰ اس کی ذمہ داری سے بری ہو گیا اور جس کسی زمین والے نے اس حال میں صبح کی کہ وہ بھوکا تھا تو اللہ تعالیٰ ان کی ذمہ داری سے سبکدوش ہو گیا"۔

مصنف ابن ابی شیبہ، مسلم، بزار، مسند ابی یعلی، مستدرك حاكم، حليه ابونعيم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور مستدرك حاكم بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۷۲۹ فرمایا کہ" جس نے چالیس دن تک کھانے کا ذخیرہ کیا یا انتظار کیا پھر اسے پیسا اور اس کی روٹی پکائی اور صدقہ کیا تو اللہ تعالیٰ اس کا یہ صدقہ قبول نہیں فرمائیں گے"۔ابن النجار عن دینار بن ابی مکیس عن انس رضی اللہ عنہ

۹۷۳۰ .....فرمایا کہ" اہل مدائن اللہ کے راستے میں قید کئے گئے ہیں، لہٰذا ان کے لئے کھانے کی ذخیرہ اندوزی نہ کرو اور نرخ نہ بڑھاؤ، اور کوئی موجود ہرگز غائب کے لئے خرید و فروخت نہ کرے اور کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے سودے کے دوران اپنا سودا نہ کرے، اور نہ ہی کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے رشتے پر رشتہ نہ بھیجے اور کوئی عورت اپنی (مسلمان) بہن کے برتن کو نہ انڈیلے اور ہر ایک کو اللہ ہی رزق دیتا ہے"۔طبرانی، ابن عساکر بروایت حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ

۹۷۳۱ فرمایا کہ" جس نے چالیس دن تک کھانا روکے رکھا پھر اسے نکالا اور پیسا اور روٹی پکائی اور صدقہ کر دی، تو اللہ تعالیٰ اس سے اس صدقے کو قبول نہ فرمائیں گے"۔خطیب عن دینار عن انس رضی اللہ عنہ

۹۷۳۲.....فرمایا کہ" جو ہماری طرف کھانا اٹھایا تو وہ اپنی واپسی تک ہماری مہمانی میں ہے، اور اگر کسی کی کوئی چیز ضائع ہوگئی تو ہم اس کے ضامن ہیں اور ہمارے بازار میں ذخیرہ اندوزی مناسب نہیں ہے"۔مستدرك فی تاریخہ عن ابن عمرو رضی اللہ عنہ

۹۷۳۳ .....فرمایا کہ" جس نے مسلمان کے (نرخوں) میں کوئی ایسی چیز داخل کی جس سے وہ مہنگے ہو گئے تو اللہ تعالیٰ کا یہ حق ہے کہ اسے بہت بڑی آگ

میں ڈالیں اور اس کا سر نیچے کی طرف ہو"۔طبرانی، مسند احمد، مستدرک حاکم، متفق علیہ بروایت حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ

۹۷۳۴..... فرمایا کہ "صرف خائن لوگ ہی ذخیرہ اندوزی کرتے ہیں"۔مصنف عبدالرزاق بروایت حضرت صفوان بن سلیم رضی اللہ عنہ

۹۷۳۵..... فرمایا کہ "ذخیرہ اندوزوں اور انسانوں کو قتل کرنے والوں کو جہنم کے ایک ہی درجے میں جمع کیا جائے گا"۔

کامل ابن عدی، ابن لال و ابن عساکر بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ و اوردہ ابن الجوزی فی الموضوعات

۹۷۳۶..... فرمایا کہ "جو کوئی مسلمان کے شہروں میں سے کسی شہر کی طرف کھانے کی اشیاء ہانک کر لایا تو اس کے لئے شہید کا اجر ہوگا"۔

دیلمی بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

نرخ کا بیان ..... تکملہ

۹۷۳۷..... فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ ہی قیمتیں قائم کرنے والے ہیں، اور میں امید کرتا ہوں کہ تمہیں اس حال میں چھوڑوں گا کہ مجھے کوئی کسی ظلم کے بدلے تلاش کرنے والا نہ ہوگا جو میں نے کسی کے جان یا مال میں کیا ہو"۔مسند احمد، خطیب بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۹۷۳۸..... فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ ہی مصور ہیں، قابض ہیں، باسط ہیں اور مجھے امید ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس حال میں ملاقات کروں گا کہ تم میں سے کوئی بھی مجھے اس لیئے نہ ڈھونڈ رہا ہوگا کہ مجھ سے اس ظلم کا بدلہ لے جو میں نے اس کی عزت اور مال میں کیا ہو"۔

طبرانی بروایت حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ

۹۷۳۹..... فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ ہی پست کرتے اور بلند کرتے ہیں، اور مجھے امید ہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کروں گا کہ میں نے کسی پر ظلم نہ کیا ہوگا"۔مسند احمد، بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

جناب نبی کریم ﷺ نے یہ ارشاد اس وقت فرمایا جب ایک شخص نے درخواست کی کہ یا رسول اللہ! نرخ مقرر کردیجئے

۹۷۴۱..... فرمایا کہ "مجھے امید ہے کہ میں تم سے اس حال میں جدا ہوں گا کہ کوئی مجھے کسی کا بدلہ لینے کے لئے نہ ڈھونڈ رہا ہوگا"۔

ابن ماجہ بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۹۷۴۲..... فرمایا کہ "سنو! میں ضرور اللہ تعالیٰ سے ملاقات کروں گا قبل اس سے کہ کسی کو کسی کا مال اس کی رضامندی کے بغیر دیا جائے"۔

مسند ابی یعلی، ابن حبان، سعید بن منصور، بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

کہا کہ "آپ ﷺ نے یہ ارشاد اس وقت فرمایا جب لوگوں نے آپ ﷺ سے قیمتیں بڑھانے کی شکایت کی اور درخواست کی کہ آپ نرخ مقرر فرما دیجئے۔

۹۷۴۳..... فرمایا کہ "مہنگائی اور سستا پن اللہ تعالیٰ کے لشکروں میں سے دو لشکر ہیں، ایک کا نام "رغبت" اور دوسرے کا نام "رھبت" ہے جب اللہ تعالیٰ اسے مہنگا کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو تاجروں کے دلوں میں "رغبت" ڈال دیتے ہیں لہٰذا تاجر اس چیز میں رغبت (دلچسپی) کا اظہار کرتے ہیں اور روک لیتے ہیں، اور جب اللہ تعالیٰ کوئی چیز سستی کرنی چاہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ تاجروں کے دلوں میں "رھبت" ڈال دیتے ہیں چنانچہ وہ اس چیز کو اپنے ہاتھوں سے نکال دیتے ہیں"۔خطیب، رافعی، دیلمی عن عبداللہ بن المثنی عن عجمہ ثمامۃ عن جدانس رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... روک لینے سے مراد ذخیرہ اندوزی کرلینا یا مارکیٹ میں آنے سے روکنا ہے اور اپنے ہاتھوں سے نکال دینے سے مراد بازار میں مہیا کرنا ہے۔واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۹۷۴۴..... فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ مجھ سے ایسے طریقے کے بارے میں سوال نہ کریں گے جس کا انہوں نے مجھے حکم نہ دیا تھا اور میں نے تمہارے اندر شروع کردیا، لیکن اللہ سے اس کا فضل مانگو"۔طبرانی اور بغوی عن عبید بن نضلۃ

کہا کہ ایک سال لوگوں پر سختی اور تنگی آئی تو لوگوں نے آپ ﷺ سے درخواست کی کہ آپ نرخ مقرر فرمادیجئے تو اس کے جواب میں آپ

ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا"۔

۹۷۴۵.....فرمایا کہ"اللہ تعالیٰ جب کسی امت سے ناراض ہوجائیں تو ضرور ان کی قیمتیں بڑھا دیتے ہیں اور ان کے بازاروں کو مندا کردیتے ہیں اور اس امت میں بہت فساد ہونے لگتا ہے اور ان کے حکمران کا ظلم وستم سخت ہوجاتا ہے، تو اس وقت ان کے مالدار نیک صالح نہ ہوں گے، ان کے حکمران پاک دامن نہ ہوں گے اور ان کے فقیر نماز نہ پڑھتے ہوں گے"۔ابن النجار بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

چوتھا باب......سود کے بیان میں

اس میں دو فصلیں ہیں۔

پہلی فصل......سود سے ڈرانے کے بیان میں

۹۷۴۶.....فرمایا کہ"سود کھانے والا، اور کھلانے والا، اور سودی معاملے کو لکھنے والا، اور سودی معاملے پر گواہ بننے والے جب اس کو جان لیں، اور حسن وجمال کے لیے گودنے والی اور جس کو گودا گیا ہو، اور اس صدقہ کو کھانے والا جو کسی کے لئے رکھا ہوا اور ہجرت کے بعد مرتد ہونے والا اعرب (سب کے سب) قیامت کے دن محمد (ﷺ) کی زبان سے ملعون ہوں گے"۔نسائی بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۷۴۷.....فرمایا کہ"جب اللہ تعالیٰ کسی علاقے کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو ان میں سود ظاہر ہوجاتا ہے"۔

فردوس دیلمی بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۷۴۸.....فرمایا کہ"سود کے ستر دروازے ہیں، اور شرک بھی اسی طرح ہے"۔بزار بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۷۴۹.....فرمایا کہ"سود کے تہتر دروازے ہیں"۔ابن ماجہ بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۷۵۰.....فرمایا کہ"سود کے تہتر باب ہیں ان میں سے آسان ترین ایسا ہے جیسے کوئی اپنی ماں کے ساتھ نکاح کرے، اور سب سے بڑا سود کسی مسلمان آدمی کی ہتک عزت ہے"۔مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۷۵۱.....فرمایا کہ"سود کے (گناہ کے) ستر درجات ہیں ان میں سے آسان ترین (کمتر) یہ ہے کہ آدمی ماں کے ساتھ نکاح کرے"۔

ابن ماجہ بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۷۵۳.....فرمایا کہ"یقیناً سود کے درجات بہتر ہیں، کم ترین درجہ یہ ہے کہ کوئی شخص مسلمان ہوتے ہوئے اپنی ماں کے پاس آئے"۔

طبرانی بروایت حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ

۹۷۵۴.....فرمایا کہ"سود خواہ کتنا ہی زیادہ ہو مگر اس کا انجام اس کو کمی کی طرف لے جاتا ہے"۔

مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن مسعو رضی اللہ عنہ

۹۷۵۵.....فرمایا کہ سود کے بہتر (۷۲) باب ہیں ان میں سے کم ترین ایسا ہے جیسے کوئی شخص اپنی ماں کے ساتھ بدکاری کرے اور سودوں کا سود یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کی عزت کو بٹہ لگائے"۔طبرانی الاوسط بروایت حضرت براء رضی اللہ عنہ

۹۷۵۶.....فرمایا کہ"سود لینے والا اور دینے والا دونوں برابر ہیں"۔سنن دار قطنی، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۹۷۵۷.....فرمایا کہ"جانتے بوجھتے ہوئے سود کا ایک درھم کھالینا اللہ تعالیٰ کے نزدیک چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ سخت ہے"۔

مسند احمد، طبرانی، بروایت حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ

۹۷۵۸.....فرمایا کہ"سود کا ایک درھم چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ سخت ہے، اور جس گوشت کی نشوونما حرام سے ہوئی اس کے لئے آگ ہی زیادہ بہتر ہے"۔

آخری زمانہ میں سود عام ہو جائے گا

۹۷۵۹..... ''فرمایا کہ ''لوگوں پر ایک ایسا زمانہ بھی ضرور آئے گا کہ صرف سود خور ہی رہیں گے اور اگر کوئی سود نہ کھائے گا اس کو سود کا غبار ضرور پہنچے گا''۔

سنن ابی داؤد، ابن ماجه، مستدرک حاکم، سنن کبری بیهقی بروایت حضرت ابوهریره رضی الله عنه

۹۷۶۰..... فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ نے لعنت کی سود پر اور اس کے کھانے والے پر اور اس کے کھلانے والے پر اور اس کے (معاملے کے) لکھنے والے پر اور اس کے گواہ پر حالانکہ وہ اس کو جانتے بھی ہوں، اور ملانے والی پر اور ملوانے والی پر اور گودنے والی پر اور گودانے والی پر، اور اکھاڑنے والی پر اور اکھڑوانے والی پر''۔ طبرانی بروایت حضرت ابن مسعود رضی الله عنه

فائدہ:...... ملانے والی اور ملوانے والی ''الواصلة والمستوصلة'' کا ترجمہ ہے جس کا مطلب وہ عورت ہے جو اپنے بالوں میں دوسری عورت کے بال لگائے یا لگوائے اور غرض زیب وزینت ہو۔

اسی طرح ''اکھاڑنے والی اور اکھڑوانے والی ''النامصة والمتنمصة'' کا ترجمہ ہے اس سے مراد زیب وزینت کے لئے عورتوں کا اپنی پیشانی یا بھنوؤں پلکوں وغیرہ کے بال اکھاڑنا یا اکھڑوانا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۷۶۱..... فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ نے سود کھانے والے، کھلانے والے، لکھنے والے اور سودی معاملے میں گواہ بننے والے پر لعنت فرمائی ہے''۔

مسند احمد، ابوداؤد، ابن ماجه، ترمذی بروایت حضرت ابن مسعود رضی الله عنه

۹۷۶۲..... فرمایا کہ ''مجھے معراج کی رات ایک ایسی قوم کے پاس لایا گیا، ان کے پیٹ گھروں کی مانند تھے جن میں سانپ تھے اور ان کے پیٹوں کے باہر سے دکھائی دے رہے تھے، میں نے پوچھا، اے جبرئیل یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کیا، یہ سود خور ہیں''۔

ابن ماجه بروایت حضرت ابوهریره رضی الله عنه

سودی معاملہ کرنے والوں پر لعنت

۹۷۶۳..... فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ نے سود کھانے والے اور کھلانے والے اس کے لکھنے والے اور اس پر بننے والے دونوں گواہوں پر لعنت کی ہے، وہ سب اس میں برابر ہیں''۔ مسند احمد، مسلم، نسائی، بروایت حضرت جابر رضی الله عنه

۹۷۶۴..... فرمایا کہ ''کسی قوم میں سود اور زنا ظاہر نہیں ہوا مگر یہ کہ انہوں نے اپنے خلاف اللہ کی پکڑ کو حلال کر لیا''۔

مسند احمد، بروایت حضرت ابن مسعود رضی الله عنه

۹۷۶۵..... فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے سود خور پر اور سود کھلانے والے پر اور سودی معاملہ لکھنے والے پر اور صدقہ نہ دینے والے پر''۔

مسند احمد، نسائی بروایت حضرت علی رضی الله عنه

۹۷۶۶..... فرمایا کہ ''کوئی قوم ایسی نہیں جس میں سود ظاہر ہو اور قحط سالی نہ آئے، اور کوئی قوم ایسی نہیں جس میں رشوت ہو اور رعب میں نہ پکڑے گئے ہوں۔ مسند احمد بروایت حضرت عمرو بن العاص رضی الله عنه

فائدہ:...... رعب میں پکڑے جانے سے مراد یہ ہے کہ رشوت کا لین دین کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کے علاوہ دیگر ہر چیز کا ڈر اور خوف مسلط کر دیا جاتا ہے جس کی وجہ سے وہ زندگی کے ہر معاملے میں گویا مفلوج ہو کر رہ جاتے ہیں خواہ بظاہر وہ کتنے ہی طاقتور اور اثر ورسوخ والے ہی کیوں نہ ہوں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

تکملہ

فرمایا کہ "سود کے ستر درجے ہیں ان میں سے کم ترین کسی شخص کا اپنی ماں کے ساتھ زنا کرنا ہے"۔
ابن جریر بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۷۶۸..... فرمایا کہ "سود کے تہتر شعبے ہیں اور شرک بھی اسی طرح ہے"۔ ابن جریر بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۷۶۹..... فرمایا کہ "سود کے ستر شعبے ہیں اور ان میں سے آسان ترین کسی شخص کا اپنی ماں سے نکاح کرنا ہے، اور سودوں کا سود کسی مسلمان کی ہتک عزت ہے"۔ ابن الدنیافی ذم الغیبة اور ابن جریر بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۷۷۰..... فرمایا کہ "سود کے ستر باب ہیں اور ان میں سے کم ترین اس شخص کی طرح ہے جو اپنی ماں کے ساتھ زنا کرے"۔
سنن کبری بیھقی بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۷۷۱..... فرمایا کہ "سود کے اکہتر باب ہیں یا فرمایا تہتر شعبے ہیں اور ان میں سے ہلکا ترین کسی شخص کا اپنی ماں کے ساتھ زنا کرنا ہے، اور بے شک سودوں کا سود کسی شخص کا اپنے مسلمان بھائی کی عزت کے درپے ہونا ہے"۔ مصنف عبدالرزاق عن رجل من الانصار

۹۷۷۲..... فرمایا کہ "بے شک سود کے ستر شعبے ہیں، ان میں سے کم ترین کسی شخص کا اپنی ماں کے ساتھ زنا کرنے کی طرح ہے، بے شک سودوں کا سود کسی شخص کا اپنے مسلمان بھائی کی عزت کے درپے ہونا ہے"۔ سنن کبری بیھقی

۹۷۷۳..... فرمایا کہ "بے شک ایک شخص کو سود سے جو گناہ پہنچتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ بڑا ہے جو کوئی شخص زنا کرتا ہو اور بے شک سودوں کا سود کسی مسلمان آدمی کی ہتک عزت ہے"۔ سنن کبری، بیھقی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۹۷۷۴..... فرمایا کہ "معراج کی رات میں نے ایک آدمی کو دیکھا وہ ایک نہر میں تیر رہا تھا اور اس کے منہ میں پتھر ڈالے جا رہے تھے، میں نے پوچھا کہ کون ہے؟ تو بتایا گیا کہ یہ سود خور ہے"۔ سنن کبری بیھقی بروایت حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ

۹۷۷۵..... فرمایا کہ "جس نے سود کا ایک درھم کھایا تو وہ تینتیس مرتبہ زنا کرنے کی طرح ہے"۔
ابن عساکر عن محمد بن حمیر عن ابراھیم بن ابی عیلہ عن عکرمة عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۷۷۶..... فرمایا کہ "یقیناً سود کا ایک درھم اللہ تعالیٰ کے نزدیک پینتیس مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ بڑا جرم ہے اور سب سے بڑا سود کسی مسلمان شخص کی عزت کو حلال سمجھنا ہے"۔ الحاکم فی الکنی بروایت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ

۹۷۷۷..... فرمایا کہ "یقیناً ایک سودی درھم جو کسی آدمی کو ملتا ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک کسی مسلمان کے تینتیس (۳۳) مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ بڑا ہے"۔ طبرانی بروایت حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ

۹۷۷۸..... فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے سود کھانے والے اور کھلانے والے پر لعنت کی ہے"۔
مسلم بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور طبرانی بروایت حضرت جندب رضی اللہ عنہ

۹۷۷۹..... فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے سود کھانے والے اور کھلانے والے، لکھنے والے اور گواہ بننے والے، اپنے بالوں میں دوسری عورت کے بال لگانے والی اور لگوانے والی، صدقہ روکنے والے اور حلالہ کرنے والے اور جس کے لئے حلالہ کیا گیا ہے، سب پر لعنت کی ہے"۔
سنن کبری بیھقی بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۹۷۸۰..... فرمایا کہ "خواہ لینے والا ہو یا دینے والا سود میں دونوں برابر ہیں"۔ مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۹۷۸۱..... فرمایا کہ "کسی قوم میں سود اور زنا ظاہر نہیں ہوا مگر یہ کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی گرفت کو اپنے لئے حلال کر لیا"۔
مسند احمد، اور ابن جریر بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۷۸۲...... فرمایا کہ ”سود خواہ کتنا ہی زیادہ کیوں نہ ہو، انجام کار کمی کی طرف ہی جاتا ہے“۔ مسند احمد، طبرانی بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ
۹۷۸۳...... فرمایا کہ ”کسی کا سود خواہ کتنا ہی زیادہ کیوں نہ ہو اس کا انجام کمی ہی کی طرف لے جاتا ہے“۔

مستدرک حاکم، سنن کبری بیھقی بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۷۸۴...... فرمایا کہ ”سود (خواہ) کتنا ہی زیادہ ہو مگر اس کا انجام اسے کمی کی طرف ہی لے جاتا ہے“۔

طبرانی بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۷۸۵...... ”فرمایا کہ ”بے شک لوگوں پر ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا کہ ان میں سود خور کے علاوہ کوئی نہ بچے گا، لہٰذا جو کوئی سود نہ کھائے گا تو اس کو سود کا غبار ضرور پہنچے گا“۔ ابن النجار بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ
۹۷۸۶...... فرمایا کہ ”لوگوں پر ایک ایسا زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگ سود کھائیں گے، لہٰذا اگر کوئی سود نہیں کھائے گا تو اس کو اس کا غبار ضرور پہنچے گا“۔

مسند احمد، ابن النجار بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

دوسری فصل...... سود کے احکام کے بیان میں

۹۷۸۷...... ”فرمایا کہ ”سونے کو سونے کے بدلے اور چاندی کو چاندی کے بدلے نہ بیچو لیکن یہ ہے کہ (اگر) دونوں کا وزن برابر ہو، ایک جیسے ہوں بالکل برابر ہوں“۔ مسند احمد، مسلم بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ
۹۷۸۸...... فرمایا کہ ”سونے کو سونے کے بدلے نہ بیچو لیکن بالکل برابر (مقدار میں) اور چاندی کو چاندی کے بدلے نہ بیچو لیکن بالکل برابر اور سونے کو چاندی کے بدلے اور چاندی کو سونے کے بدلے جیسے چاہو بیچو“۔ بخاری بروایت حضرت ابوبکرۃ رضی اللہ عنہ
فائدہ:...... سونے کو سونے کے بدلے نہ بیچنے کا مطلب یہ ہے کہ ایسا نہ ہو کہ سونا ہی بطور کرنسی استعمال ہو رہا ہو یعنی قیمت اور دوسری طرف سونا ہی مال برائے فروخت ہو، اور اگر ایسی صورت ہو یعنی بیچا بھی سونا جارہا ہو اور اس کی ادا کی جانے والی قیمت بھی سونے ہی کی شکل میں ہو تو یہ اسی صورت میں جائز ہے جب دونوں طرف مقدار برابر ہو، یعنی اگر ایک شخص ۱۰ گرام سونا خریدتا ہے تو ضروری ہے کہ وہ سونا جو خریدے جانے والے سونے کی قیمت کے طور پر ادا کیا جارہا ہے وہ بھی دس گرام ہی ہو، اگر کم یا زیادہ ہوگا تو سود ہوگا اور یہ حرام ہے۔
چاندی کے بدلے چاندی کی خرید فروخت میں بھی یہی صورت ہے البتہ اگر سونے کے بدلے چاندی یا چاندی کے بدلے سونے کی خرید و فروخت کی جارہی ہو تو خواہ دونوں طرف مقدار برابر ہو یا کم زیادہ یہ جائز ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)
۹۷۸۹...... فرمایا کہ ”سونے کے بدلے سونا نہ بیچو مگر یہ کہ بالکل برابر سرابر اور اس کے بعض حصے کو بعض پر زیادہ نہ کرو اور نہ چاندی کو چاندی کے بدلے بیچو مگر یہ کہ بالکل برابر سرابر اور اس کے بعض حصے کو بعض پر زیادہ نہ کرو اور اس میں سے کچھ کسی غائب کو موجود کے ہاتھ نہ بیچو۔

مسند احمد، متفق علیہ بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۹۷۹۰...... فرمایا کہ ”سونے کو سونے کے بدلے نہ بیچو مگر ہم وزن کر کے“۔ سنن ابی داؤد بروایت حضرت فضالۃ بن عبید رضی اللہ عنہ
۹۷۹۱...... فرمایا کہ ایک دینار کو دو دیناروں کے بدلے نہ بیچو اور نہ ہی ایک درھم کو دو درھموں کے بدلے بیچو“۔

مسلم بروایت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... کیونکہ دینار دراصل سونے کے سکے کو کہتے ہیں اور درھم چاندی کے سکے کو کہتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب (مترجم)
۹۷۹۲...... فرمایا کہ ”سونا سونے کے بدلے برابر سرابر، چاندی چاندی کے برابر سرابر، کھجور کھجور کے بدلے برابر سرابر، گندم گندم کے بدلے برابر سرابر، اور نمک نمک کے بدلے برابر سرابر اور جو جو کے بدلے برابر سرابر بیچو، لہٰذا اگر کسی نے مقدار بڑھائی یا اضافہ چاہا تو اس نے سود لیا، سونے کو چاندی کے بدلے جیسے چاہو بیچو لیکن دست بدست اور کھجور کو جو کے بدلے بیچو جیسے چاہو لیکن دست بہ دست“۔

ترمذی بروایت حضرت عبادۃ ابن الصامت رضی اللہ عنہ

فائدہ:......دست بدست سے مراد یہ ہے کہ جب دونوں طرف جنس مختلف ہوتو مقدار بھی مختلف ہوسکتی ہے خواہ کم یا زیادہ لیکن ہاتھ در ہاتھ ہونا ضروری ہے، یعنی اسی وقت لینا اور اسی وقت دینا، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

سونے کو آپس میں زیادتی کر کے فروخت کرنا سود ہے

۹۷۹۳.....فرمایا کہ "سونے کے بدلے سونا ایک ہی مقدار وزن کے ساتھ برابر سرابر، چاندی کے بدلے چاندی ایک ہی مقدار وزن کے ساتھ برابر سرابر، پھر اگر کسی نے اضافہ کیا یا کروانا چاہا تو وہ سود ہے"۔ مسند احمد، مسلم، نسائی بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۷۹۴.....فرمایا کہ "سونے کے بدلے سونا اس کی ڈلی اور اس کا اصل، اور چاندی کے بدلے چاندی اس کی ڈلی اور اس کا اصل، گندم کے بدلے گندم دو مد کے بدلے دو مد، کھجور کے بدلے کھجور دو مد کے بدلے دو مد، نمک کے بدلے نمک دو مد کے بدلے دو مد پھر اگر کسی نے اضافہ کیا یا کروانا چاہا تو اس نے سود لیا، اور سونے کو چاندی کے بدلے اور چاندی کو سونے کے بدلے بیچنے میں کوئی حرج نہیں خواہ چاندی زیادہ ہو لیکن دست بدست ہو، رہا ادھار تو وہ جائز نہیں، اور گندم کو جو کے بدلے میں بیچنے میں کوئی حرج نہیں

ابو داؤد، نسائی، عن عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ

فائدہ:......یعنی ان چیزوں میں ادھار خرید و فروخت جائز نہیں، اور مد ایک وزن ہے جو اڑسٹھ تولے اور تین ماشہ کے برابر ہوتا ہے (دیکھیں بہشتی زیور حصہ ص ۱۴) اس سلسلے میں حضرت مولانا مفتی شفیع عثمانی صاحب کا رسالہ اوزان شرعیہ دیکھنا بھی بہت مناسب ہوگا"۔

اور یہ جو فرمایا کہ دو مد کے بدلے دو مد تو اس سے یہ مراد نہیں کہ اس سے کم یا زیادہ خرید و فروخت نہیں ہوسکتی بلکہ مراد یہ ہے کہ اگر ایک اگر چار ہو تو دوسرا بھی چار، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۷۹۵.....فرمایا کہ "چاندی کے بدلے چاندی، سونے کے بدلے سونا جو کے بدلے جو اور گندم کے بدلے گندم برابر سرابر"۔

ابن ماجہ بروایت حضرت فضالۃ بن عبید رضی اللہ عنہ

۹۷۹۷.....فرمایا کہ اگر "سونے کے بدلے سونا نہ خریدو مگر دست بدست، ان کے درمیان نہ کوئی اضافہ ہوگا نہ کوئی مہلت"۔

ابن ماجہ بروایت حضرت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ

۹۷۹۸.....فرمایا کہ جب تو چاندی کے بدلے سونا بیچے تو اپنے ساتھی سے جدا مت ہو اس حال میں کہ تیرے اور اس کے درمیان ہو"۔

مسند احمد، نسائی، طیالسی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۷۹۹..... جناب نبی کریم ﷺ نے سونے کو چاندی کے بدلے ادھار پر بیچنے سے منع فرمایا۔

مسند احمد متفق علیہ نسائی، بروایت حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہ

۹۸۰۰.....فرمایا کہ "ایسا نہ کرو، مجموعہ کو دراھم کے بدلے بیچو پھر دراھم دے کر جنیب خریدلو"۔

متفق علیہ، نسائی بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

جنیب سے مراد کھجوریں ہیں۔

۹۸۰۱.....فرمایا کہ "جو لین دین دست بدست ہو اس میں سود نہیں"۔

مسند احمد، متفق علیہ، نسائی، ابن ماجہ، بروایت حضرت اسامۃ بن زید رضی اللہ عنہ

۹۸۰۲.....فرمایا کہ "ایک صاع دو صاع کے بدلے نہ بیچو اور نہ دو درھم ایک درھم کے بدلے بیچو"۔

متفق علیہ، نسائی بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۹۸۰۳.....فرمایا کہ "کھجور کے دو صاع ایک صاع کے بدلے (نہ بیچو) اور نہ گندم کے دو صاع ایک صاع کے بدلے اور نہ دو درھم ایک درھم

کے بدلے"۔نسائی، ابن حبان

۹۸۰۴ فرمایا کہ" کھجوروں کا ایک صاع دو صاع بدلہ بننے کی صلاحیت نہیں رکھتا اور نہ ایک درھم دو درھموں کے بدلے میں، (بلکہ) ایک درھم ایک ہی درھم کے بدلے بکے گا، اور ایک دینار ایک ہی دینار کے بدلے بکے گا اور ان دونوں کے درمیان کوئی فضل نہ ہوگا مگر یہ کہ باعتبار وزن کے"۔ابن ماجه بروایت حضرت ابوسعید رضی الله عنه

۹۸۰۵ فرمایا کہ" کھانے کے بدلے کھانا برابر سرابر"۔مسند احمد، مسلم، حضرت عبدا لله بن عمر رضی الله عنه

۹۸۰۶ جناب نبی کریم ﷺ نے کھجور کے بدلے کھجور کو ناپ کر بیچنے سے منع فرمایا"۔

متفق علیه سنن ابی داؤد بروایت حضرت سهل بن حثمة رضی الله عنه

۹۸۰۷ آپ ﷺ نے کھجور کے بدلے کھجور کو ناپ کر (کیل سے) بیچنے سے اور انگور کو کشمش سے ناپ کر اور کھیتی کو گندم کے بدلے ناپ کر بیچنے سے منع فرمایا"۔ابو داؤد. بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۹۸۰۸ فرمایا کہ" کھجور کے بدلے کھجور، گندم کے بدلے گندم، جو کے بدلے جو، نمک کے بدلے نمک برابر سرابر، دست بدست، پھر اگر کسی نے اضافہ کیا یا کروانا چاہا تو اس نے سود لیا ہاں مگر یہ کہ رنگ مختلف ہوں"۔مسند احمد، مسلم، نسائی بروایت حضرت ابوهریره رضی الله عنه

۹۸۰۹ فرمایا کہ" گندم کو جو کے بدلے دو بمقابلہ ایک کے بدلے دست بدست بیچنے میں کوئی حرج نہیں۔

طبرانی بروایت عبادة رضی الله عنه

۹۸۱۰ فرمایا کہ" سود تو صرف ادھار میں ہی ہے"۔مسند احمد، مسلم، نسائی، ابن ماجه بروایت حضرت اسامة بن زید رضی الله عنه

۹۸۱۱ فرمایا کہ" حبل الحبلة کی بیع میں ادھار سود ہے"۔مسند احمد، مسلم، نسائی بروایت حضرت ابن عباس رضی الله عنه

۹۸۱۲ فرمایا کہ" ایک جانور کو دو جانوروں کے بدلے دست بدست بیچنے میں کوئی حرج نہیں۔

مسند احمد، ابن ماجه بروایت حضرت جابر رضی الله عنه

تکملہ

۹۸۱۳ فرمایا کہ" سود ادھار میں ہے"۔طبرانی، مسلم، حمیدی بروایت حضرت اسامة بن زید رضی الله عنه

۹۸۱۴ فرمایا کہ" سود نہیں ہے مگر ادھار یا چھوٹ دینے میں"۔بروایت حضرت اسامة بن زید رضی الله عنه

۹۸۱۶ فرمایا کہ" نہیں ہے سود مگر قرض میں"۔طبرانی بروایت حضرت اسامة بن زید رضی الله عنه

۹۸۱۷ فرمایا کہ" نہیں ہے سود مگر مضامین، ملاقیح اور حبل الحبله میں"۔

ابوبکر بن ابی داؤد وفی جزء میں حدیثه بروایت حضرت ابوهریره رضی الله عنه

۹۸۱۸ "فرمایا کہ" جو اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو وہ ہرگز سونے کے بدلے سونا نہ خریدے مگر ہم وزن مقدار میں اور قیدی عورتوں میں سے ثیبہ عورت سے اس وقت تک نکاح نہ کرے جب تک وہ حیض سے پاک نہ ہو جائے"۔

مسند احمد، طحاوی بروایت حضرت رویفع بن ثابت رضی الله عنه

۹۸۱۹ فرمایا کہ" سونا سونے کے بدلے ہم وزن مقدار میں"۔طبرانی بروایت حضرت فضالة بن عبید رضی الله عنه

۹۸۲۰ فرمایا کہ" سونا سونے کے بدلے اور چاندی چاندی کے بدلے ہم وزن مقدار میں، پھر اگر کسی نے اضافہ کیا یا اضافہ کروانا چاہا تو تحقیق اس نے سود لیا"۔ابن عباس عن بعض امهات المؤمنین رضی الله عنهن

۹۸۲۱ فرمایا کہ" سونے کے بدلے سونا ہم وزن مقدار میں اور چاندی کے بدلے چاندی ہم وزن مقدار میں، اضافہ اور اضافہ کرنے والا

(دونوں) آگ میں ڈالے جائیں گے"۔عبدبن حمید بروایت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

۹۸۲۲.....فرمایا کہ"سونے کے بدلے سونا اور چاندی کے بدلے چاندی، ہم مقدار، عین (اصل) کے بدلے عین، ہم وزن، پھر اگر کسی نے اضافہ کیا یا کروایا تو تحقیق سود لیا"۔ طبرانی بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ حضرت ابوسعید اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم

۹۸۲۳..... فرمایا کہ"سونے کو سونے کے بدلے نہ بیچو مگر ہم وزن مقدار میں"۔مسلم، ابی داؤد، بروایت حضرت فضالۃ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ

۹۸۲۴.....فرمایا کہ"مجھے یقینی اطلاع ملی ہے کہ تم مثقال کو نصف کا (آدھے) یا دوتہائی کے بدلے بیچتے ہو، تو اس کی تو کوئی گنجائش نہیں، بلکہ مثقال کے بدلے مثقال ہی ہوگا، اور وزن کے بدلے اتنا ہی وزن"۔

طحاوی، طبرانی، سنن سعید ابن منصور بروایت حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ

فائدہ:......مثقال چار ماشہ اور چار رتی کے برابر ہوتا ہے۔دیکھیں بہشتی زیور نواں حصہ ۴۱ واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۹۸۲۵.....فرمایا کہ"مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم (ایک) مثقال کو نصف یا دوتہائی کے بدلے بیچتے ہو، مثقال میں اس کی گنجائش نہیں مگر مثقال ہی کے ساتھ اور چاندی کے بدلے چاندی"۔ابن قانع بروایت حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ

۹۸۲۶.....فرمایا کہ"ایک دینار کو دو دیناروں کے بدلے نہ لو اور نہ ایک درھم کو دو درھموں کے بدلے اور نہ ہی ایک صاع کو دو صاع کے بدلے، بے شک میں تمہارے بارے میں سود سے ڈرتا ہوں"۔طبرانی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ:......تمہارے بارے میں سود سے ڈرتا ہوں سے مراد یہ ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم لوگ لاعلمی میں کسی سودی معاملے میں مبتلا ہو جاؤ، واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۹۸۲۷.....فرمایا کہ"سونے کو سونے کے بدلے نہ بیچو مگر برابر سرابر، اور اس کے بعض حصے کو بعض پر زیادہ نہ کرو اور نہ ہی چاندی کو چاندی کے بدلے بیچو مگر برابر سرابر اور اس کے بعض حصے کو بعض پر زیادہ نہ کرو اور ان (چیزوں) میں سے کسی غائب کو موجود کے بدلے نہ بیچو"۔مصنف عبدالرزاق میں یہ اضافہ ہے کہ"پھر اگر کسی نے اضافہ کیا یا کروانا چاہا تو تحقیق اس نے سود لیا"۔

مالک، مصنف عبدالرزاق، مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۹۸۲۸.....فرمایا کہ"دینار پر دینار کا اضافہ نہ کرو"۔طحاوی بروایت حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ

۹۸۲۹.....فرمایا کہ"ایک دینار کو دو دیناروں کے بدلے نہ بیچو اور نہ ایک درھم کو دو درھموں کے بدلے بیچو اور نہ ایک صاع کو دو صاع کے بدلے بیچو، کیونکہ مجھے تمہارے بارے میں سود کا خوف ہے۔

عرض کیا گیا، یارسول اللہ! ایک شخص ایک گھوڑے کو زیادہ گھوڑوں کے بدلے اور نجیبی اونٹ کو اور اونٹوں کے بدلے بیچتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر خرید وفروخت دست بدست ہے تو کوئی حرج نہیں"۔مسند احمد بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۸۳۰.....فرمایا کہ"اگر دست بدست ہو تو کوئی حرج نہیں اور اگر ادھار ہو تو گنجائش نہیں"۔

بخاری بروایت حضرت براء بن عازب اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہما

۹۸۳۱.....فرمایا کہ"پہلے بعض کو بعض سے الگ الگ کرلو پھر بیچو"۔نسائی بروایت حضرت فضالۃ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ

فرماتے ہیں کہ جنگ خیبر کے دن ایک ہار ملا جس میں سونا اور جواہرات لگے ہوا تھا، میں نے اسے بیچنے کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے مذکور بالا ارشاد فرمایا"۔

۹۸۳۲.....فرمایا کہ"سونے کے بدلے نہ بیچا جائے یہاں تک کہ جُدا کرلیا جائے"۔

حضرت فضالۃ بن عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ۱۲ دینار میں ایک ہار خریدا جس میں سونا اور جواہرات تھے، میں نے جب رسول اللہ ﷺ کو اطلاع دی تو آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا"۔ترمذی حسن صحیح طبرانی بروایت حضرت فضالۃ بن عبید رضی اللہ عنہ

۹۸۳۳.....فرمایا کہ"اس طرح مت بیچو، (بلکہ) جواہرات کو الگ اور سونے کو الگ بیچو"۔طبرانی بروایت حضرت فضالۃ بن عبید رضی اللہ عنہ

۹۸۳۴ فرمایا کہ "سونے کے بدلے سونا، چاندی کے بدلے چاندی، گندم کے بدلے گندم، جو کے بدلے جو، کھجور کے بدلے کھجور، نمک کے بدلے نمک ایک جیسی مقدار میں برابر سرابر، دست بدست، اور جب یہ چیزیں ایک دوسرے سے مختلف ہوں تو جیسے چاہو، بیچو اگر دست بدست ہو"۔

مسند احمد، مصنف ابن ابی شیبہ، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ بروایت حضرت عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ

۹۸۳۵..... فرمایا کہ "سونے کے بدلے سونا ہم وزن مقدار میں، برابر سرابر، ڈلی بھی اور اصل بھی، پھر اگر کسی نے اضافہ کیا یا کروایا تو تحقیق سود لیا، اور جو کے بدلے جو، کھجور کے بدلے کھجور، نمک کے بدلے نمک برابر سرابر پھر اگر کسی نے اضافہ کروایا تو تحقیق سود لیا"۔

طبرانی بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۹۸۳۶..... فرمایا کہ "چاندی کے بدلے چاندی اور سونے کے بدلے سونا، کھجور کے بدلے کھجور، گندم کے بدلے گندم جو کے بدلے جو، نمک کے بدلے نمک اصل کے بدلے اصل، اور فرمایا کہ چاندی کے بدلے دینار میں کوئی حرج نہیں دو کے بدلے ایک دست بدست، گندم اور جو میں کوئی حرج نہیں" دو کے بدلے ایک، اور جو کے بدلے نمک میں بھی کوئی حرج نہیں دو کے بدلے ایک دست بدست"۔

طبرانی بروایت حضرت انس و حضرت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ

خلاف جنس میں سود نہ ہونا

۹۸۳۷..... فرمایا کہ "چاندی کو سونے کے بدلے بیچو جیسے چاہو اور سونے کو چاندی کے بدلے جیسے چاہو"۔ طبرانی بروایت حضرت ابوبکرۃ رضی اللہ عنہ

۹۸۳۸..... فرمایا کہ "کھجوروں کے ایک صاع کو دو صاع کے بدلے بیچنے کی گنجائش نہیں، نہ ایک درھم کو دو درھم کے بدلے بیچنے کی نہ دینار کو دو دیناروں کے بدلے بیچنے کی اور ان میں کوئی فضل نہیں مگر باعتبار وزن کے"۔ ابن ماجہ بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۹۸۳۹..... فرمایا کہ "کھجور کے بدلے کھجور، گندم کے بدلے گندم، جو کے بدلے جو، اور سونے کے بدلے سونا اور چاندی کے بدلے چاندی دست بدست، اصل کے بدلے اصل، برابر سرابر، پھر اگر کسی نے اضافہ کیا تو سود ہے"۔ مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۹۸۴۰..... کھجور کے بدلے کھجور برابر سرابر، گندم کے بدلے گندم برابر سرابر، ہم وزن اور چاندی کے بدلے چاندی برابر سرابر، ہم وزن اور جتنا بھی اضافہ ہو تو وہ سود ہے"۔ طبرانی بروایت حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ

۹۸۴۱..... فرمایا کہ "ٹھہرو تم نے تو سود لے لیا اپنی بیع واپس کرو، پھر کھجور کو سونے یا چاندی یا گندم کے بدلے بیچو اور پھر اس سے کھجور خریدو، کھجور کے بدلے کھجور برابر سرابر، گندم کے بدلے گندم برابر سرابر اور سونے کے بدلے سونا ہم وزن، اور چاندی کے بدلے چاندی ہم وزن، جب دونوں انواع ایک دوسرے سے مختلف ہو جائیں تو پھر کوئی حرج نہیں، ایک کے بدلے دس بھی ہو سکتے ہیں"۔

طبرانی بروایت حضرت عمر بن الخطاب اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما

فرماتے ہیں کہ میرے پاس تھوڑی سی کھجور تھی میں اس کو لے کر بازار پہنچا اور دو صاع کو ایک صاع کے بدلے بیچا اور رسول اللہ ﷺ کو اطلاع دی تو آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا"۔

۹۸۴۲..... فرمایا کہ "تم نے دو گنا لے لیا، تو نے سودی معاملہ کر لیا، اس کے قریب بھی مت جاؤ، جب تمہاری کھجوروں میں سے کچھ کھجوریں بڑھ جائیں تو ان کو بیچ دو پھر اس سے وہ کھجوریں خرید لو جو تم چاہتے ہو"۔ مسند ابی یعلی بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۹۸۴۳..... فرمایا کہ "جو وزن کیا جائے (سو) برابر سرابر (یعنی) جب دونوں طرف نوع ایک ہی ہو، اور اگر ناپا جائے تو وہ بھی اسی طرح، اور جب دونوں طرف انواع مختلف ہو جائیں تو کوئی حرج نہیں"۔ متفق علیہ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۹۸۴۴..... فرمایا کہ "ہاتھ در ہاتھ گندم کو جو کے بدلے بیچنے میں کوئی حرج نہیں اور جو افضل ہے اور اس میں ادھار کی گنجائش نہیں"۔

طبرانی بروایت حضرت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ

۹۸۴۵.... فرمایا کہ "پیمانہ تو اھل مدینہ کا ہے اور وزن اہل مکہ کا"۔

متفق علیہ بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور مصنف عبدالرزاق عن عطار مرسلاً

۹۸۴۶.... فرمایا کہ "پیمانہ تو اھل مکہ کا ہے اور میزان اھل مدینہ کا"۔متفق علیہ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور فرمایا کہ پہلی روایت لفظاً اور سند کے اعتبار سے زیادہ صحیح ہے۔طبرانی بروایت طاؤس مرسلاً

۹۸۴۷.... فرمایا کہ "میزان تو اھل مکہ کا میزان ہے اور پیمانہ اھل مدینہ کا"۔مصنف علیہ بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

کتاب البیوع افعال کے بارے میں

باب کمائی کے بیان میں...... "کمائی کی فضیلت"

۹۸۴۸.... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "اگر یہ خرید وفروخت نہ ہوتی تو تم لوگوں سے بھیک مانگ رہے ہوتے"۔مصنف ابن ابی شیبہ

۹۸۴۹.... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی خاطر تم پر تین طرح کا سفر فرض کیا گیا ہے۔

۱.... حج کا سفر۔ ۲.... عمرہ کا سفر۔ ۳.... جہاد کا سفر۔

اور کوئی شخص اپنے مال کے ساتھ ان راستوں میں سے کسی راستے میں سفر کرتا ہے۔ یہ کہتے ہوئے کہ (میں) اپنے مال سے اللہ کا فضل تلاش کروں یہ میرے لئے زیادہ پسندیدہ ہے اس سے کہ میں اپنے بستر پر مرجاؤں" اور اگر میں یہ کہوں کہ یہ شہادت ہے تو میرا خیال ہے کہ یہ شہادت ہی ہے"۔مصنف ابن ابی شیبہ

۹۸۵۰.... حضرت بکر بن عبداللہ المزنی سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ذریعہ آمدنی جس میں کچھ گھٹیا پن ہو وہ لوگوں سے بھیک مانگنے سے بہتر ہے۔وکیع

۹۸۵۱.... حضرت عبدالرحمن بن غنم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا آپ فرمارہے تھے کہ حضرت داؤد علیہ السلام صراف (سونے) کا کام کرتے تھے اور اپنے ہاتھ سے کما کر کھاتے تھے۔ابن اسحق فی المستداء

۹۸۵۲.... نافع سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ "ایک مرتبہ ایک طاقتور جوان مسجد میں داخل ہوا اور اس کے ہاتھ میں پھاوڑا، کدال وغیرہ تھا اور وہ پکار رہا تھا کہ اللہ کی رضا کی خاطر کون میری مدد کرے گا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو بلالیا اور کہنے لگے، کوئی ہے جو اجرت پر اس شخص کو مجھ سے لے لے؟ یہ اس کی زمین میں کام کرے گا، انصار میں سے ایک آدمی بولا، اے امیر المؤمنین! میں اسے اجرت پر رکھنے کے لئے تیار ہوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ مہینے میں اس کو کتنی اجرت دو گے؟ انصاری نے کہا کہ اتنی اور اتنی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کو لے جا، وہ انصاری اس نوجوان کو ساتھ لے گیا اور وہ نوجوان اس انصاری کی زمین میں کام کرنے لگا۔

کچھ عرصہ بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس انصاری سے پوچھا کہ ہمارے فلاں صاحب نے کیا کیا؟ انصاری نے کہا کہ اے امیر المؤمنین وہ صالح آدمی ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کو بھی بلالاؤ اور اس کو جو اجرت دینی ہے وہ بھی لے آؤ چنانچہ وہ انصاری اس نوجوان کو اور دراھم کی ایک تھیلی لے آئے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ (تھیلی) لے لو اور چاہو تو جہاد پر چلے جاؤ اور چاہو تو ایسے ہی بیٹھے رہو"۔سنن کبریٰ بیہقی

۹۸۵۳.... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ "اگر میری موت جہاد میں نہ آئے تو میں یہ پسند کروں گا کہ میری موت آئے اور میں اپنے دونوں کجاووں کے درمیان اللہ کا فضل اور رزق تلاش کر رہا ہوں (پھر) انھوں نے یہ آیت تلاوت فرمائی، اور دوسرے لوگ وہ جو زمین میں چل پھر کر اپنا رزق تلاش کرتے ہیں۔المرسل، سنن سعید بن منصور عبدبن حمید، ابن المنذر بیہقی

۹۸۵۴ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ "میں ایک شخص کو دیکھتا ہوں اور وہ مجھے اچھا لگتا ہے، جب میں پوچھتا ہوں کہ اس کو کوئی ہنر وغیرہ آتا ہے؟ اور لوگ کہتے ہیں کہ نہیں، تو وہ میری نظروں سے گر جاتا ہے۔ دینوری

۹۸۵۵ ... حضرت حارث بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ سب سے پاکیزہ کام کون سا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ سب سے پاکیزہ کام کسی شخص کا خود اپنے ہاتھ سے کمانا ہے اور ہر وہ بیع جس میں جھوٹ اور خیانت نہ ہو۔ العصمی

۹۸۵۶ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کون سی کمائی افضل ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کسی شخص کا اپنے ہاتھ سے کمانا اور ہر وہ بیع جو جھوٹ اور خیانت سے خالی ہو"۔ طبرانی

۹۸۵۷ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ سب سے پاک کمائی کون سی ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کسی شخص کا اپنے ہاتھ سے کمانا اور ہر وہ بیع جس میں جھوٹ اور خیانت نہ ہو۔ ابن عساکر

حرام کے متعلق ضمیمہ

۹۸۵۸ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کی مسند سے ابوداؤد الاحمری روایت فرماتے ہیں کہ مدائن میں ہمارے سامنے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے خطاب فرمانا شروع کیا اور فرمایا کہ اے لوگو! تم اپنے غلاموں کو گم پاتے ہو، اور جان لو کہ وہ اپنے مال و اسباب کے ساتھ تمہارے پاس کہاں سے آتے ہیں، سو بے شک کوئی بھی گوشت جس کی نشوونما حرام سے ہوئی ہو وہ کبھی جنت میں داخل نہ ہو سکے گا اور جان لو شراب بیچنے والا اور خریدنے والا اور رکھنے والا اس کو کھانے والے کی طرح ہیں"۔ مصنف عبدالرزاق

کمانے کے آداب

۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ کوئی شخص ایسا نہیں جس کا کوئی نقش قدم ہو اور وہ اسے نہ روندے، اور رزق ہو اور اس کو نہ ملے اور مقررہ مدت ہو جس تک وہ نہ پہنچے اور اچانک موت جو اسے ختم کردے یہاں تک کہ اگر کوئی شخص اپنے رزق سے بھاگے تو رزق اس کے پیچھے بھاگے گا یہاں تک کہ اسے مل جائے گا جیسے موت اس کو پالیتی ہے جو اس سے بھاگتا ہے، سنو! اللہ سے ڈرو اور طلب رزق میں حد سے تجاوز نہ کرو"۔ سنن کبری بیہقی

مختلف آداب

۹۸۶۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے اس بازار میں کوئی شخص بیع نہ کرے مگر یہ کہ وہ دین کی سمجھ رکھتا ہو"۔ ترمذی

۹۸۶۱ حضرت حسن سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس شخص نے تین مرتبہ کوئی کاروبار کیا لیکن اسے کامیابی نہ ہوئی تو اسے چاہیے کہ اسے تبدیل کرلے"۔ مصنف ابن ابی شیبہ اور دینوری فی المجالسہ

۹۸۶۲ ... عمرو بن الحصن سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہمیں ابن علاثہ نے اور ان کو عبدالرحمٰن بن اسحٰق نے بکر بن عبداللہ المزنی سے اور انہوں نے بدر بن عبداللہ المزنی سے روایت کیا فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں ایک جنگجو یا ہنرمند آدمی ہوں، میرا مال نہیں بڑھتا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ اے بدر بن عبداللہ! جب صبح ہو تو یہ پڑھا کرو:

بسم اللہ علی نفسی، بسم اللہ علی اھلی ومالی، اللھم رضنی بما قضیت لی، وعافنی فیما أبقیت، حتی لا احب تعجیل ما اخرت ولا تاخیر ما عجلت

ترجمہ: ...... اللہ کے نام سے میرے نفس پر میرے اہل اور مال پر اللہ کے نام سے، اے اللہ! مجھے راضی کر دیجئے اپنے اس فیصلے پر جو آپ ﷺ

نے میرے لئے فرمایا ہے اور عافیت دیجئے اس میں جو آپ نے میرے لئے بچایا ہے، یہاں تک کہ میں اس کام میں جلد بازی نہ کروں جس کو آپ نے مؤخر کردیا ہے اور اس کام میں تاخیر پسند نہ کروں جس کا آپ نے جلدی ہونا طے کیا ہے۔انتہی

فرماتے ہیں کہ میں ان کلمات کو پڑھا کرتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے میرا مال بڑھادیا اور مجھ سے قرض بھی ادا کروادیے اور مجھے اور میرے گھر والوں کو غنی کردیا۔ابن مندہ، ابونعیم اور عمر بن الحصین

۹۸۶۳۔۔۔ حضرت بریدۃ سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں کہ جب آپ ﷺ بازار میں داخل ہوتے تو فرماتے۔

اللھم انی اسالک من خیرھا وخیر مافیھا واعوذبک من شرھا وشر مافیھا، اللھم انی اسالک ان لااصیب فیھا یمینا فاجرۃ وصفقۃ خاسرۃ"۔

ترجمہ:۔۔۔۔ اے میرے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں اس کی بھلائی اور ہر اس چیز کی بھلائی کا جو اس میں ہے اور آپ کی پناہ میں آتا ہوں اس کی برائی سے اور ہر اس چیز کی برائی سے جو اس میں ہے، اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے اس میں نہ جھوٹی قسم اٹھانی پڑے اور نہ سودا کرنے میں نقصان اٹھانا پڑے۔

۹۸۶۴۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بازار غفلت اور برائی کا گھر ہے لہٰذا اس میں اگر کوئی ایک مرتبہ سبحان اللہ بھی پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس لاکھ نیکیاں لکھتے ہیں، اور اگر کسی نے یہ پڑھا لاحول ولاقوۃ الاباللہ تو وہ شام تک اللہ عزوجل کی حفاظت میں ہوگا"۔الدیلمی وفیہ عمرو بن شمروک

۹۸۶۵۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ جناب نبی کریم ﷺ کے پاس تاجروں کی ایک جماعت آئی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے تاجرو! تاجر متوجہ ہوئے اور گردنیں ڈال دیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں قیامت کے دن فاجروں کی طرح اٹھانے والے ہیں علاوہ ان کے جنہوں نے نیکی کی اور صلہ رحمی کی، اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ علاوہ ان کے جنہوں نے نیکی کی اور امانت ادا کی۔طبرانی اور ابن جریر

۹۸۶۶۔۔۔ حضرت قیس بن ابی غرزۃ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ ہماری طرف نکلے، ہم لوگ بازار میں خرید وفروخت کررہے تھے اور ہمیں کہا جاتا تھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، اے تاجروں کے گروہ! تمہارے یہ بازار جھوٹی قسموں اور لغویات سے مل جل گیا ہے لہٰذا اس میں کچھ صدقہ وغیرہ بھی ملادیا کرو"۔مصنف عبدالرزاق

۹۸۶۷۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سورج نکلنے سے پہلے اور خرید وفروخت کرنے سے اور دودھ والے جانور کو ذبح کرنے سے منع فرمایا"۔

کمائی کی انواع

۹۸۶۸۔۔۔ مسند حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت محمد بن سیرین اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کی، میرے پاس ایک بنڈل تھا، نماز ادا کرنے کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ میری طرف متوجہ ہوئے اور دریافت فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ میں نے جواب دیا کہ میں بازاروں میں جاتا ہوں اور اللہ کا فضل تلاش کرتا ہوں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے، اے قریش کے گروہ! یہ چیز تم پر غالب نہ آجائے اور اس کے ساتھی تجارت میں لگے ہوئے ہوں کیونکہ یہ تو آدھا مال ہے"۔

حاکم فی الکنی

۹۸۶۹۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے پچھنے لگوائے اور مجھے حکم فرمایا کہ میں پچھنے لگانے والے کا معاوضہ ادا کردوں"۔طبرانی، مسند احمد، ترمذی فی الشمائل، ابن ماجہ سنن سعید بن منصور

تجارت کرنے کی فضیلت

۹۸۷۰..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے قریش کے گروہ! تم پر یہ غلام وغیرہ تجارت میں غالب نہ آجائیں، کیونکہ رزق کے بیس ابواب ہیں ان میں سے انیس تاجر کے لئے ہیں اور ایک باب بنانے والے کے لئے ہے، اور سچا تاجر کبھی محتاج نہیں ہوتا بلکہ گناہ گار اور بہت قسمیں کھانے والا اور کم سمجھ۔ ابن النجار

۹۸۷۱..... حضرت معاویہ بن قرۃ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ یمن کے کچھ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملے تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تم کون ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم لوگ توکل کرنے والے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم جھوٹے ہو، توکل کرنے والے نہیں، توکل کرنے والا تو صرف وہ شخص ہے جس نے زمین میں دانہ ڈالا اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے"۔

الحکیم و ابن ابی الدنیا فی التوکل و العسکری فی الامثال و الدینوری عن عجالۃ

۹۸۷۲..... حضرت ابن ابی فدیک فرماتے ہیں کہ مجھ سے علی بن عمر بن علی بن ابی طالب نے اپنے والد اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو ارشاد فرمایا، اے قریش کے گروہ! تم ایسی زمین میں ہو جہاں بارش کم ہوتی ہے، لہٰذا کھیتی باڑی کرو، کیونکہ کھیتی باڑی یقیناً مبارک ہے اور اس میں کھوپڑیوں کو شامل کرو۔ ابن جریر

فرماتے ہیں کہ اس روایت کی سند ہمارے نزدیک صحیح ہے بشرطیکہ عمرو بن علی سے مراد یہاں عمر بن علی بن ابی طالب ہوں، عمر بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب نہ ہوں، کیونکہ میرا خیال ہے کہ یہ عمر بن علی بن الحسین ہیں اور انہوں نے بعض مرسل روایات بھی نقل کی ہیں۔

۹۸۷۳..... یعقوب بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ ہم سے عبدالعزیز بن محمد الدراوردی نے حدیث بیان کی وہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے غفاریین کے مولیٰ الہیثم بن محمد بن حفص نے خبر دی اپنے والد سے اور انہوں نے عمر بن علی بن حسین سے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ کھوپڑیوں کو زراعت میں شامل کیا جائے، ان سے کسی نے پوچھا کہ اے ابوحفص کیوں؟ تو فرمایا تاکہ نظر نہ لگے"۔

۹۸۷۴..... مجھ سے محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم المصری نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابن فدیک نے حدیث بیان کی اور کہا کہ محمد بن اسحٰق نے ہمیں خبر دی کہ میں نے سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ اپنے کھیت میں اونٹوں کی کھوپڑیاں رکھ رہے ہیں اور اس کا حکم بھی دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس سے نظر نہیں لگتی۔

۹۸۷۵..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ تجارت میں کوئی بھلائی نہیں مگر یہ کہ خریدار خریدی جانے والی چیز کی مذمت نہ کرے اور بیچنے والا بیچی جانے والی چیز کی تعریفیں نہ کرے جتنا حق ہے صرف اتنا ہی بیان کرے اور ان سب چیزوں میں قسم کھانے سے بچے"۔

ابن جریر

۹۸۷۶..... حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ جناب نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تجارت کے لئے بصریٰ کی طرف گئے، نبی کریم ﷺ نے انھیں منع نہیں فرمایا کہ ان کا دل تنگ نہ ہو اور جو کچھ انھیں تجارت سے حاصل ہوتا تھا ابوبکر اس سے محروم نہ ہوں یہ اس لئے کہ یہ سب لوگ تجارت کی کمائی کو پسند کرتے اور تجارت کو محبوب رکھتے تھے تجارت کے لئے جانے سے آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو محبت کی بناء پر منع نہیں فرمایا اور صحابہ کے لئے بھی رسول اللہ ﷺ کا تجارت کو پسند کرنا اور اچھا سمجھنا حیران کن مسرت کا باعث تھا۔ (غالباً دیلمی) کتاب میں اشارتاً لکھا ہے مگر وضاحت نہیں ہے ممکن ہے "فر" ہو۔

ممنوعہ کمائی ..... تصویر

۹۸۷۷..... اسلم کہتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام تشریف لائے تو ان کے پاس دکانوں میں سے ایک شخص آیا اور کہا کہ میں نے آپ

کے لئے کھانا بنایا ہے اور میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ تشریف لائیں تاکہ میرے ہم پیشہ لوگ میری آپ پر سخاوت اور آپ کے ہاں میرا مقام دیکھ لیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ ہم ان گرجوں میں نہیں جاتے جہاں یہ تصویریں وغیرہ ہوتی ہیں۔

مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، متفق علیہ

۹۸۷۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے پولیس چیف کو بلایا اور فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں تمہیں کس کام سے بھیج رہا ہوں؟ میں تمہیں ایسے کام سے بھیج رہا ہوں جس کے لئے مجھے رسول اللہ ﷺ نے بھیجا، اور جناب نبی کریم ﷺ نے مجھے اس لئے بھیجا کہ میں ان کے لئے ہر سجی ہوئی چیز مٹادوں یعنی ہر تصویر اور ہر قبر کو برابر کردو۔" مصنف عبدالرزاق اور ابن جریر

۹۸۷۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے کھانا تیار کیا اور جناب نبی کریم ﷺ کو دعوت دی چنانچہ آپ ﷺ تشریف لائے تو آپ ﷺ کی نظر تصویروں پر پڑی تو آپ ﷺ واپس تشریف لے گئے"۔ نسائی، ابن ماجہ

جبکہ شاشی، مصنف عبدالرزاق ابونعیم کی حلیہ اور سنن سعید بن منصور میں مذکورہ روایت کے بعد مندرجہ ذیل اضافہ بھی موجود ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، آپ کی واپسی کا کیا سبب ہوا؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ گھر میں پردے ہیں اور پردوں پر تصویریں اور بے شک فرشتے ایسے گھروں میں نہیں داخل ہوتے جن میں تصویریں ہوں"۔

۹۸۸۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں سحری کے وقت کچھ دیر کے لئے جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا تو جب میں آتا تو اجازت لیا کرتا تھا۔ لہٰذا میں اگر آپ ﷺ کو نماز تسبیح وغیرہ میں مصروف پاتا تو داخل ہوجاتا اور اگر آپ ﷺ فارغ ہوتے تو مجھے اجازت عطا فرمادیتے، چنانچہ اسی طرح ایک رات میں جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے مجھے اجازت دی اور ارشاد فرمایا کہ "میرے پاس فرشتہ آیا" یا یہ فرمایا کہ میرے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے میں نے ان سے کہا تشریف لائیے، تو انہوں نے کہا کہ آنجناب کے گھر میں کچھ ایسی چیزیں ہیں کہ میں اندر داخل نہیں ہوسکتا، تو میں نے ادھر ادھر گھر میں نظر دوڑائی اور کہا کہ مجھے تو کچھ نہیں ملا، حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا جی ہاں لیکن پھر دیکھئے، میں نے دیکھا تو ایک کتے کا پلہ تھا جو حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا تھا اور چار پائی کے پائے سے بندھا ہوا تھا ام سلمہ رضی اللہ عنہ کے گھر میں حضرت جبرئیل نے فرمایا، بے شک فرشتے نے یہ کہا کہ بے شک ہم فرشتوں کا گروہ ایسے گھروں میں داخل نہیں ہوتے جہاں تصویر، یا کتایا جنبی ہو"۔ ترمذی، متفق علیہ

۹۸۸۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام جناب نبی کریم ﷺ کے پاس تشریف لائے، سلام کیا اور واپس روانہ ہونے لگے، تو آپ نے دریافت فرمایا کہ آپ نے سلام کیوں کیا پھر واپس چل پڑے؟ تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ میں ایسے کسی گھر میں داخل نہیں ہوسکتا جس میں تصویر یا کتا یا پیشاب وغیرہ ہو، اور یہ اس وجہ سے ہے کہ گھر میں حسین یا حسن رضی اللہ عنہ (نے) ایک کتا لا رکھا تھا"۔ مسدد

کتا، تصویر والے گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے

۹۸۸۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ کے ہاں میرا ایک خاص مقام تھا جو مخلوقات میں میرے علاوہ اور کسی کا نہ تھا، چنانچہ میں ہر رات سحری کے وقت آپ علیہ السلام کے پاس تشریف لاتا اور آپ ﷺ کو کھنکھار کر سلام کرتا، لہٰذا اسی طرح ایک رات میں آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، اور سلام کیا اور عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی آپ پر سلامتی ہو، فرمایا، وہیں ٹھہرو اے ابوالحسن! میں تمہارے پاس آتا ہوں، جب آپ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے عرض کیا کہ، یا رسول اللہ کیا آپ کو کسی نے غصہ دلایا؟ فرمایا نہیں، میں نے پھر عرض کیا کہ پھر کیا مسئلہ ہے کہ آپ نے مجھ سے کل سے بات نہیں کی اور آج کررہے ہیں؟ فرمایا میں نے حجرے میں کچھ حرکت سنی تھی، میں نے

پوچھا کون ہے؟ تو کہنے والے نے کہا میں جبرئیل ہوں، میں نے کہا اندر آجائیے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا نہیں، آپ باہر تشریف لائیے، لہٰذا جب میں باہر نکلا تو جبرئیل نے کہا، ہمارے گھر میں کوئی چیز ہے، وہ چیز جب تک گھر میں ہو کوئی فرشتہ گھر میں داخل نہیں ہوسکتا، میں نے کہا کہ میں نہیں جانتا اے جبرئیل! جبرئیل نے کہا کہ آپ دوبارہ تشریف لے جائیے اور دیکھئے، لہٰذا میں گیا اور گھر کھولا تو اس میں ایک کتے کے بچے کے علاوہ ایسی اور کوئی چیز نہ ملی، اس سے حسن کھیلتا تھا، میں نے جبرئیل سے کہا کہ مجھے تو ایک پلے کے علاوہ کچھ نہ ملا تو جبرئیل نے کہا کہ تین چیزیں ایسی ہیں کہ جس گھر میں جب تک ہوں گی کوئی فرشتہ اس میں داخل نہیں ہوسکتا، ان میں سے ایک کتا ہے، یا جنابت ہے یا تصویر ہے۔ مسند احمد، نسائی، ابن ماجہ، ابن خدیج، سنن سعید بن منصور

۹۸۸۳ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے جناب نبی کریم ﷺ کو غمزدہ دیکھا، تو میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! کیا معاملہ ہے؟ فرمایا جبرئیل نے مجھ سے آنے کا وعدہ کیا تھا لیکن میں نے تین دن سے انہیں نہیں دیکھا، سو ایک کتا ظاہر ہوا جو کسی گھر سے نکلا تھا، تو میں (حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ) نے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھا اور چیخا تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کیا ہوا اسامہ؟ میں نے (حیرت سے) عرض کیا کتا!!! چنانچہ نبی کریم ﷺ نے حکم دیا اور وہ کتا قتل کردیا گیا، چنانچہ جبرئیل تشریف لائے، تو آپ ﷺ نے فرمایا، اے جبرئیل، آپ جب مجھ سے وعدہ کرتے تھے آتے تھے، تو اب کیا ہوا؟ تو جبرئیل نے فرمایا کہ بے شک ہم ایسے کسی گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں کتا یا تصویریں ہوں"۔

طبرانی، مسند احمد، مصنف ابن ابی شیبہ، ابن راھویہ، مسند ابی یعلی والرویانی، طبرانی اور سنن سعید بن منصور

۹۸۸۴ ... ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ گھر میں کوئی ایسی چیز توڑے پھاڑے بغیر نہ چھوڑتے تھے جس میں صلیب وغیرہ کا نشان ہو"۔ مسند ابی یعلی

۹۸۸۵ ... ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ گھر میں کوئی ایسی نہ چھوڑتے جس میں صلیب وغیرہ بنی ہوتی مگر اس کو پھاڑ ڈالتے"۔

مختلف ممنوعہ کمائیاں

۹۸۸۶ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے سمندری سفر کرنے والے کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

فائدہ: ... حدیث کا سیاق وسباق بتا رہا ہے کہ یہ حیرت ناپسندیدگی کی وجہ سے ہوتی تھی، واللہ اعلم بالصواب۔ مترجم

۹۸۸۷ ... حضرت سعید بن المسیب سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے علقمہ بن مجزز کو بعض لوگوں کے ساتھ حبشہ کی طرف بھیجا تو وہ سمندر میں ڈوب گئے، لہٰذا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی کہ آئندہ کسی کو سمندر کا سفر نہ کروائیں گے"۔

مصنف عبدالرزاق

۹۸۸۸ ... حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے مسلمانوں کو سمندر کا سفر کروانے کے بارے میں کبھی سوال نہ کریں گے"۔ ابن سعید

۹۸۸۹ ... حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو جواب میں ایک مثال لکھی کہ ایک کیڑا جو لکڑی ہو، جب لکڑی ٹوٹ جاتی ہے تو کیڑا مر جاتا ہے، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سمندر کے سفر کو مسلمانوں کے لئے ناپسندیدہ قرار دیا"۔ ابن سعد

۹۸۹۰ ... قسم بن عبدالرحمن سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حساب کو اجرت کے بدلے مکروہ قرار دیا۔ طبرانی

۹۸۹۱ ... حضرت علقمہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک مجلس میں بیٹھے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یکایک کھڑے ہوگئے، ان کے ہاتھ میں کوڑا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ جناب نبی کریم ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ

کے پاس سے گزرے، آپ رضی اللہ عنہ لوہار تھے اور اپنے ہتھوڑے سے کام کر رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا، اے ابورافع! میں تین بار کہوں گا، ابورافع نے دریافت کیا۔ اے امیر المومنین تین مرتبہ کیوں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا، تباہی ہو لوہار کے لئے، تباہی ہو تاجر کے لئے؟ نہیں خدا کی قسم میری تباہی ہو، خدا کی قسم، اے تاجروں کے گروہ! بے شک تجارت میں قسمیں بہت کھائی جاتی ہیں لہٰذا اس کے ساتھ صدقہ وغیرہ ملالیا کرو، سنو! ہر جھوٹی قسم سے برکت ختم ہوجاتی ہے اور مال کو ہلاک کردیتی ہیں۔ سوڑ رو نہیں خدا کی قسم، میری تباہی ہو خدا کی قسم بے شک یہ توقسم ہے ہی ناراضگی"۔ ابن جریر

۹۸۹۲۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ ایک جنازے میں شریک تھے کہ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کوئی ہے تم میں سے جو مدینہ آئے اور کوئی بت توڑے بغیر نہ چھوڑے، اور کوئی تصویر مٹائے بغیر نہ چھوڑے اور کوئی قبر برابر کئے بغیر نہ چھوڑے؟ چنانچہ قوم میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ! یہ کام میں کروں گا، اور روانہ ہوگا، لہٰذا (یوں معلوم ہوا) گویا کہ وہ مدینہ کی عزت عظمت کرتا ہے چنانچہ وہ واپس آگیا، پھر میں روانہ ہوا، پھر واپس آیا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ! آپ کے پاس کیا آیا کہ میں مدینہ میں کوئی بت توڑے بغیر نہ چھوڑوں، کوئی قبر برابر کئے بغیر نہ چھوڑوں اور کوئی تصویر مٹائے بغیر نہ چھوڑوں، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر کسی نے ان میں سے کسی چیز کے بنانے سے دشمنی کی تو اس نے صحیح بات کی اور فرمایا اے علی! نہ بننا، نہ مغرور، نہ خیانت کرنے والے اور نہ تاجر بننا، لیکن بھلائی والا تاجر، کیونکہ، یہی وہ لوگ ہیں جن سے عمل میں سبقت کی گئی ہے"۔

طبرانی، مسند ابی یعلی، ابن جریر وصححہ الدورقی

۹۸۹۳۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تاجر گناہ گار ہے علاوہ اس تاجر کے جس نے حق لیا اور حق دیا"۔ ابن سعد اور ابن جریر

۹۸۹۴۔۔۔۔حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نر جانور کرائے پر دینا حلال نہیں ہے"۔ مصنف عبدالرزاق

۹۸۹۵۔۔۔۔جناب نبی کریم ﷺ نے پچھنے لگوائے اور پچھنے لگانے والے کو اس کی اجرت دی اور فرمایا کہ اس سے اس اونٹ کو گھاس پھوس کھلادینا جس پر سیرابی کے لئے پانی لایا جاتا ہے"۔

بازار میں ابلیس کا جھنڈا

۹۸۹۶۔۔۔۔حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ابلیس جھنڈا لے کر ساتھ آتا ہے اور اسے بازار میں رکھ دیتا ہے، لہٰذا اللہ تعالیٰ کا عرش ہلنے لگتا ہے ان باتوں سے جنہیں اللہ جانتا ہے اور جن کی اللہ گواہی دیتا ہے وہ باتیں جو ابلیس نہیں جانتا"۔ ابن حبان

۹۸۹۷۔۔۔۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے پچھنے لگوائے، جب پچھنے لگانے والی کی اجرت ادا کی تو فرمایا تو نے اپنی کمائی لے لی؟ اس نے کہا جی ہاں، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اسے خود نہ کھانا، بلکہ اونٹ کو کھلا دینا جو سیراب کرنے کے لئے پانی لانے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ ابن النجار

۹۸۹۸۔۔۔۔قتادۃ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے تین باتیں شروع کردیں جن پر پہلے اجرت نہ لی جاتی تھی۔

۱۔ نر جانور کا کرایہ۔ ۲۔ مال تقسیم کرنے کی اجرت۔ ۳۔ بچوں کو پڑھانے کی اجرت"۔ مصنف عبدالرزاق

۹۸۹۹۔۔۔۔حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے کنجری کے معاوضے اور کتے کی قیمت سے منع فرمایا ہے۔

مصنف عبدالرزاق

۹۹۰۰۔۔۔۔علی بن یزید الھلامی قاسم بن عبدالرحمن کے حوالے سے، اور وہ حضرت ابوامامۃ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ کو سب سے زیادہ جھٹلانے والے اور رد کرنے والے یہودی تھے، چنانچہ ایک مرتبہ ان کے علماء کی ایک جماعت آئی اور کہا، اے محمد! آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے۔ (اگر ایسی بات ہے تو) جو بات ہم آپ سے پوچھیں گے آپ نہیں بتائیں گے کیونکہ حضرت

موسیٰ علیہ السلام سے جب بھی کوئی بات پوچھی گئی انہوں نے ضرور بتائی، لہٰذا اگر آپ نبی ہیں تو جو ہم پوچھیں گے وہ آپ کو بتانا ہوگا جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے خلاف اللہ ہی میرا ذمہ دار اور گواہ ہے، اگر میں نے تمہیں بتادیا تو کیا تم اسلام قبول کرلو گے؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ (ٹھیک ہے) پھر جو چاہو پوچھو۔

یہودیوں نے سوال کیا کہ کون سی جگہ بری ہے؟ آپ ﷺ خاموش رہے، اور فرمایا کہ میں اپنے ساتھی جبرئیل سے پوچھوں گا، چنانچہ تین دن گزر گئے، پھر جب حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے تو آپ ﷺ نے ان کو سب کچھ بتایا اور ان سے دریافت فرمایا، حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ جس سے پوچھا گیا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا، لیکن میں اپنے رب سے پوچھوں گا، چنانچہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا، کہ بے شک شہروں میں بدترین جگہیں ان کے بازار ہوتے ہیں اور بہترین جگہ ان شہروں کی مساجد، حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور فرمایا اے محمد! میں اللہ تعالیٰ سے اتنا قریب ہوگیا کہ اس سے پہلے کبھی اتنا قریب نہیں ہوا، میرے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ستر ہزار نور کے پردے تھے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ شہروں میں بدترین جگہیں ان کے بازار ہوتے ہیں اور بہترین جگہیں ان شہروں کی مساجد، پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا، اے محمد! بے شک اللہ تعالیٰ کے بہت سے فرشتے ایسے ہوتے ہیں جو زمین میں گھومتے پھرتے رہتے ہیں یہ حفاظت کرنے والے فرشتے نہیں ہوتے جنہیں اپنے اپنے کاموں کی ذمہ داری سونپی گئی ہے (بلکہ) یہ چھوٹے بڑے جھنڈوں کے ساتھ صبح صبح آتے ہیں اور ان جھنڈوں کو مسجدوں کے دروازوں پر گاڑ دیتے ہیں، اور لوگوں کے نام ان کے مرتبوں کے مطابق لکھتے ہیں کہ مسجد میں پہلے داخل ہونے والا کون ہے اور سب سے آخر میں نکلنے والا کون ہے؟ سو اگر اہل مسجد میں سے یا ان لوگوں میں سے جو اندھیروں میں چل کر مسجدوں کی طرف جاتے ہیں کوئی مصیبت بلا پیش آئی ہو تو اس صبح فرشتے اس کو روک لیتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ! اپنے فلاں بندے کی مغفرت فرما دیجئے، فرمایا'' اور ایمان والوں کے لئے معافی مانگتے ہیں''۔

سورة..... آیت ۷

پھر اپنے چھوٹے بڑے جھنڈوں کو مسجد میں لے جاتے ہیں اور جو سب سے آخر میں مسجد سے نکلتا ہے، یہ بھی اس کے ساتھ نکلتے ہیں، ان جھنڈوں کو لے کر اس کے سامنے چلتے ہیں یہاں تک کہ وہ شخص اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے، یہ بھی ان جھنڈوں کو لئے اس شخص کے ساتھ اس کے گھر میں داخل ہوجاتے ہیں، یہاں تک کہ سحر ہوجاتی ہے، پھر یہ ان چھوٹے بڑے جھنڈوں کو لئے اس شخص کے ساتھ سامنے مسجد کی طرف چلتے ہیں جو سب سے پہلے مسجد کی طرف روانہ ہوتا ہے اور مسجد کے دروازے پر جھنڈوں کو گاڑ دیتے ہیں اور پھر ویسے ہی کرتے ہیں جیسے پہلے کیا تھا۔

اسی طرح ابلیس صبح صبح بلند آواز سے چیختا ہے، ہائے بربادی ہائے بربادی، چنانچہ اس کی اولاد گھبرائی ہوئی اسکے پاس آ پہنچتی ہے اور پوچھتی ہے کہ اے ہمارے سردار! کس بات سے گھبرا گئے؟ تو ابلیس کہتا ہے ان چھوٹے بڑے جھنڈوں کو لے جاؤ اور بازاروں اور راستوں میں لوگوں کے کھڑے ہونے کی جگہ گاڑ دو اور لوگوں کے درمیان مصروف ہوجاؤ، ان کو کھینچ لو اور ان کے درمیان فواحش پھیلا دو، چنانچہ وہ ایسا ہی کرتے ہیں، اور شام کے وقت بھی ایسا ہی کہتے ہیں، چنانچہ بازاروں میں آپ صرف گناہ ہی دیکھتے ہیں اور گندی باتیں ہی سنتے ہیں۔

پھر یہ شیاطین اپنے چھوٹے بڑے جھنڈوں کو لئے سب سے آخر میں بازار سے نکلنے والے کے ساتھ نکلتے ہیں اور اس کے سامنے چلتے ہیں، حتیٰ کہ وہ شخص اپنے گھر میں داخل ہوجاتا ہے سو یہ بھی اسکے ساتھ اس کے گھر میں رات گزارتے ہیں یہاں تک کہ اگلی صبح سے پہلے بازار جانے والے کے ساتھ بازار جاتے ہیں اور اپنے چھوٹے بڑے جھنڈے لئے اس کے سامنے چلتے ہیں اور راستوں میں جمع ہونے کی جگہوں اور بازاروں میں گاڑ دیتے ہیں اور دن بھر اسی طرح رہتے ہیں''۔ ابن زنجویہ

مسند احمد میں ذکر کیا ہے کہ علی بن یزید، قاسم بن عبدالرحمن سے عجیب عجیب باتیں روایت کرتے ہیں میرا نہیں خیال کہ یہ قاسم کے علاوہ کسی اور سے ہوں''۔

باب......خرید وفروخت کے احکام

آداب اور ممنوعات کے بیان میں......احکام

۹۹۰۱...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بیع تو ایک سودے سے ہوتی ہے یا اختیار سے، اور مسلمان کے پاس اپنی شرط ہے۔

مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ متفق علیہ

۹۹۰۲......حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اپنے باپ کی باندی بیچ دی اور اس کا باپ موجود نہ تھا چنانچہ جب اس کا باپ آیا تو اس نے باندی کی بیع کو برقرار رکھنے سے انکار کر دیا، حالانکہ وہ خریدار کے بچے کی ماں بھی بن چکی تھی، چنانچہ یہ دونوں اپنا فیصلہ لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کیا کہ باندی تو اسی شخص کے حوالے کی جس کی تھی اور خریدار سے کہا اپنی بیع کو ختم کر دے تو اس نے لڑکے کو پکڑ لیا تو بیچنے والے کا باپ کہنے لگا کہ اسے حکم دیجئے کہ میرے بیٹے کا راستہ چھوڑ دے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اور تو اس کے بیٹے کو چھوڑ دے۔ سنن سعید بن منصور، سنن کبری بیہقی

۹۹۰۳......حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں یہودیوں کے ایک قبیلے بنوقینقاع سے کھجوریں خریدا کرتا تھا اور فائدے کے ساتھ بیچ دیا کرتا تھا جب یہ بات جناب نبی کریم ﷺ کو معلوم ہوئی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے عثمان! جب خریدو تو ناپ لیا کرو اور جب بیچو تو بھی ناپ لیا کرو''۔ مسند احمد، مسند عبد بن حمید، ابن ماجہ، طحاوی، دارقطنی متفق علیہ

۹۹۰۴...... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بنوقینقاع کے بازار میں کھجوریں بیچا کرتا تھا، میں کچھ وسق ناپ لیتا اور کہتا، میں نے اپنے وسق (بیچنے) میں اتنی اتنی مقدار ناپی ہے، پھر میرے دل میں کچھ کھٹکا پیدا ہوا تو میں جناب رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا جب لو تو اس کو ناپ لیا کرو''۔

۹۹۰۵...... حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ ایک باندی کے پاس گزرے جو قصائی سے گوشت خرید رہی تھی اور کہہ رہی تھی کہ کچھ اضافہ کرو، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی فرمایا کہ کچھ اضافہ کرو کیونکہ یہ بیع کے لئے زیادہ باعث برکت ہے''۔ مصنف عبدالرزاق

جھکا کر تولنا باعث برکت ہے

۹۹۰۶......حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی (دیہاتی) اپنا اونٹ بیچنے آیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کے پاس آئے اور بھاؤ تاؤ کرنے لگے، اسی دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے پیر سے آہستہ آہستہ مار کر اونٹ کو دیکھنے لگے تاکہ اچھی طرح جانچ پڑتال کر سکیں، اعرابی کہنے لگا، میرے اونٹ کا پیچھا چھوڑ دو، تیرا باپ نہ رہے، لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی باتوں پر کان نہ دھرا اور اپنے کام میں لگے رہے، (یہ دیکھ کر) اعرابی کہنے لگا میں تمہیں کوئی اچھا انسان نہیں سمجھتا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب فارغ ہوئے تو اونٹ کو خرید لیا اور کہا اس کو چلاؤ اور اس کی قیمت وصول کر لو، اعرابی بولا ہاں لیکن ذرا میں اس کی جھول وغیرہ اتار لوں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے کہ میں نے تو اونٹ ان سب چیزوں سمیت خریدا ہے چنانچہ جس طرح اونٹ میرا ہے یہ چیزیں بھی میری ہیں، اعرابی بولا میں گواہی دیتا ہوں کہ تو اچھا آدمی نہیں ہے، ابھی یہ بحث چل ہی رہی تھی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پہنچے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اعرابی سے کہا کیا اگر ہم اس شخص سے فیصلہ کروالیں تو تم راضی ہوگے، وہ بولا ہاں، چنانچہ دونوں نے اپنے واقعہ کی تفصیلات حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیان کیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اے امیر المؤمنین! اگر آپ نے جھول وغیرہ کی شرط پہلے ہی لگائی تھی تو یہ آپ کی ہیں شرط کے مطابق ورنہ پھر کوئی بھی شخص اپنے سامان کو اس کی قیمت سے زیادہ سجاتا سنوارتا ہی ہے، چنانچہ اونٹ سے جھول وغیرہ اتار لی گئیں اور اعرابی کے حوالے کر دی گئیں اور حضرت

عمر رضی اللہ عنہ نے اونٹ کی قیمت اعرابی کو ادا کر دی"۔

۹۹۰۷..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ ایک شخص ہے، جس نے اپنا کچھ قرض کسی سے وصول کرنا ہے کیا یہ اس کے بدلے غلام خرید سکتا ہے؟ تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔ مصنف عبدالرزاق

۹۹۰۸..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جو کپڑا بیچتا تھا، آیا وہ کپڑے کے بدلے کپڑا لے سکتا ہے، فرمایا کوئی حرج نہیں"۔ مصنف عبدالرزاق

۹۹۰۹..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر بکری کے بدلے گوشت بیچا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ مصنف عبدالرزاق

۹۹۱۰..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جناب نبی کریم ﷺ کے زمانے میں کھانا خریدا کرتے تھے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پیچھے کسی کو دوڑاتے جو ہمیں حکم پہنچاتا کہ جو کچھ تم نے خریدا ہے اس کو بیچنے سے پہلے خریداری کی جگہ سے دوسری جگہ منتقل کر لو"۔ نسائی

۹۹۱۱..... حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کوئی باندی خریدنا چاہتے اور فروخت کنندہ سے قیمت طے ہو جاتی تو آپ رضی اللہ عنہ اپنا ہاتھ اس کی پشت پر رکھتے اور پیٹ پر رکھتے اور آگے اور اس کی پنڈلیوں سے بھی کپڑا ہٹا کر دیکھتے"۔ مصنف عبدالرزاق

۹۹۱۲..... حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کیا مجھے اطلاع نہیں دی گئی، یا بتایا نہیں گیا یا مجھ تک یہ بات نہیں پہنچائی گئی یا جیسے اللہ نے چاہا کہ تو کھانا بیچتا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کھانا خریدو تو اسے اس وقت تک نہ بیچو جب تک پورا پورا وصول نہ کر لو"۔ ابو نعیم

خیار.....اختیار

۹۹۱۳..... مسند عمر رضی اللہ عنہ سے حبان بن منقذ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب خلیفہ بنائے گئے تو فرمایا، اے لوگو! میں نے دیکھا سو تمہاری خرید و فروخت میں کوئی چیز اس ذمہ داری جیسی نہیں پائی جو جناب نبی کریم ﷺ نے تین دن کے لئے حبان بن منقذ کے سپرد کی تھی اور یہ کسی غلام کے معاملے میں تھی"۔ دار قطنی

۹۹۱۴..... حضرت طلحہ بن یزید بن رکانہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کسی بیع کے معاملے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے گفتگو کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے تمہارے لئے اس چیز سے زیادہ وسیع چیز کوئی نہیں پائی جو رسول اللہ ﷺ نے حبان بن منقذ کے لئے مقرر کی تھی کہ ان کی بینائی کمزور تھی چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو تین دن کا اختیار دیا تھا اگر راضی ہوں تو لے لیں اگر راضی نہ ہوں تو چھوڑ دیں"۔ دار قطنی، متفق علیه

۹۹۱۵..... معمر حضرت ابن طاؤس اور وہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے نبوت سے پہلے ایک اعرابی سے اونٹ وغیرہ خریدا تھا تو بیع کے بعد جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا اختیار ہے؟ چنانچہ اعرابی نے آپ ﷺ کی طرف دیکھا اور کہا آپ کون ہیں اللہ آپ کی عمر میں برکت دے پھر جب اسلام آ گیا تو آپ ﷺ نے اختیار کو بیع کے بعد مقرر کیا۔ مصنف عبدالرزاق

۹۹۱۶..... حضرت نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب کوئی چیز خریدتے تو کچھ دیر ادھر ادھر پھرتے تا کہ بیع کا معاملہ مکمل طور پر ختم ہو جائے پھر واپس لوٹ جاتے"۔ مصنف عبدالرزاق

غلام کی بیع اس کے مال سمیت

۹۹۱۷..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے ایسا غلام بیچا جو مالدار تھا تو مال آقا (بیچنے والے) کا ہوگا، ہاں اگر خریدار مال کی شرط بھی لگا دے تو وہ بھی اس کا ہو جائے گا۔ مالک، مصنف ابن ابی شیبه، متفق علیه

۹۹۱۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں اگر کسی نے ایسا غلام بیچا جس کے پاس مال تھا تو وہ مال بیچنے والے کا ہوگا، البتہ اگر خریدار

مال کی بھی شرط لگادے تو وہ بھی اسی کا ہوگا اور اگر کسی نے ایسا کھجور کا درخت بیچا جس کو گابھا دیا گیا تھا تو اس کا پھل بیچنے والے کا ہوگا البتہ اگر خریدار پھل کی بھی شرط لگالے تو وہ بھی اسی کا ہو جائے گا۔ اور یہ فیصلہ رسول اللہ ﷺ نے کیا ہے"۔ ابن راهویه، مستدرک حاکم، متفق علیه، نسائی

پھلوں کی خرید و فروخت

۹۹۱۹..... مسند عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کھجور کے درخت کا پھل بیچا جائے یہاں تک کہ سرخ یا زرد نہ ہو جائے"۔ مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبه

۹۹۲۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پکنے کے بعد پھل کو دگنا کر کے، بیچنا سود ہے"۔ مصنف ابن ابی شیبه

۹۹۲۱..... حضرت عروۃ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک یتیم تھا تو آپ رضی اللہ عنہ اس کے مال سے خرید و فروخت کیا کرتے تھے تین سال تک"۔ مصنف عبدالرزاق

۹۹۲۲..... ابوجعفر سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے میری طرف صدقہ لکھ بھیجا، تو میں حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس یتیم تھا آپ رضی اللہ عنہ تین سال تک اس کے مال سے بیع کرتے رہے یعنی نتائج سے"۔ مصنف عبدالرزاق

۹۹۲۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، پھلوں کی آفت آ جائے جو تہائی یا اس سے زائد ہو تو مالک کو عشر وغیرہ سے چھوٹ ہے اس کے علاوہ جو ہیں وہ بیماری ہے اور جن آفات میں چھوٹ ہے وہ آندھی، ٹڈی دل اور جل جانا ہیں۔ مصنف عبدالرزاق

۹۹۲۴..... حضرت سلیمان بن یسار سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت اور زبیر بن العوام رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص کھجور کے درخت پر پھل خرید کر لے تو اگر کاٹنے سے پہلے بیچ دے تو کوئی حرج نہیں"۔ مصنف عبدالرزاق

۹۹۲۵..... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے کھجور کے پھل کو پکنے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ پکنا کیا ہے تو انہوں نے فرمایا کہ سرخ ہو جائے یا زرد ہو جائے"۔ مصنف ابن ابی شیبه

۹۹۲۶..... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کھجور کے پھل کو پکنے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا اور دانوں کو چھلنے سے پہلے اور پھلوں کو کھانے کے قابل ہو جانے سے پہلے"۔ مصنف عبدالرزاق

۹۹۲۷..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پھلوں کو پکنے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا"۔ مصنف ابن ابی شیبه

۹۹۲۸..... حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے کھجوروں کو اندازے سے بیچنے کی رخصت دی اور اس کے علاوہ کسی اور چیز میں رخصت نہ دی۔

۹۹۲۹..... ابوالبختری سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کھجور کے درخت کی بیع کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے کھجور کے درخت کی بیع سے منع فرمایا قبل اس سے کہ تو اس میں سے کھائے، یا اس میں سے کھایا جائے، اور قبل اس سے کہ اس کا وزن کیا جائے اور وزن کرنا کیا ہے؟ تو ان کے پاس موجود ایک شخص نے کہا کہ یہاں تک کہ وہ پک جائے۔

مصنف ابن ابی شیبه، بخاری، مسلم

۹۹۳۰..... طاؤس حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ آیا یہ بات رسول اللہ ﷺ تک پہنچائی یا نہیں کہ آپ ﷺ نے پھل کی بیع سے منع فرمایا قبل اس سے کہ وہ کھانے کے قابل ہو جائے"۔ مصنف عبدالرزاق

۹۹۳۱..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اس بات کو مکروہ قرار دیا کہ کوئی شخص کھجور کے درخت پر موجود پھل کو خرید لے اور بیچنے سے پہلے نہ کاٹے"۔ عبدالرزاق

۹۹۳۲ ...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جب کھجور کے درخت کا بعض حصہ سرخ ہوجائے تو اسے بیچنا جائز ہے"۔ مصنف عبدالرزاق

(اصل کتاب میں یہاں خالی جگہ تھی جسے مسند احمد ۱۸۱۔۸۲۔ج ۵ سے پر کیا گیا، علاوہ ازیں یہی روایت بخاری مسلم، ترمذی، موطا وغیرہ میں بھی ہے)۔

۹۹۳۳ ...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے پھلوں کو پکنے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا "خواہ خریدار ہو یا فروخت کنندہ"۔ مالک، عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ

۹۹۳۴ ...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے کسی سے کھجور کا درخت خریدا، اس سال درخت پر پھل نہیں آئے، چنانچہ وہ دونوں مقدمہ لے کر جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو جناب نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تم نے اس کے دراھم کو کس طرح حلال سمجھا؟ اس کے دراھم اس کو واپس کردو اور کھجور کے درخت کو اس وقت تک حوالے نہ کرو جب تک اس پر پھل نہ آنا ظاہر نہ ہوجائے۔ عبدالرزاق

۹۹۳۵ ...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے پھل کو کھجور کے بدلے بیچنے سے منع فرمایا، اور پھل کو پکنے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا"۔ عبدالرزاق

۹۹۳۶ ...... حضرت ابوامامۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے پھل کو پکنے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا"۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۹۹۳۷ ...... حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے پھل کو پکنے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ پکنا کیا ہے؟ تو فرمایا کہ اس کے خراب ہونے کا خوف نہ رہے اور اس کا پکا پن واضح ہوجائے"۔ ابن ابی شیبہ

۹۹۳۸ ...... حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے پھل کو اس وقت تک سے منع فرمایا جب تک وہ عارضہ سے محفوظ نہ ہوجائے"۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۹۹۴۰ ...... یحییٰ بن ابی کثیر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بیع مخاطرۃ سے منع فرمایا، اور بیع مخاطرۃ کچے پھل کی بیع کو کہتے ہیں"۔ عبدالرزاق

۹۹۴۱ ...... حضرت ابن سیرین روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پھل کو پکنے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا اور خوشے کو سفید ہونے سے پہلے اور کچی کھجور کو پکنے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا"۔ عبدالرزاق

۹۹۴۲ ...... ہمیں اسرائیل نے عبدالعزیز بن رفیع کے حوالے سے اور انہوں نے ابن ابی ملیکہ اور عطاء بن ابی رباح سے روایت کی ہے، وہ دونوں فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے گابھا لگا ہوا کھجور کا درخت بیچا تو اس کا پھل بیچنے والے کے لئے ہے البتہ اگر خریدار شرط لگالے (تو وہ پھل بھی خریدار کا ہوگا) اور اگر کسی نے ایسا غلام بیچا جس کے پاس مال تھا تو مال بیچنے والے کا ہوگا اگر خریدار نے شرط نہ لگائی۔ مصنف عبدالرزاق

عیب کی وجہ سے معاملہ ختم کرنا

۹۹۴۳ ...... وہ شخص جس نے باندی خریدی اور پھر اس سے وطی کی اور پھر اس میں کوئی عیب پائے، تو امام شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر وہ باندی ثیبہ تھی تو دسویں کا آدھا واپس کرے گا اور اگر کنواری (باکرہ) تھی تو دسواں حصہ واپس کرے گا"۔

شافعی، ابن ابی شیبہ، دار قطنی، سنن کبری بیھقی

۹۹۴۴ ...... سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا غلام آٹھ سو درھم میں بیچا، خریدار نے اس میں عیب پایا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ نے مجھے اس کا عیب نہیں بتایا تھا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کہ میں نے اس کو اس کے ساتھ فروخت کیا تھا، تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرمایا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اس بات کی قسم کھائیں کہ خدا کی قسم میں نے جب اس کو بیچا تو مجھے اس میں کوئی بیماری معلوم نہ تھی تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ قسم کھانے سے انکار کردیا اور غلام واپس لے لیا، اور بعد میں

اس غلام کو پندرہ سو میں بیچا''۔مالک، عبدالرزاق، سنن کبری بیہقی

۹۹۴۵ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرمایا کہ جو شخص اپنے خریدے ہوئے کپڑے میں خرابی پائے تو وہ اس کو واپس کردے''۔عبدالرزاق

۹۹۴۷ حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایسی باندی کے بارے میں جس کے ساتھ خریدار نے وطی کی ہو پھر اس میں کوئی عیب پایا ہو، فرمایا کہ یہ خریدار کے مال میں سے ہے، فروخت کنندہ کو واپس کیا جائے گا جو صحت اور بیماری کے درمیان واقع ہو''۔عبدالرزاق

فائدہ: ......یعنی نہ پوری طرح بیمار ہوا اور نہ مکمل صحت مند، واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۹۹۴۸ ... ایک شخص جس نے باندی خریدی اور اس سے وطی کی پھر اس میں عیب پایا تو اس کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرمایا کہ یہ خریدار کے لئے ہے اور بیچنے والے کو وہ چیز واپس کی جائے گی جو بیماری اور صحت کے درمیان ہو''۔الأصم فی حدیثه، سنن کبری بیہقی

۹۹۴۹.....حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت بشیر غفاری رضی اللہ عنہ نے جناب نبی کریم ﷺ کے ساتھ کچھ وقت طے کر رکھا تھا جو وہ آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں گزارتے تھے، ایک مرتبہ تین دن گزرنے کے باوجود وہ جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر نہ ہوئے، پھر جب حاضر ہوئے تو دبلے ہو رہے تھے اور چہرے کا رنگ بھی بدلا ہوا تھا، تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا، اے بشیر! کیا ہوا؟ تین دن سے میں نے آپ کو نہیں دیکھا، تو عرض کرنے لگے، یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، میں نے فلاں شخص سے ایک اونٹ خریدا تھا جو بدک گیا اور بھاگ گیا، میں اس کو ڈھونڈنے نکلا، اس اونٹ کو بنوفلاں (فلاں قبیلے والوں) نے روک لیا تھا، میں نے ان سے لیا اور بیچنے والے کو واپس کردیا، اس نے مجھ سے قبول کرلیا اور مجھ سے پالیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ... بھاگے ہوئے اونٹ کو واپس کیا جاتا ہے؟ پھر فرمایا کہ یہ بدلی ہوئی رنگت اور کمزوری جو میں تمہارے اندر دیکھ رہا ہوں، اسی وجہ سے ہے؟ حضرت بشیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا جی ہاں، تو آپ ﷺ نے فرمایا تو اس دن کیا کرو گے جب سب لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے، جس کی مقدار دنیا کے سالوں کے مطابق تین سو سال ہے، جن کے پاس آسمان سے کوئی اطلاع نہ آئے گی؟ حضرت بشیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، یارسول اللہ! مدد تو اللہ ہی کی طرف سے ہوگی، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم اپنے بستر پر لیٹو تو قیامت کے دن کی سختی کی اللہ سے پناہ مانگو اور حساب کی سختی سے اللہ کی پناہ مانگو''۔

حسن بن سفیان شاھین اور ابن مردویه اور ابو نعیم

۹۹۵۰.....حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا کرتا تھا، اس کا نام بشیر تھا، ایک مرتبہ تین دن تک رسول ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر نہ ہوسکا، جب آیا تو آپ ﷺ نے دیکھا کہ اس کا رنگ اڑا ہوا ہے، اس نے بتایا کہ میں نے ایک اونٹ خریدا، وہ بدک گیا میں اسے ڈھونڈ رہا تھا اور میں نے اس کی خریدار کو واپس کیا، کیا اس کے علاوہ بھی کسی اور وجہ سے تمہارا رنگ اڑا ہے، اس نے کہا کہ نہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو اس دن کیا حال ہوگا جس کی مقدار پچاس ہزار سال کے برابر ہے، جس دن سب لوگ رب العلمین کے سامنے کھڑے ہوں گے''۔ابن النجار

آپس میں درگزر کے آداب

۹۹۵۱.....عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی الحسین فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے ایک دیوار خریدنا چاہی لہٰذا بھاؤ تاؤ کرنے لگے یہاں تک کہ قیمت ٹھہر گئی، تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے اپنا ہاتھ دو، وہ لوگ اس طرح صرف بیع کے وقت ہی کرتے تھے، چنانچہ اس نے جب یہ دیکھا تو کہا نہیں خدا کی قسم میں تمہیں وہ دیوار اس وقت تک نہ بیچوں گا جب تک تم مجھے دس ہزار مزید نہ ادا کرو، یہ سن کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمانے لگے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ

کو یہ فرماتے سنا ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ اس شخص کو جنت میں داخل کرتے ہیں جو درگزر کرتا ہے، خواہ بیچتے ہوئے، یا خریدتے ہوئے، یا ہے وہ فیصلہ کرنے والا ہو یا فیصلہ چاہنے والا۔ پھر فرمایا، لے پکڑو دس ہزار، میں اس بات کو ضرور پورا کروں گا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی۔

ابن راھویہ

۹۹۵۲ ..... مطرالوراق فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حج کے لئے تشریف لائے، جب حج مکمل کر چکے تو طائف میں اپنی زمین پر آئے۔ وہاں ان کی زمین کے پہلو میں بھی ایک زمین تھی، حضرت نے وہ ٹکڑا خریدنا چاہا تو اس کے مالک سے دس ہزار قیمت ٹھہری، چنانچہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنا پیر رکاب میں رکھا تو جناب نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک صاحب کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ کیا آپ نے سنا جو نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اس شخص پر جو بیچتے وقت درگزر سے کام لیتا ہے، خریدتے وقت درگزر سے کام لیتا ہے فیصلہ کرتے وقت درگزر سے کام لیتا ہے۔ فیصلہ چاہتے وقت درگزر سے کام لیتا ہے؟ تو ان صاحب نے کہا جی ہاں، تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اس آدمی کو میرے پاس لاؤ، پھر اس کو دس ہزار دیئے اور زمین لے لی۔ ابن راھویہ

فائدہ: ..... یہ اور اس سے پہلی دونوں روایات اصل ہیں لیکن اختلاف طرق کی بناء پر ایک دوسرے کی تائید کرتی ہیں، جیسا کہ علامہ ابن حجر نے فرمایا ہے۔

خرید وفروخت میں درگذر سے کام لینا

۹۹۵۳ ..... حضرت سالم الخیاط فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایک شخص کے ساتھ زمین کے ایک ٹکڑے کا سودا کرنے لگے یہاں تک کہ بیع واجب ہوگئی یا واجب ہونے کے قریب ہوگئی تو اس آدمی نے کہا کہ خدا کی قسم میں زمین آپ کی تحویل میں اس وقت تک نہ دوں گا جب تک آپ مجھے مزید دس ہزار نہ دیں گے، یہ سن کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایک شخص کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اس شخص پر جو فیصلہ کرنے میں درگزر سے کام لے، اور کروانے میں بھی؟ اس شخص نے کہا ہاں، تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس زمین والے کو دس ہزار مزید دیئے اور زمین کا قبضہ لے لیا"۔ مسند ابی یعلی

۹۹۵۴۔ ..... حضرت عبداللہ بن قیس الاسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے بنو غفار کے ایک شخص سے کوئی چیز خریدی اور فرمایا، جان لو کہ جو میں نے تم سے لیا ہے وہ بہتر ہے اس سے جو تم نے مجھ سے لیا ہے، اور وہ جو تم نے مجھے دیا ہے وہ بہتر ہے اس سے جو تم نے لیا ہے، سو اگر چاہو تو لو، چاہو تو چھوڑ دو، اس شخص نے کہا، یا رسول (اللہ ﷺ) میں نے لے لیا"۔ ابو نعیم و دیلمی

۹۹۵۵ ..... زہری روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ جناب نبی کریم ﷺ ایک اعرابی کے پاس سے گزرے جو کوئی چیز بیچ رہا تھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا پہلے سودے کو لازم پکڑو کیونکہ درگزر سخاوت کے ساتھ ہی ہوتا ہے"۔ مصنف ابن ابی شیبہ

مختلف آداب

۹۹۵۶ ..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے حق میں فیصلہ فرمایا اور مجھے زیادہ دیا"۔ عبدالرزاق

۹۹۵۷ ..... حضرت سوید بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اور مخرمة عبدی نے ھجر سے کپڑا لیا اور مکہ آئے، جناب نبی کریم ﷺ چلتے پھرتے ہمارے پاس تشریف لائے اور ہمارے ساتھ ایک شلوار کا سودا کرنے لگے اور پھر اسے خرید لیا، وہاں ایک وزن کرنے والا تھا جو اجرت لے کر وزن کیا کرتا تھا تو جناب نبی کریم ﷺ نے (اس سے) فرمایا، وزن کرو اور زیادہ کرو"۔

طبرانی، عبدالرزاق، مسند احمد، دارمی، نسائی ابن ماجه، ابن حبان، مستدرک حاکم، سنن سعید بن منصور

۹۹۵۸ ..... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے جناب نبی کریم ﷺ سے سوال کیا اور بتایا کہ اے اللہ کے نبی! مجھے

بیع میں دھوکہ دیا جاتا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جسے بھی بیچو تو کہہ دو کہ کوئی دھوکہ نہیں چلے گا۔

موطامالک، عبدالرزاق، مسند احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی

۹۹۵۹... حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ اہل بقیع کی طرف آئے اور بلندآواز سے یہ اعلان فرمایا: اے اہل بقیع! بیع کو جدا نہ کرو مگر رضامندی سے"۔ عبدالرزاق

۹۹۶۰... ہمیں اسلمی نے حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے خبر دی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے بیع میں عربان سے متعلق سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے اس کو حلال رکھا۔

فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زید رضی اللہ عنہ سے پوچھا یہ عربان کیا ہوتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ مثلاً ایک شخص خریدے اور کہے اگر تو نے لے لیا یا واپس کر دیا تو اس کے ساتھ ایک درھم بھی واپس کرے گا"۔ عبدالرزاق

ممنوعات......اس چیز کا بیچنا جو قبضہ میں نہیں

۹۹۶۱... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے کچھ کھانا بیچا، حالانکہ ابھی تک انھوں نے اس کھانے کو (خریدنے کے بعد) اپنے قبضے میں نہ لیا تھا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بیع کو واپس کروادیا اور فرمایا، جب کھانے کی کوئی چیز خریدو تو اسے اس وقت تک نہ بیچو جب تک اس کو اپنے قبضے میں نہ لے لو"۔ مالک، ابن عبدالحکم فی فتوح مصر، اور متفق علیه

۹۹۶۲... حضرت علی رضی اللہ عنہ بیع غرر سے منع فرمایا کرتے تھے"۔ سنن کبری بیھقی

۹۹۶۳... حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا، یارسول اللہ! میں نے کچھ چیزیں خریدی ہیں، ان میں سے کون سی میرے لئے حلال ہیں اور کون سی حرام؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا، اے بھتیجے! جب کوئی چیز خریدو تو اس وقت تک نہ بیچو جب تک اسے مکمل اپنی تحویل میں نہ لے لو"۔ مصنف عبدالرزاق

۹۹۶۴ معمر نے ربیعۃ سے اور انہوں نے ابن المسیب کے حوالے سے بتایا، فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تولیہ، اقالہ اور شرکت برابر ہیں ان میں کوئی حرج نہیں۔

جبکہ ابن جریج کہتے ہیں کہ مجھے ربیعۃ بن عبدالرحمٰن نے مدینہ میں جناب نبی کریم ﷺ کی ایک مستفیض حدیث بیان کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس نے کھانا خریدا تو اس کو اس وقت تک نہ بیچے جب تک اپنے قبضے میں نہ لے لے اور پورا وصول نہ کر لے، البتہ مگر یہ کہ اس میں کسی کو شریک کر لے یا تولیہ کر لے یا اقالہ کر لے"۔ عبدالرزاق

فائدہ:.....تولیہ

ایسی بیع کو کہتے ہیں جس میں مال کو قیمت خرید پر ہی بیچ دیا جائے مثلاً ایک چیز دس روپے کی خریدی اور دس روپے ہی کی بیچ دی۔

اقالہ کہتے ہیں بیع کے معاملہ کو فسخ (Coucod) کرنے کو، اور شرکت کاروبار، میں کسی کو اپنے ساتھ شریک کرنے یا خود کسی کے ساتھ شریک ہونے کو کہتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

الغش......دھوکہ

۹۹۶۵... حضرت کلیب بن وائل الازدی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو قصابوں کے پاس سے گزرتے دیکھا آپ رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے، اے قصابوں کے گروہ! گوشت کو موٹا کر کے مت دکھاؤ، جس نے گوشت کو موٹا اور زیادہ کر کے دکھایا (حالانکہ وہ ایسا نہ تھا) تو اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے"۔ مصنف عبدالرزاق

۹۹۶۶..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ کے بازار سے گزر رہے تھے کہ آپ ﷺ نے ایک کھانے کی چیز دیکھی جس کا حسن آپ ﷺ کو پسند آیا، چنانچہ آپ ﷺ وہاں ٹھہر گئے اور اس کھانے کی چیز کے ڈھیر میں اپنا ہاتھ مبارک داخل فرمایا، اور اس کا ایسا حصہ نکالا جو اس کے اوپری ظاہری حصے کی طرح نہ تھا، تو آپ ﷺ نے بیچنے والے کی اس حرکت پر افسوس کا اظہار کیا اور پھر پکار کر فرمایا، اے لوگو! مسلمانوں میں کوئی دھوکہ بازی نہیں ہے، جس نے ہمیں دھوکہ دیا اس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں"۔

ابن النجار

۹۹۶۷..... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم گفتگو کیا کرتے تھے کہ تاجر گناہ گار ہوتا ہے اور اس کا گناہ یہ ہے کہ وہ اپنے سامان کو ان چیزوں سے سجاتا ہے جو اس میں نہیں؟ ابن جریر

دھوکہ دینے پر وعید

۹۹۶۸..... حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ ایک کھال اتارنے والے کے پاس سے گزرے جو ایک بکری کی کھال اتار رہا تھا اور اس میں پھونک رہا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے ہمیں دھوکہ دیا اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے اور اس بکری کی کھال اور گوشت کے درمیان ہاتھ داخل فرمایا تو بالکل پانی نہ لگا"۔

۹۹۶۹..... حضرت علاء بن عبدالرحمٰن اپنے والد سے اور وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یا حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو کھانا بیچ رہا تھا، آپ ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا کہ کھانے کو کیسے بیچ رہے ہو، تو حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے یا فرمایا کہ آپ ﷺ کی طرف وحی فرمائی گئی کہ اپنا ہاتھ مبارک اس (ڈھیر) کے اندر داخل فرمایئے، چنانچہ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک ڈھیر میں داخل فرمایا تو وہ اندر سے گیلا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا، جو ہمیں دھوکہ دے اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے"۔ مصنف عبدالرزاق

۹۹۷۰..... ہمیں محمد بن راشد نے بتایا فرماتے ہیں کہ میں نے مکحول کو یہ کہتے سنا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ایک ایسے شخص کے پاس سے گزرے جو کھانا بیچ رہا تھا اور معیاری کو گھٹیا کے ساتھ ملا دیا تھا، تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا، تمہیں اس حرکت پر کس نے ابھارا؟ اس نے کہا کہ میں چاہتا تھا کہ خرچ کروں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان میں سے ہر ایک کو علیحدہ کردو ہمارے دین میں دھوکہ نہیں ہے"۔

عبدالرزاق

۹۹۷۱..... عسکری نے امثال میں سے کہا ہے کہ ہمیں احمد بن یعقوب التوتی نے حدیث بیان کی اور کہا کہ ہم سے محمد بن یحییٰ الازدی نے حدیث بیان کی اور کہا کہ ہم سے محمد بن عمر اسلمی نے حدیث بیان کی اور کہا کہ ہم سے کثیر بن زید نے ولید بن رباح سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا، جس نے ہمیں دھوکہ دیا اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں، کسی نے پوچھا، یارسول اللہ! ہم میں سے نہ ہونے کا کیا مطلب، فرمایا ہمارے جیسا نہیں۔

تصریة

۹۹۷۲..... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایسے جانوروں کے بیچنے سے ڈرو جن کے تھنوں میں دودھ ہوتا ہے، کیونکہ اس میں دھوکہ ہے اور مسلمانوں کو دھوکہ دینا جائز نہیں"۔ عبدالرزاق

۹۹۷۳..... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر کسی نے دودھ والا جانور خریدا اور پھر واپس کردیا تو اس کو چاہیے کہ اس کے ساتھ ایک صاع کھجوریں بھی دے"۔ عبدالرزاق

نجش

۹۹۷۴..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نجش حلال نہیں ہے اور ایسی بیع لوٹائے جائے گی"۔مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

شراب کی بیع

۹۹۷۵..... مسند عمر رضی اللہ عنہ سے ابو عمرو الشیبانی نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اطلاع ملی کہ ایک شخص شراب بیچتا ہے، تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کے تمام برتن توڑ دو، اور ایک روایت میں ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نے ہر چیز کو اسی پر پرکھا اور کوئی اس کی کسی چیز کا وارث نہ بنے"۔ابو عبید کتاب الاموال، ابن ابی شیبہ

۹۹۷۶..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اطلاع ملی کہ حضرت سمرۃ رضی اللہ عنہ نے شراب بیچی ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ سمرۃ کو قتل کرے، کیا انہیں اس بات کا علم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ قتل کرے یہودیوں کو اللہ تعالیٰ نے ان پر چربی کو حرام کیا تھا لیکن انہوں نے اس کو پگھلا لیا اور بیچا"۔

۹۹۷۷..... حضرت سوید بن غفلۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا کہ ان کے گورنر جزیے میں شراب لینے لگے ہیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے انہیں تین مرتبہ قسم کھلوائی، کسی نے کہا کہ وہ تو ایسا کریں گے، تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ایسا نہ کرو بلکہ شراب کی بیع میں ان سے احتراز کرو، اور تم صرف اپنی قیمت لے لو، کیونکہ یہودیوں پر چربی حرام کی گئی تھی لیکن انہوں نے اس کو بیچا اور اس کی قیمت کھا گئے"۔

نسائی، عبدالرزاق، وابو عبید کتاب الاموال

۹۹۷۸..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو افسوس سے ہتھیلیاں ملتے ہوئے دیکھا آپ رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے، اللہ سمرۃ کو قتل کرے، عراق میں ہمارا ایک چھوٹا سا عامل تھا جس نے مسلمانوں کے مال میں شراب اور خنزیر کو خلط کر دیا اور یہ حرام ہیں اور ان کی قیمت بھی"۔عبدالرزاق، متفق علیہ

۹۹۷۹..... حضرت عبداللہ بن سفیان ثقفی فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے کہ آپ ﷺ سے شراب کی بیع کے بارے میں پوچھا گیا، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ یہودیوں پر لعنت فرمائے ان پر چربی کو حرام کیا گیا تھا لیکن انہوں نے اس کو بیچا اور اس کی قیمت کھا گئے۔ابن جریر

۹۹۸۰..... مسند علی رضی اللہ عنہ میں ہے کہ میں نے حجۃ الوداع کے سال آپ ﷺ سے مختلف پینے والی چیزوں کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے شراب کو بالکل حرام قرار دیا ہے اور ہر مشروب میں نشہ آور کو۔عقیلی فی الضعفاء

۹۹۸۱..... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب شراب کو حرام کیا گیا تو میں اس دن گیارہ افراد سے ملا اور انہوں نے مجھے حکم دیا تو میں نے ان کے برتن الٹ دیئے، اور لوگوں نے اپنے اپنے برتن ان میں موجود چیزوں سمیت الٹ دیئے یہاں تک کہ گلیاں اس کی بو کی وجہ سے رکاوٹ والی ہوگئیں، اور ان کا شراب ان دنوں کیا ہوتا تھا علاوہ اس کے کہ کچی پکی کھجوریں ملی جلی ہوتی تھیں، ایک آدمی جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور کہا کہ میرے پاس ایک یتیم کا مال تھا میں نے اس سے شراب خرید لی، لہٰذا مجھے اجازت دیجئے کہ میں اسے بیچ کر یتیم کو اس کا مال واپس کر دوں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ یہودیوں کو قتل کرے ان پر چربی حرام کی گئی لیکن انہوں نے اسے بیچا اور اس کی قیمت کھا گئے، اور رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کو شراب بیچنے کی اجازت نہ دی"۔مصنف عبدالرزاق

۹۹۸۲..... حضرت بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت تمیم ہر سال آپ ﷺ کو شراب کا ھدیہ دیا کرتے تھے، چنانچہ جس سال شراب کو حرام کیا گیا اس سال بھی حضرت تمیم نے جناب رسول اللہ ﷺ کو شراب کا ھدیہ پیش کیا، تو آپ ﷺ ہنسے اور فرمایا کہ یہ تو حرام ہو چکی، انہوں نے پوچھا،

آیا اس کو بیچ دوں؟ فرمایا اس کی خرید وفروخت بھی حرام ہے"۔طبرانی، سنن سعید بن منصور

۹۹۸۳..... حضرت تمیم الداری عکرمہ بن خالد سے ان کے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے شراب کو بیچنے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ یہودیوں پر لعنت کرے، ان پر چربی حرام کی گئی تو انہوں نے اس کو بیچا اور اس کی قیمت کھا گئے"۔ابونعیم

۹۹۸۴..... میں جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور کہا، یا رسول اللہ! میں نے ایک یتیم بچے کے لئے شراب خریدی ہے جو (بچہ) میری گود میں ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا شراب کو بہادو اور اس کا برتن توڑ دو، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! وہ تو یتیموں کا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا شراب بہادو اور اس کے برتن توڑ دو"۔طبرانی عن ابی طلحة

موجود کی بیع غائب کے لئے

۹۹۸۵..... موجود کی غائب کے لئے بیع کے بارے میں ابراھیم سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انہیں نرخ بتادو اور بازار کی راہ دکھادو"۔عبدالرزاق

۹۹۸۶..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کوئی موجود غائب کے لئے لین دین نہ کرے"۔ابن ابی شیبہ

۹۹۸۷..... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں منع کیا گیا کہ کوئی موجود کسی غائب کے لئے بیع کرے خواہ وہ اس کا باپ یا سگا بھائی ہی کیوں نہ ہو"۔عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ

۹۹۸۸..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے راستے میں آنے والے تاجروں سے ملنے سے منع فرمایا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ آپ ﷺ نے حاضر کی غائب کے لئے بیع کے معاملے کیا فرمایا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ اس کے لئے دلال ہوگا"۔عبدالرزاق

آنے والے تاجروں سے ملنا

۹۹۸۹..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تلقی الجلب سے منع فرمایا اور فرمایا کہ اگر کسی نے تلقی الجلب (راستے میں آنے والے تاجروں کو جا پکڑا) کی اور ان سے کچھ خریدا تو بیچنے والے کو اجازت ہے بازار پہنچنے پر"۔عبدالرزاق

۹۹۹۰..... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تلقی البیوع سے منع فرمایا"۔مصنف عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ

متفرق ممنوعات

۹۹۹۱..... مسند ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نقل فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں ایک مرتبہ ایک اونٹ کو دس حصوں میں تقسیم کیا گیا، تو ایک شخص نے کہا کہ مجھے ایک حصہ بکری کے بدلے دے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کی گنجائش نہیں ہے"۔عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ

۹۹۹۲..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حیوان کے بدلے گوشت بیچا"۔الشافعی

۹۹۹۳..... حضرت بریدة رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ انہوں نے ایک چیخ سنی تو فرمایا، اے "یرفا! دیکھو یہ آواز کیا ہے، انہوں نے دیکھا اور آکر بتایا کہ قریش کی ایک باندی ہے جس کی ماں کو بیچا جا رہا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا انصار اور مہاجرین کو بلاؤ، چنانچہ ایک گھڑی بھر کے اندر ہی گھر اور کمرہ بھر گیا، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی پھر فرمایا، امابعد کیا تم لوگوں کو اس فیصلے کی خبر ہے جو رسول اللہ ﷺ لے کر آئے؟ سب نے کہا نہیں، تو فرمایا سو آج یہ تم سب کو معلوم

ہو جائے گی، پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی، ترجمہ (سورۃ محمد ﷺ) پھر فرمایا بھائی اس سے زیادہ پریشان کن فیصلہ کیا ہوگا کہ تم میں سے کسی شخص کی ماں کو بیچا جائے جبکہ اللہ تعالیٰ نے تم پر وسعت بھی کی ہے؟ سب نے کہا کہ جو آپ کی سمجھ میں آتا ہے وہ کیجئے، چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے تمام حدود مملکت اسلامیہ میں یہ فرمان جاری کروا دیا کہ کسی آزاد کی ماں کو نہ بیچا جائے کیونکہ یہ قطع رحمی ہے اور قطع رحمی حلال نہیں"۔

ابن المنذر، مستدرک حاکم، متفق علیه

۹۹۹۶..... حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا کہ اپنی اھلیہ سے ایک باندی کو خرید لیں جس سے وہ خلوت کرسکیں، تو ان کی اھلیہ نے کہا کہ میں وہ باندی آپ پر اس وقت تک نہ بیچوں گی جب تک ایک شرط نہ مقرر کرلوں، اور شرط یہ ہے کہ اگر آپ نے اس باندی کو بیچا تو میں اس کی قیمت کی حقدار ہونگی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ٹھیک ہے لیکن پہلے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھ لوں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کہ اس کی قربت مت اختیار کرو اس حال میں کہ اس میں کسی کی شرط ہو۔

عبدالرزاق، ابن ابی شیبه، متفق علیه

شراب کی تجارت حرام ہے

۹۹۹۶..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فلاں شخص پر لعنت فرمائے کیونکہ وہی پہلا شخص تھا جس نے شراب کی اجازت دی تھی جبکہ ایسی چیز کی تجارت بھی جائز نہیں جس کا کھانا پینا جائز نہیں"۔ ابن ابی شیبه، متفق علیه، مصنف عبدالرزاق

۹۹۹۸..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ماں اور اس کے بچے میں جدائی نہ پیدا کرو۔ ابن ابی شیبه

۹۹۹۸..... حضرت ابوضرار فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اھلیہ کو خمس میں سے ایک باندی دی، تو انہوں نے وہ باندی اپنے شوہر حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر ایک ہزار درہم کے بدلے اس شرط کے ساتھ بیچ دی کہ وہ باندی بدستور ان کی خدمت کرے گی، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ معلوم ہوا تو انہوں نے حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا کہ اے ابو عبدالرحمن! آپ نے اپنی اھلیہ سے اس شرط پر باندی خریدی ہے کہ وہ ان کی خدمت کرتی رہے گی؟ حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا جی ہاں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسے مت خرید و اس حال میں کہ اس کو مثانہ کی کوئی بیماری ہو"۔ مسدد، متفق علیه

مثانہ جسم کے اس حصے کو کہتے ہیں کہ جہاں پیشاب جمع ہوتا ہے۔

فائدہ:..... یہاں لفظ مثنویہ استعمال ہوا ہے جس کی نسبت مثانے کی طرف ہے، یہاں مراد مثانے کی کوئی بیماری ہے، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۹۹۹۹..... امام شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شرحبیل بن سمط کو لکھ بھیجا کہ قیدیوں اور ان کی اولاد کے درمیان جدائی نہ کروائی جائے۔ متفق علیه

۱۰۰۰۰..... حضرت نافع فرماتے ہیں کہ مجھے بتایا گیا کہ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ چیک خریدا کرتے تھے"۔

۱۰۰۰۱..... امام شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس بات کو ناپسند فرمایا کرتے تھے کہ کوئی بیع واجب ہونے کے بعد قیمت کم کروائے"۔

عبدالرزاق

۱۰۰۰۲..... حضرت عبدالرحمن بن فروخ اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں لکھا کہ دو بھائیوں کے درمیان جدائی نہ کرو اسی طرح ماں اور اس کی اولاد کے درمیان بھی جدائی نہ کرو"۔ ابن جریر

۱۰۰۰۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں دو کو بیچوں، چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا، لیکن میں نے دونوں کو علیحدہ علیحدہ بیچا، جب میں نے یہ بات نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ان کو ڈھونڈو اور

واپس لے لو اور ہرگز علیحدہ علیحدہ مت بیچو اور نہ ان کے درمیان علیحدگی کرو“۔

مسند احمد، ابن الجارود، ابن جریر، مستدرک حاکم، متفق علیه، سنن سعید بن منصور

۱۰۰۰۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عنقریب لوگوں پر ایسا سخت زمانہ آنے والا ہے کہ خوشحال آدمی بھی اپنی چیز کو مضبوطی سے تھام رکھے گا اور اس کے بارے میں کسی کو کچھ حکم نہ دے گا، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ ”تم آپس میں ایک دوسرے پر احسان کرنے کو فراموش نہ کرو“۔

(سورۃ البقرۃ آیت ۲۳۷)

برے لوگ آگے بڑھ جائیں گے اور بھلوں کی رسوائی ہوگی مجبوروں سے خرید و فروخت کی جائے گی جبکہ نبی کریم ﷺ نے مجبور لوگوں سے خرید و فروخت سے منع فرمایا ہے اور دھوکے کی بیع سے بھی اور پھلوں کی بیع سے بھی قبل اس سے کہ ان کو پکا لیا جائے“۔

سنن سعید بن منصور، مسند احمد، ابوداؤد، ابن ابی حاتم، خرائطی فی مساویٔ الاخلاق، متفق علیه

۱۰۰۰۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے ایک باندی اور اس کے بچے میں جدائی کروادی تو مجھے جناب نبی رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا اور بیع ختم کرادی“۔ ابوداؤد، متفق علیه۔

۱۰۰۰۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھے دو لڑکے تحفے میں دیئے دونوں بھائی تھے میں نے ایک کو بیچ دیا، ایک دن رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ اے علی! لڑکے کیا کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ میں نے ان میں سے ایک کو بیچ دیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کو واپس لاؤ اس کو واپس لاؤ“۔ طبرانی، ابن ماجه، دار قطنی، متفق علیه مستدرک حاکم

۱۰۰۰۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے قیدیوں میں سے ایک باندی ملی، اس کے ساتھ اس کا ایک بیٹا بھی تھا، میں نے ارادہ کیا کہ باندی کو بیچ دوں اور لڑکے کو اپنے پاس رکھ لوں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یا تو دونوں کو بیچ دو یا دونوں کو رکھو“۔ حلیه ابونعیم، متفق علیه

۱۰۰۰۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے میرے ساتھ دو قیدی غلام لڑکے بھیجے کہ میں نے انہیں بیچ دوں چنانچہ میں نے انہیں بیچ دیا، جب میں واپس آیا تو آپ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ آیا تم نے انہیں ایک ساتھ بیچا یا علیحدہ علیحدہ؟ میں نے جواباً“ عرض کیا کہ الگ الگ، تو آپ ﷺ نے فرمایا، انہیں ڈھونڈو، انہیں ڈھونڈو، انہیں ڈھونڈو۔ ابن ابی شیبه، ابن جریر

۱۰۰۰۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے عُذْرَۃ کی بیع سے منع فرمایا، اور فرمایا کہ جو اپنے کسی ذی رحم رشتے دار کا مالک بن گیا تو وہ آزاد ہو جائے گا“۔ ابن حمدان

فائدہ:...... ذی رحم رشتہ دار سے مراد ماں باپ، بیٹا، بیٹی، بہن، بھائی وغیرہ ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۰۱۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے پاگل کتے کی قیمت سے منع فرمایا“۔ ابن وهب فی مسنده

۱۰۰۱۱..... ابوالمنہال، عبدالرحمٰن بن مطعم سے وہ ایاس بن عبداللہ المزنی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کچھ لوگوں کو پانی بیچتے ہوئے دیکھا تو فرمایا، پانی مت بیچو کیونکہ جناب نبی کریم ﷺ نے پانی بیچنے سے منع فرمایا، اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے بچے ہوئے پانی کو بیچنے سے منع فرمایا“۔

عبدالرزاق، حمیدی، دارمی، حسن بن سفیان، حارث، ابن حبان، بغوی، ابن السکن، ابونعیم

۱۰۰۱۲..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے فتح مکہ کے دن جناب رسول ﷺ کو فرماتے سنا کہ ”بے شک اللہ اور اس کے رسول نے شراب، خنزیر، مردار اور بتوں کی خرید و فروخت کو حرام قرار دے دیا ہے، ایک شخص نے سوال کیا یا رسول اللہ! چربی کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں کیونکہ اس سے کشتیوں اور کھالوں کو لگایا جاتا ہے؟ (وہ شخص مزید وضاحت چاہ رہا تھا) تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، اللہ یہودیوں کو قتل کرے، جب اللہ تعالیٰ نے ان پر چربی کو حرام قرار دیا تو انہوں نے اس کو لے لیا اور پگھلا لیا اور بیچا اور اس کی قیمت کھا گئے۔

ابن ابی شیبه، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجه

۱۰۰۱۳..... بشیر بن یسار فرماتے ہیں کہ انہوں نے سہل بن ابی حثمہ اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے محاقلہ اور مزابنۃ سے منع فرمایا، علاوہ صاحب زمین کے کہ ان کو اجازت دی“۔ مصنف ابن ابی شیبه

۱۰۰۱۴..... حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حیوان کے بدلے حیوان کو بیچنے سے منع فرمایا"۔
نسائی، مسند ابی یعلی

۱۰۰۱۵..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے حیوان کو حیوان کے بدلے ادھار پر بیچنے سے منع فرمایا"۔ عبدالرزاق

۱۰۰۱۶..... عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ میں نے طاؤس سے کہا کہ اگر آپ نے مخابرۃ کو چھوڑا تو لوگ سمجھیں گے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے، تو طاؤس نے کہا، اے عمرو! مجھے ان کے سب سے بڑے عالم یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بتایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع نہیں فرمایا"۔ عبدالرزاق

۱۰۰۱۷..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ زینب رضی اللہ عنہا کو خیبر میں کھجور یا جو عطا فرمائے، تو حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا آپ اس پر راضی ہیں کہ یہ جو یا کھجور مجھے یہاں دے دیں اور میں اس کے بدلے آپ کو مدینہ منورہ میں غلام دے دوں گا، تو حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ پہلے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھ لوں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کی کیا ضمانت ہے، گویا کہ انہوں نے اس کو ناپسند فرمایا"۔ عبدالرزاق

۱۰۰۱۸..... عبداللہ بن عصمۃ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا، آپ رضی اللہ عنہ ایک شخص سے سوال کررہے تھے جس نے اونٹ کا کوئی حصہ ٹانگ یا گردن کے بدلے خریدا تھا اور جس سے خریدا تھا اس سے یہ شرط طے کی تھی کہ اونٹنی اپنے بچے کو اس وقت تک دودھ پلاتی رہے گی جبکہ اس کا دودھ چھوٹ نہیں جاتا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کی (اسلام میں) کوئی گنجائش نہیں"۔ عبدالرزاق

۱۰۰۱۹ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے "دہ بیازدہ" (دس گیارہ کے بدلے) کی بیع کو ناپسند قرار دیا اور فرمایا کہ یہ عجمیوں کی خرید وفروخت ہے"۔ عبدالرزاق

فائدہ:..... "دہ بیازدہ" فارسی زبان کا لفظ ہے، "دہ" دس کو "یازیادہ" گیارہ کو کہتے ہیں اور یہاں عجمیوں سے مراد اہل فارس ہیں جو اس وقت اکثر غیر مسلم ہوا کرتے تھے اس لئے ان کے انداز کی مشابہت کی وجہ سے اس کو ناپسندیدہ قرار دیا۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۰۲۰..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا بکری کے تھنوں میں دودھ کو مت بیچو اور نہ ہی ان کی پشتوں پر اون کو"۔ عبدالرزاق

۱۰۰۲۱..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بیع الکالی بالکالی سے منع فرمایا۔ اور کالی بالکالی کہتے ہیں ادھار کو ادھار کے بدلے بیچنا اسی طرح دھوکے کی بیع، اور بیع مجر سے بھی منع فرمایا۔ (اونٹ کے پیٹ میں موجود چیزوں، کے بیچنے کو بیع مجر) کہتے ہیں اور شغار سے منع فرمایا"۔ عبدالرزاق

فائدہ:..... بقیہ اصطلاحات کی تعریف کو پہلے گزر چکی ہے البتہ شغار نئی اصطلاح ہے، چنانچہ ایسے نکاح کو کہتے ہیں جس میں ایک شخص ایک لڑکی سے نکاح کرے اور اس کے حق مہر کے طور پر اپنی بیٹی کو اپنے سسر سے بیاہ دے اور اپنی بیوی کو اپنی بیٹی کا حق مہر تصور کرے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۰۲۲..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ سے منع فرمایا، اور مزابنۃ کہتے ہیں پھل کو کھجور کے بدلے ناپ کر بیچنا، یا انگور کی (بیل) کو کشمش کے بدلے بیچنا ناپ کر"۔ مالک، عبدالرزاق

تلقی الجلب کی ممانعت

۱۰۰۲۳..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سامان کو راستے سے ہی خرید لینے سے منع فرمایا یہاں تک کہ تجارتی سامان بازار تک پہنچ جائے اور نجش سے بھی منع فرمایا"۔ حسن بن سفیان، عبدالرزاق

۱۰۰۲۴..... مجاہد فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں پوچھا گیا، جو نقد کے بدلے چراغ بیچے پھر اس کو بغیر نقد

ادائیگی کیسے خریدنا چاہیے،تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر وہ اسے اس کے علاوہ کسی اور طریقے سے بیچے تو کوئی حرج نہیں''۔عبدالرزاق

۱۰۰۲۵۔۔۔۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سلف اور بیع سے منع فرمایا اور ایک بیع میں دو شرطیں لگانے سے منع فرمایا اور اس چیز کی بیع سے منع فرمایا جو بیچنے والے کے پاس نہ ہو اور ایسے فائدے سے منع فرمایا جس کی کوئی ضمانت نہ ہو''۔عبدالرزاق

۱۰۰۲۶۔۔۔۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قسم کھانے سے چیز تو بک جاتی ہے لیکن اس میں سے برکت ختم ہو جاتی ہے''۔عبدالرزاق

۱۰۰۲۷۔۔۔۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک سودے میں دو سودوں کی گنجائش نہیں، اور وہ اس طرح ہے کہ یوں کہے میں اس چیز کو ادھار پر اتنے اتنے کا خریدتا ہوں اور نقد پر اتنے کا''۔

۱۰۰۲۸۔۔۔۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک سودے میں دو سودے سود ہیں''۔عبدالرزاق

۱۰۰۲۹۔۔۔۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک سودا دو سودوں کے بدلے سود ہے اور رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ خوب اچھی طرح وضو کیا کریں''۔عبدالرزاق

۱۰۰۳۰۔۔۔۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے مزابنۃ اور محاقلہ سے منع فرمایا ہے، اور مزابنۃ پھل کو کھجور کے بدلے بیچنے کو کہتے ہیں جبکہ محاقلہ گندم کو گندم کے بدلے''۔

۱۰۰۳۱۔۔۔۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو پہناووں سے اور دو قسم کی بیع سے منع فرمایا، (پہناوے تو یہ ہیں کہ) ایک شخص ایک کپڑا پہنے، اور اس کے دونوں کناروں کو اپنے کندھوں پر ڈال لے، یا ایک ہی کپڑے کو لپیٹ کر اکڑوں بیٹھے (اور دو قسم کی بیع یہ ہے کہ) ایک شخص دوسرے سے کہے کہ اپنا کپڑا میری طرف پھینکو اور میں اپنا کپڑا تمہاری طرف پھینکتا ہوں، بغیر الٹ پلٹ کئے اور بغیر رضامندی کے، اور یوں کہے کہ میرا جانور تیرے جانور کے بدلے بغیر ایک دوسرے کی رضامندی اور بغیر دیکھے بھالے''۔عبدالرزاق

۱۰۰۳۲۔۔۔۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے دو قسم کی بیع سے منع فرمایا، لماس، اور نباذ، لماس کہتے ہیں کپڑے کو چھونا اور نباذ کپڑے کو پھینکنے کو کہتے ہیں''۔عبدالرزاق

۱۰۰۳۳۔۔۔۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے منع فرمایا، دونوں کے روزوں سے، دو قسم کی بیع سے اور دو پہناووں سے، دو دن سے مراد تو عید الفطر اور قربانی کی عید کا دن ہے، دو قسم کی بیع سے مراد ملامسہ اور منابذہ ہے، ملامسۃ تو اس کو کہتے ہیں کہ ایک شخص دوسرے کے کپڑے کو چھو کر دیکھے اور منابذہ اس کو کہتے ہیں کہ دونوں (خریدار اور فروخت کنندہ) میں ہر ایک اپنا کپڑا دوسرے کی طرف پھینکے اور دوسرے کے کپڑے کی طرف دیکھے بھی نہ اور دو پہناؤں سے مراد یہ ہے کہ ایک شخص ایک ہی کپڑے میں پھیل کر اکڑوں ہو کر بیٹھے، اور دوسرا پہناوا یہ کہ ایک کپڑا اپنے ازار کے اندر اور باہر سے اپنے کندھوں پر ڈال لے اور کندھے کا ایک حصہ خالی رکھے۔عبدالرزاق

۱۰۰۳۴۔۔۔۔حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے دو قسم کی بیع اور دو پہناووں سے منع فرمایا،۔۔۔۔جو ایک ہی کپڑے پر مشتمل ہو کہ کپڑے کے دونوں کناروں کو بائیں کندھے پہ ڈال لے اور دائیں طرف جسم کی خالی دکھائی دیتی رہے، اور دوسرا پہناوا یہ ہے کہ ایک ہی کپڑے میں اکڑوں بیٹھے، یعنی جسم پر اس ایک کپڑے کے علاوہ کوئی اور کپڑا نہ ہو، اور اپنی شرمگاہ کو آسمان کی طرف پھیلائے ہوئے ہو۔

رہی دو قسم کی بیع تو وہ منابذہ اور ملامسۃ ہے، منابذہ تو اس کو کہتے ہیں کہ جب میں یہ کپڑا پھینکوں گا تو بیع واجب ہو جائے گی، اور ملامسۃ اس کو کہتے ہیں کہ اپنے ہاتھ سے چھوئے اور الٹ پلٹ کر بھی نہ دیکھے جب چھوئے، تو بیع واجب ہو جائے گی''۔عبدالرزاق

۱۰۰۳۵۔۔۔۔حکیم بن عقال فرماتے ہیں کہ انہیں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے حکم فرمایا کہ ان کے لئے ایک غلام خریدوں اور کہا کہ والدہ اور بچے کے درمیان علیحدگی نہ کروانا''۔متفق علیہ

فائدہ:۔۔۔۔یعنی ایسا نہ ہو کہ ماں کو خریدو اور بچے کو نہ خریدو، یا بچے کو خرید لو ماں کو نہ خریدو۔ واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۱۰۰۳۶۔۔۔۔ایوب کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ ان کے لئے غلام خریدا جائے اور کہا کہ ماں اور بچے کے درمیان علیحدگی نہ کی جائے''۔متفق علیہ

۱۰۰۳۷..... حکیم بن عقال فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مجھے منع فرمایا کہ بیع میں والدہ اور بچے میں جدائی کرواؤں۔ متفق علیه

۱۰۰۳۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تاجر گناہ گار ہوتا ہے اور اس کا گناہ یہ ہے کہ وہ اپنا مال بیچنے کے لئے قسم کھاتا ہے"۔ ابن جریر

۱۰۰۳۹..... حضرت ابواسحق سبیعی فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بازار تشریف لاتے اور اپنی جگہ کھڑے ہو جاتے اور فرماتے، السلام علیکم اے اھل بازار، قسم کے معاملے میں اللہ سے ڈرو کیونکہ قسم مال تو بکوا دیتی ہے لیکن اس کی برکت ختم کر دیتی ہے، تاجر گناہ گار ہے علاوہ اس کے جس نے حق لیا اور حق دیا"۔ ابن جریر

۱۰۰۴۰..... حضرت ابوجعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ جناب نبی کریم ﷺ کے پاس بحرین سے قیدی لے کر آئے تو آپ ﷺ نے ان میں سے ایک عورت کی طرف دیکھا جو رو رہی تھی، تو آپ ﷺ نے اس عورت سے دریافت فرمایا کہ تم کیوں رو رہی ہو؟ تو وہ عورت بولی کہ انہوں نے میرے بیٹے کو بیچ دیا ہے، جناب نبی کریم ﷺ نے حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا کہ کیا تم نے اس کے بیٹے کو بیچا ہے؟ حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ نے فرمایا جی ہاں آپ ﷺ نے پھر دریافت فرمایا کہ کن لوگوں میں بیچا ہے؟ تو حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ بنوعبس میں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم خود سوار ہو کر جاؤ اور اس بچے کو واپس لے کر آؤ"۔ ابن ابی شیبه

۱۰۰۴۱..... حضرت یحیٰ بن ابی کثیر فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کھجوروں کی خرید و فروخت فرمایا کرتے تھے،..... پھر ان کھجوروں کو اس پیمانے کے بدلے بیچ دیتے، تو جناب نبی کریم ﷺ نے انہیں منع فرمایا کہ اس طرح نہ بیچا کریں جب تک اس کو اس شخص کے لئے ناپ نہ لیں جو اس کو خرید رہا ہے، ان دونوں سے"۔ عبدالرزاق

۱۰۰۴۲..... عطاء خراسانی فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا، یارسول اللہ! ہم آپ کے بہت سے ارشادات سنتے رہتے ہیں کیا آپ مجھے اجازت دیں گے کہ میں لکھ لیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں لکھ لیا کرو، چنانچہ سب سے پہلے جو چیز جناب نبی کریم ﷺ نے لکھوائی وہ اھل مکہ کی طرف تھی اور وہ یہ تھی کہ ایک بیع میں دو شرطیں جائز نہیں اور نہ ہی بیع اور سلف جائز ہیں ایک ساتھ (اسی طرح) جس چیز کی ضمانت نہیں اس کی بیع بھی جائز نہیں، اور اگر کسی نے سو درہم پر مکاتبت کی تھی اور ننانوے چکا دیئے تو وہ بدستور غلام رہے گا یا سواو قیہ پر مکاتبت کی تھی اور ننانوے اوقیہ ادا کر دیئے تو بھی وہ بدستور غلام رہے گا"۔ مصنف عبدالرزاق

فائدہ:..... اگر کوئی شخص اپنے غلام سے یہ طے کرلے کہ تم مجھے اتنی اتنی رقم کما کر دے دو تم آزاد ہو تو آقا اور غلام کے درمیان اس معاھدے کو کتابت یا مکاتبت کہتے ہیں۔ (مترجم)

۱۰۰۴۴..... حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے بیع غرر سے منع فرمایا"۔ عبدالرزاق

۱۰۰۴۵..... حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے دو قسم کے پہناوں سے اور دو قسم کی بیع سے منع فرمایا، رہے دو پہناوے تو ایک تو یہ ہے کہ کوئی شخص اکڑوں بیٹھے ایک ہی کپڑے کو لپیٹے ہوئے اور اپنی شرمگاہ کو آسمان کی طرف پھیلائے ہوئے اور دو قسم کی بیع سے مراد منابذہ اور ملامستہ ہے"۔ عبدالرزاق

۱۰۰۴۶..... ایک شخص جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اس کے کانوں میں بوجھ تھا، اس نے عرض کیا کہ میرے پاس ایک آدمی آیا،..... وہ اس کے علاوہ کسی بات کا اعلان کر رہا تھا اور میں نہیں سنتا تھا، جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس کو بھی کچھ بیچو تو اس سے کہو میں تمہیں اتنے اور اتنے میں بیچتا ہوں اور کوئی دھوکہ فریب نہیں"۔ عبدالرزاق

۱۰۰۴۷..... حضرت ابن المسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے بیع غرر سے منع فرمایا"۔ عبدالرزاق

۱۰۰۴۸..... حضرت ابن مسیب فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا، چنانچہ مزابنہ تو پھل کے بدلے کھجور کی خرید و فروخت کو کہتے ہیں اور محاقلہ گندم کے بدلے کھیتی کی خرید و فروخت اور گندم کے بدلے زمین کو کرائے پر دینے کو کہتے ہیں"۔

امام ابن شہاب زہری فرماتے ہیں کہ میں نے ابن المسیب سے سونے اور چاندی کے بدلے زمین کو کرائے پر دینے کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔ مالک، عبدالرزاق

۱۰۰۴۹ ..... حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے اس وقت تک گندم کی بیع سے منع فرمایا جب تک وہ اپنے خوشوں میں سخت نہ ہو جائے''۔ عبدالرزاق

فائدہ: ..... سخت ہونے سے مراد پک جانا ہے، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۰۵۰ ..... حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے کچی کھجور کو زرد ہونے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا اور انگور کو سیاہ ہونے سے پہلے اور دانے کو اپنے خوشے میں سخت ہونے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا''۔ عبدالرزاق

۱۰۰۵۱ ..... فرماتے ہیں کہ وہ لوگ (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) بھائیوں کے درمیان جدائی کو ناپسند کرتے تھے اور اسی طرح کسی شخص کی جدائی اس کی ماں سے یا باندی کی جدائی اس کے بچے سے بھی ناپسند کرتے تھے''۔ ابن جریر

۱۰۰۵۲ ..... فرمایا کہ ''جیسے چاہو بیچو، اور لوگوں کے سامنے مردار اور ذبح شدہ جانور کو نہ ملاؤ۔ اے لوگوں، یاد کرلو، ذخیرہ اندوزی نہ کرو، نجش نہ کرو، راستے میں ہی سامان تجارت نہ خریدو، اور نہ کوئی موجود کسی غائب کے لئے بیع کرے، اور نہ ہی کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کی بیع پر بیع کرے اور نہ ہی اپنے (مسلمان) بھائی کے رشتہ پر رشتہ بھیجے جب تک وہ اجازت نہ دے، اور ایک عورت دوسری کی طلاق کے مطالبہ نہ کرے تاکہ اس کے برتن کو الٹ دے اور خود نکاح کرلے، کیونکہ اس کا رزق بھی اللہ ہی کے ذمہ ہے''۔ طبرانی

۱۰۰۵۳ ..... حضرت واصل بن عمرو اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے اور وہ یوسف بن مالک سے اور وہ ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ جو چیز تمہارے پاس نہ ہو اس کو مت بیچو''۔ عبدالرزاق

۱۰۰۵۴ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تقسیم سے پہلے مال غنیمت کی فروخت سے منع فرمایا، اور اپنے مالک تک پہنچنے سے پہلے صدقات کی بیع سے منع فرمایا، اور بھاگے ہوئے غلام کی بیع سے منع فرمایا اور چوپایوں کے ان بچوں کی بیع سے منع فرمایا جو ابھی پیدا نہیں ہوئے، اور جو دودھ چوپایوں کے تھنوں میں ہو اس کی بیع سے بھی منع فرمایا مگر ناپ کر (اجازت ہے)''۔ عبدالرزاق

۱۰۰۵۵ ..... ایوب کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو ناپ رہا تھا اور یوں لگتا تھا جیسے وہ بے ایمانی کررہا ہو، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تیرا ستیاناس ہو یہ کیا کررہا ہے، اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے پورا پورا ناپنے کا حکم دیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (لیکن) اللہ تعالیٰ نے سرکشی سے منع فرمایا ہے''۔ عبدالرزاق

۱۰۰۵۶ ..... امام زہری فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ .... پھر فرماتے ہیں کہ اس کو خریدنے والے کے لئے حلال نہیں کہ اس کو اپنی تحویل میں لینے سے پہلے بیچ دے''۔ عبدالرزاق

۱۰۰۵۷ ..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں لوگوں کو ایسے شخص کو مارتے دیکھا جو کھانے کو اندازے سے خریدے اور اندازے سے بیچے حتی کہ وہ اسے اس کے گھر تک پہنچا دیتے''۔ عبدالرزاق

باب ..... ذخیرہ اندوزی اور نرخ مقرر کرنے کے بیان میں

ذخیرہ اندوزی

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مکہ مکرمہ میں ذخیرہ اندوزی کرنا الحاد اور ظلم ہے''۔ سنن سعیدبن منصور، بخاری فی التاریخ، ابن المنذر

۱۰۰۵۹ ..... حضرت یعلی بن منبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ اے اہل مکہ: مکہ میں ذخیرہ اندوزی نہ کرو، کیونکہ مکہ میں ذخیرہ اندوزی کرنا بیع کے لئے الحاد ہے''۔ الازرقی

فائدہ: ..... الحاد بمعنی صراط مستقیم سے ہٹنا اور بددینی اختیار کرنا واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۰۶۰ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے کھانے کی کسی چیز کی ذخیرہ اندوزی کی اور پھر اپنا اصل سرمایہ اور سارا منافع بھی صدقہ کردیا تو بھی اس کے گناہ کا کفارہ نہیں بن سکتا''۔ مصنف ابن ابی شیبه

۱۰۰۶۱ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ بازار کی طرف نکلے تو انہوں نے انہیں بچے ہوئے تیل کی ذخیرہ اندوزی کرتے ہوئے دیکھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کوئی نعمت ایسی نہیں جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں نہ دی ہو، یہاں تک کہ جب وہ چیز ہمارے بازاروں میں پہنچ گئی تو ایک قوم ایسی کھڑی ہوئی جنہوں نے اپنے بچے ہوئے تیل کی ذخیرہ اندوزی شروع کردی اور بیواؤں اور مساکین کو تکلیف دینی شروع کردی، جب تلقی الجلب کرنے والے آئے تو انہوں نے زبردستی اپنی مرضی کے بھاؤ پر سامان خرید لیا، لیکن کوئی بھی شخص جس نے جلب کیا ہو اور سامان اپنے کندھوں پر اٹھائے ہوئے ہمارے بازاروں میں داخل ہوا ہو خواہ سردی ہو یا گرمی وہ شخص عمر کا مہمان ہے، جیسے اللہ چاہے اور روکے جیسے اللہ چاہے''۔ موطا مالك، متفق عليه

۱۰۰۶۲ ... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام فروخ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد سے نکلے تو مسجد کے دروازے پر کھانے کی چیزیں بکھری ہوئی دیکھیں، چیزوں کی کثرت دیکھ کر آپ رضی اللہ عنہ خوش ہوئے اور دریافت فرمایا، یہ کیا کھانے پینے کی چیزیں ہیں؟ تو لوگوں نے جواب دیا کہ یہ کھانے پینے کی چیزیں ہمارے پاس لائی گئی ہیں، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس میں اور جو اس کو ہمارے پاس لایا ہے اس میں برکت عطا فرمائے، وہ لوگ جو آپ ﷺ کے ساتھ ساتھ چل رہے تھے ان میں سے کچھ لوگوں نے کہا کہ اے امیر المؤمنین! اس مال کی تو ذخیرہ اندوزی کی گئی تھی، دریافت فرمایا کہ کس نے کی تھی؟ لوگوں نے بتایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے فلاں آزاد کردہ غلام نے اور آپ کے فلاں آزاد کردہ غلام نے، آپ رضی اللہ عنہ نے دونوں کو بلا بھیجا، (جب وہ آئے) تو آپ رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ تمہیں کس چیز نے اس پر ابھارا کہ تم مسلمانوں کی کھانے پینے کی چیزوں کی ذخیرہ اندوزی کرو؟ تو ان دونوں نے کہا، اے امیر المؤمنین! ہم نے اپنے مال سے خریدا ہے ہم اسے جیسے چاہیں بیچیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے سنا جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے مسلمانوں کے کھانے پینے کی چیزوں کی ذخیرہ اندوزی کی تو اللہ تعالیٰ اسے افلاس اور کوڑھ کے مرض میں مبتلا کریں گے (یہ سن کر) فروخ نے کہا اے امیر المؤمنین! میں نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا ہے کہ آئندہ ایسا نہ کروں گا، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام نے کہا اے امیر المؤمنین! ہم جب چاہتے ہیں اپنے مال سے خریدتے ہیں اور جب چاہیں اپنا مال بیچتے ہیں، ابو یحییٰ کا خیال ہے کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام کو کوڑھ کی حالت میں دیکھا۔ عبدبن حميد، مسند ابی يعلی، اصبهانی فی الترغيب

۱۰۰۶۳ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو خرید و فروخت کا ساز و سامان لے کر ہماری سرزمین میں آئے تو جیسے چاہے بیچے، اپنی واپسی تک وہ میرا مہمان ہے اور وہ ہمارا ہے لیکن ذخیرہ اندوز ہمارے بازار میں کچھ نہ بیچے۔ عبدالرزاق

۱۰۰۶۴ ... بنو اسید کے آزاد کردہ غلام ابو سعید فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ذخیرہ اندوزی سے منع فرماتے تھے''۔

مالك، ابن راهويه، مدد

۱۰۰۶۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے شہر میں ذخیرہ اندوزی سے منع فرمایا''۔ الحارث

۱۰۰۶۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ دریائے فرات کے کنارے سے گزرے، وہاں آپ رضی اللہ عنہ نے کھانے کی چیزوں کے بڑے بڑے ڈھیر دیکھے جو کسی تاجر کے تھے اور اس نے اس لئے وہاں جمع کر رکھے تھے کہ شہر میں مہنگائی ہو تو لے کر جائے، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان ڈھیروں کو جلانے کا حکم دیا''۔

۱۰۰۶۷ ابن المسیب فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ذخیرہ اندوزی سے منع فرمایا''۔ عبدالرزاق

۱۰۰۶۸ ابن المسیب فرماتے ہیں کہ ذخیرہ اندوزی کرنے والا لعنتی ہے اور کمانے والے کو دیا جاتا ہے''۔ عبدالرزاق

۱۰۰۶۹ ..... حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ کوئی شخص ایسا نہیں جو کھانے پینے کی چیزوں کی خرید و فروخت کرتا ہو اور اس کا اس کے علاوہ کوئی اور پیشہ نہ ہو، مگر وہ خطا کار یا باغی ہوگا۔ عبدالرزاق

۱۰۰۷۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ! ہمارے لئے نرخ مقرر کردیجئے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ نرخوں کی مہنگائی یا سستا پن اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہے، میں چاہتا ہوں کہ اپنے رب سے اس حال میں ملوں کہ کوئی مجھے کسی ایسے ظلم کے بدلے کے لئے تلاش نہ کررہا ہو جو میں نے اس پر کیا ہو"۔البزار

۱۰۰۷۱..... حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت حاطب ابن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے وہ بازار میں کشمش بیچ رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت حاطب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ قیمت کچھ بڑھاؤ، یا پھر ہمارے بازار سے اپنا مال اٹھالو"۔مالک، عبدالرزاق، متفق علیه

۱۰۰۷۲..... حضرت قاسم بن محمد فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کے پاس سے سوق مصلی سے گزرے، تو وہاں دو بڑے ٹوکرے دیکھے جن میں کشمش رکھی ہوئی تھی، آپ رضی اللہ عنہ نے کشمش کے نرخ دریافت فرمائے، تو حضرت حاطب نے کشمش کے نرخ ایک درھم کے بدلے دو مد بتائے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے طائف سے آنے والے ایک قافلے کی اطلاع ملی ہے جو کشمش لے کر آرہے ہیں، وہ بھی آپ کے نرخ کا اعتبار کریں گے تو یا تو اپنے نرخ کچھ بڑھاؤ، یا پھر اپنی کشمش کو گھر لے جاؤ اور جیسے چاہو بیچو، پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ واپس روانہ ہوئے تو اپنے نفس کا محاسبہ شروع کردیا چنانچہ پھر حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لائے اور ان سے فرمایا کہ کہ میں نے آپ سے جو کہا نہ ہی وہ کسی مضبوط ارادے کے تحت تھا اور نہ ہی اس سے کوئی بوجھ چکانا مراد تھا، بلکہ وہ تو صرف ایک چیز تھی جس سے میں نے گھر والوں کے لئے بھلائی کا ارادہ کیا تھا لہٰذا جہاں تو چاہے بیچ اور جیسے تو چاہے بیچ۔الشافعی فی السنن، متفق علیه

۱۰۰۷۳..... معمر نے ہمیں قتادہ کے حوالے سے اور انہوں نے حسن (بصری) سے بتایا کہ ایک مرتبہ مدینہ منورۃ میں مہنگائی ہوگئی تو لوگوں نے عرض کیا، یارسول اللہ! ہمارے لئے چیزوں کے نرخ مقرر کردیجئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ ہی خالق ہے، رزق دینے والا ہے، قبض کرنے والا ہے، پھیلانے والا ہے، نرخ مقرر کرنے والا ہے، اور میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملوں کہ کوئی مجھے ایسے ظلم کا بدلہ لینے کے لئے نہ ڈھونڈ رہا ہو جو میں نے اس کے اھل یا مال میں کیا ہو"۔عبدالرزاق

۱۰۰۷۴..... سفیان ثوری، اسماعیل بن مسلم سے اور وہ حسن بصری سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے عرض کیا کہ ہمارے لئے نرخ مقرر کردیجئے، تو آپ ﷺ فرمایا کہ یقیناً اللہ تعالیٰ ہی نرخ مقرر کرنے والے ہیں، وہی تھامنے والے ہیں، قبض کرنے والے ہیں اور پھیلانے والے ہیں"۔عبدالرزاق

باب.....سود اور اس کے احکام کے بیان میں

۱۰۰۷۵..... مسند حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابوقیس سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لشکر کے سرداروں کو شام پہنچنے پر تحریر فرمایا کہ "تم سودی زمین میں جا پہنچے ہو چنانچہ سونے کے بدلے سونا اور چاندی کے بدلے چاندی ہرگز نہ خریدنا مگر یہ کہ ہم وزن مقدار میں اسی طرح کھانے کے بدلے کھانا نہ خریدنا مگر برابر ناپ کر۔

ابن راھویه، طحاوی بسند، صحیح

۱۰۰۷۶..... حضرت مجاہد چودہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ سونا سونے کے بدلے اور چاندی چاندی کے بدلے بیچی جائے گی، اور ان میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت سعد، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم بھی شامل ہیں۔ابن ابی شیبه

۱۰۰۷۷..... محمد بن سائب جناب رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ابورافع سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ جس سال حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ بنائے گئے ہمیں شدید ضرورت پڑی چنانچہ میں نے اپنی اھلیہ کی پازیب لی، اتنے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی

اللہ عنہ مجھ سے ملے اور دریافت فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ ہمارے میں کچھ نفقہ کی کچھ تنگی ہوگئی ہے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے پاس چاندی کے کچھ سکے ہیں جن سے میں چاندی خریدنا چاہتا ہوں (یہ کہہ کر) ترازو منگوایا اور دونوں پازیبیں ایک پلڑے میں رکھیں اور چاندی کے سکے دوسرے پلڑے میں رکھے، تو پازیبوں والا پلڑا تھوڑا سے جھک گیا، تقریباً ایک دانق کی مقدار کے برابر تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پازیب کا اتنا سا ٹکڑا کاٹ لیا، میں نے عرض کیا، اے رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ یہ (ذرا سا ٹکڑا) آپ کے لئے حلال ہے، تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اے ابورافع، اگر تم اس کو حلال کرتے ہو تو اللہ تعالیٰ تو اس کو حلال نہیں کرتا میں نے سنا رسول اللہ ﷺ فرمارہے تھے کہ سونے کے بدلے سونا، چاندی کے بدلے چاندی بالکل ہم وزن مقدار میں بیچو، زیادہ لینے والا اور زیادہ دینے والا دونوں جہنمی ہیں"۔

عبدالرزاق، ابن راھویه، الحارث، مسند ابی یعلی اور عبدالغنی بن سعید فی ایضاح الاشکال

۱۰۰۷۸..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سب سے آخر میں سود کی آیات نازل ہوئیں، اور جناب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی اور آپ ﷺ نے ان آیات کی تفسیر نہیں فرمائی چنانچہ سود کے شک کو اسی طرح چھوڑ دو"۔

ابن ابی شیبه، ابن راھویه، مسند احمد، ابن ماجه، ابن الفریس، ابن جریر، ابن المنذر، ابن مردویه اور متفق علیه

۱۰۰۷۹..... قاضی شریح فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا درھم درھم ہی کے بدلے بیچا جائے گا ان دونوں کے درمیان جو اضافہ ہوگا سود ہوگا"۔ عبدالرزاق، مسدد، طحاوی

۱۰۰۸۰..... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس فارس کی سرزمین میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط پہنچا کہ ایسی کوئی تلوار چاندی کے سکے کے بدلے نہ بیچو جس کا حلقہ چاندی کا ہو"۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبه

۱۰۰۸۱..... حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں عرض کیا، اے امیر المؤمنین! میں سونے کو پگھلاتا ہوں اور اس کے وزن کے برابر قیمت کے بدلے بیچتا ہوں اور اپنے کام کی اجرت لیتا ہوں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سونے کو سونے کے بدلے نہ بیچو مگر ہم وزن مقدار میں، (اسی طرح) چاندی کو چاندی کے بدلے نہ بیچو مگر ہم وزن مقدار میں اور اضافہ بالکل نہ لو"۔

عبدالرزاق، ابن ابی شیبه

۱۰۰۸۲..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی شخص سونے کو چاندی کے سکے کے بدلے بیچے تو ہرگز اپنے ساتھی (خریدار) سے الگ نہ ہو خواہ وہ دیوار کے پیچھے ہی کیوں نہ جائے"۔ عبدالرزاق، ابن جریر

۱۰۰۸۳..... امام شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے سود کے ڈر سے حلال کے انیس (۱۹) حصے چھوڑ دیئے۔ عبدالرزاق

۱۰۰۸۴..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک درھم کو دو درھموں کے بدلے نہ بیچو کیونکہ یہی تو سود ہے"۔ ابن ابی شیبه

۱۰۰۸۵..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے چاندی کے سکوں کے بدلے سونا بیچا (بیع صرف کی) تو وہ خریدار کو اتنی بھی مہلت نہ دے کہ وہ اپنی اونٹنی کا دودھ نکال لے"۔ اتنی بھی مہلت نہ دے"۔ ابن ابی شیبه، ابن جریر

۱۰۰۸۶..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے ڈر ہوا کہ کہیں ہمیں دس گنا زیادہ سود نہ دے دیا گیا ہو، سود کے خوف سے (خیال آیا)۔

مصنف ابن ابی شیبه

۱۰۰۸۷..... حضرت سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ ایک بکری کو دو بکریوں کے بدلے سرسبزی اور شادابی میں بیچنا کیسا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مکروہ جانا"۔ ابن ابی شیبه

۱۰۰۸۸..... حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیع الصرف کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے تھے، انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے کچھ نہیں سنا، چنانچہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سونے کو سونے کے بدلے نہ خریدو اور نہ چاندی کو چاندی کے بدلے مگر یہ کہ برابر سرابر ہم مقدار، اور ان کے بعض حصوں سے بعض پر اضافہ نہ کرو کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں تم سود میں نہ مبتلا ہو جاؤ۔ مالک، متفق علیه

سونے کو سونے کے عوض برابر فروخت کرنا ضروری ہے

۱۰۰۸۹..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سونے کو سونے کے بدلے نہ بیچو مگر یہ کہ برابر سرابر، اور نہ چاندی کو سونے کے بدلے اس طرح بیچو کہ دونوں (خرید وفروخت کرنے والوں) میں سے ایک موجود نہ ہو اور دوسرا موجود ہو، اور اگر تجھ سے اس بات کی اجازت مانگے کہ اپنے گھر میں داخل ہو جائے تو اس کو اجازت نہ دو، مگر یہ کہ ہاتھ در ہاتھ، اس ہاتھ سے دو اور اس ہاتھ سے لو، مجھے تمہارے سود میں مبتلا ہونے کا خوف ہے'' ۔مالک، عبدالرزاق، ابن جریر، متفق علیہ

۱۰۰۹۰..... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چاندی کا ایک برتن بھیجا، مجھے اس کے بنانے کی کچھ سمجھ تھی، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نمائندے کو حکم دیا کہ اس کو بیچ آئے، کچھ دیر بعد نمائندہ لوٹا اور دریافت کیا کہ کیا میں اس کے وزن پر اضافہ وصول کرلوں؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں، کیونکہ اضافہ سود ہے'' ۔ابن خسرو

۱۰۰۹۱..... قاسم بن محمد فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دینار کے بدلے دینار، درھم کے بدلے درھم اور صاع کے بدلے صاع اور غائب کی موجود سے بیع نہ کی جائے'' ۔مالک، ابن جریر

۱۰۰۹۲..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے دوسرے کو کھانے کی کوئی چیز ادھار بیچی اور اس شرط پر بیچی کہ وہ قرض دوسرے شہر جا کر ادا کر دے گا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو مکروہ جانا اور فرمایا کہ کہاں اٹھائے گا؟'' ۔مالک

۱۰۰۹۳..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا کہ تم سمجھتے ہو کہ ہم سود کے دروازوں سے بے خبر ہیں، اور مجھے سود کا عالم ہونا اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ میں مصر اور اس کے آس پاس کے علاقوں کا مالک ہوں، اور اس (سود) کے بعض دروازے (معاملات) تو ایسے ہیں جو کسی سے پوشیدہ نہیں ان میں سے ایک بیع سلم ہے سال میں، اور ایک یہ ہے کہ پھل اس شرط پر بیچے جائیں گے کہ جب پک جائیں تو دگنے دیئے جائیں گے اور یہ بھی سود ہے کہ سونا چاندی کے بدلے ادھار پر بیچا جائے'' ۔عبدالرزاق، ابوعبید

۱۰۰۹۴..... حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منع فرمایا کہ چاندی کو چاندی کے بدلے بیچا جائے مگر یہ کہ برابر سرابر، تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ یا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس سے تو ہمارے وزن کھوٹے ہو جائیں گے ہم تو خبیث (کھوٹے سکے) دیتے ہیں اور طیب (عمدہ سکے) لیتے ہیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو بلکہ بقیع کی طرف چلے جاؤ، اپنی چاندی کسی کپڑے وغیرہ کے بدلے بیچو اور جب اس (کپڑے وغیرہ) کو اپنی تحویل میں لے لو اور وہ تمہارا ہو جائے تو اس کو بیچ دو اور جو چاہو اس کے بدلے وصول کرو جو چاہو لو'' ۔عبدالرزاق

۱۰۰۹۵..... حضرت یسار بن نمیر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ ایک شخص دوسرے سے دنانیر مانگتا ہے تو کیا وہ دراھم لے سکتا ہے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب بھاؤ طے ہو جائے تو اس کو قیمت کے بدلے دینا چاہیے'' ۔عبدالرزاق

۱۰۰۹۶..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ چاندی کے بدلے چاندی ہم وزن مقدار میں، سونے کے بدلے سونا ہم وزن مقدار میں (بیچا جائے) اور جس شخص کی چاندی کھوٹی نکلے تو وہ اسے لے کر مختلف لوگوں کے پاس نہ جائے بلکہ وہ تو پاک (عمدہ) ہیں لیکن اس کو یوں کہنا چاہیے، کہ کون بیچے گا مجھے ان کھوٹے سکوں کے بدلے پرانا بوسیدہ کپڑا'' ۔عبدالرزاق

۱۰۰۹۷..... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبے میں فرمایا کہ شاید میں تمہیں ایسی چیزوں سے منع کروں جن کی گنجائش ہے اور تمہیں ایسی باتوں کا حکم دوں۔ جن کی گنجائش نہیں ہے بے شک قرآن کریم میں سب سے آخر میں سود کی آیت نازل ہوئی اور جناب نبی کریم ﷺ کی وفات ہوگئی اور انہوں نے اس آیت کی تفسیر ہمارے لئے بیان نہیں فرمائی چنانچہ جو چیز تمہیں کھٹکے اسے چھوڑ کر اس چیز کی طرف متوجہ ہو جاؤ جس میں کوئی شک وشبہ نہ ہو'' ۔خط

۱۰۰۹۸..... حضرت سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہمانے بیع صرف سے منع فرمایا'' ۔عبدالرزاق، مسدد

۱۰۰۹۹..... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سود کے ستر دروازے ہیں ان میں سے سب سے کم یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی ماں سے نکاح کرے۔

۱۰۱۰۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے، سود کھلانے والے، اس کے گواہوں پر، سودی معاملہ لکھنے والوں اور نقلی بال لگانے والی اور لگوانے والی پر لعنت فرمائی ہے'' ۔ابن جریر

ترکھجور کوخشک کے عوض فروخت کرنا ممنوع ہے

۱۰۱۰۱..... جناب نبی کریم ﷺ سے پکی کھجوروں کو چھواروں کے بدلے بیچنے کے بارے میں پوچھا گیا؟ تو آپ ﷺ نے اپنے اردگرد بیٹھے ہوئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا کہ (تر) کھجور جب خشک ہوجاتی ہے تو کیا اس میں کچھ کمی کی جاتی ہے ہم نے کہا جی ہاں، تو آپ ﷺ نے اس سے منع فرمادیا'' ۔مالک، ابن حبان، ابن ابی شیبہ، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ

۱۰۱۰۲..... جناب نبی کریم ﷺ کے ماموں حضرت اسود بن وھب بن مناف بن زھرۃ القرشی الزھری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں آپ کو سود کے بارے میں ایک چیز نہ بتاؤں، شاید اس سے اللہ تعالیٰ آپ کو فائدہ پہنچائیں؟ میں نے عرض کیا ضرور، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ سود کے ستر دروازے ہیں؟ ان میں سے ایک دروازہ ستر وادیوں کے برابر ہے جن میں سے سب سے کم گناہ کی وادی ایسی ہے جیسے کوئی شخص اپنی ماں کے ساتھ لیٹے، اور سودوں کا سود یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کی عزت کے پیچھے لگا رہے'' ۔ابن مندہ و ابونعیم

۱۰۱۰۳..... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ کے پاس ریان کی کھجوریں لائی گئیں، تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ ہمارے پاس دوسری کھجوریں تھیں، ہم نے ان کے دو صاع دے کر ان کھجوروں کا ایک صاع لیا ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان کھجوروں کو واپس کر دو جس سے لیئے ہیں اور اپنی کھجوروں کو قیمت کے بدلے بیچو'' ۔

۱۰۱۰۴..... حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے جناب رسول اللہ ﷺ سے بیع صرف کے بارے میں دریافت کیا کیونکہ ہم تاجر تھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر ہاتھ در ہاتھ ہے تو کوئی حرج نہیں اور اگر ادھار ہے تو اس کی کوئی گنجائش نہیں۔عبدالرزاق

۱۰۱۰۵..... ابن جریج عطاء سے، وہ سعید بن المسیب سے اور وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور وہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی کھجوریں میرے پاس تھیں وہ کچھ خراب ہونے لگیں تو میں بازار لے گیا اور دو صاع کے بدلے ایک صاع دوسری (عمدہ) کھجور لے آیا، اور جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں پیش کیں، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ اے بلال! یہ کیا ہے؟ تو میں نے آپ ﷺ کو تمام تفصیلات سے آگاہ کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا، ٹھہرو، تم نے تو سودی معاملہ کرلیا، اپنی بیع کو لوٹاؤ پھر کھجوروں کو سونے، چاندی یا گندم کے بدلے بیچو اور اس سے دوبارہ دوسری کھجوریں خریدلو، پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ کھجور کے بدلے کھجور برابر سرابر، گندم کے بدلے گندم برابر سرابر، سونے کے بدلے سونا ہم وزن مقدار میں، اور چاندی کے بدلے چاندی ہم وزن مقدار میں (بیچی جائے گی) اور جب خریدی جانے والی چیز بیچی جانے والی چیز کے مقابلے میں الگ ہو تو جائز ہے خواہ ایک دس کے بدلے ہو'' ۔طبرانی، ابونعیم

۱۰۱۰۶..... حضرت بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے پاس ردی کھجوریں تھیں میں نے ان کے بدلے بازار سے ان سے عمدہ کھجوریں آدھے پیمانے پر خرید لی اور لے کر جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے آج تک ان سے اچھی کھجوریں نہیں دیکھیں، یہ کہاں سے لائے ہوا اے بلال؟ تو میں آپ ﷺ کو معاملے کی اطلاع دی تو آپ ﷺ نے فرمایا، چلو اور تو جس سے لی ہیں اس کو واپس کر دو اور اپنی کھجوریں لے کر گندم یا جو کے بدلے بیچو پھر اس گندم یا جو سے یہ کھجوریں خریدو اور میرے پاس لاؤ، تو میں

نے ایسے ہی کیا"۔ طبرانی

۱۰۱۰۷ فضیل بن غزوان کہتے ہیں کہ ابودھقانہ نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، تو انہوں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کرنا شروع کیا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ جناب نبی کریم ﷺ کے پاس ایک مہمان تشریف لائے تو آپ ﷺ نے مہمان کے لئے کھانا حاضر کرنے کا حکم دیا، کھجوریں اچھی نہ تھیں چنانچہ میں نے ان میں سے دو صاع لے کر ایک صاع عمدہ کھجوروں سے تبدیل کروالیں اور لے آیا، آپ ﷺ نے پوچھا یہ کہاں سے آئیں تو میں نے بتایا کہ دوصاع کے بدلے ایک صاع کی ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہماری کھجوریں ہمارے پاس واپس لاؤ"۔ ابونعیم

۱۰۱۰۸ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے، کھلانے والے، اس کے گواہوں اور لکھنے والوں پر لعنت فرمائی اور فرمایا کہ یہ سب برابر ہیں"۔ ابن جریر

۱۰۱۰۹ حضرت عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رمضان المبارک کے مہینے میں جمعرات کی رات انصار کی مجلس میں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ سونا سونے کے بدلے میں بالکل برابر سرابر، ایک جیسا، ہاتھ در ہاتھ بیچا جائے گا اور جو اضافہ ہوگا وہ سود ہوگا، اور گندم گندم کے بدلے گندم قفیز کے بدلے قفیز اور اضافہ سود ہوگا۔ اور کھجور کھجور کے بدلے قفیز کے قفیز"۔ الشاشی

فائدہ: "قفیز" ایک پیمانہ ہے صاع کی طرح جو عرب علاقوں میں مستعمل تھا، مطلب یہ کہ گندم اگر قفیز کے حساب سے بیچی جائے تو دونوں طرف مقدار برابر ہو" واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

سودخوری کا گناہ

۱۰۱۱۰ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سود کے تہتر حصے ہیں، ان میں سے کم ترین حصے کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو مسلمان ہونے کے باوجود اپنی ماں سے زنا کرے اور سود کا ایک درھم پینتیس مرتبہ زنا کی طرح ہے"۔ عبدالرزاق

۱۰۱۱۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ریشم کے ٹکڑے ادھار پر بیچے جائیں تو ان کو نہ خریدو"۔ عبدالرزاق

فائدہ: روایت میں سرَق کا لفظ ہے جو جمع ہے السَّـرَقَۃ مصدر کی، اور یہ کلمہ اس معنی کے لحاظ سے فارسی ہے عربی نہیں، دیکھیں مصباح اللغات ۳۷۴ کالم ۲ مادہ سرق"۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۱۱۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہودیوں اور نصرانیوں کو اپنے کاروبار میں شریک نہ کرو اور نہ مجوسیوں کو، پوچھا گیا کیوں؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کیونکہ وہ سودی لین دین کرتے ہیں اور یہ حلال نہیں"۔ عبدالرزاق

۱۰۱۱۳ ابوالحدثان سے مروی ہے کہ انہوں نے سو دینار کے بدلے بیع صرف کرنا چاہی، فرمایا کہ پھر طلحہ بن عبیداللہ نے مجھے بلایا اور ہم دونوں راضی ہوگئے اور وہ مجھ سے سونا اپنے ہاتھوں میں لے کر الٹنے پلٹنے لگے اور کہا کہ ذرا میرا خزانچی دیہات سے آجائے، یہ باتیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سن رہے تھے، چنانچہ فرمایا کہ جب تک اس سے وصول نہ کرلو اس سے جدا مت ہونا، پھر فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سونا چاندی کے بدلے بیچنا سود ہے البتہ یہ ہے کہ ہاتھ در ہاتھ ہو اور گندم، گندم کے بدلے سود ہے مگر ہاتھ در ہاتھ اور جو جو کے بدلے سود ہے اگر ہاتھ در ہاتھ نہ ہو اور کھجور کھجور کے بدلے سود ہے اگر ہاتھ در ہاتھ نہ ہو"۔

موطامالک، عبدالرزاق، حمیدی، مسند احمد، عدنی، دارمی، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن جارود، ابن حبان

۱۰۱۱۴ حضرت عمرو بن شعیب فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی بنوقینقاع والوں سے کھجوریں وسق میں نہیں لے رہے تھے، تو جناب نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تم نے انہیں کیسے بیچی ہیں؟ عرض کیا کہ ایک اور دو صاع کے منافع پر تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو جب تک برابر نہ ناپ لو"۔ عبدالرزاق

فائدہ:.....ایک اور دو صاع کے منافع سے مراد ایک نسبت دو ہے یعنی ہر ایک صاع کے بدلے دو صاع وصول کرنے قرار پائے ہیں''۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۱۱۵.....ہمیں معمر نے زہری کے حوالے سے خبر دی فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے حیوان کے بدلے حیوان کو ادھار پر بیچنے کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ابن المسیب سے پوچھو، ابن المسیب نے فرمایا کہ حیوان میں سود نہیں، البتہ انہوں نے مضامین ملاقیح اور حَبَل الحَبلہ کی بیع سے منع فرمایا، مضامین ان اونٹوں کو کہتے ہیں کہ جو ابھی اپنے باپ کی پشت میں مادہ تولیہ کی صورت میں موجود ہوں اور ملاقیح ان کو جو اپنی ماں کے پیٹ میں ہوں اور حَبَلَ الحَبلۃ ماں کے پیٹ میں موجود بچے کو کہتے ہیں''۔

۱۰۱۱۶.....معمر نے ابن یمینہ سے، انہوں نے ایوب سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے''۔ عبدالرزاق

۱۰۱۱۷.....ابن المسیب فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے زندہ بکری کے بدلے گوشت بیچنے سے منع فرمایا''۔ عبدالرزاق

۱۰۱۱۸.....ابن المسیب فرماتے ہیں کہ سونے اور چاندی اور کھانے پینے کی چیزوں میں سے جو ناپ تول کر بیچی جاتی ہیں ان کے علاوہ اور کسی چیز میں سود نہیں ہے''۔ مالک، عبدالرزاق

ردی کھجو بھی برابر بیچی جائے

۱۰۱۱۹.....ابن المسیب فرماتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پاس کھجوریں تھیں جو خراب ہو رہی تھیں، چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ وہ کھجوریں بازار لے گئے اور دو صاع ایک صاع کے بدلے بیچی، جب یہ بات رسول اللہ ﷺ کو معلوم ہوئی تو آپ ﷺ نے ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا اور دریافت فرمایا کہ اے بلال یہ کیا ہے؟ جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے صورت حال سے آگاہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو نے تو سودی معاملہ کر لیا، ہماری کھجوریں واپس لاؤ۔ عبدالرزاق

۱۰۱۲۰.....سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے، کھلانے والے، اس میں گواہ بننے والے اور لکھنے والے پر لعنت فرمائی ہے''۔ عبدالرزاق

۱۰۱۲۱..... ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرۃ کے آخر میں سود کی آیات نازل فرمائیں تو جناب نبی کریم ﷺ کھڑے ہوئے اور ہمارے سامنے ان آیات کی تلاوت فرمائی اور شراب کی تجارت کو حرام قرار دے دیا''۔ عبدالرزاق

۱۰۱۲۲.....حضرت ابوالسفر کی اھلیہ فرماتی ہیں کہ میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے ہاتھ باندی بیچی ادھار پر آٹھ سو درہم میں، اور پھر اس سے چھ سو درھم میں خرید لی، تو ام المؤمنین رضی اللہ عنہ نے فرمایا بہت برا کیا واللہ جو تم نے خریدا، بہت برا کیا واللہ جو تم نے خریدا، یہ بات زید بن ارقم تک پہنچادو کہ اگر انہوں نے توبہ نہ کی تو جو جہاد انہوں نے حضرت نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں کیا ہے وہ بھی باطل ہو جائے گا، پھر پوچھا گیا کہ اپنا کوئی حرج نہیں، تو جس شخص کے پاس خدا کی نصیحت پہنچی اور وہ (سود لینے سے) باز آ گیا تو جو پہلے ہو چکا وہ اس کا۔ سورۃ البقرۃ آیت ۲۷۵

اور (اگر تم توبہ کر لو گے) اور سود چھوڑ دو گے (تو تم کو اپنا اصل مال لینے کا حق ہے)۔

سورۃ البقرۃ آیت ۲۷۹، عبدالرزاق ابن ابی حاتم ترجمہ الآیات مولانا فتح محمد جالندھری

۱۰۱۲۳.....حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے سود کھانے والے کھلانے والے لکھنے والے اور جانتے ہوئے کہ سودی معاملہ ہے گواہ بننے والے اور حلالہ کرنے والے اور کروانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ ابن ھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۱۲۴.....حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دو مرتبہ رسول اللہ ﷺ کو منبر پر یہ فرماتے سنا کہ سونا سونے کے بدلے اور چاندی

چاندی کے بدلے ہم وزن مقدار میں بیچے جائیں گے۔

۱۰۱۲۵..... حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم ﷺ کے پاس نہایت عمدہ کھجوریں ایک صاع کی مقدار میں لائی گئیں ہماری کھجوریں کم درجے کی تھیں رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ یہ کھجوریں کہاں سے آئیں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا دو صاع بیچے ہیں ایسا نہ کرو بلکہ اپنی کھجوریں بیچو کسی اور چیز کے بدلے اور پھر (اس چیز سے) یہ والی کھجوریں خرید لو۔ نسائی

۱۰۱۲۶..... حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ اپنے بعض گھر والوں کے پاس آئے ان کے پاس ان کھجوروں سے عمدہ کھجوریں موجود تھیں تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ آپ کے پاس یہ کھجوریں کہاں سے آئیں تو انہوں نے عرض کیا کہ ہم نے اپنی کھجوروں کے دو صاع کے بدلے ان کھجوروں کا ایک صاع لے لیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ دو صاع کو ایک صاع کے بدلہ میں اور دو درہموں کو ایک درہم کے بدلہ میں نہ لو۔

۱۰۱۲۷..... حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے سود کھانے والے اور کھلانے والے پر لعنت فرمائی''۔ ابن جریر

۱۰۱۲۸..... حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگ سونے کو چاندی کے بدلے خریدتے تھے ادھار پر چنانچہ ھشام بن عامر رضی اللہ عنہ ان کے پاس پہنچے اور فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں منع فرمایا کہ ہم سونے کو چاندی کے بدلے ادھار پر بیچیں اور ہمیں بتادیا کہ یہ سود ہے''۔ ابن جریر

۱۰۱۲۹..... حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ زیاد کے زمانے میں بصرہ میں دراھم کو دنانیر کے بدلے ادھار پر لیا کرتے تھے تو جناب نبی کریم ﷺ کے ساتھیوں میں سے ایک شخصیت حضرت ھشام بن عامر الانصاری رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے سونے کے بدلے سونے کو ادھار پر بیچنے سے منع فرمایا اور ہمیں بتایا کہ یہ سود ہے''۔ ابن جریر

۱۰۱۳۰..... حضرت فضالۃ بن عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ خیبر کے دن رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک ہار لایا گیا، ہار سونے کا تھا اس میں جواہرات جڑے ہوئے تھے اسے ایک شخص نے سات یا نو دیناروں میں خریدا تھا، یہ بات رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی تو آپ نے فرمایا کہ نہیں جب تک جواہرات اور سونے کو الگ الگ نہ کرلیا جائے، اس شخص نے کہا کہ میں نے تو پتھروں کا ارادہ کیا تھا فرمایا نہیں جب تک جواہرات اور سونے کو الگ الگ نہ کرلیا جائے چنانچہ ہار واپس کردیا گیا اور پھر جواھرات اور سونے کو الگ الگ کرکے خریدا گیا''۔ ابن ابی شیبہ

۱۰۱۳۲..... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سود کے دروازے ستر سے کچھ زیادہ ہیں اور ہلکا ترین یہ ہے کہ کوئی شخص مسلمان ہونے کے باوجود اپنی ماں سے زنا کرے''۔ عبدالرزاق

۱۰۱۳۳..... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سود کھانے والا، کھلانے والا، اس کے گواہ بننے والے اور جانتے بوجھتے ہوئے اس کو لکھنے والے اور نقلی بال لگانے والی اور لگوانے والی، اور اظہار حسن کے لئے گودنے والیاں اور گودوانے والیاں، اور حلالہ کرنے والے، اور کروانے والے اور صدقہ کھانے والا اور اس میں حد سے تجاوز کرنے والا، اور ھجرت کے بعد عرب ہونے کے باوجود مرتد ہوجانے والا، (یہ سب لوگ) جناب نبی کریم ﷺ کی زبان مبارک سے لعنتی ٹھہرائے گئے ہیں بروز قیامت۔ عبدالرزاق، نسائی، ابن جریر، سنن کبری بیہقی

۱۰۱۳۴..... حضرت علقمہ بن عبداللہ المزنی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے منع فرمایا کہ مسلمانوں کے درمیان جاری سکے کو توڑا جائے، البتہ یہ ہے کہ درھم کو توڑ کو چاندی بنالی جائے اور دینار کو توڑ کر سونا بنالیا جائے''۔

۱۰۱۳۵..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ دہ بزوازدہ یعنی دس کی بارہ کے بدلے بیع سود ہے''۔ عبدالرزاق

۱۰۱۳۶..... یعقوب فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے خریدا پھر ان کے پاس چاندی کے سکے لے کر آیا جو ان کے سکوں سے عمدہ تھے، تو یعقوب نے کہا یہ میرے سکوں سے عمدہ ہیں، تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ میری طرف سے انعام ہے کیا قبول کروگے؟ کہا جی ہاں''۔ عبدالرزاق

۱۰۱۳۷..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ دیناروں کے بدلے درھم لینے میں اور درھموں کے بدلے دینار لینے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے''۔ عبدالرزاق

۱۰۱۳۸..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ وہ ادھار پر خریدتے تھے اور کوئی مدت مقرر نہ کرتے تھے" ۔عبدالرزاق
۱۰۱۳۹..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے ان سے کہا کہ میں نے ایک شخص کو قرض دیا پھر اس نے مجھے ھدیہ دیا۔ آیا یہ ھدیہ جائز ہے؟ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کہ یا تو اس کے ھدیے کے بدلے تم بھی اس کو ھدیہ دو یا اس کے ھدیہ کو اس کے حساب سے منہا کر لو یا واپس کر دو" ۔عبدالرزاق
۱۰۱۴۰..... امام مالک فرماتے ہیں کہ انہیں معلوم ہوا کہ ایک شخص حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے ابو عبدالرحمٰن! میں نے ایک شخص کو ادھار دیا ہے اور یہ شرط مقرر کی ہے کہ جب وہ مجھے ادھار واپس کرنے تو جو چیز اس نے مجھ سے لی تھی اس سے زیادہ عمدہ چیز واپس کرے گا، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ تو سود ہے" ۔اس شخص نے پھر پوچھا، تو پھر آپ مجھے کیا مشورہ دیں گے؟ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ادھار کی تین قسمیں ہوتی ہیں، اول وہ ادھار جس سے تم اللہ کی رضا حاصل کرنا چاہو، اس سے تو تمہیں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو جائے گی، دوم وہ ادھار جس سے تم اپنے ساتھی کی رضا مندی حاصل کرنا چاہو، تو اس سے تمہیں اپنے ساتھی ہی کی رضا مندی حاصل ہو گی، اور سوم وہ ادھار جو تو نے دیا تا کہ اچھی چیز کے بدلے بری چیز حاصل کرے، اس نے پھر کہا کہ پھر آپ مجھے کیا مشورہ دیں گے؟ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرا خیال ہے کہ تم اپنے شرط نامے کو پھاڑ دو، پھر اگر اس نے تمہیں وہی دیا جیسا تم نے دیا تھا تو ٹھیک اور اگر تمہاری چیز سے کم درجے کی دی اور تم نے لے لی تو تمہیں اجر دیا جائے گا، اور اگر اس نے تمہیں تمہاری چیز سے عمدہ چیز دی، اپنی رضا مندی سے تو یہ شکر ہوگا جو اس نے تمہارا ادا کیا ہے اور وہی اجر ہے جس کا تمہیں انتظار تھا" ۔عبدالرزاق
۱۰۱۴۱..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر مختلف قسم کے کھانے موجود ہوں تو ہاتھ در ہاتھ بیچنے میں کوئی حرج نہیں، گندم کھجور کے بدلے، کشمش جو کے بدلے، اور ادھار پر بیچنے کو مکروہ سمجھا" ۔عبدالرزاق

ادھار کی صورت میں سود

۱۰۱۴۲..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ میں سونے کو چاندی کے بدلے خرید لوں؟ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم ان میں سے ایک لے لو تو اپنے ساتھی (جس سے لیا) ہے اس سے ہرگز جدا نہ ہونا تمہارے اور اس کے درمیان ۔عبدالرزاق
۱۰۱۴۳..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تمہارا ساتھی تم سے صرف اتنی اجازت مانگے کہ اپنی اونٹنی کا دودھ نکال لے تو اسے اتنی بھی، اجازت نہ دو" ۔عبدالرزاق
فائدہ:..... یہ بیع صرف کا بیان ہے اور اس کی شرائط میں سے ایک اہم شرط اور اصول یہ بھی ہے" ۔واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)
۱۰۱۴۴..... مجاہد فرماتے ہیں کہ ایک سنار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ میں (سونا چاندی وغیرہ) پگھلاتا ہوں پھر اس کو اس کے وزن سے زیادہ کے بدلے فروخت کر دیتا ہوں، اور اضافہ اپنے ہنر کی اجرت کے طور پر وصول کرتا ہوں، تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو منع فرما دیا، سنار بار بار ان سے یہی پوچھنے لگا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ، دینار کے بدلے اور درھم، درھم کے بدلے بیچا جائے گا ان میں کوئی اضافہ نہ ہوگا، جناب نبی کریم ﷺ نے ہم سے یہی وعدہ لیا تھا اور ہم نے بھی ان سے یہی وعدہ کیا تھا" اور تمہاری طرف بھی ان کا یہی وعدہ ہے" ۔عبدالرزاق
۱۰۱۴۵..... زیاد کہتے ہیں کہ میں طائف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس تھا تو اپنی وفات سے ستر دن پہلے انہوں نے بیع صرف سے رجوع فرما لیا تھا" ۔عبدالرزاق
۱۰۱۴۶..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ چاندی کو کسی شرط کے ساتھ مت بیچو" ۔عبدالرزاق

۱۰۱۴۷......امام شعبی فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے نجران کے عیسائیوں کی طرف تحریر کیا کہ تم میں سے جس نے سودی معاملہ کیا تو اس کی ہم پر کوئی ذمہ داری نہیں"۔ابن ابی شیبہ

فائدہ:......ذمہ داری سے مراد ہے کہ وہ ذمی نہیں رہے گا، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۱۴۸......امام شعبی فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے کھلانے والے، اس کے گواہوں اور لکھنے والے پر، اور اظہار حسن کے لئے جسم کو گودنے والی اور گودوانے والی پر اور صدقے سے روکنے والے پر اور حلالہ کرنے والے پر اور کروانے والے پر لعنت فرمائی ہے اور آپ ﷺ نوحہ کرنے سے بھی منع فرمایا کرتے تھے"۔عبدالرزاق، ابن جریر

۱۰۱۴۹......حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے پر کھلانے والے پر، لکھنے والے پر اور گواہوں پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا ہے کہ سب برابر ہیں"۔ابن النجار

اختتامیہ

۱۰۱۵۰......حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ چاندی کے بدلے سونے کے تقاضے میں اور سونے کے بدلے چاندی کے تقاضے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے"۔ابن ابی شیبہ

۱۰۱۵۱......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک ایسے شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس کا ایک دوسرے شخص پر وقت مقررہ کے لئے کوئی حق نکلتا ہو اور وہ کہے کہ اگر تو مجھے جلدی دے تو میں کچھ کمی کردوں گا؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں، لیکن اگر وہ یوں کہے کہ اگر تو نے مجھے دیر سے ادائیگی کی تو میں اضافہ بھی لوں گا تو یہ سود ہے پہلی بات سود نہیں"۔ابن ابی شیبہ

۱۰۱۵۲......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آقا اور اس کے غلام کے درمیان کوئی سود نہیں"۔عبدالرزاق

حرف تاء...... کتاب التوبۃ ...... اقوال

اس میں چار فصلیں ہیں۔

پہلی فصل...... توبہ کی فضیلت اور ترغیب کے بیان میں

۱۰۱۵۳..... ایک شخص نے ننانوے قتل کئے تھے، پھر اس کو توبہ کی توفیق ہوگئی تو اس وقت دنیا کے سب سے بڑے عالم سے اس نے دریافت کیا، اس عالم نے ایک راہب کا پتہ بتادیا، وہ شخص اس راہب کے پاس آیا اور اس سے پوچھا کہ اس نے ننانوے (۹۹) قتل کئے ہیں کیا اس کی توبہ قبول ہوجائے گی؟ راہب نے کہا نہیں، اس نے راہب کو بھی قتل کردیا، اس طرح اس کے سو قتل مکمل ہوگئے، پھر اس نے دنیا کے سب سے بڑے عالم سے پوچھا تو اس نے ایک اور عالم کا پتہ بتادیا، یہ شخص اس کے پاس بھی پہنچا اور اس سے پوچھا تو اس نے کہا: توبہ اور اس کے درمیان کوئی رکاوٹ نہیں، فلاں فلاں زمین کی طرف چلے جاؤ وہاں کچھ لوگ ہیں جو اللہ کی عبادت کرتے ہیں تم بھی ان کے ساتھ اللہ کی عبادت کرو، اپنی سرزمین کی طرف واپس مت جانا کیونکہ وہ برائیوں کی سرزمین ہے چنانچہ وہ چل پڑا یہاں تک کہ آدھا راستہ طے کرلیا لیکن اسی وقت موت کا فرشتہ بھی آپہنچا اور اس کے بارے میں رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے آپس میں جھگڑا کرنے لگے، چنانچہ رحمت کے فرشتوں نے کہا یہ شخص توبہ کرکے اور اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوکر ہمارے پاس آیا ہے۔

عذاب کے کے فرشتوں نے کہا کہ اس نے کبھی بھی کوئی بھلائی کا کام نہیں کیا، اسی دوران ان کے پاس ایک فرشتہ آدمی کی صورت میں آیا، انہوں نے اس کو منصف بنالیا اس نے یہ فیصلہ کیا کہ دونوں طرف کی زمین ناپی جائے جہاں سے زیادہ قریب ہو اسی کے حق میں فیصلہ کیا جائے، چنانچہ جب زمین ناپی گئی تو اس سرزمین کے زیادہ قریب پایا گیا جہاں وہ جارہا تھا چنانچہ اس کی روح کو رحمت کے فرشتے لے گئے''۔

مسند احمد، مسلم، ابن ماجہ، بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۱۰۱۸۴..... بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے ننانوے انسانوں کو قتل کیا تھا، پھر وہ پوچھتا پچھاتا نکلا اور ایک راہب کے پاس آیا اور پوچھا کہ کیا وہ توبہ کرسکتا ہے؟ اس نے کہا نہیں، تو اس قاتل نے اس راہب کو بھی قتل کردیا اور اپنے سو قتل مکمل کرلئے، پھر لوگوں سے پوچھنے لگا تو اسے کسی نے بتایا کہ فلاں فلاں علاقے میں جاؤ، وہ چل پڑا لیکن راستے میں اسے موت نے آلیا، اس نے مرتے مرتے اپنا سینہ اس نیکوں کی بستی کی طرف جھکادیا، چنانچہ اس کے بارے میں رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے آپس میں جھگڑنے لگے، ادھر اللہ تعالیٰ نے نیکوں کی سرزمین کو حکم دیا کہ تو اس سے قریب ہوجا اور بری سرزمین کو حکم دیا کہ تو اس سے دور ہوجا فرشتوں نے آپس میں یہ فیصلہ کیا کہ دونوں طرف کی زمین کو ناپا جائے چنانچہ انہوں نے اس شخص کو بالشت بھر نیکوں کی سرزمین سے زیادہ نزدیک پایا لہٰذا اس کی مغفرت کردی گئی''۔

متفق علیہ بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۱۰۱۵۵..... تمہارا اس شخص کی خوشی کے بارے میں کیا خیال ہے جس کی سواری اس سے گم ہوگئی ہو جس کی لگام یہ تنہا اور بیابان علاقے میں کھینچ رہا تھا جہاں نہ کھانا ہے اور نہ پانی، جبکہ اسی کا کھانا اور پانی اس کی سواری پر تھا، اس نے اپنی سواری کو بہت تلاش کیا اور تھک ہار کر مایوس ہوکر بیٹھ گیا، جبکہ دوسری طرف سواری ایک درخت کے نیچے سے گزری اور اس کی لگام کسی ٹہنی میں اٹک گئی اور اس شخص نے اپنی سواری کو وہیں پالیا؟ خدا کی قسم جب کوئی بندہ توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ سے اس بندے سے بھی زیادہ خوش ہوتے ہیں جس کی سواری گم ہوکر مل گئی تھی''۔

مسند احمد، مسلم بروایت حضرت براء رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... اس روایت میں پہلے اس شخص کا واقعہ مذکور ہے''۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۱۵۶۔۔۔۔ جب بندہ توبہ کرتا ہے تو یقیناً اللہ تعالیٰ اس سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتے ہیں جو اپنی سواری کے ساتھ بیابانوں سے گزر رہا تھا اور سواری گم ہوگئی، اس سواری پر اس کا کھانا اور پانی بھی تھا اور یہ اس سے مایوس ہوگیا چنانچہ ایک درخت کے پاس آ کر اس کے سائے میں لیٹ گیا، یہ اپنی سواری کے ملنے سے مایوس ہو چکا تھا کہ یکا یک اس نے دیکھا کہ اس کی سواری اس کے پاس کھڑی ہے اس نے اپنی سواری کی لگام پکڑی اور خوشی کی شدت سے کہنے لگا اے میرے اللہ! تو میرا بندہ اور میں تیرا رب ہوں، شدت فرحت میں خطا ہوگئی''۔

مسلم بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۱۵۷۔۔۔۔ یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص سے زیادہ خوش ہوتا ہے جو ایسی جگہ جا پہنچا جہاں ہلاکت اس کا انتظار کر رہی ہے، اس کی سواری بھی ساتھ تھی جس پر اس کا کھانا اور پانی تھا، وہ ایسی جگہ سو گیا اور جب اٹھا تو اس کی سواری جا چکی تھی، اس نے سواری کو تلاش کیا اور گرمی اور پیاس کی شدت سے مایوس ہو کر واپس اسی جگہ آ گیا جہاں سے سواری گم ہوئی تھی اور موت کے انتظار میں سو گیا، پھر اپنا سر اٹھایا تو دیکھا کہ سواری موجود ہے اس پر اس کا سامان بھی کھانا بھی اور پانی بھی تو اس کو اس وقت اپنی سواری کو دیکھ کر جتنی خوشی ہوگی اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے کی توبہ سے اس سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے''۔مسند احمد، متفق علیہ، ترمذی بروایت حضرت ابن مسعو رضی اللہ عنہ

۱۰۱۵۸۔۔۔۔ یقیناً اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کی توبہ سے اس شخص کی نسبت زیادہ خوش ہوتے ہیں جو اپنی گمشدہ سواری کو پالے''۔

ترمذی، ابن ماجہ بروایت حضرت ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

توبہ کرنے والے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے

۱۰۱۵۹۔۔۔ یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص کی نسبت زیادہ خوش ہوتے ہیں جس کی سواری جنگل بیابان میں گم ہوگئی، اس نے تلاش کیا اور نہ ملنے پر موت کے انتظار میں لیٹ گیا، اسی دوران اس نے اپنی سواری کی آواز سنی جو واپس آ گئی تھی پھر جب اس نے چہرے سے کپڑا ہٹا کر دیکھا تو سواری موجود تھی''۔مسند احمد، ابن ماجہ بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۱۰۱۶۰۔۔۔ یقیناً اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کی توبہ سے کہیں زیادہ خوش ہوتے ہیں بنسبت اس شخص کے جو اپنی گمشدہ سواری کو جنگل بیابان میں پالے''۔

متفق علیہ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۱۶۱۔۔۔ یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص کی نسبت کہیں زیادہ خوش ہوتے ہیں جو بانجھ تھا اور پھر اس کی اولاد ہوگئی، اور اس شخص کی نسبت جس نے اپنی گمشدہ چیز پالی اور اس پیاسے کی نسبت جسے پانی مل گیا''۔ابن عساکری فی امالیہ بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۱۶۲۔۔۔ یقیناً اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے کی توبہ سے اس شخص کی بنسبت کہیں زیادہ خوش ہوتے ہیں جو پیاسا تھا اور اس کو پانی مل گیا، جو بانجھ تھا اور صاحب اولاد ہوگیا، اور جس نے اپنی گمشدہ چیز پالی، لہٰذا جو شخص سچے دل سے توبہ کرلے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ اعمال لکھنے والے فرشتوں سے بھی بھلوا دیتے ہیں جن کے سامنے اس نے ان گناہوں کا ارتکاب کیا تھا اور زمین کے ان حصوں سے بھی جہاں اس نے گناہوں کا ارتکاب کیا تھا''۔

ابو العباس بن وترکان الھمدانی کتاب التائبین عن ابی الجون

۱۰۱۶۳۔۔۔ خدا کی قسم یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص کی نسبت کہیں زیادہ خوش ہوتے ہیں جو جنگل بیابانوں میں سفر کر رہا تھا دوران سفر ایک درخت کے سائے میں آرام کرنے کے لئے لیٹ گیا اور سو گیا جب اٹھا تو اس کی سواری گم ہو چکی تھی، چنانچہ وہ ایک ٹیلے پر چڑھا اور ادھر اُدھر دیکھا لیکن کچھ دکھائی نہ دیا، پھر دوسرے ٹیلے پر چڑھا وہاں بھی کچھ دکھائی نہ دیا، تو کہنے لگا کہ میں وہیں واپس چلا جاتا ہوں جہاں آرام کر رہا تھا اور وہیں موت کا انتظار کروں، چنانچہ وہ وہیں چلا گیا اور کیا دیکھتا ہے کہ اس کی سواری اپنی لگام کھینچتے ہوئے آ رہی ہے تو یہ دیکھ کر اس کو جتنی خوشی ہوگی اس سے کہیں زیادہ خوشی اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے کی توبہ سے ہوتی ہے''۔مسند احمد، مسلم بروایت حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ

۱۰۱۶۴۔۔۔ کوئی بندہ ایسا نہیں جو گناہ کرے، پھر خوب اچھی طرح سے وضو کرے اور کھڑا ہو کر دو رکعت نماز ادا کرے اور اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی

معافی مانگے اور اللہ تعالیٰ اس کو معاف نہ کریں"۔مسند احمد عبدالرزاق ابن حبان بروایت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنه

۱۰۱۶۵..... جو شخص اپنے کسی (مسلمان) بھائی کا قصوروار ہو عزت کے معاملے میں یا مال کے معاملے میں تو اس کو آج ہی حلال کروالے، اس دن سے پہلے جس میں کوئی درہم و دینار وغیرہ قبول نہ کیا جائے گا، سو اگر اس کا کوئی نیک عمل ہوگا تو اس میں سے اس کے قصور کی مقدار اس سے لے لیا جائے گا، اور اگر کوئی نیک عمل نہ ہوگا تو اس کے گناہ اس پر لاد دیئے جائیں گے"۔مسند احمد، بخاری بروایت حضرت ابوهریره رضی الله عنه

۱۰۱۶۶..... فرمایا کہ "اے لوگو! اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے گناہوں سے توبہ کرو، خدا کی قسم میں بھی روزانہ سومرتبہ اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرتا ہوں"۔

مسند احمد، مسلم بروایت حضرت اعرالمـ ی رضی الله عنه

روزانہ سومرتبہ استغفار کرنا

۱۰۱۶۷..... فرمایا کہ "اللہ کے حضور توبہ کرو، بے شک میں بھی روزانہ اللہ کے حضور سومرتبہ توبہ کرتا ہوں"۔بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۱۰۱۶۸..... فرمایا کہ "بے شک توبہ گناہوں کو دھودیتی ہے، اور نیکیاں برائیوں کو دور کردیتی ہیں اور جب بندہ امید کی حالت میں اپنے رب کو پکارتا ہے تو اللہ تعالیٰ مصیبت سے اس کو نجات دیتے ہیں اور اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ "میں کبھی اپنے بندے کے لئے دو امن جمع نہیں کرتا اور نہ دو خوف جمع کرتا ہوں، اگر وہ دنیا میں مجھ سے پر امن رہا تو اس دن مجھ سے خوف زدہ ہوگا جس دن میں اپنے بندوں کو جمع کروں گا، اور اگر وہ مجھ سے دنیا میں خوفزدہ رہا تو اس کو میں اس دن امن دوں گا جس دن اپنے بندوں کو خطیرۃ القدس میں جمع کروں گا، چنانچہ وہ ہمیشہ امن سے رہے گا اور میں اس کو اس چیز میں ہلاک نہ کروں گا، جس میں ہلاک کرتا ہوں"۔حلیه ابونعیم بروایت حضرت شدادبن اوس رضی الله عنه

۱۰۱۶۹..... فرمایا کہ "کوئی بندہ جس سے گناہ ہوجاتا ہے اور پھر وہ کہتا ہے کہ اے میرے رب مجھ سے گناہ ہو گیا مجھے معاف کردے، تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا ملک دیا، پھر جب تک اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں وہ اسی حال میں رہتا ہے اور پھر اس سے کوئی گناہ ہوجاتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ اے میرے رب! میں نے ایک اور گناہ کردیا ہے مجھے معاف کردے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہوں کو بخشتا بھی ہے اور ان کے بدلے پکڑتا بھی ہے، میں نے اپنے بندے کو معاف کردیا، پھر اس سے گناہ ہوجاتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ اے میرے رب! میں نے ایک اور گناہ کردیا مجھے معاف کردے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہوں کو بخشتا بھی ہے اور ان کے بدلے پکڑتا بھی ہے پھر اس سے گناہ ہوجاتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ اے میرے رب! میں نے ایک اور گناہ کردیا ہے مجھے معاف کردے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہوں کو بخشتا بھی ہے اور ان کے بدلے پکڑتا بھی ہے، سو میں نے اپنے بندے کو معاف کردیا لہٰذا اب جو چاہے کرے"۔مسند احمد، متفق علیه بروایت حضرت ابوهریره رضی الله عنه

۱۰۱۷۰..... فرمایا کہ "گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ اس نے گناہ کیا ہی نہ ہو"۔

ابن ماجه بروایت حضرت ابن مسعود رضی الله عنه اور حکیم بروایت حضرت ابو سعید رضی الله عنه

۱۰۱۷۱..... فرمایا کہ "گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ اس نے گناہ کیا ہی نہ ہو اور جب اللہ اپنے کسی بندے سے محبت کرتے ہیں تو گناہ اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا"۔القشیری فی الرسالة اور ابن النجار بروایت حضرت انس رضی الله عنه

۱۰۱۷۲..... فرمایا کہ "گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ اس نے گناہ کیا ہی نہ ہو، اور گناہ میں مشغول ہوکر ساتھ ساتھ معافی مانگنا ایسا ہے جیسا اپنے رب سے مذاق کررہا ہو، اور جس نے کسی مسلمان کو تکلیف دی تو اس کے گناہ ایسے ہوں گے جیسے کھجور درخت اگنے کی جگہیں"۔

سنن کبری بیهقی، ابن عساکر بروایت حضرت ابن عباس رضی الله عنه ابوا لحسین بن المهتدی فی فوائده بروایت حضرت ابن عباس رضی الله عنه

۱۰۱۷۴... فرمایا کہ "ان گندگیوں سے بچو جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے لہٰذا جو کوئی ان میں سے کسی چیز کا ارادہ کرے تو اللہ تعالیٰ کے ستر کے ساتھ چھپ جائے اور اللہ کی طرف متوجہ ہو جائے کیونکہ اگر کسی کی نافرمانی ہم پر ظاہر ہوگئی تو ہم اس پر اللہ کی کتاب قائم کر دیں گے"۔

مستدرک حاکم، سنن کبری بیهقی بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۱۰۱۷۵... فرمایا کہ "جب بندہ توبہ کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ، فرشتوں کو اس کے اعضاء جوارح کو اور زمین کے ان حصوں کو بھلا دیتے ہیں جہاں اس نے یہ گناہ کئے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو پہنچا دیتے ہیں اور اسکے گناہوں کا کوئی گواہ باقی نہیں رہتا"۔

ابن عساکر بروایت حضرت انس رضی الله عنه

۱۰۱۷۶... فرمایا کہ "جب تم کوئی برا کام کرو تو فوراً توبہ کر دو، اگر برائی چھپ کر کی ہے تو توبہ بھی چھپ کر کرو اور اگر برائی اعلانیہ کی ہے تو توبہ بھی اعلانیہ کرو"۔مسند احمدفی الزهد بروایت حضرت عطاء بن یسار رضی الله عنه

۱۰۱۷۷... فرمایا کہ "جب کوئی برائی کرو تو فوراً توبہ کرلو، یہ توبہ اس برائی کو ختم کر دے گی"۔مسند احمد بروایت حضرت ابوذر رضی الله عنه

۱۰۱۷۸... فرمایا کہ "اگر تم سے دس برائیاں ہو جائیں تو ایک نیکی کرلو جس سے وہ دس برائیاں دور ہو جائیں گی"۔

ابن عساکر بروایت حضرت عمروبن الاسود رضی الله عنه

۱۰۱۷۹... فرمایا کہ "جب تیرے گناہ زیادہ ہو جائیں تو پانی پر پانی پلاؤ، تیرے گناہ ایسے جھڑ جائیں گے جیسے تیز آندھی میں درخت سے پتے جھڑتے ہیں"۔بروایت حضرت انس رضی الله عنه

۱۰۱۸۰... فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ رات کے وقت اپنا ہاتھ پھیلاتے ہیں تا کہ جس نے دن میں گناہ کئیے ہیں وہ دن کو توبہ کر لے، اور یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہے گا جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے"۔مسنداحمد، مسلم بروایت حضرت ابوموسی رضی الله عنه

۱۰۱۸۱... فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ جوانی کے عالم میں توبہ کرنے والے کو پسند کرتے ہیں"۔ابوالشیخ بروایت حضرت انس رضی الله عنه

۱۰۱۸۲... فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو پسند فرماتے ہیں جو مومن ہو فتنوں میں گھرا ہوا ورتوبہ کرنے والا ہو"۔

مسند احمد بروایت حضرت علی رضی الله عنه

توبہ ہر وقت قبول ہوتی ہے

۱۰۱۸۳... فرمایا کہ "بیشک اللہ تعالیٰ اس وقت اپنے بندے کی توبہ قبول کرتے ہیں جب تک اس کی موت کا وقت نہ آ جائے"۔

مسنداحمد، ترمذی، ابن حبان، مستدرک حاکم، بیهقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۱۰۱۸۴... فرمایا کہ "ایک شخص گناہ کا ارتکاب کرتا ہے اور اس کے ساتھ جہنم میں داخل ہوتا ہے، اس کا نصب العین توبہ اور گناہوں سے فرار ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے"۔ابن المبارک بروایت حضرت حسن مرسلاً

۱۰۱۸۵... فرمایا کہ "بندہ جب کوئی خطا کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نکتہ لگ جاتا ہے، سو اگر وہ معافی مانگ لے اور توبہ کر لے تو اس کے دل سے وہ سیاہ نکتہ صاف کر دیا جاتا ہے، اور اگر دوبارہ وہ گناہ کرے تو وہ نکتہ بڑھ جاتا ہے یہاں تک کہ اس کا پورا دل سیاہ ہو جاتا ہے اور یہی وہ "ران" ہے جس کا ذکر اللہ پاک نے فرمایا ہے" (ہرگز نہیں، دیکھو یہ جو) اعمال کرتے ہیں ان کا ان کے دلوں پر زنگ بیٹھ گیا ہے"۔

مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجه، ابن حبان، مستدرک حاکم بیهقی، شعب الایمان بروایت حضرت ابوهریره رضی الله عنه

۱۰۱۸۶... فرمایا کہ "بندہ کوئی گناہ کرتا ہے، اور پھر جب وہ گناہ اسے یاد آتا ہے تو وہ غم زدہ ہو جاتا ہے، اور جب اللہ تعالیٰ اس کی طرف دیکھتے ہیں کہ وہ غمگین ہو گیا ہے تو وہ اس کا گناہ اس سے پہلے معاف فرما دیتے ہیں کہ وہ کوئی نماز روزہ وغیرہ کے ذریعے اس کا کفارہ شروع کرے"۔

حلیه ابی نعیم، ابن عساکر بروایت حضرت ابوهریره رضی الله عنه

۱۰۱۸۷..... فرمایا کہ "تمہارے سامنے ایک گھاٹی ہے جان لیوا، بھاری بوجھوں والے اس سے پار نہ ہوسکیں گے"۔

مستدرک حاکم، بیھقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... روایت میں بوجھ سے مراد گناہ کے بوجھ ہیں، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۱۸۸..... فرمایا کہ "بائیں طرف بیٹھا ہوا فرشتہ کسی مسلمان خطاء کار سے چھ گھنٹے تک قلم اٹھائے رکھتا ہے اگر وہ نادم ہو جائے اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لے تو چھوڑ دیتا ہے ورنہ پھر ایک خطا لکھ دیتا ہے"۔ طبرانی بروایت حضرت ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۱۸۹..... فرمایا کہ "توبہ کا دروازہ ہے جس کے دونوں کواڑوں کے درمیان کا فاصلہ اتنا ہے جتنا مشرق اور مغرب کے درمیان،، جب تک سورج مغرب سے طلوع نہیں ہوتا یہ دروازہ بند نہ ہوگا"۔ طبرانی بروایت حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ

۱۰۱۹۰..... فرمایا کہ "مغرب کی سمت میں ایک دروازہ کھلا ہوا ہے، اس کی چوڑائی ستر سال کی مسافت کے برابر ہے اور یہ دروازہ اس وقت تک کھلا رہے گا جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو، چنانچہ جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا تو کسی انسان کو اس کا ایمان لانا فائدہ نہ دے گا جس نے پہلے ایمان نہ لایا تھا اور جس نے اس سے پہلے کوئی نیکی کا کام نہ کیا تھا"۔ ابن ماجہ بروایت حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ

۱۰۱۹۱..... فرمایا کہ "مغرب میں توبہ کا دروازہ ہے، اس کی چوڑائی ستر سال کی مسافت کے برابر ہے، یہ اسی طرح (کھلا ہوا) رہے گا جب تک تیرے رب کی بعض علامات نہ ظاہر ہو جائیں سورج کا مغرب سے طلوع ہونا (وغیرہ)۔ طبرانی بروایت حضرت صفوان رضی اللہ عنہ

۱۰۱۹۲..... فرمایا کہ "جنت کے آٹھ دروازے ہیں، سات بند ہیں اور ایک دروازہ توبہ کرنے والوں کے لئے اس وقت تک کھلا رہے گا جب تک سورج مغرب سے نہ طلوع ہو جائے"۔ مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۰۱۹۳..... فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے مغرب میں توبہ کے لئے دروازہ کھولا ہے جس کی چوڑائی ستر سال کی مسافت کی برابر ہے، اس وقت تک نہ بند ہوگا جب تک وہاں سے سورج نہ طلوع ہو جائے"۔ بخاری فی التاریخ بروایت حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ

۱۰۱۹۴..... فرمایا کہ "جس نے مغرب کی طرف سے سورج طلوع ہونے سے پہلے توبہ کرلی، اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمالیں گے"۔

مسلم بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۱۹۵..... فرمایا کہ "جس نے اپنی موت سے پہلے توبہ کرلی، اللہ تعالیٰ قبول فرمالیں گے"۔ مستدرک عن رجل

۱۰۱۹۶..... فرمایا کہ "بے شک اس شخص کی مثال جو برے کام کرتا ہے اور پھر نیک کام کرتا ہے اس شخص کی طرح ہے جس پر ایک تنگ لوہے کی زرہ ہو جس میں اس کا دم گھٹا جا رہا ہو، پھر وہ کوئی نیک کام کرلے تو اس زرہ کی ایک کڑی کھل جائے، پھر وہ دوسرا نیک کام کرے تو دوسری کڑی کھل جائے یہاں تک کہ وہ اس سے آزاد ہو کر زمین پر آ جائے"۔ طبرانی بروایت حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ

۱۰۱۹۷..... فرمایا کہ "کسی شخص کی نیک بختی کی یہ علامت ہے کہ اس کی عمر لمبی ہو اور اسے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونے کی توفیق ملی ہو"۔

مستدرک حاکم بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۱۰۱۹۸..... فرمایا کہ "اگر آپ نے کسی گناہ کا ارادہ کیا ہے تو اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لیں اور توبہ کرلیں، ندامت اور معافی مانگ لینا ہی گناہ سے توبہ ہے"۔

بیھقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۱۰۱۹۹..... فرمایا کہ "چھوٹے چھوٹے گناہوں سے (بھی) بچو، کیونکہ ان چھوٹے چھوٹے گناہوں کی مثال اس قوم کی طرح ہے جو کسی وادی میں ٹھہرے، اور پھر لکڑیاں لانا شروع کردیں اور لاتے جائیں یہاں تک کہ اتنی لکڑیاں جمع ہو جائیں جن سے یہ اپنی روٹیاں پکا سکیں، اور یہ چھوٹے چھوٹے گناہ جب کسی کو پکڑ لیتے ہیں تو ھلاک کر ڈالتے ہیں"۔

مسند احمد، طبرانی، بیھقی فی شعب الایمان والضیاء بروایت حضرت سھل بن سعد رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... لکڑیاں جمع کرنے سے مراد یہ ہے کہ جس طرح چھوٹی چھوٹی لکڑیاں بھی جب بہت سی ہو جاتی ہیں تو ان سے اتنی آگ پیدا ہو جاتی ہے جو روٹیاں پکانے کے لئے کافی ہو جاتی ہے، اسی طرح اگر چھوٹے چھوٹے گناہوں سے نہ بچا جائے تو یہ بھی انسان کی ہلاکت کے لئے کافی ہوتے

ہیں، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

صغائر سے بچنے کا حکم ہے

۱۰۲۰۰ ... فرمایا کہ "چھوٹے چھوٹے گناہوں سے بچنا بھی ضروری ہے کیونکہ یہ چھوٹے چھوٹے گناہ جب بہت سے جمع ہو جاتے ہیں تو انسان کو ہلاک کر ڈالتے ہیں، جیسے ایک شخص جو جنگل میں تھا وہ قوم کی عادت کے مطابق کام کرنے لگا اور لکڑیاں جمع کرنے لگا، دوسرے بھی جب لکڑیاں لانے لگے یہاں تک انہوں نے پورا جنگل جمع کر لیا اور آگ بھڑکائی لہٰذا جو اس جنگل میں تھا جلا ڈالو"۔

مسند احمد، طبرانی بروایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۰۲۰۱ فرمایا کہ "عذر کم کیا کرو"۔ مسند فردوس دیلمی بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۱۰۲۰۲ فرمایا کہ "تم پر لازم ہے کہ ہر اس چیز سے بچو جس سے عذر کیا جاتا ہے"۔ ضیاء بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ جیسا کہ منتخب میں ہے ۲۴۷۔ ج ۳

فائدہ: ...... یعنی ایسے کام ہی نہ کرو جن سے بعد میں عذر کرنا پڑے واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۲۰۴ ... فرمایا کہ "آرزوئیں اور خواہشات شیطان کا شعار ہیں جو وہ مومنین کے دل میں ڈالتا ہے"۔

مسند فردوس دیلمی بروایت حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ

۱۰۲۰۵ فرمایا کہ "انسان کے لائق ہے کہ اس کی ایسی بیٹھک ہو جہاں وہ تنہا ہو، اپنے گناہوں کو یاد کرے اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے"۔

بیہقی فی شعب الایمان بروایت مسروق

فائدہ: ...... یہاں مراد بیٹھک سے گھر کا خاص حصہ نہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ کبھی لوگوں سے الگ تھلگ ہو کر تنہا بیٹھا کرے اور اپنے گناہوں کو یاد کر کے ان کی اللہ تعالیٰ سے معافی مانگا کرے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۲۰۶ فرمایا کہ "تم میں سب سے بہتر وہ ہیں جو آزمائشوں میں گھرے ہوں اور توبہ کرنے والے ہوں"۔

سنن کبری بیہقی بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

دنیا میں حقوق ادا کرے

۱۰۲۰۷ ... فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ رحم فرمائے ایسے بندے پر جو اپنے کسی (مسلمان) بھائی کا قصوروار ہو، عزت کے معاملے میں یا مال کے معاملے میں اور اس نے ان معاملات پر گرفت ہونے سے پہلے معافی مانگ لی، (کیونکہ) وہاں نہ کوئی دینار ہوگا اور نہ کوئی درھم، لہٰذا اگر اس کی کچھ نیکیاں ہوئیں تو ان میں سے لے لی جائیں گی اور اگر اس کی کوئی نیکی نہ ہوئی تو دوسرے کی برائیاں اس پر ڈال دی جائیں گی۔

ترمذی بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۲۰۸ فرمایا کہ "دائیں طرف والا فرشتہ بائیں طرف والے فرشتے کا امیر ہے، چنانچہ جب کوئی بندہ نیک عمل کرتا ہے تو دائیں طرف والا اس کو دس گنا کر کے لکھ لیتا ہے، اور جب وہ کوئی برا عمل کرتا ہے اور بائیں طرف والا فرشتہ لکھنے لگتا ہے تو دائیں طرف والا اس سے کہتا ہے کہ ٹھہر جاؤ، لہٰذا وہ چھ گھنٹے تک انتظار کرتا ہے، اگر وہ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لے تو کچھ نہیں لکھا جاتا لیکن اگر وہ اللہ تعالیٰ سے معافی نہ مانگے تو ایک ہی گناہ لکھا جاتا ہے"۔ طبرانی بروایت حضرت ابو امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۲۰۹ ... فرمایا کہ "مہریں عرش کے پایوں کے ساتھ لٹکی ہوئی ہیں، لہٰذا جب کوئی حرام اور نافرمانی والا کام کیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے خلاف جرات سے کام لیا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایک مہر کو بھیج دیتے ہیں اور ایسے شخص کے دل پر مہر لگا دیتے ہیں چنانچہ اس کے بعد ایسے شخص کو عقل کی کوئی بات سمجھائی نہیں دیتی"۔ بزار اور بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۲۱۰ ... فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ کی مغفرت تیرے گناہوں سے بہت بڑی ہے"۔ مسند فردوس دیلمی بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۱۰۲۱۱ فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں معاف کرنے میں بڑا سخی اور یہ میری بڑائی کی شان کے لائق نہیں کہ میں دنیا میں تو اپنے مسلمان بندے کی پردہ پوشی کروں اور آخرت میں اسے رسوا کردوں، جبکہ میں اس کی پردہ پوشی کر چکا ہوں، اور جب تک میرا بندہ مجھ سے معافی مانگتا رہتا ہے میں معاف کرتا رہتا ہوں"۔ حکیم عن الحسن مرسلاً، اور بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۲۱۲ فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اے آدم کے بیٹے! جب تک تو مجھے پکارتا رہے گا اور میری طرف رجوع کرتا رہے گا میں تیرے تمام گناہ معاف کرتا رہوں گا اور مجھے کوئی پروا نہیں، اے آدم کے بیٹے! اگر تیرے گناہ آسمان تک جا پہنچیں اور پھر تو مجھ سے معافی مانگے تو بھی میں تجھے معاف کردوں گا اور مجھے کوئی پروا نہیں، اے آدم کے بیٹے! اگر تو میرے پاس اس حال میں آئے کہ پوری دنیا تیری خطاؤں سے بھری ہوئی ہو اور تو نے شرک نہ کیا ہو تو میں اپنی مغفرت سے تیرے لئے دنیا کو بھردوں گا"۔ ترمذی والضیاء بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۲۱۳ ... فرمایا کہ "انسان کی مدد کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ اپنے دشمن کو اللہ کی نافرمانی میں مبتلا دیکھ لے"۔

مسند فردوس دیلمی بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۱۰۲۱۴ ... فرمایا کہ "گناہ کا کفارہ ندامت اور شرمندگی ہے اگر تم گناہ نہ کروگے تو اللہ تعالیٰ ایسی قوم لے آئیں گے جو گناہ کریں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کو معاف کریں گے"۔ مسند احمد، طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

فائدہ: ..... یہ روایت حدیث کی متشابہات میں سے ہے لہٰذا اس کا مطلب اور مراد بالغ نظر اور پختہ کار متقی علماء سے دریافت کرنا چاہئے، صرف ترجمہ پڑھنے یا کسی سے سن لینے پر اکتفا کرنا ٹھیک نہیں، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۲۱۵ ... فرمایا کہ "میرے تمام امتی جنت میں داخل ہوں گے علاوہ اس کے جس نے انکار کیا، جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا"۔ بخاری بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۲۱۶ فرمایا کہ "آدم علیہ السلام کی ساری اولاد خطا کار ہے اور خطا کاروں میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو توبہ کرنے والے ہیں"۔

نسائی، مسند احمد، ترمذی، ابن ماجہ، مسلم، مستدرک حاکم بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۲۱۷ ..... فرمایا کہ "تم سب کے سب جنت میں داخل ہونے والے ہو علاوہ ان لوگوں کے جو اللہ تعالیٰ کے احکامات سے بدکے جیسے اونٹ اپنے مالکوں سے بدک جاتا ہے"۔ مستدرک حاکم بروایت حضرت ابو امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۲۱۸ ..... فرمایا کہ "اگر تم اتنے گناہ کرلو جو آسمان تک پہنچ جائیں اور پھر توبہ کرو تو ضرور اللہ تعالیٰ تمہاری توبہ قبول کریں گے"۔

ابن ماجہ بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

توبہ کرنے والے محبوب ہیں

۱۰۲۱۹ ..... فرمایا کہ "اگر تم نے گناہ نہ کئے تو اللہ تعالیٰ ایسی قوم لے آئیں گے جو گناہ کریں گے اور پھر اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کو معاف کریں گے"۔

مسند احمد بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۲۲۰ فرمایا کہ "اگر تم گناہ نہ کرتے تو اللہ تعالیٰ ایسی مخلوق پیدا فرما دیتے جو گناہ کرتے اور اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کو معاف کرتے"۔

مسند احمد، ترمذی، مسلم بروایت حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ

۱۰۲۲۱ ..... فرمایا کہ "اگر بندے گناہ نہ کرتے تو اللہ تعالیٰ ایسی مخلوق پیدا فرما دیتے جو گناہ کرتے اور اللہ تعالیٰ ان کے گناہ معاف فرماتے کیونکہ وہی تو غفور و رحیم ہیں"۔ مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۲۲۲ ... فرمایا کہ "قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تم نے گناہ نہ کئے ہوتے تو اللہ تعالیٰ تمہیں ختم کردیتے

اور تمہاری جگہ ایسی قوم لے آتے جو گناہ کرتی اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتی اور اللہ تعالیٰ اس کو معاف کردیتے''۔

مسند احمد، مسلم، بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۲۲۳..... فرمایا کہ'' وہ لوگ جن کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ اچھائیوں سے بدل دیں گے (جب یہ معاملہ دیکھیں گے) تو ضرور بالضرور تمنا کریں گے کہ اے کاش! انہوں نے خوب برائیاں کی ہوتیں''۔ مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... یعنی جب وہ لوگ دیکھیں گے کہ ان کی تھوڑی بہت جتنی بھی برائیاں تھیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے ان کی جگہ اچھائیاں اور نیکیاں عطا فرمادیں تو ان نیکیوں اور اچھائیوں کو دیکھتے ہوئے وہ لوگ اس خواہش کا اظہار کریں گے کہ کاش ہماری برائیاں اس سے بھی زیادہ ہوتیں تا کہ ان کو بھی نیکیوں اور اچھائیوں سے بدل دیا جاتا۔ اور یہ آخرت کے اعتبار سے ہوگا'' واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۲۲۴..... فرمایا کہ'' تم میں سے ہر ایک کو ڈرنا چاہیے کہ کہیں دل میں ذرا سے گناہ پر ہی گرفت نہ ہوجائے''۔

حلیہ ابونعیم بروایت محمد بن النضر الحارثی مرسلا

۱۰۲۲۵..... فرمایا کہ'' کوئی بھی رگ یا آنکھ جو گناہ سے پھڑکی ہو اور اللہ تعالیٰ اکثر گناہوں کو معاف نہ کردے''۔

طبرانی صغیر، ضیاء بروایت حضرت براء رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... مطلب یہ کہ اگر گناہ ہوگیا ہے تو اب اس گناہ کو یاد کرکے اللہ کے خوف سے رگوں میں یا آنکھوں میں پھڑپھڑاہٹ یا کپکپی پیدا ہوئی تو اللہ تعالیٰ اس گناہ کو معاف فرمادیتے ہیں''۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۱۲۶..... فرمایا کہ'' جس شخص نے اپنے گناہ سے معافی مانگ لی وہ اپنے گناہ پر اصرار کرنے والا نہ ہوگا خواہ وہ اس گناہ کو دن میں ستر مرتبہ ہی کیوں نہ کرے''۔ سنن ابی داؤد، ترمذی بروایت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... یہ قاعدہ ہے کہ صغیرہ گناہ بھی اصرار (بار بار کرنے) سے کبیرہ گناہ بن جاتے ہیں، چنانچہ یہاں یہ بتادیا کہ اگر گناہ ہونے کے بعد سچے دل سے (دکھاوے اور رسمی طور پر نہیں) توبہ کرلی جائے تو اس کو گناہ پر اصرار (بار بار) کرنے والا نہیں سمجھا جائے گا چاہے وہ گناہ دن میں ستر مرتبہ ہی کیوں نہ ہوجائے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۱۲۷..... فرمایا کہ'' اللہ تعالیٰ کو اپنے کسی بندے کے بارے میں اس کے گناہ پر ندامت کا علم نہیں ہوا مگر یہ کہ اس کا وہ گناہ اللہ تعالیٰ اس کی معافی مانگنے سے پہلے ہی معاف کردیتے ہیں''۔ مستدرک حاکم، مسند ابی یعلی بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

فائدہ:...... اس طرح کا انداز گفتگو کلام میں زور پیدا کرنے کے لئے اختیار کیا جاتا ہے ورنہ ظاہر ہے کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو کسی بات کا علم پہلے نہ ہو اور بعد میں ہوجائے معاذ اللہ ثم معاذ اللہ، اللہ تعالیٰ علیم وخبیر ہیں، سب جانتے ہیں، مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے ایسے بندے کا گناہ جو اپنے گناہ پر نادم اور شرمندہ ہو اس کے معافی مانگنے سے پہلے یقیناً معاف فرمادیتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کی ندامت سے آگاہ ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

صغیرہ گناہ اصرار سے کبیرہ بن جاتا ہے

۱۰۲۲۸..... فرمایا استغفار کے ساتھ کوئی کبیرہ نہیں رہتا اصرار کے ساتھ کوئی صغیرہ گناہ صغیرہ نہیں رہتا۔ ابن عساکر عن عائشہ رضی اللہ عنہا

یعنی کبیرہ گناہ استغفار سے کبیرہ نہیں رہتا اور صغیرہ اصرار سے کبیرہ بن جاتا ہے۔

۱۰۲۲۹..... فرمایا اللہ تعالیٰ کو یہ بات بہت زیادہ پسند ہے کہ نوجوان توبہ کرے اور اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ ناپسند یہ بات ہے کہ بوڑھا شخص گناہ پر قائم ہو'' اللہ تعالیٰ کو جمعے کی شب یا دن میں کئے جانے والے اعمال سب سے زیادہ پسند ہیں اور شب جمعہ اور جمعہ کے دن میں کئے جانے والے گناہ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ ناپسند ہیں۔ ابوالمظفر السمعانی فی امالیہ عن سلمان رضی اللہ عنہ

۱۰۲۳۰..... فرمایا کوئی مومن بندہ نہیں مگر یہ کہ اس کا کوئی گناہ جو تھوڑے وقت کے بعد وہ کر لیتا ہو یا ایسا گناہ جس پر وہ ہمیشہ قائم رہا ہو اور اسے دنیا چھوڑنے تک نہ چھوڑا ہو، بیشک مومن کو فتنے میں پڑنے والا توبہ کرنے والا، اور بھولنے والا پیدا کیا گیا ہے کہ جب اسے نصیحت کی جائے تو اسے توبہ یاد آجاتی ہے۔ طبرانی کبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۲۳۱..... فرمایا کہ ”کوئی مسلمان ایسا نہیں جو گناہ کا کام کرتا ہے مگر فرشتہ تین گھنٹے تک اس کا گناہ لکھنے سے رکا رہتا ہے لہٰذا اگر وہ اپنے گناہ سے توبہ کر لے تو وہ گناہ نہیں لکھا جاتا اور قیامت کے دن اسی گناہ کا عذاب بھی نہ ہوگا“۔

مستدرک، حاکم بروایت حضرت ام عصمة رضی اللہ عنها

۱۰۲۳۲..... فرمایا کہ ”جسے یہ بات پسند ہو کہ رات کے عبادت گزار سے مرتبہ میں آگے بڑھ جائے تو اسے چاہیے کہ گناہ کرنے سے باز آجائے“۔

ام المؤمنین حضرت عائشه صدیقه رضی اللہ عنها حلیه ابو نعیم

۱۰۲۳۳..... فرمایا کہ ”جس شخص نے ہنستے ہوئے گناہ کیا وہ روتا ہوا جہنم میں داخل ہوگا“۔ حلیه ابی نعیم بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۲۳۴..... فرمایا کہ ”معافی مانگ لی جائے تو کبیرہ گناہ باقی نہیں رہتا اور اگر اصرار کیا جائے تو صغیرہ گناہ بھی باقی نہیں رہتا“۔

مسند فردوس دیلمی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... یعنی اگر معافی مانگ لی جائے تو کبیرہ گناہ باقی نہیں رہتے بلکہ معاف ہو جاتے ہیں اور اگر صغیرہ گناہوں پر اصرار کیا جائے یعنی بار بار کئے جائیں تو وہ صغیرہ نہیں رہتے بلکہ کبیرہ بن جاتے ہیں“۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۲۳۵..... فرمایا کہ ”جب تم برائی کر چکے تو اب اچھائی کرو“۔ مستدرک حاکم، بیهقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ..... یعنی برائی تو ہو چکی اب اس کو مٹانے کے لئے اور اس کا اثر زائل کرنے کے لئے اچھائی کرو، اچھائی سے مراد ہر وہ کام ہے جو شریعت میں کسی بھی درجے میں مطلوب ہو خواہ فرض ہو، واجب ہو، سنت ہو یا مستحب، یا کوئی ایسا کام جسے اخلاق اور معاشرے میں اچھا فعل سمجھا جاتا ہو، اس لئے کہ حدیث میں آتا ہے کہ مَارَاٰه الْمُسْلِمُوْنَ حسناً فَهُوَ حَسَن یعنی جسے مسلمان اچھا سمجھیں تو وہ بھی اچھا کام ہے واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۲۳۶..... فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ نے نیکیاں بھی لکھیں اور برائیاں بھی اور ان سب کو بیان کر دیا، چنانچہ جو کوئی کسی نیکی کا ارادہ کرتا ہے خواہ اس نے نیکی ابھی کی نہ ہو لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ اس کو مکمل نیکی لکھ دیتے ہیں، اور اگر وہ نیکی کر بھی لے تو اللہ تعالیٰ اپنے پاس دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک بڑھا کر لکھتے ہیں بلکہ اس سے بھی کئی گنا زیادہ لکھتے ہیں۔ اور اگر بندہ نے کسی برائی کا ارادہ کیا ہو اور ابھی ارادے پر عمل نہ کیا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی ایک مکمل نیکی لکھتے ہیں اور اگر بندہ برائی کا ارادہ کرنے اور برائی بھی کرے تو اللہ تعالیٰ اپنے پاس ایک ہی برائی لکھتے ہیں“۔

متفق علیه بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۲۳۷..... فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جب میرا بندہ کسی نیکی کا ارادہ کرتا ہے اور اس نے وہ نیکی ابھی کی نہیں ہوتی تو (پھر بھی) میں اس کی ایک مکمل نیکی لکھتا ہوں، اور اگر (ارادے کے ساتھ ساتھ) وہ نیکی کر بھی لے تو میں اس کی نیکی دس گنا سے سات گنا تک بڑھا کر لکھتا ہوں، اور جب کسی برائی کا ارادہ کرتا ہے اور اس نے وہ برائی کی نہیں ہوتی تو میں وہ برائی لکھتا نہیں ہوں اور اگر وہ برائی کر بھی لے تو ایک ہی برائی لکھتا ہوں“۔ متفق علیه، ترمذی بروایت حضرت ابوهریره رضی اللہ عنہ

۱۰۲۳۸..... فرمایا کہ ”اگر کسی نے کوئی خطا کی یا کوئی گناہ کیا اور اس پر نادم اور شرمندہ ہوا تو وہی اس کا کفارہ ہے“۔

طبرانی، بیهقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۰۲۳۹..... فرمایا کہ ”اگر کسی نے کوئی گناہ کیا اور اس کو معلوم ہے کہ اس کا ایک رب ہے اگر اس کو بخشنا چاہے تو بخش دے گا اگر عذاب دینا چاہے تو عذاب دے گا تو اللہ تعالیٰ نے طے کر لیا ہے کہ اس کو معاف کر دیں گے“۔

۱۰۲۴۰..... فرمایا کہ ”ہر وہ بات جو آدم (علیہ السلام) کا بیٹا کرتا ہے تو وہ اس کے نامۂ اعمال میں لکھ دی جاتی ہے، پھر اگر وہ کوئی خطا کرتا ہے اور اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے توبہ کر لے اور اس کے لئے وہ کسی اونچی جگہ آئے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے کے لئے ہاتھ اٹھائے پھر یوں کہے:

اللھم انی اتوب الیک منہا لا ارجع الیھا ابدا

ترجمہ:۔۔۔۔۔۔اے اللہ، میں (توبہ کرتے ہوئے) آپ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں اس گناہ کے بجائے، اس کی طرف کبھی لوٹ کر نہ جاؤں گا تو اس کا گناہ معاف کردیا جاتا ہے جب تک دوبارہ یہ کام نہ کرے"۔ طبرانی، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ

۱۰۲۴۱۔۔۔۔فرمایا کہ "جس نے کوئی گناہ کیا اور اسے یہ معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کو جانتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کو معاف کردیتے ہیں اگرچہ اس نے ابھی معافی نہ مانگی ہو"۔ طبرانی صغیر بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

تکملہ

۱۰۲۴۲۔۔۔۔فرمایا کہ "اے لوگو! اللہ تعالیٰ کے حضور گناہوں سے توبہ کرو، خدا کی قسم میں بھی بارگاہ رب العزت میں دن میں سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں"۔

طبرانی، ابن ابی شیبہ بروایت أغر

۱۰۲۴۳۔۔۔۔فرمایا کہ "اے حبیب! جب کبھی گناہ ہوجائے تو توبہ کرلیا کرو، عرض کیا، یارسول اللہ! اس طرح تو میرے گناہ بہت زیادہ ہوجائیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی معافی تیرے گناہوں سے زیادہ ہے اے حبیب بن الحارث"۔

الحکم، والباوردی بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۱۰۲۴۴۔۔۔۔فرمایا کہ "جب تم سے کوئی گناہ ہوجائے تو فوراً توبہ کرلو، اگر گناہ چھپ کر ہوا ہے تو توبہ بھی چھپ کر کرو، اگر گناہ اعلانیہ ہوا ہے تو توبہ بھی اعلانیہ کرو"۔ دیلمی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۲۴۵۔۔۔۔فرمایا کہ "گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ اس نے کبھی گناہ کیا ہی نہ ہو"۔

الحکم بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ، ابن ماجہ، متفق علیہ، طبرانی بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ متفق علیہ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت أبی عقبہ الخولانی رضی اللہ عنہ

۱۰۲۴۶۔۔۔۔فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ ہر روز اپنے بندے پر نصیحت کی ایک بات پیش کرتے ہیں اگر وہ قبول کرلے تو نیک بخت ہوجاتا ہے اور اگر ترک کردے تو بدبخت ہوتا ہے، بے شک اللہ تعالیٰ رات کو اپنا ہاتھ پھیلاتے ہیں تاکہ دن میں جس سے گناہ ہوا ہے وہ توبہ کرلے، سو اگر وہ توبہ کرلے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرلیتے ہیں اور پھر دن کے وقت اپنا ہاتھ پھیلاتے ہیں تاکہ رات کو جس نے گناہ کیا ہے وہ دن میں توبہ کرلے سو اگر وہ توبہ کرلے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرلیتے ہیں، اور بے شک حق بہت وزنی ہوتا ہے کیونکہ قیامت کے دن بھی حق بھاری ہوتا ہے اور باطل ہلکا ہوتا ہے اور جنت ناپسندیدہ چیزوں سے گھری ہوئی ہے اور دوزخ پسندیدہ چیزوں سے"۔

ابن شاھین عن ابن جریج عن ابن شھاب مرسلاً، عن ابن جریج عن عطاء عن جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ:۔۔۔۔۔۔باقی باتیں تو حدیث کی واضح ہیں البتہ جنت کا ناپسندیدہ چیزوں سے گھرے ہوئے ہونے سے مراد وہ چیزیں ہیں جو نفس کو بری لگتی ہیں اور شاق گزرتی ہیں جیسے فرائض، واجبات مستحبات یعنی جیسے فجر کی نماز جو نفس کو شاق گزرتی ہے، بدنظری سے پرہیز وغیرہ وغیرہ۔ اور دوزخ کا پسندیدہ چیزوں میں گھرے ہونے سے بھی یہی مراد ہے یعنی دوزخ ان چیزوں سے گھری ہوئی ہے جو نفس کو بہت مرغوب ہوتی ہیں، مثلاً نماز نہ پڑھنا، لہوولعب میں مشغول رہنا، بدنظری، ٹی وی، سینما بینی، جھوٹ، غیبت، رشوت، چوربازاری وغیرہ وغیرہ"۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۲۴۷۔۔۔۔فرمایا کہ "بے شک اللہ تعالیٰ رات کے وقت اپنا ہاتھ پھیلاتے ہیں تاکہ دن میں جس سے گناہ ہوا ہے وہ توبہ کرلے اور دن کے وقت اپنا ہاتھ پھیلاتے ہیں تاکہ رات کے وقت جس سے گناہ ہوا ہے وہ توبہ کرلے، یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہوجائے"۔

ابن ابی شیبہ، مسلم، نسائی وابوالشیخ فی العظمۃ، متفق علیہ فی الاسماء بروایت حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۰۲۴۸۔۔۔۔فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پھیلے ہوئے ہیں تاکہ جس سے رات کو گناہ ہوا ہے وہ دن کو توبہ کرلے اور جس سے دن میں ہوا ہے وہ رات کو توبہ کرلے، یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہوجائے"۔ ھناد وابوالشیخ فی العظمۃ بروایت حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۰۲۴۹..... فرمایا کہ "توبہ کا دروازہ کھلا ہے، بند نہ ہوگا یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے"۔

دارقطنی فی الافراد بروایت حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ

توبہ کا دروازہ ہمیشہ کھلا ہے

۱۰۲۵۰..... فرمایا کہ "مغرب میں ایک دروازہ ہے توبہ کے لئے جو کھلا ہوا ہے، اس کی چوڑائی ستر سال کی مسافت کے برابر ہے، یہ دروازہ بند نہ ہوگا جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے"۔ کامل ابن عدی عساکر بن الفرزدق بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ اور عبدالرزاق اورطبرانی بروایت حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ

۱۰۲۵۱..... فرمایا کہ "بے شک مغرب میں ایک دروازہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے توبہ کے لئے کھولا ہے، جس کی چوڑائی چالیس سال کی مسافت کے برابر ہے اور یہ اس وقت سے کھلا ہے جب سے اللہ تعالیٰ نے زمین وآسمان کو پیدا کیا تھا لہٰذا رب اس کو بند بھی نہ کرے گا جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے"۔ ابن حبان بروایت حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ

۱۰۲۵۲..... فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ اس دن تک قبول کرتے ہیں جب تک اس کی موت نہ آ جائے"۔ مسند احمد عن رجل

۱۰۲۵۳..... فرمایا کہ "فقراء اللہ کے دوست ہیں، اور مریض اللہ کے محبوب لوگ ہیں، سو جو توبہ کر کے مرا تو وہ جنتی ہے، لہٰذا توبہ کرو اور مایوس مت ہو کیونکہ توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے مغرب کی جانب یہ بند نہ ہوگا جب تک مغرب سے سورج طلوع نہ ہو جائے"۔

جعفر فی کتاب العروس والدیلمی بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۱۰۲۵۴..... فرمایا کہ "قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، کوئی بھی شخص جو اپنی موت سے پہلے توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتے ہیں"۔ بغوی عن رجل من الصحابہ رضی اللہ عنہ

۱۰۲۵۵..... فرمایا کہ "بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ اس کی موت سے آدھے دن پہلے تک قبول فرماتے ہیں"۔ مسند احمد عن رجل رضی اللہ عنہ

۱۰۲۵۷..... فرمایا کہ "کوئی انسان ایسا نہیں جو اپنی موت سے آدھا دن پہلے تک توبہ کر لے اور اللہ تعالیٰ قبول نہ کریں"۔

بغوی عن رجل من الصحابہ رضی اللہ عنہ

۱۰۲۵۸..... فرمایا کہ "کوئی انسان ایسا نہیں جو اپنی موت سے پہلے چاشت کے وقت تک توبہ کر لے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ قبول فرماتے ہیں"۔

بغوی عن رجل رضی اللہ عنہ

۱۰۲۵۹..... فرمایا کہ "یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ اس وقت تک قبول فرماتے ہیں جب تک اس پر نزع کی کیفیت نہ شروع ہو جائے"۔

مسند احمد عن رجل

۱۰۲۶۰..... فرمایا کہ "کوئی انسان ایسا نہیں جو اپنی زندگی گزارتے ہوئے نزع کی حالت طاری ہونے سے پہلے توبہ کر لے اور اللہ تعالیٰ قبول نہ کریں"۔

بغوی عن رجل

۱۰۲۶۱..... فرمایا کہ "جو شخص اپنی موت سے ایک سال پہلے توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتے ہیں، اور بے شک سال تو بہت زیادہ ہوتا ہے، اگر کسی نے اپنی موت سے ایک مہینے پہلے توبہ کر لی تو اللہ تعالیٰ قبول فرما لیتے ہیں، اور بے شک مہینہ بھی بہت زیادہ ہوتا ہے، اگر کسی نے اپنی موت سے ایک جمعہ پہلے بھی توبہ کر لی تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتے ہیں اور بے شک جمعہ بھی بہت زیادہ ہوتا ہے اگر کوئی اپنی موت سے صرف ایک دن پہلے بھی توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ بھی قبول کر لیتے ہیں اور بے شک ایک دن بھی بہت ہوتا ہے اگر کوئی نزع کی حالت طاری ہونے سے پہلے توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ بھی قبول کر لیتے ہیں"۔ خطیب بروایت حضرت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ

۱۰۲۶۲..... فرمایا کہ "اگر کوئی شخص اپنی موت سے ایک سال پہلے توبہ کر لے تو اس کی توبہ قبول کر لی جاتی ہے، حتیٰ کہ ایک مہینہ، پھر جمعہ اور ایک ہچکی تک کا

ذکر فرمایا‘‘۔ابن جریر، مستدرک حاکم، بیہقی فی شعب الایمان، خطیب فی المتفق والمفترق بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۲۶۳... فرمایا کہ’’کوئی ایسا مومن بندہ نہیں جو اپنی موت سے ایک مہینہ پہلے توبہ کر لے اور اللہ تعالیٰ قبول نہ فرمائیں اور اس سے بھی کم، اس کی موت سے ایک دن پہلے یا ایک گھنٹہ پہلے، اللہ تعالیٰ اس کی توبہ اور اخلاص کو جانتے ہیں اور توبہ قبول فرمالیتے ہیں‘‘۔

طبرانی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

نزع کے وقت سے پہلے تک توبہ قبول ہے

۱۰۲۶۴... فرمایا کہ’’ بے شک اللہ تعالیٰ اس وقت تک اپنے بندے کی توبہ قبول کرتے ہیں جب تک اس بندے کی روح اس کے جسم میں موجود ہو اور اس کی زندگی میں صرف دس چھوٹی چھوٹی ہچکیاں ہی باقی ہوں‘‘۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ یہ دس چھوٹی ہچکیاں کیا ہیں؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یعنی جیسے پلک جھپکنا‘‘۔دیلمی بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۲۶۵...فرمایا کہ’’جب شیطان نے دیکھا کہ انسان کھوکھلا ہے تو کہنے لگا کہ (یا اللہ!) آپ کی عزت کی قسم جب تک اس کے جسم میں روح ہے میں اس کے اندر سے نہیں نکلوں گا، تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے میری عزت کی قسم جب تک اس کے جسم میں روح ہے میں اسکے اور اسکی توبہ کے درمیان رکاوٹ نہ بنوں گا‘‘۔ابن جریر عن الحسن بلاغاً

۱۰۲۶۶... فرمایا کہ’’ کیا تم میں سے وہ شخص خوش نہ ہوگا جس کی سواری گم ہوگئی ہو اور پھر وہ اس کو پالے؟ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص سے کہیں زیادہ خوش ہوتے ہیں جیسے اپنی گمشدہ سواری مل جائے‘‘۔

مسند احمد بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۲۶۷...فرمایا کہ’’یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے تم میں سے ایسے شخص سے کہیں زیادہ خوش ہوتے ہیں جس کی کوئی چیز گم ہوگئی ہو اور پھر وہ اسے مل جائے‘‘۔ترمذی بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۲۶۸... فرمایا کہ’’یقیناً رب زیادہ خوش ہوتا ہے تم میں سے کسی کی توبہ سے اس شخص کی نسبت جو اپنی سواری کے ساتھ جنگل میں بیابان میں تھا، اس سواری پر اس کا ساز و سامان اور کھانا پینا بھی تھا، وہ کچھ دیر کے لئے اپنی سواری سے الگ تکیہ لگا کر لیٹا اس پر نیند غالب آگئی اور وہ سو گیا، پھر وہ اٹھا اور اس کی سواری کہیں جا چکی تھی، وہ ایک ٹیلے پر چڑھا اور تلاش کیا لیکن اس کو کچھ دکھائی نہ دیا، پھر وہ اترا، لیکن اسے پھر بھی کچھ دکھائی نہ دیا، تو کہنے لگا مجھے اسی جگہ جانا چاہیے جہاں میں لیٹا تاکہ میں مرجاؤں چنانچہ وہ وہاں لیٹ گیا اور لہٰذا اس پر نیند غالب آگئی، پھر وہ چونک کر اٹھا تو دیکھا کہ سواری سامنے کھڑی ہے، (تو اس کو جتنی خوشی ہوگی) تو تمہارا رب اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص کی نسبت کہیں زیادہ خوش ہوتا ہے جسے اپنی گم شدہ سواری مل گئی ہو‘‘۔ابن زنجویہ عن النعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ

۱۰۲۶۹... فرمایا کہ’’یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص سے کہیں زیادہ خوش ہوتے ہیں جو شدید پیاسا ہو اور پانی کے گھاٹ پر آپہنچے، جو بانجھ ہو اور باپ بن جائے، جس کی کوئی چیز گم ہوچکی ہو اور اس کو مل جائے لہٰذا جو شخص سچے دل سے توبہ کرلے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ اس کے دائیں بائیں والے فرشتوں کو، اس کے اعضاء و جوارح کو اور زمین کے ان حصوں کو بھلا دیتے ہیں جہاں اس نے یہ گناہ کیے‘‘۔

ابو العباس احمد بن ابراھیم ترکان الھمدانی فی کتاب التائبین عن الذنوب بروایت بقیہ عن عبدالعزیز الوصابی عن ابی الجون

۱۰۲۷۰... فرمایا کہ’’جو شخص بے آب و گیاہ زمین میں سفر کر رہا تھا اور درخت کے نیچے آرام کرنے لگا اس کے ساتھ اس کی سواری بھی تھی جس پر اس کا کھانا اور پانی بھی تھا، جب وہ جاگا تو اس کی سواری گم ہوچکی تھی، لہٰذا وہ بندہ ٹیلے پر چڑھا لیکن اسے کچھ دکھائی نہ دیا، پھر دوسرے ٹیلے پر چڑھا (لیکن) وہاں بھی کچھ دکھائی نہ دیا، پھر واپس پہلے والی جگہ کی طرف متوجہ ہوا تو کیا دیکھتا ہے کہ اس کی سواری اپنی لگام گھسیٹتے ہوئے چلی آرہی ہے (تو جتنا وہ شخص اپنی سواری ملنے پر خوش ہو) لیکن اتنا خوش نہ ہوگا جتنا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے خوش ہوتے ہیں‘‘۔

مستدرک حاکم بروایت حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ اور حضرت براء رضی اللہ عنہ

۱۰۲۷۱ فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں اپنے بندے سے جب وہ یہ کہتا ہے 'اے میرے رب مجھے معاف کردے' اور اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کے گناہ میرے علاوہ اور کوئی نہیں معاف کرسکتا"۔ مسند احمد عن رجل

۱۰۲۷۲ فرمایا کہ "تم سے پہلی امتوں میں سے ایک شخص کہیں سے گزرا جہاں ایک کھوپڑی پڑی ہوئی تھی، اس نے کھوپڑی کو دیکھا تو اس کے دل میں کوئی بات پیدا ہوئی اور کہا اے اللہ آپ تو آپ ہی ہیں اور میں، میں، آپ بار بار مغفرت کرنے والے ہیں اور میں بار بار گناہ کرنے والا ہوں سو مجھے معاف فرما دیجئے، اور اپنی پیشانی کے بل سجدے میں گر پڑا، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا بار بار معاف کرنے والا ہوں، بے شک میں تجھے معاف کردیا، تو اس نے اپنا سر اٹھالیا اور اللہ تعالیٰ نے اسے معاف فرمادیا"۔

بن قیل والدیلمی، والخطیب، سنن سعید بن منصور اور ابن عساکر بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

توبہ کا طریقہ

۱۰۲۷۳ فرمایا کہ "کوئی بندہ ایسا نہیں جو گناہ کرے پھر وضو کرے پھر دو یا چار رکعتیں پڑھے خواہ کسی فرض کی ہوں یا نفل وغیرہ کی پھر اللہ سے معافی مانگے اور اللہ تعالیٰ اس کو معاف نہ کرے"۔ طبرانی اوسط بروایت حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ

۱۰۲۷۴ فرمایا کہ "کوئی بندہ ایسا نہیں جو گناہ کرے اور پھر خوب اچھی طرح وضو کرے، پھر کھڑا ہو اور دو رکعت نماز ادا کرے اور اللہ تعالیٰ سے اس گناہ کی معافی مانگے اور اللہ تعالیٰ معاف نہ کرے"۔ طبرانی، ابن ابی شیبہ، مسند احمد، حمیدی، عدنی، عبد بن حمید، ابن منیع، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، بزار، مسند ابی یعلی ابن حبان، دار قطنی فی افراد وابن السنی فی عمل الیوم واللیلہ سنن سعید بن منصور بروایت حضرت علی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

۱۰۲۷۵ فرمایا کہ "کبیرہ گناہ کبیرہ گناہ نہیں ہے اگر معافی مانگ لی جائے اور صغیرہ گناہ صغیرہ نہیں ہے اگر بار بار کیا جائے"۔

ابوالشیخ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۲۷۶ فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ کو کوئی آواز اپنے ایسے بندے کی آواز سے زیادہ پسندیدہ نہیں ہے جو بہت زیادہ افسوس کرتا ہو، وہ بندہ جس سے کوئی گناہ ہوگیا، جب بھی اس کو اپنا گناہ یاد آتا ہے تو اس کا دل اللہ کے خوف سے بھر جاتا ہے اور وہ کہہ اٹھتا ہے اے میرے اللہ!"

الحکیم، حلیہ ابی نعیم اور دیلمی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۲۷۷ فرمایا کہ "کوئی ایسا بندہ نہیں جو گناہ کرکے شرمندہ ہوا ہو اور اللہ تعالیٰ نے اس کو معافی مانگنے سے پہلے معاف نہ کیا ہو"۔

ابوالشیخ بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۱۰۲۷۸ فرمایا کہ "جسے اپنی کوئی خطا بری لگی ہو تو اس کو معاف کردیا جاتا ہے خواہ ابھی اس نے معافی بھی نہ مانگی ہو"۔

دیلمی بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

توبہ کی شرائط

۱۰۲۷۹ فرمایا کہ "خالص توبہ، گناہ پر ندامت کو کہتے ہیں جب وہ (گناہ) تیری طرف سے زیادہ ہوا اور تو اپنی شرمندگی کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے توبہ پر قائم رہے اور پھر کبھی اس کی طرف نہ جائے"۔ دیلمی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۲۸۰ فرمایا کہ "جو اللہ تعالیٰ سے معافی نہیں مانگتا اللہ تعالیٰ بھی اسے معاف نہیں کرتے، اور جو توبہ نہیں کرتا اللہ تعالیٰ بھی اس کی توبہ قبول نہیں کرتے اور جو رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم نہیں فرماتے"۔ ابوالشیخ بروایت حضرت جریر رضی اللہ عنہ

۱۰۲۸۱ فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، اے میرے بندے! جب تک تو میری عبادت کرتا رہے گا اور جب تک میری طرف رجوع کرتا رہے

گا تو میرے تیرے سارے گناہ معاف کرتا رہوں گا اور اے میرے بندے! اگر تو مجھ سے اس حال میں ملے کہ پوری زمین تیرے گناہوں سے بھری پڑی ہو مگر تو نے شرک نہ کیا ہو تو میں تجھ سے اس حال میں ملوں گا کہ پوری زمین میری مغفرت سے بھری ہوگی''۔

مسند احمد بروایت حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ

۱۰۲۸۲..... فرمایا کہ ''اگر تم میں سے کوئی شخص اتنی خطائیں کرے کہ اس کی خطائیں زمین اور آسمان کا درمیانی فاصلہ بھر دیں پھر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمالیتے ہیں''۔ابن زنجویہ عن الحسن مرسلاً

۱۰۲۸۳..... فرمایا کہ ''دنیا بنائے جانے سے چار ہزار سال پہلے سے عرش کے اردگرد یہ لکھا ہوا ہے کہ ''بے شک میں بہت ہی زیادہ معاف کرنے والا ہوں اس کو جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک عمل کرے اور ھدایت پر آجائے''۔دیلمی بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۱۰۲۸۴..... فرمایا کہ ''بندہ جب گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نکتہ لگ جاتا ہے، سو جب وہ توبہ کرلیتا ہے تو وہ سیاہ نکتہ اس کے دل سے صاف کردیا جاتا ہے اور اگر دوبارہ گناہ کرے تو بڑھ جاتا ہے اور پورے دل پر پھیل جاتا ہے''۔

متفق علیہ، نسائی، ابن ماجہ، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۲۸۵..... فرمایا کہ مہریں عرش کے ساتھ لٹکی ہوئی ہیں سو جب بھی حرمت کا ارتکاب کیا جاتا ہے اور خطاؤں پر جرات کی جاتی ہے اور نافرمانی کے کام کئے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ مہر کو بھیجتے ہیں جو دل پر لگ جاتی ہے پھر اس کے بعد عقل کی کوئی بات سمجھائی نہیں دیتی''۔

دیلمی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۲۸۶..... فرمایا کہ ''جب کوئی بندہ ''استغفر اللہ واتوب الیہ'' کہتا ہے اور کہتا ہے، پھر گناہ کرتا ہے، پھر یہی کہتا ہے پھر گناہ کرتا ہے تو چوتھی مرتبہ میں اللہ تعالیٰ اس کو جھوٹوں میں لکھ دیتے ہیں''۔دیلمی بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۲۸۷..... فرمایا کہ ''توبہ کے بارے میں وسوسوں سے بچو، اور اپنے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حلم کو غصے میں بدلنے سے بچو''۔

دیلمی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۲۸۸..... فرمایا کہ ''دائیں طرف والا فرشتہ بائیں طرف والے فرشتے کا امیر ہے، چنانچہ بندہ جب کوئی نیکی کرتا ہے تو دائیں طرف والا بائیں طرف والے سے کہتا ہے کہ لکھ لو، اور جب بندہ کوئی برائی کرتا ہے تو دائیں طرف والا بائیں طرف والے کو کہتا ہے کہ رک جاؤ، سات گھنٹے تک شاید کہ وہ توبہ کرلے''۔ھنادبروایت حضرت ابوامامۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۲۸۹..... فرمایا کہ ''آدمی کے لائق یہ ہے کہ کبھی کبھی بالکل تن تنہا اکیلا بھی بیٹھا کرے اور اپنے گناہوں کو یاد کرکے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگا کرے''۔

بیھقی فی شعب الایمان عن مسروق مرسلاً

۱۰۲۹۰..... فرمایا کہ ''یہ مت دیکھو کہ تمہارا گناہ چھوٹا ہے بلکہ یہ دیکھو کہ تم جرأت کتنی بڑی کررہے ہو''۔

حلیہ ابی نعیم بروایت حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ

۱۰۲۹۱..... فرمایا کہ اے عائشہ! چھوٹے چھوٹے گناہوں سے بچتی رہنا، کیونکہ ان چھوٹے گناہوں کی بھی اللہ کی طرف سے بازپرس ہوسکتی ہے''۔

مسند احمد حکیم، ابن ماجہ، مسند ابی یعلی بروایت حضرت عوف بن الحارث الخزاعی ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بھتیجے۔

۱۰۲۹۲..... فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھ سے زیادہ کون جود وسخا کرنے والا ہے میں ان کے بستروں میں اس طرح ان کی حفاظت کرتا ہوں جیسے انہوں نے کبھی کوئی گناہ نہیں کیا، اور یہ بھی میرے کرم سے ہے کہ میں توبہ کرنے والے کی توبہ قبول کرتا ہوں حتی کہ وہ ایسا ہوجاتا ہے جیسا کہ وہ ہر وقت توبہ کرتا رہتا ہو، کون ہے جس نے میرے دروازے پر دستک دی ہو اور میں نے دروازہ نہ کھولا؟ کون ہے جس نے مجھ سے مانگا ہو اور میں نے دیا نہ ہو کیا میں بخیل ہوں جو میرا بندہ بخل کرتا ہے''۔

دیلمی بروایت ابی ھدبہ رضی اللہ عنہ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۰۲۹۳.....فرمایا کہ "تم سے پہلی امتوں میں سے ایک شخص تھا جس نے ننانوے قتل کیئے تھے، سواس نے زمین کے سب سے بڑے عالم سے پوچھا اس نے ایک راھب کا پتہ بتایا یہ شخص اس کے پاس آیا اور بتایا کہ اس نے ننادے قتل کیئے ہیں کیا وہ توبہ کرسکتا ہے؟ راھب نے کہا نہیں لہٰذا اس نے راھب کو بھی قتل کردیا اور اس طرح اپنے سو قتل مکمل کرلئے، پھر اس نے زمین کے سب سے بڑے عالم سے پوچھا تو اس نے ایک آدمی کا پتہ بتایا، اس نے بتا کہ وہ سو قتل کرچکا ہے کیا وہ توبہ کرسکتا ہے؟ اس آدمی نے کہا ہاں، اس کے اور توبہ کے درمیان کیا رکاوٹ ہے، فلاں فلاں جگہ جاؤ، وہاں ایسے لوگ ہیں جو اللہ کی عبادت کرتے ہیں ان کے ساتھ رہو اور اللہ کی عبادت کرتے رہو اور واپس اپنی سرزمین کی طرف مت جاؤ کیونکہ وہ بری سرزمین ہے، چنانچہ وہ روانہ ہوا، جب آدھا راستہ طے کرچکا تو اس کا انتقال ہوگیا اور اس کے بارے میں رحمت اور عذاب کے فرشتوں کا جھگڑا ہونے لگا، لہٰذا رحمت کے فرشتے کہنے لگے کہ یہ ہمارے پاس توبہ کرکے اور اپنے دل کو اللہ کی طرف متوجہ کرکے آیا ہے اور عذاب کے فرشتے کہنے لگے کہ اس نے کبھی بھلائی کا کام نہیں کیا، چنانچہ ان کے پاس ایک فرشتہ آدمی کی شکل میں آیا تو انہوں نے اس کو اپنے درمیان منصف بنالیا، اس نے کہا کہ دونوں طرف کی زمینوں کو ناپو، جس زمین کے زیادہ قریب ہوگا، اسی کا فیصلہ اس کے لئے کردیا جائے، چنانچہ انہوں نے زمین کو ناپا اور نیکوں کی زمین سے زیادہ قریب پایا، لہٰذا رحمت کے فرشتے اس کو لے گئے"۔

ابن حبان بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

ننانوے قتل کے بعد توبہ

۱۰۲۹۴.....فرمایا کہ "ایک شخص برے کام کرتا تھا اور اس نے ننانوے قتل کیئے تھے اور سب کے سب ظلماً قتل کیئے تھے کوئی بھی حق کی خاطر قتل نہ کیا تھا، چنانچہ وہ ایک راھب کے پاس آیا اور پوچھا کہ اے راھب! ایک شخص نے ستانوے (۹۷) قتل کیئے ہیں سب کے سب ظلم کرتے ہوئے، کیا وہ توبہ کرسکتا ہے؟ راھب نے کہا نہیں وہ توبہ نہیں کرسکتا، اس شخص نے راھب کو بھی قتل کردیا، پھر دوسرے راھب کے پاس آیا اور پوچھا، اے راھب ایک شخص نے اٹھانوے قتل کیے ہیں کیا وہ توبہ کرسکتا ہے؟ راھب نے کہا نہیں، اس شخص نے اس راھب کو قتل کردیا، پھر ایک اور راھب کے پاس آیا اور پوچھا کہ ایک شخص نے کوئی برائی نہیں چھوڑی اور ظالمانہ طریقے سے ننانوے (۹۹) قتل کیے ہیں کیا وہ توبہ کرسکتا ہے؟ راھب نے کہا نہیں، اس شخص نے اس راھب کو بھی قتل کردیا، اور پھر ایک اور راھب کے پاس آیا اور اس سے کہا کہ ایک شخص ہے جس نے کوئی برائی ایسی نہیں چھوڑی جو نہ کی ہو یہاں تک کہ ظلماً سو قتل بھی کرچکا ہے کیا وہ توبہ کرسکتا ہے؟ تو اس شخص نے کہا کہ خدا کی قسم اگر میں تجھ سے یہ کہوں کہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے کی توبہ قبول نہیں کرتے تو یہ جھوٹ ہوگا، یہاں ایک جگہ ہے جہاں کچھ لوگ عبادت کرتے رہتے ہیں تو بھی ان کے پاس چلا جا اور اللہ کی عبادت کر، چنانچہ اس نے توبہ کی اور وہاں سے روانہ ہوگیا، جب آدھا راستہ طے کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف فرشتہ بھیجا جس نے اس کی روح قبض کرلی، اتنے میں رحمت کے اور عذاب کے فرشتے بھی پہنچ گئے اور اس کے بارے میں جھگڑنے لگے، تو اللہ تعالیٰ نے ان کے پاس ایک اور فرشتہ بھیجا تو اس نے کہا کہ یہ جس فریق کے زیادہ قریب ہوگا انہی میں سے سمجھا جائے گا چنانچہ دونوں طرف کی زمین کو ناپ لو، چنانچہ فرشتوں نے اس کو نیک لوگوں کے علاقے کے قریب پایا ایک چیونٹی کے فاصلے کے برابر تو اس کو معاف کردیا گیا"۔

طبرانی، مسند ابی یعلی، وابن عساکر بروایت حضرت معاویۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۲۹۵.....فرمایا کہ "کوئی بندہ ایسا نہیں جس کا پردہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں رکھا ہو اور آخرت میں اس کو رسوا کردے"۔

طبرانی، خطیب، بروایت حضرت ابوموسی رضی اللہ عنہ

۱۰۲۹۶.....فرمایا کہ "جس شخص کا پردہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں رکھا، آخرت میں بھی اس کا پردہ رکھیں گے"۔

ابن النجار عن علقمہ المزنی عن ابیہ

دوسری فصل......توبہ کے احکام میں

ان لوگوں کا ذکر جن سے تکالیف اٹھالی گئیں

۱۰۲۹۷...... فرمایا کہ "ندامت ہی توبہ ہے"۔ مستدرک بیھقی فی شعب الایمان بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ اور مسند احمد، بخاری فی التاریخ ابن ماجه بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۰۲۹۸...... فرمایا کہ "جب گناہ ہوجائے تو گناہ پر شرمندہ ہونا ہی خالص توبہ ہے پھر اللہ سے معافی مانگو کہ دوبارہ کبھی اس کی طرف نہ جاؤ گے"۔

ابن ابی حاتم، ابن مردویه بروایت حضرت امی رضی اللہ عنہ

۱۰۲۹۹...... فرمایا کہ "ندامت اور شرمندگی توبہ ہے اور گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہ ہو"۔

طبرانی، حلیه ابی نعیم بروایت حضرت ابو سعید الانصاری رضی اللہ عنہ

۱۰۳۰۰...... فرمایا کہ "گناہ سے توبہ یہ ہے کہ تو آئندہ کبھی اس گناہ کو نہ کرے"۔

ابن مردیه، بیھقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۰۳۰۱...... فرمایا کہ "خواہش کرنے والے کی خواہش معاف ہے جب تک اس پر عمل نہ کرے اور کہے نہ"۔

مسند احمد بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۰۲...... فرمایا کہ "میری امت سے خطا اور بھول اور وہ چیزیں معاف کردی گئیں جن پر ان کو مجبور کیا گیا ہو"۔

بیھقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۳۰۳...... فرمایا کہ "میری امت سے خطا اور بھول اور وہ چیزیں اٹھالی گئیں جن پر ان کو مجبور کیا گیا ہو"۔ طبرانی بروایت حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ

۱۰۳۰۴...... فرمایا کہ "تین قسم کے لوگوں سے قلم اٹھالیا گیا ہے، ایک سونے والے سے اس کے جاگنے تک، کسی بیماری میں مبتلا شخص صحت یاب ہونے تک اور بچے سے، بڑے ہونے تک"۔

مسنداحمد، ابوداؤد، نسائی ابن ماجه، مستدرک حاکم بروایت ام المؤمنین حضرت عائشه صدیقه رضی اللہ عنہا

۱۰۳۰۵...... فرمایا کہ "تین قسم کے لوگوں سے قلم اٹھالیا گیا ہے، اول وہ پاگل جس کے عقل مغلوب ہوچکی ہو، اس کے صحت مند ہونے تک، دوم، سونے والے سے اس کے جاگنے تک اور سوم بچے سے اس کے بڑے ہونے تک"۔

مسند احمد، ابوداؤد، مستدرک حاکم، بروایت حضرت علی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما

۱۰۳۰۶...... فرمایا کہ "تین قسم کے لوگوں سے قلم اٹھالیا گیا ہے، سونے والے سے اس کے جاگنے تک، بچے سے اس کے جوان ہونے تک، اور بے وقوف سے اس کے عقل مند ہونے تک"۔ ترمذی، ابن ماجه، مستدرک حاکم بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۱۰۳۰۷...... فرمایا کہ "دیوان تو تین ہیں، چنانچہ ایک دیوان (رجسٹر) تو وہ یہ ہے (کہ اس میں درج لوگوں) کو اللہ تعالیٰ بالکل معاف نہیں کریں گے، دوسرا دیوان وہ ہے جس کی اللہ تعالیٰ کو بالکل پرواہ نہ ہوگی، اور تیسرا دیوان وہ ہے جس میں سے اللہ تعالیٰ کچھ بھی نہ چھوڑیں گے...... لہٰذا پہلا دیوان تو وہ ہے جو مشرکین کا ہے اور دوسرا دیوان جس کی اللہ تعالیٰ کو بالکل پرواہ نہ ہوگی تو یہ بندے کا اپنی جان پر ظلم ہے کہ اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان معاملے کو درست نہ رکھا مثلاً اگر اس نے کوئی روزہ چھوڑا تھا یا نماز چھوڑی تھی، سو اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو اس کو معاف فرمادے گا اور اس کے گناہوں کو نظرانداز کردے گا"۔

اور تیسرا دیوان، جس میں سے اللہ تعالیٰ کچھ نہ چھوڑیں گے تو وہ لوگوں کے ظلم ہیں ایک دوسرے پر مثلاً قصاص وغیرہ۔

مسند احمد، مستدرک حاکم بروایت ام المؤمنین حضرت عائشه صدیقه رضی اللہ عنہا

۱۰۳۰۸..... فرمایا کہ "ایک گناہ ایسا ہے جو معاف نہ ہوگا، ایک ایسا ہے جسے چھوڑا نہ جائے گا، اور ایک ایسا ہے جو معاف ہو جائے گا، لہٰذا جو معاف نہ ہوگا وہ تو شرک ہے اور جو معاف ہو جائے گا تو وہ وہ ہے جس کا تعلق بندہ اور اس کے ساتھ ہے اور وہ جو چھوڑا نہ جائے گا وہ بندوں کا ایک دوسرے پر ظلم کرنا ہے"۔ طبرانی بروایت حضرت سلمان رضی اللہ عنہ

۱۰۳۰۹..... فرمایا کہ "ایک گناہ معاف ہو جائے گا اور ایک معاف نہ ہوگا اور ایک میں بدلہ دیا جائے گا، وہ گناہ جو معاف نہ ہوگا وہ تو شرک ہے اور جو معاف ہو جائے گا وہ تیرا عمل ہے جو تیرے اور تیرے رب کے درمیان ہے اور وہ گناہ جس کا بدلہ دیا جائے گا وہ تیر (مسلمان) بھائی پر ظلم کرنا ہے"۔ طبرانی اوسط بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

تکملہ

۱۰۳۱۰..... فرمایا کہ "جب کوئی شخص کسی نیکی کا ارادہ کر لیتا ہے اور پھر اسے کر بھی لیتا ہے تو وہ دس گنا بڑھا کر لکھی جاتی ہے اور جب کسی نیکی کا ارادہ کر لیتا ہے اور اس پر عمل نہیں کرتا تو ایک ہی نیکی لکھی جاتی ہے، اور جب کسی برائی کا ارادہ کر لے اور اسے کر بھی لے تو بھی ایک ہی برائی لکھی جاتی ہے اور جب کسی برائی کا ارادہ کر لے اور اس پر عمل نہ کرے تو اس کی ایک نیکی لکھی جاتی ہے کیونکہ اس نے ایک برائی چھوڑی ہے"۔

ھنادبروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۳۱۱..... فرمایا کہ "بے شک تمہارا رب بہت رحم کرنے والا ہے، اگر کسی نے کسی نیکی کا ارادہ کر لیا اور اس پر عمل نہ کیا تو ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور اگر کر لے تو دس گنا سے سات گنا تک لکھی جاتی ہے بلکہ کئی گنا زیادہ، اور اگر کسی نے کسی برائی کا ارادہ کیا اور اس پر عمل نہ کیا تو اس کی ایک نیکی لکھی جائے گی اور اگر عمل کر لیا تو اس کی ایک برائی لکھی جائے گی یا اللہ تعالیٰ اسے بھی مٹا دیں گے، اور وہی ھلاک ہوگا جس نے ہلاک ہونا ہے"۔

مسند احمد، ابن حبان بیھقی فی شعب الایمان خطیب بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

نیکی کا ارادہ کرتے ہی تو بہ مل جاتی ہے

۱۰۳۱۲..... فرمایا کہ "اگر کسی نے کسی نیکی کا ارادہ کیا اور اس پر عمل نہ کیا تو بھی اس کے لئے ایک نیکی لکھی جائے گی اور اگر عمل کر لیا تو اس کے لئے دس گنا سے لے کر سات سو گنا اور سات اس جیسی اور لکھی جائیں گی، اور اگر کسی نے کسی برائی کا ارادہ کیا تو اس پر لکھی نہ جائے گی، اگر اس نے اس برے ارادے پر عمل نہ کیا تو اس کے لئے ایک نیکی لکھی جائے گی اور اگر اس پر عمل کر لیا تو اس کی ایک برائی لکھی جائے گی اور اگر نہ عمل کیا تو نہ لکھی جائے گی۔ مسند احمد، بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۱۳..... فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جب میرا بندہ کسی برائی کا ارادہ کرے اور اس پر عمل نہ کرے تو اس کی ایک نیکی لکھ دو اور اگر اس پر عمل کر لے تو اس کی ایک برائی لکھ لو اگر توبہ کر لے تو مٹا دو، اور اگر میرا بندہ کسی نیکی کا ارادہ کر لے اور اس پر عمل نہ کرے تو اس کی ایک نیکی لکھ دو اور اگر اس پر عمل بھی کر لے تو اس کے لئے اس جیسی دس اور سات سو گنا تک لکھ دو"۔

ابن حبان بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۱۴..... فرمایا کہ "اگر کسی نے کسی گناہ کا ارادہ کیا اور پھر اس پر عمل نہ کیا تو اس کے لئے ایک نیکی ہوگی"۔

دیلمی بروایت حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ

۱۰۳۱۵..... فرمایا کہ "اے ابن رواحہ! تو عاجز نہیں ہوا ہرگز نہیں ہوا کہ اگر تو دس گناہ کرے تو ایک نیکی بھی کر لے۔

الواقدی وابن عساکر عن عطاء بن ابی مسلم

یہ روایت مرسل ہے۔

۱۰۳۱۶..... فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے اعمال لکھنے والوں فرشتوں کو وحی بھیجی کہ میرے بندے کی کوئی برائی اس کے ناپسند کرتے وقت نہ لکھو"۔

دیلمی بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۱۰۳۱۷..... فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے میری امت سے خطاء، بھول اور وہ باتیں معاف کردیں ہیں جن پر انہیں مجبور کیا گیا ہو"۔

کامل ابن عدی، متفق علیہ بروایت حضرت عقبۃ بن عامر رضی اللہ عنہ

۱۰۳۱۸..... فرمایا کہ "تین قسم کے لوگوں سے قلم اٹھالیا گیا ہے، ایک سونے والے سے جب تک وہ جاگ نہ جائے، اور (دوسرا) بے وقوف جب تک اس کو افاقہ نہ ہو جائے، اور بچے سے جب تک نہ بالغ ہو جائے"۔ طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۳۱۹..... فرمایا کہ "بچے سے قلم اٹھالئے گئے ہیں جب تک وہ عقلمند نہ ہو جائے، اور سونے والے سے جب تک وہ جاگ نہ جائے اور مجنوں سے جب تک وہ صحت یاب نہ ہو جائے"۔ ابن جریر بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۳۲۰..... فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو خطا پر عذاب دیں گے اور نہ اس کی کسی مجبوری پر"۔ خطیب بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۲۱ فرمایا کہ "اے عائشہ! مجھے اپنی امت پر جان بوجھ کر گناہ کرنے سے زیادہ خوف ہے خطاء غلطی کا۔

بروایت حضرت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۱۰۳۲۲..... فرمایا کہ "ظلم تین ہیں: ایک تو وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ چھوڑیں گے نہیں، ایک ظلم کو معاف کردیں گے اور ایک ظلم کو معاف نہ کریں گے، رہا وہ ظلم جس سے معافی نہ ہوگی تو وہ شرک ہے، اس کو اللہ تعالیٰ معاف نہ کریں گے، وہ ظلم جس کو اللہ تعالیٰ معاف کردیں گے وہ وہ ہے جو بندے اور اس کے رب کے درمیان ہوگا، اور وہ ظلم جس کو چھوڑا نہ جائے گا یہ بندوں کا ایک دوسرے پر ظلم ہے، اللہ تعالیٰ بعض کو بعض سے قصاص دلوائیں گے"۔

طبرانی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۳۲۳..... فرمایا کہ "کیا تمہیں معلوم ہے کہ مفلس کون ہے، میری امت میں مفلس وہ ہوگا جو قیامت کے دن اس طرح آئے گا اس کے پاس نمازیں ہوں گی، روزے ہوں گے، زکوٰۃ ہوگی، لیکن اس نے کسی کو گالی دی ہوگی، اور اس پر جھوٹا الزام لگایا ہوگا، اور اس کا مال کھایا ہوگا اور اس کا خون بہایا ہوگا، چنانچہ یہ اپنی نیکیاں اس کو دے گا اور اس کو دے گا، اور اگر اس کی نیکیاں اپنی حق تلفیوں کا کفارہ ادا کرنے سے پہلے ہی ختم ہوگئیں تو ان کی خطائیں لی جائیں گی اور اس پر ڈال دی جائیں گی اور پھر اس کو آگ میں ڈال دیا جائے گا"۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۲۴..... فرمایا کہ "جہاں تک ہو سکے مظالم سے بچو، کیونکہ قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا اور اس کی نیکیاں اتنی ہوں گی کہ اسے نجات دلا سکیں، لیکن اس وقت یہ کہا جاتا رہے گا کہ تو نے فلاں ظلم کیا تھا پھر کہا جائے گا کہ اس کی نیکیوں سے مٹادو، (اس طرح) اس کی نیکیاں باقی نہ رہیں گی اور اس کی مثال ایسے سفر کی ہے جس میں مسافر ایک جنگل میں پہنچے جہاں اس کے پاس لکڑیاں نہ تھیں، چنانچہ لوگ ادھر ادھر بکھر گئے اور لکڑیاں چن چن کر لانے لگے اور آگ جلائی جیسا کہ وہ چاہتے تھے، گناہ بھی اسی طرح ہیں"۔

خرائطی فی مساوی الاخلاق بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

فائدہ: ..... گناہوں سے مثال دینے سے مراد یہ ہے کہ جس طرح آگ ہر چیز کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے، اسی طرح گناہ بھی ہر چیز کو جلا کر راکھ کر دیتے ہیں"۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

تیسری فصل ..... توبہ کے لواحقات

۱۰۳۲۵..... فرمایا کہ "جب بندہ چالیس سال کا ہو جائے تو اس کے لئے واجب ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے خوف زدہ ہوا اور ڈرے"۔

فردوس دیلمی بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۱۰۳۲۶...... فرمایا کہ جب میری امت میں سے کوئی شخص ساٹھ برس کا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس عمر کو الزام سے بری کر دیتے ہیں''۔
مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوھریرة رضی اللہ عنه

۱۰۳۲۷...... فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو ساٹھ برس کی عمر تک پہنچا دیتے ہیں تو اس کو الزام سے بری کر دیتے ہیں اور اس کو اس کی عمر تک پہنچا دیتے ہیں''۔عبد بن حمید بروایت حضرت سھل بن سعد رضی اللہ عنه

۱۰۳۲۸...... فرمایا کہ''جو شخص ساٹھ برس تک پہنچ گیا تو اللہ تعالیٰ اس کو اس عمر میں الزام سے بری فرما دیتے ہیں''۔
مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوھریرة رضی اللہ عنه

۱۰۳۲۹...... فرمایا کہ''میری امت میں سے جو ستر سال کا ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اس کو اس عمر میں معاف فرما دیتے ہیں''۔
مستدرک حاکم بروایت حضرت سھل بن سعد رضی اللہ عنه

۱۰۳۳۰...... فرمایا کہ''اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتے ہیں جس کا آخری وقت موخر ہو یہاں تک کہ وہ ساٹھ سال کی عمر تک جا پہنچے''۔
مسند احمد بروایت حضرت ابوھریرة رضی اللہ عنه

۱۰۳۳۱...... فرمایا کہ اللہ تعالیٰ معاف کر دیتے ہیں اس بندے کو جس کو زندہ رکھنا ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ ساٹھ یا ستر برس کا ہو جاتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو الزام سے بری کر دیتے ہیں۔مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوھریرة رضی اللہ عنه

۱۰۳۳۲...... فرمایا کہ''اللہ تعالیٰ اپنے جس بندے کے گناہوں کی پردہ پوشی اس دنیا میں فرماتے ہیں تو قیامت میں بھی اس کے گناہوں کی پردہ پوشی فرمائیں گے''۔مسلم بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنه

۱۰۳۳۳...... فرمایا کہ''میری پوری امت کو معاف کر دیا جائے گا علاوہ ان لوگوں کے جو اعلانیہ گناہ کرتے تھے، اور گناہ کا اعلان کرنے کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص رات کو کوئی گناہ کرے اور اللہ تعالیٰ اس گناہ کو لوگوں سے چھپا لے اور صبح وہ خود لوگوں سے کہتا پھرے کہ رات میں نے یہ کیا اور یہ کیا حالانکہ رات کو اللہ تعالیٰ نے اس کی پردہ پوشی فرمائی تھی اور صبح وہ اللہ تعالیٰ کے پردے کو ہٹا دیتا ہے''۔
متفق علیه بروایت حضرت ابوھریرة رضی اللہ عنه

اعلانیہ گناہ کرنے والے کی معافی نہیں

۱۰۳۳۴...... فرمایا کہ''میری پوری امت کو معاف کر دیا جائے گا، علاوہ ان لوگوں کے جو اعلانیہ گناہ کرتے تھے، کہ اس میں تو رات کو برا کام کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے راز کو چھپا لیتا ہے مگر صبح ہوتے ہی وہ کہتا ہے اے فلاں میں نے رات کو یہ کام کیا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ بھی اس کے راز کو ظاہر کر دیتا ہے۔طبرانی فی اوسط عن ابی قتادہ رضی اللہ عنه

۱۰۳۳۵...... فرمایا کہ''اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو گناہ کے بدلے بھی فائدہ پہنچاتے ہیں''۔حلیه ابی نعیم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنه

۱۰۳۳۶...... فرمایا کہ''دن کے فرشتے، رات کے فرشتوں سے زیادہ نرم دل ہیں۔ابن النجار عن ابن عباس

۱۰۳۳۷...... فرمایا کہ''قیامت کے دن مسلمان ایسے گناہوں کے ساتھ آئیں گے جیسے پہاڑ سو اللہ تعالیٰ ان کے گناہ معاف فرما دیں گے اور ان کو یہودیوں پر ڈال دیں گے''۔مسلم بروایت حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنه

۱۰۳۳۸...... فرمایا کہ ایک شخص نے اپنے اوپر خوب مال خرچ کیا اور جب اس کی موت کا وقت آ پہنچا تو اپنے بیٹوں کو وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا اور میری راکھ کو پیسنا اور پھر سمندر میں بہا دینا، کیونکہ خدا کی قسم اگر میرا رب مجھ پر قادر ہو گیا تو مجھے وہ عذاب دے گا جو آج تک کسی کو نہ دیا ہوگا، اس کے بیٹوں نے ایسا ہی کیا، اللہ تعالیٰ نے زمین سے فرمایا کہ جو تو نے لیا ہے ادا کر دے چنانچہ دیکھتے ہی دیکھتے وہ شخص دوبارہ زندہ ہو کر اٹھ کھڑا ہوا، اللہ تعالیٰ نے اس سے دریافت فرمایا کہ تجھے اس بات پر کس نے ابھارا؟ اس نے کہا کہ اے میرے رب میں آپ

سے ڈرتا تھا،لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اس کو معاف فرمادیا"۔مسند احمد، متفق علیه بروایت حضرت ابو هریره رضی الله عنه

۱۰۳۳۹..... فرمایا کہ "ایک شخص کی موت کا وقت آ پہنچا اور وہ زندگی سے ناامید ہوگیا تو اس نے اپنے گھر والوں کو وصیت کی کہ جب میں مرجاؤں تو بہت سی لکڑیاں جمع کرنا اور پھران میں آگ دھکانا جب تک (آگ) میرا گوشت نہ کھا جائے اور میری ہڈیاں جلادے اور میں کوئلہ بن جاؤں تو مجھے لے کر اچھی طرح پیسو، پھر ایک دن پڑا رہنے دو اور پھر دریا میں بہادو، اس کے گھر والوں نے ایسا ہی کیا، اللہ تعالیٰ نے اس کی راکھ کو جمع کیا اور اس سے دریافت فرمایا کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟ تو اس نے کہا کہ یہ میں نے آپ کے خوف سے کیا اے میرے رب! تو اللہ تعالیٰ نے اسے معاف کردیا"۔

مسند احمد، متفق علیه، نسائی، ابن ماجه بروایت حضرت حذیفه اور حضرت ابن مسعود رضی الله عنهما

۱۰۳۴۰..... فرمایا کہ "تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک شخص کو اللہ تعالیٰ نے بہت زیادہ مال واولاد دیا تھا لہٰذا جب اس کی موت وقت آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے کہا: تمہارے لئے تمہارا باپ کیسا تھا، انہوں نے کہا بہترین، پھر اس نے کہا کہ میں نے کبھی بھلائی کا کام نہیں کیا، چنانچہ جب میں مرجاؤں تو مجھے جلادینا اور پھر خوب پیسنا اور پھر کسی تیز ہوا والے دن میں اِدھر اُدھر اڑا دینا، انہوں نے ایسا ہی کیا، اللہ تعالیٰ نے اس کی راکھ کو جمع کیا اور دریافت فرمایا کہ تجھے اس حرکت پر کس نے مجبور کیا؟ اس نے کہا آپ کے خوف نے، تو اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ رحمت کا معاملہ فرمایا"۔

مسند احمد، متفق علیه بروایت حضرت ابو سعید رضی الله عنه

۱۰۳۴۱..... فرمایا کہ "اگر اللہ تعالیٰ چاہتے کہ ان کی نافرمانی نہ ہو تو وہ ابلیس کو پیدا ہی نہ کرتے"۔حلیه ابی نعیم بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

فائدہ:..... اس کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی نافرمانی کروانا چاہتے ہیں، بلکہ مطلب یہ ہے کہ نافرمانی کرنے کے بعد جب کوئی توبہ کرتا ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے، چنانچہ اسی مطلب کی طرف اس حدیث میں اشارہ ہے جس میں فرمایا ہے کہ اگر تم گناہ نہ کرتے تو اللہ تعالیٰ ایک ایسی قوم لے آتے جو گناہ کرتی اور پھر معافی مانگتی، لہٰذا اصل اس روایت میں توبہ کی ترغیب ہے جس کیلئے نہایت حکیمانہ انداز اختیار کیا گیا ہے"۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۳۴۲..... فرمایا کہ "فرشتے اللہ تعالیٰ سے کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! یہ آپ کا بندہ ہے جو برائی کرنا چاہتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ ان فرشتوں سے زیادہ جانتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، اس کی نگرانی کرتے رہو، اگر وہ اپنے برائی کے ارادے پر عمل کرلے تو ایک ہی برائی لکھنا اور اگر اس ارادے پر عمل نہ کرے تو اس کی ایک نیکی لکھنا کیونکہ اس نے برائی کو میری وجہ سے چھوڑا ہے"۔مسند احمد، مسلم بروایت حضرت ابو هریره رضی الله عنه

۱۰۳۴۳..... فرمایا کہ بنی اسرائیل میں دو آدمیوں میں بہت بھائی چارہ تھا ان میں سے ایک گناہ کرتا تھا جبکہ دوسرا بہت عبادت گزار تھا اور خوب محنت سے عبادت کرتا تھا اور دوسرے کو گناہ کرتے ہوئے دیکھتا رہتا تھا اور کہتا کم کرو، اسی طرح اس نے ایک دن اس کو گناہ کرتے دیکھا تو کہا گناہوں کو کم کردو تو اس نے کہا مجھے اور میرے رب کو چھوڑ دو کیا تو میرا نگران بنا کر بھیجا گیا ہے؟ تو اس (عبادت گزار) نے کہا خدا کی قسم اللہ تعالیٰ تجھے معاف نہ کریں گے یا کہا کہ اللہ تعالیٰ تجھے جنت میں داخل نہ کریں گے، پھر ان دونوں کا انتقال ہوگیا اور دونوں رب العالمین کے پاس پہنچے، تو اللہ تعالیٰ نے عبادت گزار سے فرمایا کیا تو مجھے جانتا تھا یا میرے پاس موجود چیز پر قادر تھا؟ اور گناہ گار سے فرمایا چلو جاؤ میری رحمت کے ساتھ جنت میں داخل ہوجاؤ اور عبادت گزار کے بارے میں فرمایا کہ اس کو دوزخ میں ڈال دو"۔

فائدہ:..... چونکہ عبادت گزار اللہ کی رحمت سے مایوسی کی باتیں کررہا تھا جبکہ مایوسی تو گناہ ہے اور پھر اللہ کی رحمت سے مایوسی اور بھی بڑا گناہ ہے اور دوسروں کو اللہ کی رحمت سے مایوس کرنا اس سے بھی بڑا گناہ اور پھر اس میں دانستہ طور پر تکبر بھی شامل ہوجاتا ہے جو ام الامراض ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اس کو دوزخ میں ڈالنے کا حکم دیا۔ واللہ اعلم بالصواب (مترجم)

۱۰۳۴۴..... فرمایا کہ "بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جو اپنے کسی کام کو گناہ سے نہیں بچاتا تھا اس کے پاس ایک مرتبہ ایک عورت آئی تو اس نے اس عورت کو ساٹھ دینار دیئے تاکہ یہ اس کے ساتھ زنا کرسکے اور جب یہ اس جگہ بیٹھا جہاں مرد عورت سے جماع کرنے کے لئے بیٹھا کرتے ہیں تو وہ عورت کانپنے لگی اور رونے لگی، اس نے پوچھا کیوں رو رہی ہو؟ کیا میں نے تمہیں مجبور کیا ہے؟ وہ بولی نہیں؟ یہ عمل ایسا ہے جو میں نے کبھی نہیں کیا اور مجھے اس عمل پر ضرورت نے مجبور کیا ہے، تو اس شخص نے کہا کہ تو یہ کام کررہی ہے؟ حالانکہ پہلے تو نے یہ بھی نہیں

کیا ہے، چلی جاؤ اور پیسے بھی لے جاؤ، اور اس شخص نے کہا میں آج کے بعد کبھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کروں گا، اسی رات اس کا انتقال ہوا گیا؟ صبح لوگوں نے اس کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا کہ ''بے شک اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو معاف کردیا''۔

مسند احمد، ترمذی، ابن حبان، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۳۴۵......اور کوئی اللہ تعالیٰ سے زیادہ معذرت قبول کرنے والا نہیں۔طبرانی کبیر عن اسود بن سریع

۱۰۳۴۶......فرمایا کہ ''دنیا میں کسی کے گناہوں کی معافی کی علامت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی برائیوں کی پردہ پوشی فرماتے ہیں۔

حسن بن سفیان فی الوحدان، ابونعیم فی المعرفہ بروایت بلال بن یحییٰ العبسی مرسلاً

۱۰۳۴۷......فرمایا کہ ''آرام میں وہی ہے جس کی مغفرت ہوگئی ہو''۔

حلیہ ابی نعیم بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور ابن عساکر بروایت حضرت بلال رضی اللہ عنہ

۱۰۳۴۸......فرمایا کہ ''اگر تم ہر وقت اسی حالت میں رہو جو تم پر میرے پاس موجود ہونے کے وقت ہوتی ہے تو فرشتے اپنی ہتھیلیوں کے ساتھ تم سے مصافحہ کریں اور تمہارے گھروں میں تمہاری ملاقات کے لئے جائیں اور اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایسی قوم لے آئیں گے جو گناہ کرے گی تاکہ وہ ان کو معاف فرمائیں''۔مسند احمد، ترمذی، بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۴۹...... فرمایا کہ ''اگر تم ہر وقت اسی حالت پر رہو جو تم پر میرے پاس موجود ہونے کے وقت طاری ہوتی ہے تو فرشتے تم سے مدینہ کی گلیوں میں مصافحہ کریں''۔مسند ابی یعلی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

تکملہ

۱۰۳۵۰ ......فرمایا کہ ''دنیا میں کسی کے گناہوں کی معافی کی پہلی علامت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی برائیوں کی پردہ پوشی فرماتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی گرفت اور پکڑ کی نشانی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی برائیوں سے لوگوں کو آگاہ کردیتے ہیں''۔

حسن بن سفیان وابونعیم بروایت بلال بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ اور ابونعیم کہتے ہیں کہ اس روایت کو حسن بن سفیان نے وحدان میں ذکر کیا ہے اور میرا خیال ہے کہ یہ حسن بن سفیان العبسی کوفی ہیں جو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے اصحاب میں سے ہیں خود صحابی نہیں۔

۱۰۳۵۱......فرمایا کہ ''وہ شخص جو برائیاں کرتا ہے پھر نیکیاں کرتا ہے اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس کو ایک تنگ زرہ پہنادی گئی ہو اور اس سے اس کا دم گھٹا جارہا ہو، سو جب بھی وہ ایک نیک کام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس تنگ زرہ کا ایک حلقہ کھول دیتے ہیں، اسی طرح دوسرا اور پھر تیسرا یہاں تک کہ وہ زمین پر نکل آتا ہے''۔

مسند احمد، اور ابن ابی الدنیا فی التوبہ، اور طبرانی بروایت حضرت عقبۃ بن عامر رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... یہاں تک کہ وہ زمین پر نکل آئے، سے مراد یہ ہے کہ وہ اس تنگ زرہ سے مکمل طور پر خلاصی حاصل کرلے اور تمام گناہوں سے پاک وصاف ہوجائے''۔واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

توبہ کرنے والے کی مثال

۱۰۳۵۲......فرمایا کہ ''اس شخص کی مثال جو اسلام کی حالت میں کوئی نیکی کرتا تھا پھر اسے چھوڑ دیا لیکن پھر شرمندہ ہوا اور توبہ کرلی اس اونٹ کی طرح ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے کام کرتا تھا پھر بھاگ گیا سو دوسری مرتبہ انہوں نے اس کو باندھ لیا اور دوبارہ اسی طرح اس کے ساتھ عمدہ سلوک کرنے لگے جیسے پہلے کیا کرتے تھے''۔حلیہ ابی نعیم بروایت حضرت امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۵۳......فرمایا کہ ''جس نے اپنی باقی ماندہ زندگی میں نیکیاں کیں تو اس کی گزشتہ زندگی معاف کردی جائے گی، اور جس نے باقی

ناندہ زندگی میں (بھی) برائیاں کیں اس کی گزشتہ زندگی میں کی ہوئی برائیوں پر بھی گرفت ہوگی اور باقی زندگی پر بھی"۔

ابن عساکر بروایت حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ

۱۰۳۵۴...... فرمایا کہ تم اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن دین میں فجور کرنے والے اور معیشت میں حماقت کرنے والے کو ضرور معاف کردیں گے"۔ الدیلمی عن حذیفہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۵۵...... فرمایا کہ "قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے وہ شخص جنت میں ضرور داخل ہوگا جو دین کے اعتبار سے گناہ گار اور دنیا کے اعتبار سے احمق تھا، اور قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے وہ شخص بھی جنت میں ضرور داخل ہوگا جسے آگ نے اس کے گناہوں کے بدلے جلا ڈالا ہو، اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اتنی زیادہ مغفرت فرمائیں گے کہ کسی انسان کا دل اس کا تصور بھی نہیں کرسکتا، اور قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اتنی زیادہ مغفرت فرمائیں گے کہ ابلیس بھی اس مغفرت کی امید کرنے لگے گا"۔

طبرانی، متفق علیہ، فی البعث بروایت حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۵۶...... فرمایا کہ "قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تم بالکل گناہ نہ کرو کہ تمہیں اللہ سے معافی مانگنی پڑے تو اللہ تعالیٰ تمہیں معاف فرمادیں گے اور تمہیں دنیا سے مٹادیں گے اور تمہارے بجائے ایک ایسی قوم لے آئیں گے جو گناہ کرے گی اور پھر معافی مانگے گی تو اللہ تعالیٰ ان کو معاف فرمادیں گے" اور اگر تم اتنی خطائیں کرو کہ تمہاری خطائیں آسمان تک جا پہنچیں اور پھر تم توبہ کرو تو اللہ تعالیٰ تمہاری توبہ قبول فرمائیں گے"۔ ابن زنجویہ بروایت حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۵۷...... فرمایا کہ "قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تم اتنی خطائیں کرو کہ تمہاری خطائیں زمین وآسمان کے درمیان کا فاصلہ بھردیں اور پھر تم اللہ تعالیٰ سے معافی مانگو تو اللہ تعالیٰ تمہیں معاف کردیں گے، اور قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تم خطائیں نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایک ایسی قوم لے آئیں جو خطائیں کرے گی پھر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے گی تو اللہ تعالیٰ اسے معاف کردیں گے"۔

مسند احمد، نسائی، مسند ابی یعلی، سنن سعید بن منصور بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۳۵۸...... فرمایا کہ "میرے پاس سے جاتے وقت بھی تمہاری وہی حالت برقرار رہے جو میرے پاس موجود ہوتے ہوئے ہوتی ہے تو فرشتے تمہاری ملاقات کے لئے تمہارے گھروں میں آئیں، اور اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایک ایسی نئی مخلوق پیدا کریں گے جو گناہ کرے گی اور اللہ تعالیٰ اس کو معاف فرمائیں گے"۔ ترمذی بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۵۹...... فرمایا کہ "اے امتیو! اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایسے بندے بنائیں گے جو گناہ کریں گے اور اللہ تعالیٰ ان کو معاف فرمائیں گے"۔

الشیرازی فی الألقاب بروایت حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۶۰...... فرمایا کہ "اگر میرے پاس سے جاتے وقت بھی تمہاری وہی حالت رہے جو میرے پاس موجود ہوتے ہوئے ہوتی ہے تو فرشتے راستوں میں تم سے ملاقات کریں، اور اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایک ایسی قوم لے آئیں گے جو گناہ کرے گی حتی کہ ان کے گناہ آسمان کے کناروں تک جا پہنچیں گے پھر وہ اللہ عزوجل سے معافی مانگیں گے تو وہ ان کو معاف کردے گا اور کوئی پروا نہ کرے گا"۔

ابن النجار بروایت حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۶۱...... فرمایا کہ اگر تم خطائیں نہ کرو اور نہ گناہ کرو تو اللہ تعالیٰ تمہارے بعد ایک ایسی امت پیدا کردیں گے جو خطائیں بھی کرے گی اور گناہ بھی کرے گی اور اللہ تعالیٰ اس کو معاف کردیں گے"۔

ابن ابی الدنیا کتاب البکاء اور ابن جریر، ابن مردویہ بیھقی فی شعب الایمان بروایت حضرت عمرو

۱۰۳۶۲...... فرمایا کہ "اگر تم خطائیں نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایک ایسی قوم لے آئیں گے جو خطائیں کرے گی اور پھر اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمادیں گے"۔

مستدرک حاکم بروایت حضرت ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۶۳.....فرمایا کہ "اگر تم نے گناہ نہ کئے تو اللہ تعالیٰ ایسی مخلوق پیدا فرمائیں گے جو گناہ کرے گی اور اللہ تعالیٰ ان کو معاف فرمائیں گے"۔

طبرانی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۳۶۴.....فرمایا کہ "اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایسی قوم لے آئیں گے جو گناہ کرے گی اور معافی مانگے گی تو اللہ تعالیٰ ان کو معاف فرمادیں گے"۔

ابن عساکر بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں شکایت کی کہ ہم سے گناہ ہو جاتے ہیں تو اس کے جواب میں مذکورہ ارشاد آپ ﷺ نے فرمایا:

۱۰۳۶۵.....فرمایا گناہوں کا کفارہ گناہوں پر شرمندہ ہونا ہے اور اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایک ایسی قوم لے آئیں گے جو گناہ کرے گی تا کہ اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرمائیں"۔مسند احمد، طبرانی، شعب الایمان بیھقی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۳۶۶.....فرمایا کہ "اگر تم میری غیر موجودگی میں بھی اسی حالت میں رہو جس میں میرے پاس ہوتے ہوئے ہوتے ہو تو فرشتے تم سے مصافحہ کریں"۔

مسند احمد، نسائی، ابی یعلی، سعید بن منصور بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۳۶۷.....فرمایا کہ "عذاب اس وقت تک بندوں پر ظاہر نہ ہوگا جب تک وہ گناہوں کو چھپائیں گے، اور جب اعلان کرنے لگیں گے تو جہنم کے مستحق ہو جائیں گے"۔دیلمی بروایت حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۶۸.....فرمایا کہ "جو ہمارے پاس اس طرح آیا جیسے تو آیا تو ہم اس کے لئے استغفار کریں گے جیسے تیرے لئے استغفار کی، اور جس نے گناہ پر اصرار کیا تو اس کو اللہ ہی کافی ہے، کسی کی پردہ دری نہ کرو"۔طبرانی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۳۶۹.....فرمایا کہ "نابالغ بچوں کی نیکیاں لکھی جاتی ہے برائیاں نہیں، اور وہ نیکیاں اس کے ماں باپ کے لئے لکھی جاتی ہے اور جب وہ بالغ ہو جاتا ہے تو نیکیاں اور برائیاں دونوں اسی کے کھاتے میں لکھی جاتی ہیں"۔ابو الشیخ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۳۷۰.....فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بندے کی اچھائیاں اور برائیاں لائی جائیں، تو یہ اچھائیاں اور برائیاں آپس میں ایک دوسرے کو ختم کردیں گی اور کچھ باقی بچیں گی، سو اگر اچھائیاں باقی بچیں تو اللہ تعالیٰ ان نیکیوں کے بدلے جنت میں اس کے لئے وسعت فرمائیں گے"۔

مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

خوف خدا کا انوکھا واقعہ

۱۰۳۷۱.....فرمایا کہ "ایک شخص نے اپنے آپ پر خوب خرچ کیا، جب اس کی موت کا وقت آیا تو اپنے گھر والوں سے کہنے لگا کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا، اور پھر پیسنا اور پھر میری راکھ کو ہوا اور سمندر میں اڑا دینا، خدا کی قسم اگر میرا رب مجھ پر قادر ہو گیا تو مجھے ایسا عذاب دے گا جو اس نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو نہ دیا ہوگا، اس کے گھر والوں نے ایسا ہی کیا، زمین کے جس جس حصے میں اس کی راکھ پہنچی تھی اللہ تعالیٰ نے اس حصے کو حکم دیا کہ جو کچھ تم نے لیا ہے وہ واپس کردو، دیکھتے ہی دیکھتے وہ دوبارہ انسان بن کر کھڑا ہو گیا، پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا تجھے اس حرکت پر کس نے مجبور کیا؟ اس نے جواب دیا کہ میں آپ سے ڈر گیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو معاف فرمادیا"۔بروایت حبان بن ابی جبلة رضی اللہ عنہ

۱۰۳۷۲.....فرمایا کہ "ایک شخص نے گناہ کرتے ہوئے مال اکٹھا کرلیا، جب اس کی موت کا وقت آپہنچا تو اس نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ اگر تم نے میرا کہا مانا تو اپنا مال تمہیں دوں گا ورنہ نہیں، انہوں نے کہا کہ ہم تیرا کہا مانیں گے تو اس نے کہا جب میں مر جاؤں تو مجھے آگ سے جلا دینا، میری ہڈیوں کو خوب اچھی طریقے سے باریک پیسنا اور جس دن آندھی وغیرہ دیکھو تو پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ جانا اور میری راکھ کو ہواؤں میں اڑا دینا، انہوں نے ایسا ہی کیا، اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنے سامنے حاضر کیا اور کہا کہ تجھے اس حرکت پر کس نے ابھارا؟ اس نے کہا، اے اللہ! آپ کے خوف نے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے تجھے بخش دیا۔طبرانی بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۰۳۷۳......فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کو خوب مال واولاد دے رکھا تھا، جب اس کی عمر ختم ہوگئی اور تھوڑی سی باقی رہ گئی تو اس نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ تمہارا باپ کیسا تھا؟ انہوں نے کہا بہترین! اس نے پھر کہا کہ تم میں سے جس کے پاس بھی میرا مال ہے میں بالکل نہ چھوڑوں گا سوائے اس صورت میں کہ وہ میرا کہا مانے، اور میرے ساتھ وہی معاملہ کرے جو میں کہوں، پھر ان سے وعدہ کرلیا، اور پھر کہا کہ سب سے پہلے تو یہ کہ دیکھو جب میں مرجاؤں تو مجھے آگ سے جلادو پھر مجھے خوب پیسنا، پھر کوئی آندھی والا دن دیکھنا اور ایسے (آندھی والے) دن میں میری راکھ اڑادینا، شاید اللہ تعالیٰ مجھے نہ پاسکے" (یہ معاملہ ہونے کے بعد) اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے پکارا گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ اچھا بھلا انسان بن کر اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہوگیا، اس سے پوچھا گیا کہ تجھے اس حرکت پر کس نے ابھارا! تو اس نے کہا کہ تیرے عذاب کے خوف نے، اس سے کہا گیا کہ اسی طرح رہو اور اس کی توبہ قبول کرلی گئی۔

مسند احمد، حکیم، طبرانی بروایت بهز بن حکیم عن ابیه عن جده رضی الله عنه

۱۰۳۷۴......فرمایا کہ "اے عائشہ! ہر شخص ایسا نہیں ہے کہ جس کی زندگی خوشگوار بنائی گئی ہو۔ الحکیم عن جابر

چوتھی فصل

اللہ تعالیٰ کے لطف وکرم اور رحمت کے غضب سے زیادہ وسیع ہونے کے بیان میں

۱۰۳۷۵......فرمایا کہ "جب اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو پیدا فرمایا تو خود اپنے لئے یہ ضروری قرار دیا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہوگی"۔

ترمذی بروایت حضرت ابوهریره رضی الله عنه

۱۰۳۷۶......فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے سو رحمتیں پیدا فرمائیں، ان میں سے ایک رحمت کو تمام مخلوقات میں تقسیم فرمادیا اور ننانوے رحمتیں قیامت کے دن کے لئے رکھ لیں"۔ طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی الله عنه

۱۰۳۷۷......فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ رحیم ہیں، رحیم کو پسند فرماتے ہیں اور اپنی رحمت کو ہر رحیم پر نازل فرماتے ہیں"۔ ابن جریر عن ابی صالح مرسلاً

۱۰۳۷۸......فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ کی سو رحمتیں ہیں ان میں سے ایک رحمت اللہ تعالیٰ نے انسانوں، جنات، جانوروں اور کیڑے مکوڑوں پر نازل فرمائی، جس سے یہ ایک دوسرے پر مہربانی کرتے ہیں اور رحم کا معاملہ کرتے ہیں، اسی سے وحشی جانور اپنے بچے پر مہربان ہوتے ہیں، اور باقی ننانوے سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے بندوں پر رحم فرمائیں گے"۔ ابن ماجه بروایت حضرت ابوهریره رضی الله عنه

۱۰۳۷۹......فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے سو رحمتیں پیدا فرمائیں اور مخلوقات میں ایک رحمت بھیجی، اسی سے وہ ایک دوسرے کے ساتھ رحم کا معاملہ کرتے ہیں اور ننانوے رحمتیں اس نے اپنے پاس اپنے دوستوں (اولیاء) کے لئے رکھ لیں"۔

طبرانی، ابن عساکر، بروایت حضرت معاویة بن حیدة رضی الله عنه

جنت میں اللہ کی رحمت سے ہی داخل ہوگا

۱۰۳۸۰......فرمایا کہ "تم میں سے کسی کو اس کا عمل جنت میں نہ لے جاسکے گا اور نہ جہنم میں، اور نہ ہی میں مگر اللہ کی رحمت کے ساتھ"۔

مسلم بروایت حضرت جابر رضی الله عنه

۱۰۳۸۱......فرمایا کہ "تمہارے رب نے مخلوقات پیدا کرنے سے پہلے خود اپنے لئے یہ ضروری قرار دے دیا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب رہے گی"۔ ابن ماجه بروایت حضرت ابوهريرة رضی الله عنه

۱۰۳۸۲......فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب رہے گی"۔ مسلم بروایت حضرت ابوهريرة رضی الله عنه

۱۰۳۸۳......فرمایا کہ ”اگر تمہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وسعت و مقدار معلوم ہوتی تو تم اسی پر توکل کر بیٹھتے“۔

بزار بروایت حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ

۱۰۳۸۴......فرمایا کہ ”جب اللہ تعالیٰ نے مخلوقات پیدا فرمائیں تو اپنے لئے ضروری قرار دے دیا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب رہے گی“۔ترمذی، ابن ماجہ بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۸۵......فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے بنائے ننانوے حصے اپنے پاس ہی رکھ لئے، اور زمین میں رحمت کا ایک حصہ بھیجا، اسی ایک حصے سے مخلوق آپس میں ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے یہاں تک کہ گھوڑا اپنا کھر اس لئے اٹھائے رکھتا ہے کہ کہیں اس کے بچے کو نہ لگ جائے“۔

متفق علیہ بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۸۶......فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ نے ایسی کوئی چیز پیدا نہیں فرمائی جس پر غالب آنے والی کوئی دوسری چیز نہ ہو چنانچہ اپنی رحمت کو اپنے غضب پر غالب بنایا“۔البزار، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ

۱۰۳۸۷......فرمایا کہ جس دن اللہ تعالیٰ نے زمین وآسمان پیدا فرمائے اسی دن سو رحمتیں بھی پیدا فرمائیں، ہر رحمت زمین اور آسمان کے درمیانی خلا جتنی ہے، ان میں سے ایک رحمت زمین پر نازل فرمائی جس کی وجہ سے ماں اپنے بچے اور درندے اور پرندے آپس میں ایک دوسرے پر رحمت کرتے ہیں، اور ننانوے رحمتیں اپنے پاس رکھ لیں، جب قیامت کا دن ہوگا تو اس ایک رحمت کے ساتھ ان کو ملا کر مکمل کر دے گا“۔

مسند احمد، مسلم بروایت حضرت سلمان رضی اللہ عنہ

۱۰۳۸۸......فرمایا کہ ”جس دن اللہ تعالیٰ نے رحمت کو پیدا کیا تو اس کے سو حصے بنائے، ننانوے اپنے پاس روک لئے اور تمام مخلوقات میں صرف ایک حصہ رحمت کا بھیجا، لہٰذا اگر کافر کو بھی اس ساری رحمت کا معلوم ہو جائے جو اللہ کے پاس ہے تو وہ بھی جنت سے مایوس نہ ہو اور اگر مومن کو بھی اللہ کے عذاب کا علم ہو جائے تو وہ بھی خود کو آگ سے محفوظ رکھے“۔متفق علیہ، بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۸۹......فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ کے پاس رحمت کے سو حصے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے مخلوقات میں رحمت کا صرف ایک حصہ تقسیم فرمایا ہے، اور باقی ننانوے حصے قیامت کے دن کے لئے رکھ لئے ہیں“۔بزار بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۳۹۰......فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ نے سو رحمتیں پیدا فرمائیں اور ایک رحمت اپنی مخلوقات میں رکھی جس کی وجہ سے وہ ایک دوسرے کے ساتھ رحم و کرم کا معاملہ کرتے ہیں اور اپنے پاس ننانوے رحمتیں چھپا رکھی ہیں“۔مسلم، ترمذی بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۹۱......فرمایا کہ ”میں جنت میں داخل ہوا اور جنت کے دونوں جانب پر تین سطریں سونے سے لکھی ہوئی دیکھیں، پہلی سطر میں لکھا تھا ”﴿لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ﴾ اور دوسری سطر میں لکھا تھا کہ ﴿جو ہم نے آگے بھیجا پا لیا جو کھایا اس کا فائدہ اٹھایا، اور جو پیچھے چھوڑا، نقصان اٹھایا﴾ اور تیسری سطر میں لکھا تھا کہ ﴿امت تو گناہ کرنے والی ہے اور رب بہت بخشنے والا ہے﴾۔

رافعی اور ابن نجار بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ رضی اللہ عنہ

تکملہ

۱۰۳۹۲......فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب آگئی“۔مسلم بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۹۳......فرمایا کہ ”بے شک اللہ تعالیٰ نے جب مخلوق پیدا کی تو خود اپنے لئے یہ ضروری قرار دے دیا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے“۔

ترمذی بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۹۴......فرمایا کہ ”جب اللہ تعالیٰ نے مخلوقات پیدا فرمائیں تو خود ہی اپنے لئے ضروری قرار دے دیا کہ میری رحمت میری غضب پر غالب ہوگی“۔

دار قطنی فی الصفات بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۹۵......فرمایا کہ ”بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا آپ کا رب بھی نماز پڑھتا ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے

فرمایا اے بنی اسرائیل! اللہ سے ڈرو، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اے موسیٰ! آپ کی قوم آپ سے کیا پوچھتی ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا، اے میرے رب! وہی جو آپ جانتے ہیں، انہوں نے پوچھا کہ کیا آپ کا رب بھی نماز پڑھتا ہے؟ (تو) اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان کو بتادیجئے کہ میری نماز اپنے بندوں کے لئے یہی ہے کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے، اگر یہ نہ ہوتا تو میں انہیں ہلاک کر دیتا"۔

ابن عساکر بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۳۹۶..... فرمایا کہ "بنو اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے دریافت کیا کہ کیا آپ کا رب بھی نماز پڑھتا ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے رب، جو آپ نے سماعت فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان کو بتادیجئے کہ میں بھی نماز پڑھتا ہوں اور میرا نماز پڑھنا یہی ہے کہ میں غضبناک نہیں ہوتا"۔ ابن عساکر، دیلمی بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۳۹۷..... فرمایا کہ "کیا تم اس اپنے بچے کو آگ میں پھینکنے والی کو دیکھ رہے ہو، اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ اپنے بندوں پر رحم کرنے والے ہیں جتنا یہ کرتی ہے۔ بخاری، ابن ماجہ بروا ت حضرت عمر رضی اللہ عنہ

اللہ تعالیٰ سب سے بڑا مہربان ہے

۱۰۳۹۸..... فرمایا کہ "کیا تم اپنے بچے پر اس رحم کرنے والی کو دیکھ رہے ہو" قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے جتنی یہ اپنے بچے پر مہربان ہے اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ مومنوں پر رحم کرنے والے ہیں"۔ عبدبن حمید، بروایت حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ

۱۰۳۹۹..... فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ کی سو رحمتیں ہیں، ان میں سے ایک کو اس نے مخلوقات کے درمیان تقسیم کیا ہے اور ننانوے قیامت کے دن کے لئے اپنے پاس رکھ چھوڑی ہیں"۔ طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۴۰۰..... فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ کی سو رحمتیں ہیں، ان میں سے ایک رحمت دنیا میں تقسیم کردی ہے اسی وجہ سے کوئی شخص اپنے بچے پر مہربان ہوتا ہے اور کوئی پرندہ اپنے بچے پر مہربان ہوتا ہے، جب قیامت کا دن ہوگا تو اس کو سو رحمتیں کردے گا اور اس سے مخلوق پر رحمت فرمائے گا"۔

بیھقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۴۰۱..... فرمایا کہ "بے شک اللہ تعالیٰ کی سو رحمتیں ہیں، ان میں سے ایک رحمت اس نے اھل دنیا کے درمیان تقسیم کی ہے جو ان کے مقررہ اوقات تک کے لئے کافی ہوگئی ہے اور ننانوے رحمتیں اپنے دوستوں کے لئے مؤخر کردی ہیں اور اللہ تعالیٰ اس رحمت کو بھی واپس لینے والے ہیں جو انہوں نے اھل دنیا میں تقسیم کی تھی، چنانچہ قیامت کے دن اپنے دوستوں کے لئے سو رحمتیں مکمل کردے گا"۔

مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۴۰۲..... فرمایا کہ "ہمارے رب نے اپنی رحمت کو سو حصوں میں تقسیم کیا، ان میں سے ایک حصہ دنیا میں نازل فرمایا، یہ وہی حصہ ہے جس کی وجہ سے انسان، پرندے اور درندے آپس میں رحم کرتے ہیں، اور باقی ننانوے رحمتیں اپنے بندوں کے لئے رکھ لی ہیں جو قیامت کے دن کام آئیں گی"۔

طبرانی بروایت حضرت عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ

۱۰۴۰۳..... فرمایا کہ "کوئی شخص ہرگز جنت میں داخل نہیں ہوسکتا مگر اللہ کی رحمت سے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، آپ بھی نہیں؟ فرمایا: میں بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت کے سائے میں رکھیں"۔ مسند احمد، اور عبد بن حمید بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۱۰۴۰۴..... فرمایا کہ "کسی کو اس کا عمل ہرگز جنت میں داخل نہیں کرواسکتا، صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کو بھی نہیں؟ فرمایا مجھے بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنے فضل ورحمت میں ڈھانپ لیں، لہٰذا سیدھے ہوجاؤ اور قریب ہوجاؤ، اور تم میں سے کوئی موت کی تمنا نہ کرے، محسن تو اس لئے کہ شاید اس کے اعمال بڑھ جائیں اور برے عمل کرنے والا اس لئے (موت کی تمنا) نہ کرے کہ شاید وہ توبہ کرلے"۔

بخاری، مسلم بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۴۰۵......فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص ہرگز اپنے عمل کے ذریعے جنت میں داخل نہیں ہوسکتا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، آپ بھی نہیں یارسول اللہ! فرمایا ہاں میں بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنے فضل و رحمت میں ڈھانپ لیں''۔

ابن قانع، طبرانی، سنن سعید بن منصور بروایت شریک بن طارق

۱۰۴۰۶......فرمایا کہ ''ایسا کوئی نہیں جو اپنے عمل سے جنت میں داخل ہوجائے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، آپ بھی نہیں یارسول اللہ! فرمایا، میں بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحمت میں مجھے ڈھانپ لیں''۔ طبرانی بروایت حضرت اسلم بن شریک رضی اللہ عنہ

۱۰۴۰۷......فرمایا کہ ''اے اسد بن کرز! اپنے عمل کے سبب کوئی جنت میں داخل نہ ہوگا'' بلکہ اپنی رحمت سے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، یارسول اللہ! آپ بھی نہیں؟ فرمایا کہ میں بھی نہیں اگر اللہ تعالیٰ نے رحمت سے میری تلافی نہ فرمائی''۔

بخاری فی تاریخہ، طبرانی، السنن، شیرازی فی الالقاب، سعید بن منصور بروایت حضرت اسد بن کرز القسری رضی اللہ عنہ

۱۰۴۰۸......فرمایا کہ تم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جسے اس کا عمل جنت میں داخل کرے، پوچھا گیا، یارسول اللہ آپ بھی نہیں؟ فرمایا میں بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے''۔ طبرانی بروایت حضرت ابو موسی رضی اللہ عنہ

۱۰۴۰۹......فرمایا کہ ''بے شک رب العزت ضرور اپنے بندے کی طرف ہر روز تین سو ساٹھ مرتبہ دیکھتے ہیں، دیکھتے ہیں اور بار بار دیکھتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کا یہ دیکھنا، اپنی مخلوق سے محبت کی وجہ سے ہوتا ہے''۔ دیلمی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۴۱۰......فرمایا کہ ''یقیناً اللہ تعالیٰ ہر روز اپنے بندوں کی طرف تین سو ساٹھ مرتبہ دیکھتے ہیں، پھر دیکھتے ہیں اور پھر دوبارہ دیکھتے ہیں، اور یہ دیکھنا اپنی مخلوق سے محبت کی وجہ سے ہوتا ہے''۔ دیلمی عن ابی ھدبہ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۴۱۱......فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ ہر روز تین سو ساٹھ مرتبہ اہل زمین کو ملاحظہ فرماتے ہیں چنانچہ جو ایک مرتبہ بھی اللہ تعالیٰ کی نظروں میں آجائے تو اللہ تعالیٰ اس سے دنیا اور آخرت کی برائی دور فرمادیتے ہیں اور دنیا اور آخرت کی بھلائی عطا فرمادیتے ہیں''۔

الحکیم بروایت حضرت علی بن الحسین رضی اللہ عنہ

۱۰۴۱۲......فرمایا کہ ''جس سے اللہ تعالیٰ نے کسی عمل پر ثواب کا وعدہ فرمایا ہو تو اس وعدے کو تو اللہ تعالیٰ فوراً پورا کردے گا اور اگر کسی سے کسی عمل پر عتاب (سزا) کا وعدہ فرمایا ہو تو اس میں اس کو اختیار ہے''۔

متفق علیہ، خرائطی فی مکارم الاخلاق اور ابن عساکر بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں سے بے پایاں محبت اور رحمت کاملہ کا مظاہرہ ہے کہ جس عمل پر ثواب کا وعدہ ہے وہ تو پورا کردے گا اور جس عمل پر سزا کا وعدہ ہے اس میں اپنا اختیار استعمال کرے گا چاہے گا تو سزا دے گا ورنہ معاف کردے گا اور ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی مختار ہے اور سب اس کے محتاج ہیں، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۴۱۳......فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایک بندے کو حاضر فرمائیں گے اور اس سے دریافت فرمائیں گے کہ تو کیا پسند کرتا ہے کہ میں تجھے دو میں سے کسی چیز کے بدلے عمدہ بدلہ عطا فرماؤں، تیرے عمل کے بدلے؟ یا اپنی اس نعمت کے بدلے جو تیرے پاس تھی؟ وہ بندہ کہے گا، اے میرے رب! آپ جانتے ہیں کہ میں نے آپ کی نافرمانی نہیں کی، تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میرے بندے کو میری نعمتوں میں سے ایک نعمت کے بدلے لے لو، چنانچہ اس کی کوئی نیکی ایسی نہ رہے گی، جسے اس نعمت نے فارغ نہ کردیا ہو، تو وہ بندہ کہے گا، اے میرے رب! آپ کی نعمت اور رحمت کے بدلے اللہ تعالیٰ فرمائیں (ہاں) میری نعمت اور رحمت کے بدلے، پھر ایک نیک آدمی کو لایا جائے گا جو یہ سمجھتا ہوگا کہ اس نے کبھی برائی نہیں کی، اس سے پوچھا جائے گا کہ کیا تو نے میرے دوستوں سے محبت رکھی؟ وہ شخص کہے گا، اے میرے رب! میں پرامن لوگوں میں سے تھا، اللہ تعالیٰ پھر پوچھیں گے کہ کیا تو نے میرے دشمنوں سے نفرت کی، تو وہ شخص کہے گا کہ اے میرے رب! میں اس بات کو پسند نہ کرتا تھا کہ میری کسی کے ساتھ بھی ناگواری وغیرہ ہو، تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم وہ شخص میری رحمت کا حقدار نہ ہوگا جس نے میرے اولیاء (دوستوں) سے دوستی نہ کی اور میرے دشمنوں سے دشمنی نہ کی''۔ الحکیم طبرانی بروایت حضرت واثلۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۴۱۴..... فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں کسی پر ایسا غضبناک نہیں ہوا جیسا اپنے اس بندے پر ہوا جس نے نافرمانی کی اور میری رحمت کے ہوتے ہوئے اپنے کو بڑا سمجھا، اگر میں جلدی سزا دینے والا ہوتا، یا جلد بازی میری شان ہوتی تو میں ان لوگوں کے ساتھ جلد بازی کا معاملہ کرتا جو میری رحمت سے مایوس ہو چکے ہیں، اور اگر میں اس وجہ سے اپنے بندوں پر رحم نہ کرتا کہ وہ میرے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتے ہیں تو میں ان کا شکریہ ادا کرتا اور ان کے ڈر کے بدلے ان کو ثواب اور امن عطا فرماتا"۔ دیلمی عن المنتخب

لطف...... تکملہ

۱۰۴۱۵ فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے بندے کو چار باتوں کے ساتھ فضیلت دی، میں نے دانے پر کیڑا مسلط کردیا اگر میں ایسا نہ کرتا تو بادشاہ (گندم وغیرہ کے) دانوں کو سونے اور چاندی کی طرح ذخیرہ کرنے لگتے۔

اور میں نے جسم میں بدبو پیدا کردی، اگر ایسا نہ ہوتا تو کوئی قریبی دوست اپنے قریبی دوست کو کبھی دفن نہ کرتا، اور میں نے نسل کو غم پر مسلط کردیا، اگر ایسا نہ ہوتا تو نسل ختم ہو جاتی اور میں نے مدت مقرر کردی اور خواہش و آرزو کو طویل کردیا، اگر یہ نہ ہوتا تو دنیا ویران ہو جاتی، اور کوئی کام کاج والا اپنے کام کاج میں کمزوری کا مظاہرہ نہ کرتا"۔ خطیب بروایت حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ

۱۰۴۱۶..... فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے تین باتوں سے اپنے بندوں کو فضیلت دی۔ میں نے دانے پر کیڑے کو مسلط کردیا، اگر ایسا نہ ہوتا تو بادشاہ اس (دانے وغیرہ) کو بھی سونے چاندی کی طرح خزانوں میں رکھنے لگتے۔ (اور میں نے جسم میں بدبو پیدا کردی) اگر ایسا نہ ہوتا تو کوئی شخص اپنے قریبی کو کبھی دفن نہ کرتا اور میں نے غم کو ختم کردیا اگر ایسا نہ ہوتا تو نسل (انسانی) ختم ہو جاتی"۔

دیلمی بروایت حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ

حرف تاء...... کتاب التوبہ

افعال توبہ کے بیان میں...... اس کی فضیلت اور احکام کے بیان میں

۱۰۴۱۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے کہ "کوئی ایسا بندہ نہیں جس نے گناہ کیا پھر کھڑا ہوا اور وضو کیا بہترین وضو، پھر کھڑا ہوا اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہ کی معافی مانگی مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے ضروری قرار دے لیا کہ اس کو ضرور معاف فرمائیں گے، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے کوئی برائی کی، یا خود پر کوئی ظلم کیا پھر اللہ سے معافی مانگ لی تو وہ اللہ تعالیٰ کو بہت معاف کرنے والا اور مہربان پائے گا"۔

سورۃ النساء آیت ۱۱۱. ابن ابی حاتم، ابن مردویہ اور ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ

رسول اللہ ﷺ کی دعا کی برکت

۱۰۴۱۸..... ابن السمعانی اپنی سند سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ کی وفات کے تین دن بعد ایک اعرابی آیا اور جناب رسول اکرم ﷺ کی قبر مبارک سے چمٹ گیا اور اپنے سر میں مٹی ڈالنے لگا اور کہنے لگا، یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا تو ہم نے آپ کا فرمان سنا، آپ نے اللہ تعالیٰ سے بیان فرمایا اور ہم نے آپ سے بیان کیا، جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے آپ پر نازل فرمائی تھیں ان میں یہ بھی ہے کہ "اگر وہ اپنی جان پر ظلم کرنے کے بعد آپ کے پاس آئیں اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں اور اللہ کا رسول بھی ان

کے لئے اللہ سے معافی مانگے تو وہ اللہ تعالیٰ توبہ کو قبول کرنے والا اور بہت مہربان رحم کرنے والا پائیں گے“۔(سورۃ النساء آیت ۶۴)”اور میں نے تو اپنی جان پر ظلم کرلیا ہے اور آپ کے پاس اس لئے آیا تھا کہ آپ میرے لئے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں گے، تو قبر کے اندر سے پکار کر کہا گیا کہ تجھے معاف کردیا گیا“۔

۱۰۴۱۹.....حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے توبۃ النصوح کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ توبۃ النصوح یہ ہے کہ کوئی شخص برے کام سے توبہ کرے اور دوبارہ وہ کام کبھی نہ کرے“۔

مصنف عبدالرزاق، فریابی، سعید بن منصور، مصنف ابن ابی شیبہ، ھنادبن منیع، مسند عبدبن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، مستدرک حاکم، بیھقی فی شعب الایمان اور لکائی فی السنۃ

۱۰۴۲۰.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ توبہ کرنے والوں کے ساتھ بیٹھا کرو یہ دل نرم کرنے کے لئے سب سے بہترین چیز ہے“۔ابن المبارک، مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد فی الزھد، ھناد، مستدرک حاکم، حلیہ ابی نعیم

۱۰۴۲۱.....ابواسحٰق السبعی فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور پوچھا کہ اے امیر المؤمنین! میں نے قتل کیا ہے کیا میں توبہ کرسکتا ہوں؟ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی۔

ترجمہ:.....حٰم! اس کتاب کا نزول اللہ کی طرف سے ہے جو زبردست ہے اور جاننے والا ہے گناہوں کو بخشنے والا ہے اور توبہ کو قبول کرنے والا ہے“۔ پھر فرمایا کہ عمل کرو اور مایوس مت ہو“۔متفق علیہ، ابو عبداللہ الحسن بن یحیی عن عیاس القطان

۱۰۴۲۲.....ابواسحٰق السبعی فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور پوچھا اے امیر المؤمنین! میں نے قتل کیا ہے کیا میں توبہ کرسکتا ہوں؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ اس آیت کی تلاوت فرمائی ترجمہ‘حٰم، اس کتاب کا نزول اللہ کی طرف سے ہے، جو زبردست ہے اور جاننے والا ہے گناہوں کو بخشنے والا ہے اور توبہ قبول کرنے والا ہے“۔سورۃ غافر ۱.۳

پھر فرمایا کہ عمل کرو مایوس مت ہو۔عبد بن حسید، ابن المنذر، ابن ابی حاتم اور اللالکائی

۱۰۴۲۳.....حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول ﷺ سے توبۃ النصوح کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تجھ سے جب گناہ ہو جائے تو تو اس پر نادم ہو اور اپنی اس ندامت کے ساتھ تو اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے پھر تو وہ گناہ کبھی نہ کرے“۔ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، بیھقی فی شعب الایمان

۱۰۴۲۴.....حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں جناب نبی کریم ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرمارہے تھے کہ ”گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس کا کوئی گناہ ہی نہ ہو، اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو پسند کرنے لگتے ہیں تو اسے کوئی گناہ نقصان نہیں پہنچا سکتا، پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی“ ”کچھ شک نہیں کہ خدا توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے“۔سورہ البقرۃ آیت ۲۲۲

کسی نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! اس کی علامت کیا ہے؟ فرمایا ندامت“۔ابن النجار

فائدہ:.....گناہوں سے نقصان نہ پہنچنے سے مراد یہ ہے کہ اول تو اس سے گناہ سرزد ہی نہ ہوں گے اور اگر ہو بھی گئے تو اللہ تعالیٰ اس کو فوراً ہی ان پر تنبیہ فرمادیں گے اور توبہ کی توفیق عطا فرمائیں گے اور ظاہر ہے توبہ کے بعد گناہ معاف ہوجائیں گے“۔واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۱۰۴۲۵.....حضرت خالد بن عزۃ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور پوچھا کہ آپ اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہیں جس نے کوئی گناہ کیا ہو؟ فرمایا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لے اللہ تعالیٰ اس کو معاف فرمادیں گے، پھر چوتھی مرتبہ اس نے پوچھا کہ اگر اس نے ایسا کرلیا اور پھر گناہ کیا تو؟ فرمایا وہ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لے اللہ تعالیٰ اس کو معاف فرمادیں گے اور توبہ کرنے سے نہ تھکے یہاں تک کہ شیطان بری طرح تھک جائے“۔ھناد

۱۰۴۲۶.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو گناہ کرتے ہیں اور توبہ کرتے ہیں“۔ھناد

۱۰۴۲۷.....حضرت زر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مغرب کی سمت میں ایک دروازہ

کھلا ہوا ہے، اس کی چوڑائی ستر یا چالیس سال کی مسافت کے برابر ہے، اس کو بند نہیں کریں گے یہاں تک کہ وہاں سے سورج نکل آئے"۔

سنن سعید بن منصور

۱۰۴۲۸...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ اے گناہ کرنے والے! تو اپنے انجام کی برائی سے خود کو محفوظ نہ سمجھ، اور جب تو کوئی گناہ کرلے تو اس کے بعد اس سے بڑا گناہ نہ کر، اور گناہ کرتے ہوئے اپنے دائیں بائیں کے فرشتوں سے حیا میں کمی کرنا تیرے اس گناہ سے بڑا ہے جو تو نے کیا ہے اور تیرا اس حال میں ہنسنا کہ تجھے علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ تیرے ساتھ کیا کرنے والے ہیں تیرے گناہ سے بھی بڑی چیز ہے، اور گناہ کرنے کے بعد اس گناہ پر تیرا خوش ہونا تیرے اس گناہ سے بڑی چیز ہے، اور تیرا کسی گناہ کے چھوٹنے پر غم زدہ ہوجانا تیرے گناہ کر لینے سے زیادہ بڑا گناہ ہے، اور گناہ کی حالت میں اس گناہ سے بڑا گناہ ہے جس میں تو مبتلا ہے کیونکہ (تو ہوا سے تو ڈرا لیکن) تیرا دل اس بات سے نہیں گھبرایا کہ اللہ تعالیٰ تجھے دیکھ رہے ہیں"۔ ابن عساکر

سوقتل کے بعد توبہ

۱۰۴۳۰...... حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی گناہ کو بڑا نہیں سمجھتے بلکہ معاف کردیتے ہیں، تم سے پہلے والی امتوں میں ایک شخص تھا جس نے اٹھانوے قتل کئے تھے، چنانچہ وہ ایک راہب کے پاس آیا اور اس سے پوچھا کہ میں نے اٹھانوے قتل کئے ہیں کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ میری توبہ قبول ہوجائے گی؟ راہب نے کہا، تو نے تو حد ہی کردی، چنانچہ وہ شخص کھڑا ہوا اور اس راہب کو بھی قتل کردیا، پھر ایک اور راہب کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے ننانوے قتل کیے ہیں کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ میری توبہ قبول ہوجائے گی؟ اس راہب نے کہا کہ تو نے تو حد ہی کردی، چنانچہ اس شخص نے اس راہب کو بھی قتل کردیا پھر ایک اور راہب کے پاس آیا اور پوچھا کہ میں نے سو قتل کیے ہیں کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ میری توبہ قبول ہوجائے گی؟ اس راہب نے کہا کہ تو تو حد سے تجاوز کرگیا، مجھے معلوم نہیں، لیکن یہاں دو علاقے ہیں ایک کا نام نصرۃ ہے اور دوسرے کا نام کفرۃ، نصرۃ والے تو اہل جنت والے اعمال کرتے ہیں ان کے ساتھ ان کے علاوہ کوئی (گناہ گار) نہیں رہ سکتا اور کفرۃ والے دوزخیوں والے اعمال میں مبتلا ہیں ان کے ساتھ بھی کوئی (نیکوکار) نہیں رہ سکتا، تو تم نصرہ کی طرف چلے جاؤ، سو اگر تم ان کے ساتھ رہنے لگے اور انہی جیسے اعمال کرنے لگے تب تو تمہاری توبہ میں کوئی شک نہیں چنانچہ وہ نصرۃ والے علاقے کے ارادے سے روانہ ہوا، یہاں تک کہ جب وہ دونوں علاقوں کے درمیان پہنچا تو اس کی موت آ گئی، فرشتوں نے اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے دریافت کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دونوں علاقوں کو دیکھو، جس علاقے کے زیادہ قریب تھا اس کی طرف کا معاملہ کرو، چنانچہ انہوں نے اس کو نصرۃ سے انگلی کے ایک پورے کے برابر زیادہ قریب پایا اور اس کو انہی میں شامل سمجھا گیا۔ طبرانی

فائدہ:...... یعنی اس کی توبہ کرلی گئی، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۴۳۰...... حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ مومن کے کتنے پردے ہوتے ہیں؟ فرمایا کہ گنتی اور شمار سے زیادہ لیکن جب مومن کوئی خطا کرتا ہے تو ان میں سے ایک پردہ پھٹ جاتا ہے، سو اگر وہ توبہ کرلے تو نہ صرف یہ کہ وہ پردہ ٹھیک ہوجاتا ہے بلکہ اس کے ساتھ نو مزید پردوں کا اضافہ کردیا جاتا ہے، اور اگر توبہ نہ کرے تو ایک ہی پردہ پھٹتا ہے، یہاں تک کہ جب اس پر کوئی پردہ باقی نہیں رہتا تو اللہ تعالیٰ جن فرشتوں کو چاہتے ہیں حکم دیتے ہیں کہ اپنے پروں سے اسے ڈھانپ لو، چنانچہ وہ ایسا ہی کرتے ہیں پھر اگر وہ توبہ کرلے تو اس کے تمام پردے واپس آ جاتے ہیں اور اگر (پھر بھی) توبہ نہ کرے تو فرشتے اس کو دیکھ کر تعجب کرنے لگتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس کو رکھو فرشتے اس کو بچائے رکھتے ہیں حتی کہ اس کی شرمگاہ ظاہر نہیں ہونے دیتے ہیں"۔ ابن ابی الدنیا فی التوبہ

۱۰۴۳۱...... حضرت ابو زمعۃ البلوی سے مروی ہے فرمایا کہ "بنی اسرائیل میں سے ایک شخص نے ننانوے قتل کیے، پھر ایک راہب کے پاس گیا اور کہا کہ میں نے ننانوے قتل کئے ہیں کیا آپ سمجھتے ہیں کہ میری توبہ قبول ہوجائے گی؟ اس راہب نے کہا نہیں، تو اس شخص نے اس راہب کو بھی

قتل کر دیا پھر ایک اور راھب کے پاس گیا اور اس سے پوچھا کہ میں نے اٹھانوے قتل کئے ہیں کیا آپ سمجھتے ہیں کہ میں توبہ کر سکتا ہوں؟ اس راھب نے کہا نہیں، اس شخص نے اس راھب کو بھی قتل کر دیا پھر ایک تیسرے راھب کے پاس گیا اور اس سے پوچھا کہ میں نے ننانوے قتل کئے ہیں ان میں سے دو راھبوں کا قتل بھی شامل ہے، تو آپ کیا سمجھتے ہیں کہ کیا میں توبہ کر سکتا ہوں؟ اس راھب نے کہا کہ تو نے بہت برا کام کیا، اگر میں کہوں کہ اللہ تعالیٰ غفور رحیم نہیں ہیں تو یہ جھوٹ ہوگا لہٰذا تو توبہ کر لے، اس شخص نے کہا کہ تیری اس بات کے بعد تو میں تیرا ساتھ نہ چھوڑوں گا چنانچہ وہ شخص اس شرط پر راھب کے ساتھ رہنے لگا کہ کبھی اس کی نافرمانی نہ کرے گا چنانچہ وہ اس کے ساتھ رہنے لگا اور اس کی خدمت کرنے لگا، ایک دن ایک شخص مر گیا لوگوں میں اس کی برائی کی جاتی تھی چنانچہ جب وہ دفن کر دیا گیا تو وہ شخص جو راھب کے پاس رہتا تھا مرنے والے کی قبر پر بیٹھ گیا اور بہت شدت سے رونے لگا، انہی دنوں ایک اور شخص کا بھی انتقال ہو گیا، لوگ اس کی اچھائی اور نیکیوں کی تعریف کیا کرتے تھے اس شخص کے دفن ہونے کے بعد راھب کے ساتھ رہنے والا (قاتل) مرنے والے کی قبر پر بیٹھا اور بے انتہا ہنسنے لگا، مرنے والے کے ساتھیوں کو یہ بات ناگوار گزری لہٰذا وہ لوگ جمع ہو کر راھب کے پاس گئے اور کہا کہ یہ شخص تمہارے پاس کیسے رہ رہا ہے جبکہ پہلے اس نے اتنے قتل کئے ہیں اور اب جو کچھ کر رہا ہے وہ تم دیکھ ہی رہے ہو، یہ بات راھب اور دیگر لوگوں کے دل میں بیٹھ گئی، چنانچہ ایک مرتبہ وہ لوگ اس (قاتل) شخص کے پاس آئے وہ راھب بھی ان کے ساتھ تھا، اس راھب نے اس شخص کے ساتھ بات کی تو اس شخص نے پوچھا کہ اب تم مجھے کیا حکم دیتے ہو؟ اس نے کہا کہ تو جا اور تنور دہکا، اس شخص نے ایسا ہی کیا اور آ کر راھب کو بتایا، راھب نے کہا کہ تو اس تنور میں کود جا، راھب اس سے کھیل کر رہا تھا چنانچہ وہ چلا گیا اور تنور میں کود گیا، پھر راھب کو ہوش آیا اور کہنے لگا کہ مجھے لگتا ہے کہ اس شخص نے میرے کہنے کی وجہ سے تنور میں چھلانگ نہ لگا دی ہو، لہٰذا فوراً اس کی طرف روانہ ہوا دیکھا تو وہ زندہ تھا اور پسینے میں شرابور تھا چنانچہ راھب نے اس کا ہاتھ پکڑا اور تنور سے نکالا اور کہا کہ یہ مناسب نہیں کہ تو میری خدمت کرے بلکہ مجھے تیری خدمت کرنی چاہیے، مجھے بتاؤ کہ پہلا شخص جب مرا تھا تو کیوں رویا تھا اور دوسرے کی وفات پر کیوں خوش ہوا تھا، تو وہ شخص کہنے لگا کہ بات یہ ہے کہ جب پہلا شخص مرا تھا اور اس کی تدفین ہوگئی تو میں نے اسے عذاب میں مبتلا دیکھا تو مجھے اپنے گناہ یاد آ گئے لہٰذا میں رویا، اور جب دوسرے شخص کی تدفین ہوئی تو میں نے اس کو بھلائی اور نعمتوں میں خوش دیکھا تو میں بھی ہنسنے لگا، اس کے بعد وہ شخص بنی اسرائیل کے بڑے لوگوں میں سے ہو گیا''۔ (طبرانی)

شرک کے علاوہ ہر گناہ معاف ہے

۱۰۴۳۲..... کرب سے مروی ہے حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں اور وہ جناب رسول اکرم ﷺ سے اور وہ اللہ تعالیٰ سے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، کہ اے آدم کے بیٹے! جب تک تو مجھ سے مانگتا رہے گا اور میری طرف رجوع کرتا رہے گا تو میں تیرے گناہ معاف کرتا رہوں گا اگر تو مجھ سے اس زمین کی مقدار بھر گناہوں کے ساتھ ملے گا تو میں تجھ سے زمین کی مقدار بھر مغفرت کے ساتھ ملوں گا، اور اگر تو نے اتنی خطائیں کیں کہ وہ آسمان کے کناروں تک جا پہنچیں مگر شرک نہ کیا تو میں تجھے معاف کر دوں گا اور مجھے کوئی پروا نہیں''۔ نسائی

فائدہ:..... یہ حدیث قدسی ہے۔ (مترجم)

۱۰۴۳۳..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ ایک جماعت کے پاس سے گزرے تو دریافت فرمایا کہ یہ کن لوگوں کی جماعت ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یہ مجنون لوگ ہیں، فرمایا مجنون نہیں بلکہ مصاب کہو، کیونکہ مجنون تو وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر ڈٹا رہے''۔

۱۰۴۳۴..... یحییٰ بن ابی کثیر سے مروی ہے فرمایا کرتے تھے کہ بندوں کی عظمت و بھلائی کی اس سے بڑی کوئی علامت نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں مشغول رہیں اور بندوں کی (اپنی) توہین اور بے عزتی کی اس سے بڑی علامت بھی کوئی نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کریں، اور تیرے لئے دشمن کی طرف سے یہ چیز کافی ہے کہ تو اسے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں مشغول دیکھے اور تیرے لئے تیرے دوست کی طرف سے یہ چیز

کافی ہے کہ تو اس کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں مشغول دیکھے“۔ابن ابی الدنیا التوبہ

۱۰۴۳۵.....حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا کہ بے شک سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے گناہ کو چھوٹا سمجھے“۔

۱۰۴۳۶.....حضرت حسن (بصری) سے مروی ہے کہ فرمایا مجھے یہ بات معلوم ہوئی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت آدم علیہ السلام سے جو کچھ صادر ہوا، اس سے پہلے ان کا مقررہ وقت ان کی نگاہوں کے سامنے تھا اور خواہشات پیچھے، اور جب ان سے وہ سرزد ہو گیا جو ہونا تھا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی خواہش کو نگاہوں کے سامنے کر دیا اور وقت مقررہ کو پیچھے چنانچہ اب مرنے تک بنی آدم خواہشات ہی میں رہتا ہے“

۱۰۴۳۷.....ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہے کہ حضرت حبیب بن الحارث رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف لائے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ! میں گناہوں میں ملوث ہو جاتا ہوں، فرمایا کہ اے حبیب! اللہ سے توبہ کرو، عرض کیا یارسول اللہ! میں توبہ کرتا ہوں لیکن پھر گناہ ہو جاتا ہے، فرمایا جب بھی گناہ ہو جائے توبہ کرلیا کرو، عرض کیا، یارسول اللہ! اس طرح تو میرے گناہ بہت زیادہ ہو جائیں گے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے حبیب بن حارث! اللہ تعالیٰ کی معافی تیرے گناہوں سے بہت زیادہ ہے“۔ابو نعیم

۱۰۴۳۸.....ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حبیب رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، یارسول اللہ! میں گناہوں میں ملوث ہو جاتا ہوں، فرمایا، اللہ سے توبہ کرلو اے حبیب! عرض کیا یارسول اللہ! میں توبہ کرتا ہوں پھر گناہ ہو جاتا ہے، فرمایا جب بھی گناہ ہو تو توبہ کرلو، عرض کیا، یارسول اللہ! اس طرح میرے گناہ بہت زیادہ ہو جائیں گے، فرمایا، اللہ کی معافی تیرے گناہوں سے بہت زیادہ ہے اے حبیب بن حارث“۔دیلمی

موت سے ایک دن پہلے بھی توبہ قبول ہے

۱۰۴۳۹.....عبدالرحمٰن بن السلمانی فرماتے ہیں کہ میں نے ایک صحابی سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا وہ فرما رہے تھے کہ جس شخص نے اپنی موت سے ایک دن پہلے بھی توبہ کرلی تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرلیں گے، چنانچہ میں نے یہ روایت جناب رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے ایک اور صحابی کو سنائی تو انہوں نے دریافت فرمایا کہ، کیا تو نے یہ سنا ہے، میں نے جواباً عرض کیا جی ہاں، تو انہوں نے فرمایا کہ تو میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے اپنی موت سے صرف اتنی دیر پہلے توبہ کرلی جتنا چاشت کا وقت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمالیں گے، فرماتے ہیں کہ یہ روایت میں نے ایک اور صحابی کو سنائی تو انہوں نے دریافت فرمایا کہ کیا تو نے یہ سنا ہے؟ میں نے جواباً عرض کیا جی ہاں، تو انہوں نے فرمایا کہ تو میں گواہی دیتا ہے کہ بے شک میں نے آپ ﷺ سے سنا ہے کہ جو شخص نزع کی حالت طاری ہونے سے پہلے توبہ کرلے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمالیتے ہیں“۔

مسند احمد، ابن زنجویہ

۱۰۴۴۰.....حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے سوال کیا کہ یارسول اللہ! ہم میں سے کسی سے گناہ ہو جاتا ہے، فرمایا کہ لکھ لیا جاتا ہے پھر عرض کیا کہ پھر وہ معافی مانگ لیتا ہے اور توبہ کرلیتا ہے، فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کو معاف فرما دیتے ہیں اور اس کی توبہ قبول فرمالیتے ہیں، پھر عرض کیا، کہ اس سے دوبارہ گناہ ہو جاتا ہے، فرمایا لکھ لیا جاتا ہے پھر عرض کیا کہ وہ پھر معافی مانگ لیتا ہے اور توبہ کرلیتا ہے، فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کو معاف کر دیتے ہیں اور اس کی توبہ قبول کرلیتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ اس وقت تک توبہ قبول کرتے رہتے ہیں جب تک تم نہ تھک جاؤ“۔طبرانی، مستدرک حاکم

فائدہ:.......تھکنے سے مراد یہ ہے کہ انسان سے توبہ ممکن ہے کہ وہ بار بار گناہ کرنے اور توبہ کرنے سے تنگ آجائے اور تھک ہار کر مایوس ہو بیٹھے اور یہ سوچنے لگے کہ آخر کب تک اللہ تعالیٰ میری توبہ قبول کریں گے“ اور اسی خیال سے آئندہ توبہ نہ کرے، جبکہ اللہ تعالیٰ تو تھکاوٹ وغیرہ عیوب

سے پاک ہے اس لئے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو معاف کرنے سے نہیں تھکتے، ہاں البتہ جب کوئی توبہ نہ کرے تو اللہ تعالیٰ توبہ قبول نہیں فرماتے، کیونکہ جب تک توبہ ہی نہیں تو قبولیت کیسی، لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ جو توبہ نہ کرے گا اس کی مغفرت نہیں، نہیں بلکہ اس کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے معاف فرمادیں گے انشاء اللہ تعالیٰ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۴۴۱..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں بیٹھا تھا کہ اتنے میں بنو حارثہ میں سے ایک شخص حضرت حرملۃ بن زید الانصاری رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور آپ ﷺ کے سامنے تشریف فرما ہوئے اور عرض کیا، یارسول اللہ! ایمان تو یہاں ہے (اور ہاتھ سے زبان کی طرف اشارہ کیا) اور نفاق یہاں ہے (اور ہاتھ سینے پر رکھا) اور اللہ کا ذکر بہت ہی کم کرتا ہے، جناب نبی کریم ﷺ نے کچھ دیر سکوت فرمایا حضرت حرملۃ رضی اللہ عنہ نے اپنی بات دہرائی، تو آپ ﷺ نے حضرت حرملۃ رضی اللہ عنہ کی زبان کا کنارہ پکڑ لیا اور یوں دعا کی کہ اے اللہ! اس کی زبان کو سچا اور دل کو شکر کرنے والا بنا دیجئے، اس کو میری اور مجھ سے محبت کرنے والے کی محبت عطا فرما دیجئے اور اس کا معاملہ بھلائی کی طرف فرما دیجئے حضرت حرملۃ رضی اللہ عنہ نے پھر عرض کیا کہ یارسول اللہ! میرے اور منافق بھائی بھی ہیں جن کا میں سردار تھا کیا میں ان کو بھی یاد دعا بتادوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا، جو ہمارے پاس آیا، جیسے تم آئے، تو ہم اس کے لئے معافی مانگیں گے جیسے تیرے لئے معافی مانگی اور جس نے اس پر اصرار کیا تو اس کے لئے اللہ ہی بہتر ہے"۔ ابو نعیم

فصل ..... توبہ کے متعلقات کے بارے میں

۱۰۴۴۲..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تیرے لئے ضروری ہے کہ تو جوانی کی عیش وعشرت سے بچے"۔
مصنف عبدالرزاق مستدرک حاکم

۱۰۴۴۳..... ابوسلمۃ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جب مکہ معظمہ تشریف لائے تو ان گھروں میں نہیں ٹھہرے جہاں سے انہوں نے ہجرت فرمائی تھی"۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۰۴۴۴..... ابوظبیان فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سونے والا جب تک جاگ نہ جائے اس کے اعمال نہیں لکھے جاتے (یہ سن کر) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ نے سچ کہا"۔ مصنف عبدالرزاق

۱۰۴۴۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو زمین وآسمان کے ملکوت دکھائے گئے تو آپ علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکھا جو نافرمانی میں مصروف تھا، آپ علیہ السلام نے اس کے لئے بددعا فرمائی تو وہ ہلاک ہوگیا، ایک اور نافرمان پر نظر پڑی تو آپ علیہ السلام اس کے لئے بھی بددعا کرنے والے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ اے ابراہیم! آپ ایسے شخص ہیں جن کی دعا قبول کی جاتی ہے لہٰذا میرے بندوں کے لئے بددعا نہ کریں، کیونکہ ان کے میرے ساتھ تین طرح کے معاملات ہیں، یا تو وہ توبہ کرلیں گے تو میں توبہ قبول کروں گا، یا میں ان کی پشت سے ایسے لوگ پیدا کردوں گا جو زمین کو میری تسبیح سے بھر دیں گے، یا میں ان کو اپنے دربار میں حاضر کروں گا چاہوں گا تو معاف کردوں گا اور چاہوں گا تو سزا دوں گا۔ ابن مردویہ

۱۰۴۴۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو ہر روز کچھ لے کر اترتے ہیں اور اس میں حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹوں کے اعمال لکھتے ہیں"۔ ابن جریر

گناہ چھوڑ کر نیکیاں اختیار کرو

۱۰۴۴۷..... حضرت ابوعبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہ اپنے لشکر میں پھر رہے تھے اور یہ فرما رہے تھے کہ سنو! بعض لوگ ایسے ہیں جو اپنے کپڑوں کو سفید رکھتے ہیں لیکن اپنے دین کو میلا کرنے والے ہیں، سنو! بعض لوگ ایسے ہیں جو آج اپنے نفس کا احترام کرتے ہیں اور وہی کل ان کو ذلیل

کرنے والا ہوگا، سوجلدی سے آگے بڑھواور پرانے پرانے گناہوں کے بدلے نئی نئی نیکیاں کرو، لہٰذا اگر تم میں سے کوئی اتنی برائیاں کرے کہ زمین وآسمان کا درمیانی فاصلہ بھر دے اور پھر ایک نیکی کرے تو وہ ایک نیکی ان سب برائیوں کے اوپر چڑھ جائے گی اور زبردستی ان سب کو دبا دے گی۔

یعقوب بن سلیمان

۱۰۴۴۸..... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے جناب رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی کہ ہم سے گناہ ہو جاتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم سے گناہ نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ ایسی قوم لے آتا جو گناہ کرتے اور پھر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے اور اللہ تعالیٰ ان کو معاف فرمادیتے۔

۱۰۴۴۹..... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی گزرا جو مجنون تھا، تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ شخص مجنون ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایسا مت کہو (بلکہ) مجنون تو وہ ہے جو اللہ کی نافرمانی پر ڈٹا رہے، یہ شخص تو بالکل ٹھیک ہے''۔ ابن النجار

۱۰۴۵۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نافرمانی کا بدلہ یہ ہے کہ عبادت میں سستی پیدا ہو جاتی ہے، معیشت تنگ ہو جاتی ہے، اور لذت میں نقص پیدا ہو جاتا ہے، لوگوں نے پوچھا کہ یہ لذت میں نقص کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ وہ حلال مزا تو حاصل کر ہی نہیں سکتا اور جب مزا آتا بھی ہے تو ادھورا رہ جاتا ہے''۔ ابن ابی الدنیا فی التوبہ

۱۰۴۵۱..... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تم گناہ اور خطائیں نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایسی قوم لے آئیں گے جو گناہ اور خطائیں کرے گی اور اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کو معاف فرمادیں گے۔ بخاری فی تاریخہ

۱۰۴۵۲..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک گھڑی دنیا کے لئے، ایک گھڑی آخرت کے لئے اور ان کے درمیان، اللہ تعالیٰ ہماری مغفرت فرمائے''۔

۱۰۴۵۳..... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے جبرئیل! میرے مومن بندے کے دل سے وہ حلاوت اور لذت ختم کردے جو وہ پاتا تھا، سومومن بندہ غم زدہ ہو جاتا ہے اور اس چیز کا طلب گار بن جاتا ہے جو اس کے نفس میں تھا تو اس پر ایسی مصیبت نازل ہوتی ہے کہ اس سے پہلے ایسی کبھی نازل نہ ہوئی تھی، جب اللہ تعالیٰ اس کو اس حال میں دیکھتے ہیں تو فرماتے ہیں کہ اے جبرئیل! میرے بندے کے دل سے جو چیز تو نے مٹائی تھی وہ واپس کردے کیونکہ میں نے اسے آزمایا ہے اور صبر کرنے والا پایا ہے اور عن قریب میں اپنے پاس سے اس کو اور زیادہ دوں گا، اور اگر بندہ جھوٹا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ نہ ہی اس کا خیال رکھتا ہے اور نہ پروا کرتا ہے''۔

۱۰۴۵۴..... حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو لوگ گزر چکے ہیں ان میں ایک شخص تھا جسے اللہ تعالیٰ نے خوب مال ودولت اور اولاد سے نوازا تھا، سو جب اس کی موت کا وقت آپہنچا تو اس نے اپنے بیٹوں کو جمع کیا اور کہا کہ تمہارا باپ تمہارے لئے کیسا ثابت ہوا؟ انہوں نے کہا کہ بہترین ثابت ہوا، وہ شخص پھر بولا کہ کوئی شک نہیں کہ میں نے کبھی اللہ تعالیٰ کے پاس کوئی نیکی نہیں بھیجی اور وہ اب مجھے عذاب دے گا، لہٰذا جب میں مرجاؤں تو مجھے جلا دینا پھر اچھی طرح پیسنا اور پھر مجھے آندھی والی تیز ہوا میں اڑا دینا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کن، وہ دوبارہ جیتا جاگتا انسان بن گیا، پھر اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ تجھے اس حرکت پر کس نے مجبور کیا، اس نے جواب دیا کہ آپ کے خوف نے، سوقسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے وہ شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس حال میں ملا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو معاف کردیا''۔ ابن حبان

۱۰۴۵۵..... ''ابن شہاب زہری فرماتے ہیں کہ سالم نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ وہ فرمارہے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ آپ ﷺ فرمارہے تھے کہ میرے تمام امتیوں کو معاف کردیا جائے گا علاوہ ان کے جو اعلانیہ گناہ کرتے ہیں، اور اعلانیہ گناہ کرنے میں سے یہ ہے کہ بندہ رات کو کوئی برا کام کرے پھر صبح ہو اور اللہ تعالیٰ نے اس کے گناہ کی پردہ داری کی ہو، اور وہ کہے اے فلاں میں نے رات ایسی ایسی حرکت کی جبکہ رات اللہ تعالیٰ نے اس کی پردہ پوشی کی تھی، سو وہ رات اس طرح گزارتا ہے کہ اللہ تعالیٰ

نے تو اس کی پردہ پوشی کی تھی لیکن وہ اس پردے کو ہٹا دیتا ہے، اور ان کا یہ خیال تھا کہ وہ یہ کہتے ہیں کہ جب ہو جائے گا وہ جو عنقریب ہونے والا ہے تو اس کو دور کرنے والا کوئی نہ ہوگا، اللہ تعالیٰ کسی کے مقررہ وقت کو جلدی نہیں لاتے اور جو لوگ کوئی کام کرنا چاہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی کوئی کام کرنا چاہتا ہے جو وہ چاہتا ہے، خواہ لوگ اس کو ناپسند ہی کیوں نہ کریں جس چیز کو اللہ تعالیٰ قریب کردے اس کو دور کرنے والا کوئی نہیں اور جس کو اللہ تعالیٰ دور کردے اس کو قریب کرنے والا کوئی نہیں اور کوئی کام اللہ کے حکم کے بغیر ہوتا ہی نہیں، اور وہ سوتے وقت اور نمازوں کے بعد چونتیس مرتبہ اللہ اکبر، تینتیس مرتبہ سبحان اللہ، اور تینتیس مرتبہ الحمد للہ کہنے کا حکم دیا کرتے تھے اور یہ کل سو مرتبہ ہو جائے گا، اور سالم کا خیال تھا کہ یہ بات جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمائی۔

۱۰۴۵۶..... حضرت محمد بن الحنفیہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ ایک شخص نے ان سے پوچھا کہ مجھے اپنے دل میں غم کا احساس ہوتا ہے حالانکہ میں اس کی وجہ نہیں جانتا اور میرا دل تنگ ہو گیا ہے، تو محمد بن الحنفیہ نے فرمایا کہ ایسا غم جس کی وجہ تمہیں معلوم نہ ہو یہ اس گناہ کی سزا ہے جو تم نے نہیں کیا، اس شخص نے پوچھا کہ کیا مطلب، انہوں نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ دل کسی گناہ کا ارادہ کرتا ہے لیکن اعضاء و جوارح اس کا ساتھ نہیں دیتے، تو اس کی سزا غم سے دی جاتی ہے اعضاء و جوارح کو اس کی سزا نہیں دی جاتی۔

فصل......اللہ کی رحمت کے وسیع ہونے کے بارے میں

۱۰۴۵۷..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں کچھ قیدی لائے گئے تو اچانک قیدیوں میں سے ایک عورت تیزی سے آگے بڑھی، اسے قیدیوں میں اپنا بچہ ملا تھا، اس عورت نے اپنے بچے کو پکڑا اور پیٹ سے لگا لیا اور اسے دودھ پلانے لگی، تو آپ ﷺ نے ہم سے دریافت فرمایا کہ تمہارا کیا خیال ہے کیا یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں پھینکے گی؟ ہم نے جواباً عرض کیا نہیں اگر یہ اس بات پر قادر ہو کہ اپنے بچے کو آگ میں نہ پھینکے، تو آپ نے فرمایا کہ جتنا رحم اس عورت کو اپنے بچے پر آتا ہے، اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ اپنے بندوں پر رحم کرتے ہیں۔

بخاری، مسلم، ابو عوانة، حلیه ابی نعیم

۱۰۴۵۸..... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ بے شک اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہیں کہ تمام انسانوں کو جنت میں داخل کریں، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے عمر! آپ نے سچ کہا۔ ابن حبان

۱۰۴۵۹..... حضرت اسد بن کرز القسری البجلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا، اے اسد بن کرز، تو کسی بھی عمل کے ساتھ جنت میں داخل نہیں ہو سکتا بلکہ صرف اللہ کی رحمت سے، میں نے عرض کیا آپ بھی نہیں یا رسول اللہ؟ فرمایا، میں بھی نہیں البتہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ میری تلافی فرما دیں یا مجھے اپنی رحمت سے ڈھانپ لیں۔

بخاری فی تاریخه، ابن السکن، شیرازی فی الألقاب، طبرانی، ابو نعیم، سنن سعید بن منصور

۱۰۴۶۰..... فرمایا کہ "جس دن اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو تخلیق فرمایا ہے اسی دن سو رحمتیں بھی تخلیق فرمائی ہیں، ہر رحمت اتنی بڑی ہے کہ زمین و آسمان کے درمیان سما جائے، سو ان میں سے ایک رحمت زمین پر اتاری، لہٰذا اسی وجہ سے مخلوق آپس میں رحم کا معاملہ کرتی ہے، اسی وجہ سے ماں بچے پر مہربان ہوتی ہے، اسی سے پرندے اور درندے پانی وغیرہ پیتے ہیں اور اسی سے مخلوقات زندہ رہتی ہیں، اور جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس رحمت کو مخلوق سے واپس لیں گے اور یہ رحمت صرف انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام میں رہ جائے گی اور اس میں باقی ننانوے رحمتوں کا اضافہ فرما دیں گے، پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی "اور میری رحمت ہر چیز سے وسیع ہے جسے عنقریب ان لوگوں کے لئے لکھ دوں گا جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں"۔ سورۃ الاعراف ۱۵۶ خطیب فی المتفق والمفترق، ابن مردویه عن سلیمان موقوفاً

حرف تاء

اس میں ایک کتاب ہے۔

کتاب التفلیس ...... مفلس ہوجانے کا بیان

اس میں ایک ہی باب ہے۔

قرض دار کے بارے میں

۱۰۴۶۱..... فرمایا..... جو شخص مرجائے یا مقروض ہوجائے تو سامان کا مالک زیادہ حق دار ہے اپنے سامان کا جب اس کو پائے۔

ابن ماجه، مستدرک حاکم، بروایت حضرت ابوهریرة رضی الله عنه

۱۰۴۶۲..... فرمایا ”کوئی شخص مرجائے اور اس کے پاس کسی اور شخص کا مال بعینہ موجود ہو تو چاہے دینے والا اس سے مانگ چکا ہو یا نہ مانگا ہو ہر حال میں وہ تمام قرضداروں کا شریک ہوگا“۔ ابن ماجه بروایت حضرت ابوهریرة

۱۰۴۶۳..... فرمایا ”جو کوئی آدمی اپنے سامان کو بیچے اور اس آدمی کے مفلس ہونے کے بعد اسی سامان کو اس آدمی کے پاس پالے اور اس کی قیمت میں سے کچھ کرنا ممکن نہ ہو تو وہ سامان اسکا ہے اور اگر اس سامان کی قیمت میں سے کچھ پر قبضہ کرنا ممکن ہو تو وہ سامان قرض خواہوں کے درمیان برابر ہوگا۔

ابن ماجه بروایت حضرت ابوهریرة رضی الله عنه

۱۰۴۶۴..... فرمایا ”جو کوئی شخص اپنے سامان کو بیچے پس مفلس ہوگیا وہ جس کو اس نے اپنا سامان بیچا اور بیچنے والے نے ابھی تک اس سامان کی قیمت نہیں لی تو اگر وہ اپنا سامان اس کے پاس موجود پائے تو وہ اس کے لینے کا سب سے زیادہ حقدار ہے، لیکن خریدنے والا اگر مرجائے تو اس صورتحال میں یہ شخص بھی دوسرے قرضداروں کا شریک ہوگا۔ مالک، ابوداؤد، بروایت حضرت ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث بن هشام مرسلاً

کوئی شخص مفلس ہوجائے اور دوسرا شخص اپنا مال اس کے پاس بعینہ موجود پائے تو وہ دوسروں سے زیادہ اس چیز کا حقدار ہے۔

ترمذی، نسائی بروایت حضرت ابوهریرة رضی الله عنه

۱۰۴۶۶..... جو شخص اپنا سامان بعینہ ایسے شخص کے پاس پائے جو مفلس ہو چکا ہو تو وہ دوسروں سے زیادہ اس چیز کے لینے کا حقدار ہے۔

متفق علیه ابوداؤد بروایت حضرت ابوهریرة رضی الله عنه

۱۰۴۶۷..... کوئی شخص مفلس ہوجائے یا مرجائے اور دوسرا شخص اپنا مال اس کے پاس بعینہ پائے تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔

ابوداؤد بروایت حضرت ابوهریرة رضی الله عنه لله

۱۰۴۶۸..... جب کوئی شخص مفلس ہوجائے تو جو شخص اس کے پاس اپنی بیچی ہوئی چیز کو بعینہ پائے تو وہ دوسرے قرضداروں سے زیادہ اس چیز کا حقدار ہے۔ مصنف عبدالرزاق بروایت حضرت ابوهریرة رضی الله عنه

۱۰۴۶۹..... جو شخص اپنا سامان بیچے اور اب تک اس نے اس کی قیمت میں سے کچھ بھی نہ لیا ہو تو وہ سامان اس کا ہوجائے گا اور اگر کچھ بھی قیمت لے لی ہو تو وہ دوسرے قرضداروں کا شریک ہوگا۔ الخطیب بروایت حضرت ابوهریرة رضی الله عنه

۱۰۴۷۰..... جو شخص اپنا سامان کسی ایسے آدمی کے ہاتھ بیچے جس نے اس کو قیمت ادا نہ کی ہو اور پھر مفلس ہوجائے تو بیچنے والا اگر اپنا سامان بعینہ اس کے پاس موجود پائے تو وہ اس کو لے لے۔ مصنف عبدالرزاق بروایت ابن ابی ملکیة

۱۰۴۷۱..... جو شخص مفلس ہوجائے اور دوسرا شخص اپنا سامان اس کے پاس بعینہ پائے تو دوسرے قرضداروں کے بجائے وہ خود اسکو لے لے۔

مصنف عبدالرزاق بروایت ابوهریرة رضی الله عنه

۱۰۴۷۲۔۔۔۔جو شخص اپنا سامان کسی کو بیچے پھر خریدنے والا مفلس ہو جائے تو بیچنے والا اپنا سامان بعینہ اسکے پاس پائے تو وہ اس کو لے لے اگر اس نے اس کی قیمت اب تک نہ لی ہو اور اگر اس کی کچھ بھی قیمت لے چکا ہو تو وہ اور دوسرے قرضدار اس چیز کے برابر مستحق ہوں گے۔

مصنف عبدالرزاق ابن ماجه، سنن کبری بیهقی بروایت حضرت ابوهریرہ رضی اللہ عنه

۱۰۴۷۳۔۔۔کوئی شخص مر گیا اور اس کے پاس کسی شخص کا مال بعینہ موجود ہو تو یہ شخص دوسرے قرضداروں کا شریک ہوگا چاہے وہ پہلے اس قرض کا تقاضا کر چکا ہو یا نہ کر چکا ہو"۔ابن ماجه بروایت حضرت ابوهریرة رضی الله عنه

۱۰۴۷۴۔۔۔۔جو شخص اپنا مال کسی ایسے شخص کے پاس بعینہ موجود پائے جو مفلس ہو چکا ہو تو وہ دوسروں سے زیادہ اس چیز کا حقدار ہے۔

محمد بن یحییٰ ذہلی فرماتے ہیں یہ حکم مفلس شخص کے بارے میں ہے اور اس سے پہلی حدیث چوری کے مال کے بارے میں ہے۔

مصنف ابن ابی شیبه، مسند احمد، ابن ماجه بروایت حضرت ابوهریرة رضی الله عنه

۱۰۴۷۵۔۔۔۔جو شخص اپنا مال بعینہ کسی ایسے شخص کے پاس پائے جو مفلس ہو چکا ہو، تو وہ دوسرے قرضداروں سے زیادہ اس چیز کا حقدار ہے۔

سنن دار قطنی فی الافراد بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۱۰۴۷۶آپ ﷺ نے قرض خواہوں سے فرمایا: جتنا تم پاؤ وہ لے لو اس کے علاوہ تمہارے لئے کچھ نہیں۔

مسند احمد، وعبدبن حمید، ترمذی. حسن صحیح، نسائی، ابن ماجه، ابن حبان، بروایت ابوسعید رضی الله عنه، مسند احمد وسمویه بروایت حضرت سمرة رضی الله عنه

کتاب الجہاد

اس میں چھ ابواب ہیں۔

پہلا باب...... جہاد کی ترغیب کے بارے میں

۱۰۴۷۷..... فرمایا..... تم پر تمہارے امیر کے ساتھ جہاد واجب ہے چاہے امیر نیک ہو یا فاجر اور اگر چہ وہ کبیرہ گناہوں میں مبتلا ہو، اور تم پر نماز واجب ہے ہر مسلمان کے پیچھے چاہے وہ نیک ہو یا برا، اور تم پر ہر مرنے والے مسلمان کی نماز جنازہ واجب ہے چاہے وہ مرنے والا نیک ہو یا فاجر ہو اگر چہ وہ کبیرہ گناہوں میں مبتلا ہو۔ ابو داؤد، مسند ابی یعلیٰ بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۴۷۸..... فرمایا..... جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔ مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوموسی رضی اللہ عنہ

۱۰۴۷۹..... فرمایا..... بے شک جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔ مسلم ترمذی، بروایت حضرت ابوموسی رضی اللہ عنہ

۱۰۴۸۰..... فرمایا..... اگر کسی شخص پر بیوی اور اولاد کی ذمہ داری نہیں تو اسے چاہیے جہاد میں لگ جائے۔

طبرانی، کبیر بروایت حضرت محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ

۱۰۴۸۱..... فرمایا" جب مومن کا دل اللہ کے راستے میں لرزتا ہے تو اس کے گناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے کھجور کے خوشے درختوں سے جھڑتے ہیں"۔

طبرانی کبیر حلیہ ابی نعیم بروایت حضرت سلمان رضی اللہ عنہ

۱۰۴۸۲..... "جو شخص ایک شام اللہ کے راستے میں لگا دے تو جس قدر غبار اس پر لگا ہے اس کے بقدر مشک اس کو قیامت کے دن ملے گی۔

ابن ماجہ والضیاء بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۴۸۳..... فرمایا" جو شخص اللہ کے راستے میں ایک تیر چلائے گویا اس نے ایک غلام کو آزاد کر دیا"۔ ترمذی مستدرک حاکم بروایت ابونجیح

۱۰۴۸۴..... فرمایا" جو شخص اللہ کے راستے میں دشمن پر ایک تیر چلائے اور اس کا تیر دشمن تک پہنچ جائے پھر چاہے اس کا تیر کام دکھائے یا نہ دکھائے اس کے لئے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ہے"۔ مسند احمد، نسائی ابن ماجہ، طبرانی کبیر، مستدرک حاکم بروایت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ

۱۰۴۸۵..... فرمایا" جو شخص اللہ کے راستے میں اپنی تلوار سونتے تو گویا اس نے اللہ سے بیعت کر لی"۔ ابن مردویہ بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۴۸۶..... فرمایا" اللہ کے راستے میں اگر کسی سر میں درد ہوا اور وہ اس پر ثواب کی امید رکھے تو اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں"۔

طبرانی کبیر بروایت حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ

۱۰۴۸۷..... فرمایا" جو میرے ساتھ جنگ میں شریک نہ ہو سکا ہو اس کو چاہیے کہ وہ سمندر میں جہاد کرے"۔ طبرانی اوسط بروایت واثلۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۴۸۸..... فرمایا" جو شخص کسی قیدی کو دشمن کے ہاتھوں سے چھڑائے تو گویا کہ اس نے مجھے آزاد کیا"۔

طبرانی، صغیر بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۴۸۹..... فرمایا کہ" جو شخص اللہ کے دین کو بلند کرنے کی خاطر لڑے وہ اللہ کے راستے میں نکلا ہوا ہے۔

مسند احمد، ھولاء الاربعۃ، متفق علیہ بروایت حضرت ابوموسی رضی اللہ عنہ

۱۰۴۹۰..... فرمایا" جو شخص اللہ کے راستے میں صرف اتنی دیر لڑے جتنی دیر میں اونٹنی کا دودھ نکالا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو آگ پر حرام فرما دیتے ہیں"۔ مسند احمد، بروایت حضرت عمرو ابن عبسۃ

۱۰۴۹۱..... فرمایا" جو شخص اللہ سے اس حال میں ملے کہ اس پر جہاد کا کسی قسم کا اثر نہ ہو تو وہ اس سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے دین میں کمی ہوگی"۔

ترمذی، ابوداؤد، مستدرک حاکم، بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۴۹۲..... فرمایا "جو شخص دشمن سے جہاد کرے اور ثابت قدم رہے یہاں تک کہ شہید ہو جائے یا فتح ہو جائے تو وہ شخص قبر میں آزمایا نہیں جائے گا"۔

طبرانی کبیر مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ

۱۰۴۹۳..... فرمایا "جو شخص اللہ کے راستے میں سرحد کی حفاظت کرتے ہوئے پایا جائے اللہ پاک اس کو قبر کے فتنوں سے امن بخشیں گے"۔

طبرانی کبیر بروایت حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ

۱۰۴۹۴..... فرمایا "تین لوگ اللہ کی جماعت میں سے ہیں، جہاد سے کامیاب لوٹنے والا، حج کرنے والا اور عمرہ کرنے والا۔

نسائی، لابن حبان، مستدرک حاکم بروایت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۴۹۵..... فرمایا "کافر اور اس کو قتل کرنے والا آگ میں کبھی جمع نہ ہوں گے"۔ مسلم، ابوداؤد، بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۴۹۶..... فرمایا "مجھے مہربانی کرنے والا اور جہاد کرنے والا بنا کر بھیجا گیا ہے مجھے تاجر یا کھیتی باڑی والا نہیں بنایا گیا، یاد رکھو امت کے بدترین لوگ تاجر اور کھیتی باڑی کرنے والے ہیں مگر وہ شخص جو اپنے دین کی حفاظت کرنے والا ہو"۔

حلیہ ابونعیم بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۴۹۷..... فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے رحم کرنے والا اور جہاد کرنے والا بنا کر بھیجا ہے اور مجھے تاجر اور زراعت والا بنا کر نہیں بھیجا ہے بے شک قیامت میں بدترین لوگ وہ ہوں گے جو تاجر اور کھیتی باڑی کرنے والے ہیں سوائے ان لوگوں کے جو اپنے دین کی حفاظت کرنے والے ہوں۔

سنن دارقطنی فی الافراد، حلیہ ابونعیم وابن عساکر

۱۰۴۹۸..... فرمایا "کوئی گھر والے ایسے نہیں جن کے پاس صبح دو بیلوں کی جوڑی آتی ہو مگر یہ کہ وہ ذلیل ہوں گے" (مراد کھیتی باڑی والے لوگ ہیں)۔ طبرانی، کبیر بروایت حضرت ابوامامہ، رضی اللہ عنہ

۱۰۴۹۹..... فرمایا "جب تم بیع عینہ کرنے لگو"۔ ابوداؤد، بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۵۰۰..... فرمایا "جب لوگ دینار اور درھم میں بخل کرنے لگیں، بیع عینہ کرنے لگیں اور جانوروں کے پیچھے مشغول ہو جائیں گے اور اللہ کے راستے میں جہاد کو چھوڑ بیٹھیں گے تو اللہ تعالیٰ ان پر ایسی ذلت ڈال دیں گے جس کو اس وقت تک نہیں ہٹائیں گے جب تک یہ لوگ اپنے دین کی طرف لوٹ نہ آئیں"۔ مسند احمد، طبرانی کبیر، شعب الایمان، بیھقی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۵۰۱..... فرمایا "سب سے افضل صدقہ ایک خیمہ کا سایہ اللہ کے راستے میں مہیا کرنا یا ایک غلام کا اللہ کے راستے میں دینا، جوان اونٹنی اللہ کے راستے میں دینا"۔ مسند احمد، ترمذی، بروایت حضرت ابوامامۃ رضی اللہ عنہ، ترمذی بروایت حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ

۱۰۵۰۲..... فرمایا "تم میں سے جو شخص اللہ کے راستے میں نکلنے والے کے پیچھے اس کے گھر اور مال کا بھلائی کے ساتھ خیال رکھے اس کو نکلنے والے کے اجر کے آدھے حصے جتنا ملے گا"۔ مسلم، ابوداؤد، بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۱۰۵۰۳..... فرمایا "اللہ کو غبار آلود قدموں میں سے کوئی قدم اتنا محبوب نہیں جتنے وہ قدم جو جہاد کی صفیں سیدھی کرتے وقت غبار آلود ہوئے ہوں۔

سنن سعید بن منصور بروایت ابن سابط رضی اللہ عنہ، مرسلاً

۱۰۵۰۴..... فرمایا "اللہ کے راستے میں ایک دن کا جہاد دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے ان سب سے بہتر ہے، اور جنت میں تمہارے کوڑے کے رکھنے کی جتنی جگہ ہے وہ جو کچھ دنیا میں ہے اس سے بہتر ہے اور اللہ کے راستے میں ایک شام یا ایک صبح لگا دینا اور دنیا میں جتنی چیزیں ہیں ان سب سے بہتر ہے"۔ مسند احمد، بخاری، ترمذی، بروایت حضرت سھل بن سعد رضی اللہ عنہ

۱۰۵۰۵..... فرمایا "اللہ کے راستے میں ایک دن سرحد کی حفاظت ایک مہینہ کے روزوں اور رات کی عبادت سے بہتر ہے اور اگر کوئی شخص سرحد کی حفاظت کرتے ہوئے مر گیا تو اس کے اعمال کا ثواب لکھا جاتا رہے گا اور اس کا رزق بھی جاری رہے گا اور وہ فتنوں سے محفوظ ہو جائے گا"۔

مسلم بروایت حضرت سلمان رضی اللہ عنہ

۱۰۵۰۶..... فرمایا "سرحد کی ایک دن کی حفاظت ایک مہینہ کے روزوں اور راتوں کی عبادت سے افضل ہے"۔ مسند احمد، بروایت ابن عمرو رضی اللہ عنہ

۱۰۵۰۷..... فرمایا "اللہ کے راستے میں سرحد کی ایک دن کی حفاظت اس کے علاوہ دوسری جگہوں کی ہزار دن حفاظت کرنے سے بہتر ہے"۔
ترمذی، نسائی، مستدرک حاکم، بروایت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
۱۰۵۰۸..... فرمایا ایک دن کی سرحد کی حفاظت زمانہ دراز تک روزے رکھنے سے بہتر ہے اور جو شخص اللہ کے راستے میں سرحد کی حفاظت کرتے ہوئے شہید جائے وہ بہت بڑے خوف سے امن پا جائے گا اور اسکا رزق اس تک پہنچایا جائے گا اور وہ جنت کی خوشبو پائے گا اور اس کے لئے قیامت تک حفاظت کرنے کا اجر لکھا جاتا رہے گا"۔ طبرانی کبیر بروایت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ
۱۰۵۰۹..... فرمایا "اللہ کے راستے میں ایک دن کی سرحد کی حفاظت ایک مہینہ یا ایک سال کی عبادت یعنی اس کے روزے اور رات کے قیام جتنا ثواب رکھتی ہے اور جو اللہ کے راستے میں سرحد کی حفاظت کرتا ہوا وہ شہید ہو جائے اللہ تعالیٰ اس کو قبر کے عذاب سے محفوظ رکھتے ہیں اور اس کے لئے اس حفاظت کا ثواب اس وقت تک لکھا جاتا رہے گا جب تک دنیا باقی رہے"۔
بروایت حضرت حارث رضی اللہ عنہ حضرت عبادة رضی اللہ عنہ
۱۰۵۱۰..... فرمایا "سرحد کی حفاظت چالیس دن تک ہے، جس نے چالیس دن تک حفاظت کی اور اس دوران نہ کچھ خرید و فروخت کی نہ کوئی گناہ کیا تو وہ اپنی خطاؤں سے ایسا پاک ہو جائے گا جیسے کہ اپنی پیدائش کے دن تھا"۔ طبرانی کبیر بروایت ابو امامة رضی اللہ عنہ
۱۰۵۱۱..... جب تمہاری جنگیں ختم ہو جائیں اور ارادے بڑھ جائیں اور غنیمت اتار لی جائیں تو تمہارا بہترین جہاد جہاد کی تیاری ہے۔
الشیرازی فی الالقاب عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

مال غنیمت بہترین مال ہے

۱۰۵۱۲..... فرمایا مسلمان کی بہترین کمائی اس کو اللہ کے راستے میں ملنے والا مال ہے۔ شیرازی فی الالقاب بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ
۱۰۵۱۳..... سب سے بہترین جہاد کرنے والا وہ ہے جو ساتھیوں کی خدمت کرنے والا ہو اور وہ شخص جو ان کے پاس دشمن کی خبر لائے اور اللہ کے نزدیک ان میں سب سے خاص مرتبہ والا روزہ دار ہے"۔ طبرانی اوسط بروایت حضرت ابوھریرة رضی اللہ عنہ
۱۰۵۱۴..... فرمایا "اللہ کے نزدیک سب سے مقرب عمل اللہ کے راستے میں جہاد کرنا ہے اسکے برابر کوئی چیز نہیں ہو سکتی"۔
بخاری فی التاریخ بروایت حضرت فضالة بن عبید رضی اللہ عنہ
۱۰۵۱۵..... فرمایا "جہاد کو لازم پکڑ لو صحت مند رہو گے اور مالدار ہو جاؤ گے"۔ کامل ابن عدی بروایت حضرت ابوھریرة رضی اللہ عنہ
۱۰۵۱۶..... فرمایا "اللہ نے اس امت کے لئے دنیا کا عذاب قتل ہونے میں رکھا ہے۔ حلیہ ابونعیم بروایت عبداللہ بن یزید الارضاعی رضی اللہ عنہ
۱۰۵۱۷..... فرمایا "اس امت کو تلوار کے ذریعے سزا دی گئی ہے"۔ طبرانی کبیر عن رجل
۱۰۵۱۸..... حضرت عقبة بن مالک رضی اللہ عنہ کی طرف سے خط فرمایا "اس امت کا دنیا کا عذاب انکے اپنے ہاتھوں میں رکھ دیا ہے"۔ یعنی آپس میں ایک دوسرے کو قتل کریں گے۔
مستدرک حاکم بروایت حضرت عبداللہ بن برید رضی اللہ عنہ
۱۰۵۱۹..... فرمایا "اللہ نے اس امت کا عذاب اس کی دنیا میں رکھ دیا"۔ طبرانی کبیر بروایت حضرت عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ
۱۰۵۲۰..... فرمایا "میری امت کا عذاب اس کی دنیا میں ہے"۔ مستدرک حاکم بروایت عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ
۱۰۵۲۱..... فرمایا بے شک مومنین کے لئے سب سے بہتر عمل اللہ کے راستے میں جہاد ہے"۔ طبرانی کبیر بروایت حضرت بلال رضی اللہ عنہ
۱۰۵۲۲..... فرمایا "میری امت کی سیاحت اللہ کے راستے کا جہاد ہے"۔
ابو داؤد، مستدرک حاکم، شعب الایمان بیھقی بروایت ابی امامة رضی اللہ عنہ
۱۰۵۲۳..... فرمایا "بے شک ہر امت کے لئے ایک سیاحت ہوتی ہے اور میری امت کی سیاحت اللہ کے راستے میں جہاد کرنا ہے اور بے شک ہر

امت کے لئے رھبانیت ہوتی ہے میری امت کی رھبانیت دشمنوں کے ٹھکانوں سے سرحد کی حفاظت کرنا ہے“۔

طبرانی بروایت حضرت ابوامامۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۵۲۴......فرمایا”میں قیامت کے قریب تلوار کے ساتھ بھیجا گیا ہوں تاکہ تم ایک اللہ کی عبادت کرو جس کا کوئی شریک نہیں اور میرا رزق میرے نیزے کے نیچے ہے اور حقارت اور ذلت ڈال دی گئی اس شخص پر جو میرے دین کی مخالفت کرے اور جو جس قوم کی مشابہت اختیار کرے گا وہ انہیں میں سے ہوگا“۔مسنداحمد، مسند ابی یعلی، طبرانی کبیر بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۵۲۵......فرمایا”لوگوں میں سے بہترین دو شخص ہیں ایک وہ شخص جو اللہ کے راستے میں جہاد کرتا رہے یہاں تک کہ ایسی جگہ تک جا پہنچے جہاں سے دشمن کو خطرہ ہو جائے اور دوسرا وہ شخص جو آبادی کے کنارے پر رہتا ہو اور پانچ وقت کی نمازیں ادا کرتا رہے، اپنے مال کا حق دیتا رہے اور اپنے رب کی عبادت کرتا رہے یہاں تک کہ اس کو موت آجائے“۔مسند احمد بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۵۲۶......فرمایا”کیا میں تمہیں لوگوں میں سب سے بہترین مرتبہ والا نہ بتاؤں یہ وہ شخص ہے جو اپنے گھوڑے کی لگام پکڑ کر اللہ کے راستے میں چلتا رہے یہاں تک کہ مرجائے یا شہید کردیا جائے، اور کیا میں تمہیں ایسے شخص کے بارے میں نہ بتاؤں جو اس کے پیچھے چلنے والا ہے؟ یہ وہ شخص ہے جو ایک گھاٹی میں گوشہ نشین ہو کر نماز پڑھتا رہے زکوٰۃ ادا کرتا رہے اور برے لوگوں سے دور رہے“ خوب سن لو سب سے بدترین شخص وہ ہے جس سے اللہ کے نام پر سوال کیا اور وہ پھر بھی عطا نہ کرے“۔مسند احمد، ترمذی، نسائی، لابن حبان، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۵۲۷......فرمایا”سب سے کامل ایمان والا وہ شخص ہے جو اللہ کے راستے میں اپنی جان اور مال کے ساتھ جہاد کرے اور وہ شخص جو ایک گھاٹی میں اللہ کی عبادت کرے اور لوگ اس کے شر سے محفوظ رہیں“۔ابوداؤد، مستدرک حاکم بروایت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۱۰۵۲۸......فرمایا”سب سے بہتر مومن وہ ہے جو اللہ کے راستے میں اپنی جان اور مال کے ساتھ جہاد کرلے پھر وہ مومن جو ایک گھاٹی میں رہ کر اللہ سے ڈرتا رہے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ کردے۔مسلم متفق علیہ، ترمذی، نسائی، ابوداؤد، ابن ماجہ بروایت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۱۰۵۲۹......فرمایا”اللہ کے راستے میں سرحد کی حفاظت کرنے والا اس شخص سے زیادہ اجر حاصل کرنے والا ہے جو اپنے آپ کو چست کرکے ایک مہینہ کے روزے اور راتوں کی عبادت کرے“۔شعب الایمان بیہقی بروایت حضرت ابو امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۵۳۰......فرمایا”بے شک اللہ کے راستے میں اپنے گھوڑے پر خرچ کرنے والا ایسا ہے جیسے اپنے ہاتھوں کو صدقہ دینے کے لئے کھول ڈالے اور پھر ان کو بند نہ کرے“۔طبرانی کبیر بروایت سھل ابن حنظلۃ

جنت کے سو درجات مجاہدین کے لئے ہیں

۱۰۵۳۱......فرمایا”بے شک جنت میں سو درجے ہیں جن کو اللہ نے اپنے راستے میں جہاد کرنے والوں کے لئے تیار کر رکھا ہے، ہر دو درجوں کے بیچ میں اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان پس جب تم اللہ سے مانگو تو جنت الفردوس مانگا کرو کیونکہ وہ جنت کے بیچ میں ہے اور جنت کا اعلیٰ درجہ ہے اور اس کے اوپر رحمان کا عرش ہے، اور اسی سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں“۔مسند احمد بخاری، بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۵۳۲......فرمایا”جو شخص اللہ کے راستے میں نکلتا ہے اسے اللہ پکارتا ہے کہ اسے مجھ پر ایمان اور میرے رسولوں پر تصدیق نے نکالا ہے۔ مجھ پر اس کا حق ہے کہ میں اسے اس کے اجر اور ساتھ لائی ہوئی غنیمت کے ساتھ واپس لوٹا دوں یا اسے جنت میں داخل کروں“ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میری امت کے لئے مشکل نہ ہوتا تو میں کسی سریے (وہ جنگ جس میں آپ خود شریک نہ ہوتے تھے) سے پیچھے نہ رہوں حالانکہ میری خواہش ہے کہ مجھے اللہ کے راستے جہاد (میں شہید) کیا جائے پھر زندہ کیا جائے پھر شہید کیا جائے۔تین مرتبہ فرمایا۔

مسند احمدمتفق علیہ نسائی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۵۳۳......فرمایا”اللہ کے راستے میں سرحد کی ایک دن کی حفاظت ایک مہینہ کے روزے اور راتوں کی عبادت سے بہتر ہے اور جو اس حفاظت کے

دوران مر جائے وہ قبر کے فتنہ سے محفوظ کر دیا جائے گا اور اس کے عمل کا اجر قیامت تک لکھا جاتا رہے گا"۔ ترمذی بروایت سلمان رضی اللہ عنہ

۱۰۵۳۴..... فرمایا" میں اللہ کے راستے میں ایک جہاد کرنے والے کے لئے سامان سفر کی تیاری کر دوں"۔

۱۰۵۳۵..... فرمایا" اللہ کے راستے میں کسی زخمی کو کوئی زخم نہیں لگتا اور اللہ کو خوب معلوم ہے کہ کون اس کے راستے میں زخمی ہوا ہے مگر یہ کہ وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے زخم سے خون جاری ہوگا جس کا رنگ خون جیسا ہوگا اور اس کی خوشبو مشک کی خوشبو کی طرح ہوگی"۔

ابن ماجہ بروایت حضرت ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۵۳۶..... فرمایا" کوئی شخص اللہ کے راستے میں زخمی نہیں ہوتا اور اللہ کو خوب معلوم ہے کہ کون شخص اللہ کے راستے میں زخمی ہوا ہے مگر یہ کہ وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے زخم سے خون بہہ رہا ہوگا جس کا رنگ خون جیسا ہوگا اور خوشبو مشک جیسی ہوگی"۔

ترمذی، نسائی بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۵۳۷..... فرمایا" کوئی زخمی اللہ کے راستے میں زخم نہیں کھاتا مگر یہ کہ وہ قیامت میں اس طرح آئے گا کہ اس کے زخم سے خون جاری ہوگا جس کا رنگ خون جیسا ہوگا اور خوشبو مشک جیسی۔ بخاری بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۵۳۸..... فرمایا" کوئی شخص ایسا نہیں کہ جس کو موت آئے اور اللہ کے پاس اس کے لئے بھلائی ہو کہ وہ دنیا میں لوٹنا پسند کرتا ہو اگر چہ اسکو دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے وہ سب مل جائے سوائے شہید کے کہ وہ یہ تمنا کرتا ہے کہ وہ دنیا میں لوٹ جائے تا کہ اس کو دوبارہ شہید کر دیا جائے یہ اس وجہ سے کہ اسکو شہادت کی فضیلت کا پتہ چل چکا ہوگا"۔ مسند احمد متفق علیہ ترمذی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۵۳۹..... فرمایا" میری امت کے بعض لوگ مجھ پر پیش کیے گئے جو اللہ کے راستے میں جہاد کر رہے تھے اور سمندر کے بیچ میں اس طرح سوار تھے جیسے بادشاہ تختوں پر ہوتے ہیں"۔ متفق علیہ ترمذی، نسائی، بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ مسند احمد، مسلم، نسائی ابن ماجہ بروایت حضرت ام حرام بن ملحان رضی اللہ عنہ

۱۰۵۴۰..... فرمایا" میں نے سمندر پر سوار ہونے والے لوگوں میں سے ایک ایسی جماعت دیکھی جو اس طرح تھی جیسے بادشاہ تخت پر ہوتے ہیں"۔ مراد جہاد کرنے والے لوگ ہیں۔ ابوداؤد بروایت ام حرام رضی اللہ عنہ

۱۰۵۴۱..... فرمایا" میں اپنی امت میں سے ایک ایسی جماعت سے متعجب ہوا جو سمندر پر اس طرح سوار تھی جیسے بادشاہ تختوں پر ہوتے ہیں"۔

مسلم بروایت ام حرام رضی اللہ عنہ

۱۰۵۴۲..... فرمایا" اے لوگو! دشمن سے ملاقات کی تمنا نہ کرو اور اللہ سے عافیت طلب کرو اور جب تمہارا دشمن سے سامنا ہو جائے تو ثابت قدم رہو اور جان لو کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے اے اللہ جو کتاب کو نازل کرنے والے ہیں اور بادلوں کو چلانے والے ہیں اور دشمنوں کو شکست دینے والے ہیں ان لوگوں کو شکست دے دیں اور ہمیں ان پر فتح نصیب فرمائیں"۔ متفق علیہ، ابوداؤد بروایت حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ

۱۰۵۴۴..... فرمایا" جو شخص اللہ کے راستے میں ایک گھوڑا دے دے اس حال میں کہ وہ اللہ پر ایمان رکھتا ہو اور اسکے وعدے کو سچ جانتا ہو تو اس گھوڑے کے کھانے پینے، پاخانہ اور پیشاب کے بدلے میں اسکے نامہ اعمال میں نیکیاں لکھی جائیں گی"۔

مسند احمد، ابن ماجہ، نسائی بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۵۴۵..... فرمایا" جو اللہ کے راستہ میں ایک گھوڑا اعطا کر دے پھر اپنے ہاتھ سے اس کا چارہ بنائے تو ہر دانہ کے بدلے اس کے لئے ایک نیکی ہے"۔

ابن ماجہ ابن حبان بروایت تیمم داری رضی اللہ عنہ

جہاد کیلئے گھوڑے پالنے کا ثواب

۱۰۵۴۶..... فرمایا" بے شک اللہ کے بعض ملائکہ ایسے ہیں جو ہر رات کو نازل ہوتے ہیں اور جنگ میں استعمال ہونے والے جانوروں کو گنتے ہیں

سوائے اس جانور کے جس کے گلے میں گھنٹی ہو"۔ طبرانی بروایت حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ

۱۰۵۴۷..... فرمایا "جو اپنے خرچ پر کسی شخص کو اللہ کے راستے میں بھیج دے اور خود گھر رہے تو اس کے لئے ہر درھم کے بدلے سات سو درہم کا ثواب ہے، اور جو خود اللہ کے راستے میں لڑے اور اس میں مال خرچ کرے تو اس کے لئے ہر درھم کے بدلے سات لاکھ درھم ہوں گے"۔

ابن ماجہ بروایت حسن بن علی ابو درداء رضی اللہ عنہ ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ، ابوامامہ، ابن عمر، جابر، عمران بن حصین رضی اللہ عنہ

۱۰۵۴۸..... فرمایا "جس کو اللہ کے راستے میں کچھ حصہ ملے تو وہ اس کے لئے جنت کا ایک درجہ ہے"۔

ابو داؤد، نسائی، ابن حبان، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابی نجیح

۱۰۵۴۹..... فرمایا "جو اللہ کے راستے میں جانے کے لئے کسی کو تیار کرے تو گویا اس نے خود جہاد کیا اور جو کسی جہاد کرنے والے کے پیچھے اس کے گھر والوں کا اچھی طرح سے خیال رکھے تو گویا اس نے خود جہاد کیا"۔ مسند احمد، متفق علیہ، ابن ماجہ بروایت حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ

۱۰۵۵۰..... فرمایا "جو اللہ کے راستے میں جانے کے لئے کسی کو تیار کرے تو اس کے لئے اس جانے والے کے جتنا اجر ہے اور اس جانے والے کے اجر میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی"۔ ابن ماجہ بروایت حضرت زید بن خالد الجھنی رضی اللہ عنہ

۱۰۵۵۱..... فرمایا "جو اللہ کے راستے کے لئے نکلے اور اس دوران مرجائے یا شہید کر دیا جائے یا اس کا گھوڑا یا اونٹ اسے کچل ڈالے یا اس کے بستر پر کوئی زہریلا جانور اسے ڈس لے یا جس طریقے سے بھی اللہ چاہے وہ انتقال کر جائے تو وہ شہید ہوگا اور اس کے لئے جنت ہوگی"۔

ابو داؤد، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابو مالک الاشعری رضی اللہ عنہ

۱۰۵۵۲..... فرمایا "جو مسلمان اللہ کے راستے میں اتنی دیر بھی قتال کرے جتنی دیر میں اونٹنی کا دودھ نکالا جاتا ہے تو اس کے لئے جنت واجب ہوگئی اور جو اللہ سے سچے دل کے ساتھ شہادت مانگے پھر وہ مرجائے یا قتل کر دیا جائے تو بے شک اس کے لئے شہید جتنا اجر ہے اور جس شخص کو اللہ کے راستے میں کوئی زخم لگ جائے یا کوئی چوٹ پہنچے تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا اسکا رنگ زعفران جیسا ہوگا اور خوشبو مشک جیسی اور جس شخص کو اللہ کے راستے میں کوئی زخم لگے تو اس پر شہیدوں کی مہر ہوگی۔

مسنداحمد، ابن ماجہ، ابن حبان بروایت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ

۱۰۵۵۳..... فرمایا "جو نہ جہاد کرے نہ کسی کو جہاد کے لئے تیار کرے نہ کسی مجاہد کے پیچھے اس کے گھر والوں کا خیال رکھے تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت سے پہلے پہلے کسی مصیبت میں مبتلا کر دیں گے"۔ ابو داؤد، ابن ماجہ بروایت حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ

۱۰۵۵۴..... فرمایا "جو اس حال میں دنیا سے رخصت ہو کہ اس نے نہ کبھی جہاد کیا ہو نہ کبھی اپنے دل میں اسکا ارادہ کیا ہو تو وہ ایک طرح کے نفاق پر دنیا سے رخصت ہوا"۔

فائدہ..... یعنی مؤمن کی تو شان یہی ہے کہ وہ اللہ کے راستے میں نکلے یا پھر نکلنے کا خواہش مند رہے"۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، نسائی، بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

سرحد کی حفاظت میں جان دے دینا

۱۰۵۵۵..... فرمایا "جو اللہ کے راستے میں سرحد کی حفاظت کرتا ہوا جان دیدے تو اللہ اسکے نیک اعمال کا ثواب اس کے لئے جاری رکھتے ہیں اور اس کا رزق اسکو اسی طرح ملتا رہتا ہے اور وہ فتنوں سے محفوظ ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو اس حال میں اٹھائیں گے کہ وہ خوف سے امن میں ہوگا۔ ابن ماجہ بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۵۵۶..... فرمایا "اللہ کے راستے میں ایک گھڑی کا جہاد لیلۃ القدر میں حجر اسود کے پاس عبادت کرنے سے بہتر ہے۔

ابن حبان، شعب الایمان بیھقی بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۵۵۷..... فرمایا"اللہ کے راستے کے لئے اپنے گھوڑے پر خرچ کرنے والا ایسا ہے جیسے صدقہ دینے کیلئے ہاتھ کھولے رکھے اوران کو بند نہ کرے"۔
مسند احمد ابوداؤد، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن الحنظلة رضی اللہ عنه

۱۰۵۵۸..... فرمایا"اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی میں ضمانت لیتا ہوں کہ اگر میں نے اس کو موت دے دی تو اس کو جنت عطا فرماؤں گا اور اگر اس کو واپس لوٹایا تو اجر یا غنیمت کے ساتھ واپس لوٹاؤں گا"۔ترمذی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنه

۱۰۵۵۹..... فرمایا"جو اللہ کے راستے میں ایک دن اور رات کی حفاظت کرنے کے دوران انتقال کر جائے اس کے لئے اتنا ہی اجر لکھا جاتا رہے گا اور اسکا رزق اس کو ملتا رہے گا اور وہ فتنوں سے محفوظ ہو جائے گا"۔ترمذی، مستدرک حاکم بروایت حضرت سلمان رضی اللہ عنه

۱۰۵۶۰..... فرمایا"اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر مومنین میں سے کچھ لوگ ایسے نہ ہوتے جن کو یہ گوارا نہیں کہ وہ جہاد میں میرے سے پیچھے رہ جائیں اور نہ ہی میرے پاس اتنا مال ہے کہ میں ان کو سواری دے سکوں تو میں اللہ کے راستے میں لڑی جانے والی کسی جنگ میں بھی پیچھے نہ رہوں اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں اللہ کے راستے میں شہید کر دیا جاؤں پھر دوبارہ زندہ کیا جاؤں پھر شہید کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر شہید کیا جاؤں ھر زندہ کیا جاؤں پھر شہید کر دیا جاؤں"۔
مسند احمد، متفق علیه نسائی، بروایت حضرت ابوھریرة رضی اللہ عنه

۱۰۵۶۱..... فرمایا"اللہ کے راستے کا غبار اور جہنم کا دھواں کبھی بھی کسی مسلمان کے نتھنوں میں جمع نہیں ہوسکتا۔
نسائی ابن ماجه،ابن حبان بروایت حضرت ابوھریرة رضی اللہ عنه

۱۰۵۶۲..... فرمایا"کسی بندے کے اندر اللہ کے راستے کا غبار اور جہنم کا دھواں ساتھ جمع نہیں ہوسکتے، اور نہ ہی کسی انسان کے اندر ایمان اور بخل کبھی ایک ساتھ جمع ہوسکتے ہیں"۔ابوداؤد، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوھریرة رضی اللہ عنه

۱۰۵۶۳..... فرمایا"دوزخ میں کافر اور وہ مسلمان جس نے اس کافر کو قتل کیا ہو پھر سیدھا چلا ہو اور میانہ روی اختیار کی ہو جمع نہیں ہوسکتے، اور کسی مسلمان کے اندر اللہ کے راستے کا غبار اور دوزخ کا دھواں جمع نہیں ہوسکتا اور نہ ہی کسی بندے کے اندر ایمان اور حسد ایک ساتھ جمع ہوسکتے ہیں"۔
مسند احمد، نسائی، مستدرک حاکم، بروایت حضرت ابوھریرة رضی اللہ عنه

دو آنکھوں پر جہنم کی آگ حرام ہے

۱۰۵۶۴..... فرمایا"دوزخ میں دو ایسے لوگ جمع نہیں ہوسکتے جن میں سے ایک دوسرے کو نقصان پہنچاتا ہو ایسا مومن جو کافر کو قتل کرے پھر سیدھے راستے پر چلتا رہے۔مسند احمد، مسلم بروایت حضرت ابوھریرة رضی اللہ عنه

۱۰۵۶۵..... فرمایا"بے شک شیطان نے ابن آدم کے مختلف راستوں میں گھات لگائی ہے، پس اس کے اسلام کے راستے میں بیٹھا ہے اور کہتا ہے تم اسلام لاتے ہو اور اپنا اور اپنے باپ دادوں کا دین چھوڑتے ہو لیکن وہ اس کی بات نہیں مانتا اور اسلام لے آیا ہے پھر وہ اس کے ہجرت کے راستے میں بیٹھا اور کہا تم ھجرت کررہے ہو اور اپنی زمین اور اپنا آسمان چھوڑ رہے ہو(مراد اپنا وطن ہے)جبکہ مہاجر کی مثال تو ایسی ہے جیسے گھوڑے کی چراگاہ میں ہے لیکن اس نے شیطان کی نہ مانی اور ھجرت کرلی پھر وہ اس کے جہاد کے راستے میں بیٹھا اور کہا تم مال اور جان کو مشقت میں ڈال کر جہاد کررہے ہو پھر اگر تم شہید کر دیئے جاؤ گے تو تمہاری بیوی سے کوئی اور نکاح کرلے گا اور تمہارے مال کو تقسیم کر دیا جائے گا لیکن اسنے شیطان کی بات نہیں مانی اور جہاد کیا، تو جو شخص اس طرح کرے تو اللہ پر واجب ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کرے، اور اگر وہ غرق ہو جائے تو اللہ پر واجب ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کرے اور اگر اس کا جانور اسکی گردن توڑ دے تو اللہ پر واجب ہے کہ وہ اس کو جنت میں داخل کرے"۔
مسند احمد، نسائی ابن حبان، بروایت حضرت سبرة بن ابی فاکھه رضی اللہ عنه

۱۰۵۶۶..... فرمایا"لوگوں میں سے سب سے بہتر زندگی اس شخص کی ہے جو اللہ کے راستے میں اپنے گھوڑے کی لگام پکڑے ہوئے بلندی پر اڑتا جارہا ہو جب بھی کوئی پکار یا چیخ سنتا ہے اسی تک جا پہنچتا ہے لڑائی اور قتل کے مواقع تلاش کرتے ہوئے یا وہ شخص جو گھاٹیوں

میں سے ایک گھاٹی میں یا وادیوں میں سے ایک وادی کے بیچ میں اپنی بکریوں کے چھوٹے سے ریوڑ کے ساتھ ہو، نماز پڑھتا رہے، زکوٰۃ ادا کرتا رہے اور اپنے رب کی عبادت کرتا رہے یہاں تک کہ اس کو موت آپہنچے، اور لوگوں سے اس کا تعلق بھلائی کے علاوہ کوئی نہ ہو'۔

مسلم، ابن ماجه، بروایت حضرت ابوهریرة رضی الله عنه

۱۰۵۶۷.....فرمایا''مشرکین سے اپنے مالوں، جانوں اور زبانوں سے جہاد کرو''۔

مسند احمد، ابوداؤد، نسائی لابن حبان، مستدرک حاکم بروایت حضرت انس رضی الله عنه

۱۰۵۶۸.....فرمایا''اللہ کے راستے میں سمندر کے ساحل پر ایک رات کی حفاظت اس شخص کی عبادت سے بہتر ہے جو اپنے گھر میں رہ کر ایک ہزار برس تک روزے رکھے اور راتوں کو عبادت کرتا رہے اور ہر برس تین سو دن کا کا اور ہر دن ہزار برس کا''۔

ابن ماجه بروایت حضرت انس رضی الله عنه

۱۰۵۶۹.....فرمایا''اللہ کے راستے کی ایک رات کی حفاظت بہتر ہے ایک ہزار ایسی راتوں سے جن میں عبادت کی جائے اور انکے دنوں میں روزے رکھے جائیں''۔طبرانی کبیر، مستدرک حاکم شعب الایمان بیهقی بروایت حضرت عثمان رضی الله عنه

۱۰۵۷۰.....فرمایا''آگ حرام کردی گئی اس آنکھ پر جو اللہ کے ڈر سے روئے اور آگ حرام کردی گئی اس آنکھ پر جو اللہ کے راستے میں جاگی ہو اور آگ حرام کردی گئی اس آنکھ پر جو اللہ کے منع کردہ چیزوں سے رک گئی ہو یا وہ آنکھ جو اللہ کے راستے میں ضائع ہوگئی ہو''۔

طبرانی کبیر، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوریحانه رضی الله عنه

۱۰۵۷۲.....مجاہدین کی عورتیں پیچھے رہ جانے والوں پر اس طرح حرام ہیں جیسے ان کی اپنی مائیں اور پیچھے رہ جانے والوں میں سے مجاہدین میں سے کسی کے گھر والوں کا رکھوالا بنے اور پھر ان میں خیانت کرے مگر یہ کہ قیامت کے دن مجاہد کو اس کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ یہ ہے وہ شخص جس نے تمہارے پیچھے تمہارے گھر والوں کے ساتھ برائی کی سو تم اس کی نیکیوں سے جو چاہو لے لو پس وہ اس کے اعمال میں سے جو چاہے گا لے لے گا تو تمہارا کیا گمان ہے میرا نہیں خیال کہ وہ اس کی نیکیوں میں سے کچھ چھوڑ دے گا۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، نسائی بروایت حضرت ابوبریدة رضی الله عنه

۱۰۵۷۳.....فرمایا''اسلام کی چوٹی اللہ کے راستے میں جہاد ہے اس کو وہی حاصل کرسکتا ہے جو لوگوں میں سب سے افضل ہو۔

طبرانی، کبیر بروایت حضرت ابوامامة رضی الله عنه

۱۰۵۷۴.....فرمایا''اللہ رحم کرے چوکیداری کے چوکیدار پر''۔ابن ماجه، مستدرک حاکم بروایت حضرت عقبةبن عامر رضی الله عنه

۱۰۵۷۵.....فرمایا''اللہ کے راستے کی چند گھڑیاں پچاس حجوں سے بہتر ہیں۔مسند فردوس دیلمی بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۱۰۵۷۶.....فرمایا''تلواریں جنت کی چابیاں ہیں''۔

حضرت ابوبکر رضی الله عنه فی العلانیات وابن عساکر بروایت حضرت یزید بن شجرة رضی الله عنه

۱۰۵۷۷.....فرمایا''تلوار گواہی کے لئے کافی ہے''۔ابن ماجه بروایت سلمة بن المحبق رضی الله عنه

تلواریں گواہ دیں گی

فائدہ:.......یعنی تلواریں قیامت کے دن اپنے استعمال کرنے والوں کے لئے گواہی دیں گی کہ انہوں نے اللہ کے راستے میں جہاد کیا تھا''۔

۱۰۵۷۸.....فرمایا''تلواریں مجاہدین کی چادریں ہیں''۔مسند فردوس دیلمی بروایت حضرت ابوایوب رضی الله عنه.المحاملی فی امالیه، بروایت حضرت زیدبن ثابت رضی الله عنه

۱۰۵۷۹.....فرمایا''جہاد میں شریک ہونے والا اور جمعہ کی نماز میں شریک ہونے والا دونوں میں سے کوئی بھی دوسرے پر زیادہ فضیلت نہیں رکھتا''۔(یعنی دونوں فضیلت میں برابر ہیں)۔ابو النضر الغذدینی فی مشخته بروایت حضرت ثعبان رضی الله عنه

۱۰۵۸۰...... فرمایا" خوشخبری اس کے لئے جو اللہ کے راستے میں کثرت سے جہاد کرے گا جو اللہ کا ذکر کرنے تو اس کے لئے ہر کلمہ کے بدلے ستر ہزار نیکیاں ہیں جو دس گنا بڑھادی جائیں گی اس کے ساتھ ہی اللہ کے پاس اسکے لئے اس سے بھی زیادہ بہت کچھ ہے۔"

طبرانی کبیر بروایت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ

۱۰۵۸۱...... فرمایا" اللہ کے راستے کی ایک صبح اور ایک شام دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے اس سے بہتر ہے"۔

متفق علیه، نسائی بروایت سهل بن سعد رضی اللہ عنہ

۱۰۵۸۲...... فرمایا" ہمارے رب اس قوم پر تعجب فرماتے ہیں جن کو زنجیروں سے باندھ کر جنت کی طرف لے جایا جاتا ہے"۔

مسند احمد، بخاری، ابوالدرداء بروایت حضرت ابوهریرة رضی اللہ عنہ

۱۰۵۸۳ فرمایا" مجھے ہنسی آتی ہے ان لوگوں پر جو تمہارے پاس مشرق کی سمت سے آئیں گے ان کو جنت کی طرف لے جایا جائے گا اور وہ اس بات کو ناپسند کر رہے ہوں گے"۔مسند احمد، طبرانی کبیر بروایت سهل بن سعد رضی اللہ عنہ

۱۰۵۸۴ فرمایا" مجھے ہنسی آتی ہے ان قوموں پر جو زنجیروں سے باندھ کر جنت کی طرف لے جائے جائیں گے"۔

مسند احمد بروایت حضرت ابوامامة رضی اللہ عنہ

۱۰۵۸۵...... فرمایا" مجھے تعجب ہوتا ہے اس قوم پر جو زنجیروں میں باندھ کر جنت کی طرف لے جائے جائیں گے وہ اس چیز کو ناپسند کر رہے ہوں گے"۔

طبرانی کبیر بروایت حضرت ابوامامة رضی اللہ عنہ،حلیه ابونعیم بروایت حضرت ابوهریرة رضی اللہ عنہ

۱۰۵۷۶...... فرمایا" ہمارے رب نے اس شخص پر تعجب فرمایا جو اللہ کے راستے میں جہاد کرے پھر اس کے ساتھیوں کو شکست ہو جائے تو وہ اپنی ذمہ داری پہچانے اور لڑتا رہے یہاں تک کہ شہید ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتے ہیں دیکھو میرے بندے کی طرف یہ شخص اس لئے لڑتا رہا کیونکہ اس کو میری نعمتوں کی خواہش تھی اور میرے عذاب سے خوف تھا یہاں تک کہ اس کو شہید کر دیا گیا۔

ابو داؤد، بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۰۵۸۷...... فرمایا" تم پر اللہ کے راستے میں جہاد فرض ہے کیونکہ یہ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ تمہارے غم اور پریشانی کو دور فرماتے ہیں"۔طبرانی کبیر بروایت حضرت ابوامه رضی اللہ عنہ

۱۰۵۸۸...... فرمایا" اس شخص کے اعمال کم ہیں اور اجر زیادہ""۔

فائدہ:...... یہ ان صحابی کے بارے میں فرمایا ہے جو ایمان لائے اور ایمان لاتے ہی جہاد میں چلے گئے اور وہاں شہید ہو گئے اسلئے فرمایا کہ انہوں نے ایمان لانے کے بعد اعمال صالحہ بہت کم کئے ہیں لیکن پھر بھی اجر بہت لے گئے کیونکہ ان کو شہادت کا مرتبہ عطا ہوا تھا۔

متفق علیه بروایت حضرت براء رضی اللہ عنہ

۱۰۵۸۹...... فرمایا" اللہ کے راستے کی ایک صبح یا ایک شام دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے ان سب سے بہتر ہے"۔مسند احمد متفق علیه ابن ماجه بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ،متفق علیه، ترمذی، نسائی ابن حاتم بروایت سهل بن سعد،مسلم، ابن ماجه بروایت ابوهریرة رضی اللہ عنہ

۱۰۵۹۰...... فرمایا" اللہ کے راستے میں ایک صبح یا ایک شام بہتر ہے ہر اس چیز سے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے اور غروب"۔

مسند احمد، نسائی، بروایت حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... یعنی تمام مخلوقات سے افضل ہے۔

۱۰۵۹۱...... فرمایا" سمندر میں ایک جہاد کرنا خشکی کے دس جہادوں سے بہتر ہے اور جس شخص کا سمندر میں سر چکرائے وہ اس شخص کی طرح ہے جو اللہ کے راستے میں اپنے خون سے لت پت ہو جائے"۔

فائدہ:...... یعنی اس کو شہادت کا ثواب ملے گا۔ابن ماجه بروایت حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا

۱۰۵۹۲...... فرمایا" سمندر میں ایک جہاد خشکی میں دس جہادوں سے بہتر ہے اور جو سمندر کو عبور کر لے گویا اس نے تمام وادیوں کو عبور کر لیا اور سمندر

میں جس شخص کا سر چکرائے وہ ایسا ہے جیسا اللہ کے راستے میں اپنے خون میں لت پت ہونے والا"۔

طبرانی، کبیر، شعب الایمان بیهقی بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۱۰۵۹۳...... جس شخص نے پہلے حج نہ کیا ہواس کا حج کرنا دس جہادوں سے بڑھ کر ہے اور جو پہلے حج کر چکا ہواس کے لئے جہاد میں شریک ہونا دس حجوں سے بہتر ہے اور سمندر میں ایک جہاد خشکی کے دس جہادوں سے بڑھ کر ہے اور جو سمندر کو پار کر لے گویا اس نے ساری بستیاں پار کر لیں اور سمندر کے سفر میں جس کا سر گھومنے لگے وہ ایسا ہے جیسے اللہ کے راستے میں اپنے خون سے لتھڑ گیا ہو"۔

طبرانی کبیرشعب الایمان بیهقی بروایت ابن عمر رضی الله عنه

سمندری راستہ سے جہاد کرنے والوں کی فضیلت

۱۰۵۹۴...... فرمایا "میری امت کی سب سے پہلی فوج جو سمندر میں سوار ہوگی انہوں نے اپنے لئے جنت واجب کروالی اور میری امت میں سے جو پہلی فوج قیصر بادشاہ کے شہر پر حملہ کرے گی ان کی مغفرت کردی گئی"۔ بخاری بروایت ام حرام بنت سلمان رضی الله عنه

۱۰۵۹۵...... فرمایا "ایک حج چالیس جہادوں سے بہتر ہے اور ایک جہاد چالیس حجوں سے بہتر ہے"۔ البزار بروایت ابن عباس رضی الله عنه

فائدہ:...... پہلی صورت اس شخص کے لئے ہے جس پر حج فرض ہو اور دوسری صورت اس کے لئے جس پر حج فرض نہ ہو"۔

۱۰۵۹۶...... فرمایا "ایک حج چالیس جہادوں سے بڑھ کر ہے اور ایک جہاد چالیس حجوں سے بڑھ کر ہے"۔

شعب الایمان بیهقی بروایت حضرت ابوهریرة رضی الله عنه

۱۰۵۹۷...... فرمایا "جہاد سے پہلے حج کرنا پچاس جہادوں سے افضل ہے اور حج کے بعد جہاد کرنا پچاس حجوں سے بڑھ کر ہے اور اللہ کے راستے میں ایک گھڑی کا جہاد پچاس حجوں سے بڑھ کر ہے"۔ حلیه ابی نعیم بروایت ابن عمر رضی الله عنه

۱۰۵۹۸...... فرمایا "اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والا حج کرنے والا اور عمرہ کرنے والا یہ سب اللہ کے وفد ہیں اللہ نے ان کو بلایا تو انہوں نے اطاعت کی اور انہوں نے اللہ سے سوال کیا تو اللہ نے ان کو عطا فرمایا"۔ ابن ماجه، لابن حبان بروایت حضرت انس رضی الله عنه

۱۰۶۰۰...... فرمایا جہاد تیری دونوں خواہشوں کے لئے بہتر ہے۔ مسند فردوس عن ابی درداء رضی الله عنه

۱۰۶۰۱...... فرمایا "جہاد دو طرح کے ہیں سو جو شخص اللہ کی رضاء کی خاطر جہاد کرے اور امیر کی اطاعت کرے اور بہترین مال خرچ کرے۔ ساتھی کے ساتھ آسانی کا معاملہ کرے زمین میں فساد سے بچے تو بیشک اس کی نیند اور بیداری سب اجر کی مستحق ہیں اور جو شخص فخر اور ریاء جتلانے کے لئے کرے اور امیر کی نافرمانی کرے زمین میں فساد کرے تو بیشک وہ خوشحالی کے ساتھ واپس نہیں آئے گا"۔

مسند احمد، ابوداؤد، نسائی، مستدرک بیهقی عن معاذ رضی الله عنه

۱۰۶۰۲...... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرا جو بندہ جہاد کے لئے اللہ کے راستے میں نکلتا ہے میری رضاء کی خاطر تو میں ضمانت دیتا ہوں کہ میں اسے اگر واپس لایا تو اس کے اجر اور غنیمت کے ساتھ واپس لاؤں گا اور اسے اپنے پاس بلالیا تو معاف کر کے رحم کر کے جنت میں داخل کردوں گا"۔

حلية الاولياء عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۰۶۰۴...... فرمایا "جہاد سے لوٹنا جہاد کی طرح ہی ہے۔ مسند احمد، ابوداؤد مستدرک عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۰۶۰۵...... فرمایا "ایک گھڑی کا اللہ کے راستے میں قتال کی صف میں کھڑا ہونا بہتر ہے سال بھر کے کھڑے ہونے سے"۔

ابن عدی و ابن عساکر ابی هریرة رضی الله عنه

فائدہ:...... یعنی اگر مسلمان اپنے گھر پر ہزاروں سال عبادت کرتا رہے یہ اللہ کے راستے میں قتال کی صف میں ایک گھڑی کے کھڑے ہونے کے برابر نہیں ہوسکتا۔

۱۰۶۰۶......فرمایا اس کے سر پر تلواروں کی چمک اسے آزمانے کے لئے کافی ہے۔نسائي عن رجل

فائدہ:......یعنی مؤمن کے امتحانات کے لئے اتنا کافی ہے کہ موت اس کے سامنے ہواور تلواریں چل رہی ہوں۔

۱۰۶۰۷......فرمایا کہ ''ہر عمل کا تعلق عمل کرنے والے سے مرتے وقت ختم ہو جاتا ہے علاوہ اس کے جو اللہ کے راستے میں کمر باندھے ہوئے ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کے عمل کی نشو نما کرتے ہیں اور قیامت تک اس کو اس کا رزق دیا جاتا ہے''۔طبراني، حلیه بروایت عو......

۱۰۶۰۸......فرمایا کہ ''ہر وہ زخم جو کسی مسلمان کو اللہ کے راستے میں لگا وہ قیامت کے دن ایسا ہوگا جیسے اس میں نیزہ لگا ہو اور اس میں سے خون بہہ رہا ہو، رنگ تو خون کا ہی ہوگا اور خوشبو مشک کی ہوگی''۔متفق علیه بروایت حضرت ابوهريرة رضي الله عنه

۱۰۶۰۹......فرمایا کہ ''ہر مرنے والے کا عمل اس کی موت کے ساتھ ہی ختم ہونے والا ہے علاوہ اس شخص کے جو اللہ کے راستے میں کمر باندھے ہوئے ہو، کیونکہ اس کا عمل اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تک بڑھاتے رہتے ہیں اور وہ قبر کے فتنوں سے محفوظ رہتا ہے''۔

ابوداؤد، ترمذي، مستدرک حاکم بروایت فضالة بن عبید رضي الله عنه اور مسند احمد بروایت حضرت عقبة بن عامر رضي الله عنه

۱۰۶۱۰......فرمایا کہ ''اللہ کے راستے میں ایک سفر پچاس مرتبہ حج کرنے سے بہتر ہے''۔ابوالحسن الصیقلي في الاربعین عن ابي المضاء

۱۰۶۱۱......فرمایا کہ ''اللہ کے راستے میں ایک صبح یا ایک شام لگا دینا ہر اس چیز سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے اور غروب ہوتا ہے اور یقیناً جنت کی ایک کمان بھی ہر اس چیز سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے''۔بخاري بروایت حضرت ابوهريرة رضي الله عنه

۱۰۶۱۲......فرمایا کہ ''اللہ عزوجل کے راستے میں ایک صبح لگا دینا یا ایک شام لگا دینا ہر اس چیز سے بہتر ہے جو دنیا میں ہے، اور تم میں سے کسی کی کمان یا کسی کے قد کے برابر جگہ جنت میں سے دنیا اور ہر اس چیز سے بہتر ہے جو دنیا میں ہے اور اگر اہل جنت میں سے کوئی عورت زمین کی طرف جھانک کر دیکھ لے تو جنت اور دنیا کے درمیان کی جگہ اس کی خوشبو سے بھر جائے اور اس کی روشنی سے روشن ہو جائے، اور یقیناً اس کے سر پر موجود اوڑھنی بھی دنیا اور ہر اس چیز سے بہتر ہے جو دنیا میں ہے''۔

مسند احمد، متفق علیه، ترمذي بروایت حضرت انس رضي الله عنه

۱۰۶۱۳......فرمایا کہ ''اللہ کے راستے میں ایک غزوہ مجھے چالیس مرتبہ حج کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے''۔

عبدالجبار الخولاني في تاريخ داريا عن مكحول مرسلاً

۱۰۶۱۴......فرمایا کہ ''اللہ کے راستے میں ایک ساعت بھی کسی شخص کا کھڑے ہو جانا ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے''۔

الضعفاء للعقيلي بروایت حضرت عمر ابن حصين رضي الله عنه

۱۰۶۱۵......فرمایا کہ ''ہر نبی کے لئے رھبانیت ہوتی ہے اور اسی امت کی رھبانیت اللہ کے راستے میں جہاد کرنا ہے''۔

مسند احمد بروایت حضرت انس رضي الله عنه

۱۰۶۱۶......فرمایا کہ ''نمازی کو اس کا اجر ملے گا، اور نمازی کو تیار کر کے بھیجنے والے کو اپنا بھی اور نمازی کا بھی (دونوں کا) اجر ملے گا''۔

ابوداؤد، بروایت حضرت ابن عمر رضي الله عنه

۱۰۶۱۷......فرمایا کہ ''گر کر مرنے والے کے لئے شہید کا اجر ہے اور ڈوبنے والے کے لئے دو شہیدوں کا اجر ہے'' (فرمایا کہ) کسی بندے کا میزان عدل (قیامت میں) بھاری نہیں ہوگا جتنا کہ اس جانور سے بھاری ہوگا جسے اللہ کے راستے میں استعمال کیا جاتا ہو یا اس پر اللہ کے راستے میں سواری کی جاتی ہو۔طبراني كبير عن جابر رضي الله عنه

۱۰۶۱۹......فرمایا کہ ''جس شخص کے دل میں اللہ کے راستے میں جانے کا شوق پیدا ہوا تو اللہ تعالیٰ اس پر آگ کو حرام کر دیں گے''۔

مسند احمد بروایت ام المؤمنين حضرت عائشه صديقه رضي الله عنها

۱۰۶۲۰......فرمایا کہ ''کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے جو اپنے گھوڑے کے لئے جو صاف کرے اور پھر اس کی گردن میں لٹکا دے مگر یہ کہ اس کو ہر دانے کے بدلے ایک نیکی دی جاتی ہے''۔مسند احمد، بيهقي في شعب الايمان بروایت حضرت تميم رضي الله عنه

۱۰۶۲۱..... فرمایا کہ "کوئی غازی ایسا نہیں جو اللہ کے راستے میں ہو اور پھر ان کو مال غنیمت ملے مگر یہ کہ ان کو ان کے آخرت کے اجر کا دو تہائی فوراً دے دیا جاتا ہے، اور ایک تہائی باقی رہتا ہے اور اگر مال غنیمت نہ ملے تو ان کا اجر مکمل کر دیا جاتا ہے"۔

مسند احمد، مسلم ابوداؤد، نسائی، ابن ماجه بروایت حضرت ابن عمرو رضی الله عنه

مجاہد کا مرتبہ قائم اللیل کے برابر ہے

۱۰۶۲۲..... فرمایا کہ "اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی مثال (اور اللہ ہی زیادہ جانتا ہے کہ کون اس کے راستے میں جہاد کرتا ہے) اس شخص کی طرح ہے جو روزہ رکھنے والا ہو ہمیشہ کھڑا رہنے والا ہو روزے اور صدقے سے ڈھیلا نہیں پڑتا، یہاں تک کہ (مجاھد) واپس نہ لوٹ آئے اور اللہ تعالیٰ پر توکل کرے کہ اگر اس کے راستے میں جان سے گیا تو جنت میں داخل ہوگا یا صحیح سلامت واپس آ گیا تو اجر اور مال غنیمت کے ساتھ واپس آئے گا"۔ متفق علیه، ترمذی، نسائی بروایت حضرت ابوهریرة رضی الله عنه

۱۰۶۲۳..... فرمایا کہ "اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی مثال (اور اللہ ہی زیادہ جانتا ہے کہ کون اس کے راستے میں جہاد کرنے والا ہے) اس روزے دار کی طرح ہے جو کھڑا ہونے والا ہو، ڈرنے والا، رکوع اور سجدہ کرنے والا ہو"۔ نسائی بروایت حضرت ابوهریرة رضی الله عنه

۱۰۶۲۴..... فرمایا کہ "اللہ کے راستے میں صف میں کسی شخص کا کھڑا ہونا ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے"۔ طبرانی بروایت حضرت عمران رضی الله عنه

۱۰۶۲۵..... فرمایا کہ "اگر کسی کے ہاتھ پر کوئی مسلمان ہو گیا تو جنت اس (مسلمان کرنے والے پر واجب ہو گئی)"۔

طبرانی بروایت حضرت عقبة بن عامر رضی الله عنه

۱۰۶۲۶..... فرمایا کہ "جس نے اللہ کے راستے میں نیزہ باندھا تو اللہ قیامت کے دن اس کو گناہوں سے آزاد کر دیں گے"۔

عبدان بروایت حضرت ابوهریرة رضی الله عنه

۱۰۶۲۷..... فرمایا کہ "جس نے نمازی کی غیبت کی گویا کہ اس نے ایک مومن کو قتل کیا"۔ الشیرازی بروایت حضرت ابن مسعود رضی الله عنه

۱۰۶۲۸..... فرمایا کہ "جو اللہ کے راستے میں کچھ مال خرچ کرے تو اس کے لئے سات سو گنا لکھ دیا جاتا ہے"۔

مسند احمد، ترمذی، نسائی. مستدرک حاکم بروایت حریم بن فاتک

۱۰۶۲۹..... فرمایا کہ "اگر کسی شخص نے کسی غازی کو تیار کروایا یہاں تک کہ وہ ثابت قدمی سے جہاد میں چلا گیا تو اس (تیار کروانے والے) کے لئے بھی غازی جیسا ہی اجر ہوگا یہاں تک کہ غازی کی موت واقع ہو جائے یا تو واپس آ جائے"۔ ابن ماجه بروایت حضرت عمر رضی الله عنه

۱۰۶۳۰..... فرمایا کہ "جس نے جہاد کے لئے اپنی اونٹنی کے تھنوں کو باندھ دیا اللہ تعالیٰ اس پر آگ کو حرام قرار دے دیں گے"۔

الضعفاء للعقیلی بروایت ام المؤمنین حضرت عائشه صدیقه رضی الله عنها

۱۰۶۳۱..... فرمایا کہ "جس نے ایک رات بھی اللہ کے راستے میں گزاری تو اس کے لئے ہزار راتوں کے روزے اور قیام کی طرح ہوگی"۔

ابن ماجه بروایت حضرت عثمان رضی الله عنه

۱۰۶۳۲..... فرمایا کہ "سب سے افضل جہاد یہ ہے کہ کوئی اس حال میں صبح کرے کہ اس نے عزم کیا ہو کہ کسی پر ظلم نہ کروں گا"۔

فردوس بروایت حضرت علی رضی الله عنه

۱۰۶۳۳..... فرمایا کہ "ایسا مت کرو، کیونکہ اللہ کے راستے میں تم سے کسی کے کھڑے ہونے کی جگہ، گھر پر اس کے ستر سال تک نماز پڑھنے سے افضل ہے، کیا تم اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں معاف فرمادے اور جنت میں داخل کرے، اللہ کے راستے میں جہاد کرو جس نے اللہ کے راستے میں اونٹنی کے دودھ دوہنے کے درمیان جتنے وقت برابر بھی جہاد کیا، اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی"۔

ترمذی، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوهریرة رضی الله عنه

۱۰۶۳۴...... فرمایا کہ "اے جابر! کیا میں تمہیں خوشخبری نہ سناؤں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد کے ساتھ کیسے ملاقات کی؟ اللہ تعالیٰ نے کبھی کسی سے بغیر حجاب کے بات نہیں کی لیکن آپ کے والد کے ساتھ بغیر حجاب کے ملاقات فرمائی اور فرمایا کہ اے عبداللہ! تمنا کرو، جس چیز کی تمنا کرو گے میں عطا کروں گا، تمہارے والد نے فرمایا، اے میرے رب! مجھے زندہ کر دیجئے میں دوسری مرتبہ آپ کے راستے میں قتال کروں گا، تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ یہ بات میری طرف سے طے شدہ ہے کہ کوئی ان میں سے واپس نہ جائے گا، تو تمہارے والد نے عرض کیا کہ اے میرے رب پھر جو میرے پیچھے (زندہ) ہیں ان تک میرا حال پہنچا دیجئے"۔ ترمذی بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۱۰۶۳۵...... فرمایا کہ "جب احد میں تمہارے بھائی شہید ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی ارواح کو سبز رنگ کے پرندوں کے پیٹ میں رکھ دیا جو جنت کی نہروں پر آتے جاتے ہیں، اور جنت کے پھل کھاتے ہیں اور عرش کے سائے میں لٹکی ہوئی سونے کی قندیلوں میں رہتے ہیں، جب ان شہیدوں نے اپنا کھانا پینا اور اپنے رہنے کی جگہ نہایت عمدہ پائی تو کہنے لگے کہ کون ہمارے بھائیوں تک یہ بات پہنچائے کہ ہم زندہ ہیں جنت میں اور ہمیں رزق دیا جاتا ہے، تاکہ جہاد میں زاہد نہ بن جائیں اور جنگ کے وقت توکل کر کے نہ بیٹھے رہیں، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں تمہاری یہ بات پہنچاؤں گا"۔ مسند احمد، ابو داؤد، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

تکملہ

۱۰۶۳۶...... فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے لیے تیار کر رکھا جو میرے راستے میں نکلے اور اسے میرے راستے میں صرف جہاد نے اور مجھ پر ایمان نے اور میرے رسولوں پر تصدیق نے نکالا ہو تو اس کا ذمہ دار میں ہوں کہ اس کو جنت میں داخل کروں، یا اس کو اس کے اس ٹھکانے تک پہنچا دوں جہاں سے وہ نکلا تھا مال غنیمت اور اجر حاصل کرتے ہوئے، اور قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر مسلمانوں پر گراں نہ ہوتا میں کبھی کسی سریے سے بھی پیچھے نہیں رہتا اور ہمیشہ اللہ کے راستے میں نکلتا لیکن مجھے اس میں گنجائش نہیں دکھائی دیتی کہ میں ان (مسلمانوں) کو اس پر مجبور کروں، ان کے پاس بھی گنجائش نہیں کہ وہ میرا اتباع کرتے اور نہ وہ مجھے چھوڑ کر پیچھے رہ کر خوش ہوتے ہیں، اور قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے یقیناً اس بات کو بہت پسند کرتا ہوں کہ میں اللہ کے راستے میں جہاد کروں اور مجھے قتل کیا جائے، پھر میں اللہ کے راستے میں جہاد کروں اور مجھے قتل کیا جائے، پھر میں جہاد کروں اور مجھے قتل کیا، پھر میں جہاد کروں اور مجھے قتل کیا جائے"۔

ابن ماجہ بروایت حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۶۳۷...... ایک شخص مسلمان ہوا اور قتال کرنے لگا اور قتل ہو گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس نے عمل تو کم کیا لیکن اس کو اجر بہت زیادہ دیا گیا"۔

بخاری، مسلم بروایت حضرت براء رضی اللہ عنہ

۱۰۶۳۸...... فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے اپنے راستے میں جہاد کرنے والوں کے لئے سو درجے تیار کر رکھے ہیں، ہر درجے کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین اور آسمان کے درمیان، لہٰذا اگر میرے پاس کوئی ایسی چیز ہوتی جس سے میں قوت حاصل کرتا اور مسلمانوں کو قوت فراہم کرتا اور یا مسلمانوں کے پاس کچھ ہوتا جس سے وہ قوت حاصل کرتے تو کوئی سریہ میں ایسا نہ بھیجتا جس کے ساتھ میں خود نہ جاتا لیکن نہ تو یہ میرے لئے ممکن ہے اور نہ ہی مسلمانوں کے لیے، اور اگر میں نکلتا تو کوئی ایسا نہ رہتا جس میں میرے ساتھ جائے بغیر کوئی خیر اور بھلائی رہتی، اور یہ بات میرے لئے بھی سخت ہے اور ان کیلئے بھی، لہٰذا مجھے تو یہ بات پسند ہے کہ میں جہاد کروں اور مجھے قتل کیا جائے اور پھر مجھے زندہ کیا جائے، پھر میں جہاد کروں اور مجھے قتل کیا جائے پھر مجھے زندہ کیا جائے پھر قتل کیا جاؤں"۔ طبرانی بروایت حضرت ابومالک الاشعری رضی اللہ عنہ

۱۰۶۳۹...... فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو پکار کا جواب دیتے ہوئے میرے راستے میں نکلا، میری رضا کی خاطر جہاد کرتے ہوئے اور میرے وعدے کی تصدیق کرتے ہوئے اور میرے رسولوں پر ایمان رکھتے ہوئے، تو اس کی ذمہ داری اللہ عزوجل پر ہے یا تو اس کو لشکر میں وفات دیدے جس طرح چاہے اور پھر اسے جنت میں داخل کرے، اور یا وہ اللہ کی ضمانت میں ہوگا، اگرچہ اس کی غیر حاضری گھر والوں سے طویل ہو جائے یہاں تک کہ وہ مال غنیمت اور اجر و ثواب لے کر اپنے گھر والوں میں واپس آ جائے"۔ طبرانی بروایت حضرت ابومالک الاشعری رضی اللہ عنہ

۱۰۶۴۰......فرمایا کہ ”جو کفار کا جواب دیتے ہوئے اللہ کی رضا کی خاطر اللہ کے راستے میں نکلا، اس کے وعدے کی تصدیق کرتے ہوئے اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہوئے تو وہ اللہ کی ضمانت میں ہے، سو یا تو اللہ تعالیٰ اس کو لشکر میں ہی وفات دیدے جیسے چاہے اور پھر اس کو جنت میں داخل کردے یا وہ اللہ کی ضمانت میں ہو جائے اگر چہ اس کی عدم موجودگی طویل ہو جائے پھر وہ صحیح سلامت اجر و ثواب اور مال غنیمت لیکر اپنے گھر والوں کے پاس آئے، اور جو اللہ کے راستے میں نکلا اور مرگیا یا قتل کیا گیا تو وہ شہید ہے یا اس کو اس کا گھوڑا یا اس کا اونٹ گرادے جس سے اس کی گردن ٹوٹ جائے، یا اس کو کوئی چیز ڈس لے یا وہ اپنے بستر پر کسی بھی طرح مرجائے تو وہ شہید ہے اور جنت اس کے لئے ہے“۔

متفق علیہ بروایت حضرت ابومالک الاشعری رضی اللہ عنہ

۱۰۶۴۱...... فرمایا کہ ”جنت کے سو درجے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کے لئے تیار کر رکھے ہیں“۔ بروایت حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ

۱۰۶۴۲......فرمایا کہ ”جنت میں سو درجے ہیں ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان ہے یا اس سے بھی زیادہ، یہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والوں کے لئے ہے“۔ مسند عبد بن حمید بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۱۰۶۴۳......فرمایا کہ ”لوگوں میں سے درجہ نبوت سے قریب ترین لوگ مجاہدین اور اہل علم ہیں، کیونکہ مجاہدین ان تعلیمات کی خاطر جہاد کرتے ہیں جو رسول لے کر آئے، اور رہے اہل علم تو وہ اس لئے کہ وہ انبیاء کرام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیمات کی طرف لوگوں کی راہنمائی کرتے ہیں“۔

دیلمی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۶۴۴......فرمایا ۔ کچھ شک نہیں کہ اللہ کے راستے میں مجاہدین کا کیا ہے، فرمایا کہ اونگھتے ہوئے اس کا کوڑا (چابک) گر جائے اور وہ (گھوڑے) سے اتر کر اس کو اٹھالے“۔ ابن ابی عاصم فی الصحابہ اور ابونعیم بروایت حضرت ثابت بن ابی عاصم رضی اللہ عنہ

فائدہ:......اس روایت میں لفظ ”ذر“ سے مراد خوف زدہ ہونا نہیں بلکہ صرف چونکنا مراد ہے، یعنی اللہ کے راستے میں جہاد کرتے ہوئے سرحد پر پہرہ دیتے ہوئے مسلمان مجاہد اگر ذرا سا اونگھ جائے اور اس حال میں اس کا چابک اس سے چھوٹ کر گر جائے اور وہ اس کی وجہ سے ذرا سا چونک جائے، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۶۴۵...... فرمایا کہ ”ہر امت کے لئے رہبانیت ہوتی ہے اور میری امت کی رہبانیت اللہ کے راستے میں جہاد کرنا ہے“۔

بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۶۴۶......فرمایا کہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو دن کو روزہ رکھے رات کو کھڑا نماز پڑھتا رہے یہاں تک کہ واپس آجائے جب واپس آئے“۔ مسند احمد، طبرانی بروایت حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ

۱۰۶۴۷...... فرمایا کہ ”اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو روزہ رکھنے والا ہو رات کو پھر کھڑا کو اللہ کی آیات (نماز میں) پڑھتا رہے دن کو بھی اور رات کو بھی اس ستون کی طرح“۔ حلیہ ابونعیم بروایت حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۶۴۸...... فرمایا کہ ”اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو روزہ رکھنے والا ہو، کھڑا ہونے والا ہو، اللہ کی آیات کے ساتھ قنوت پڑھنے والا ہو، اور روزے اور صدقے سے ڈھیلا نہ پڑے، (یہ مثال اس وقت تک ہے جب تک) مجاہد اپنے گھر والوں کے پاس نہ آجائے“۔ ابن حبان بروایت حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۶۴۹......فرمایا کہ ”کیا میں تمہیں مقام و مرتبے کے اعتبار سے سب سے بہتر شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ شخص جو اللہ کے راستے میں اپنے گھوڑے کی لگام پکڑے ہوئے ہو یہاں تک کہ قتل کیا جائے یا جان سے جائے، کیا میں تمہیں اس کے بارے میں نہ بتاؤں جو اس سے ملا ہوا ہے؟ وہ شخص جو ایک گھاٹی میں الگ تھلگ نماز ادا کرتا رہتا ہے اور زکوٰۃ ادا کرتا ہے اور گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں“۔

مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ

افضل ترین شخص

۱۰۶۵۰..... فرمایا کہ ”کیا میں تمہیں مقام ومرتبے کے اعتبار سے سب سے بہتر شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ شخص جو اپنے گھوڑے کی لگام تھامے اللہ کے راستے میں ہو یہاں تک کہ جان سے جائے یا قتل کیا جائے، کیا میں تمہیں اس کے بارے میں نہ بتاؤں جو اس کے بعد ہے؟ کیا میں تمہیں بدترین آدمی کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ شخص جس سے اللہ کے نام پر مانگا جائے اور وہ نہ دے“۔

مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابن حبان، طبرانی، بیهقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۶۵۱..... فرمایا کہ ”کیا میں تمہیں تمام مخلوقات میں سے سب سے بہتر شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ شخص جو اللہ کے راستے میں اپنے گھوڑے کی لگام پکڑے ہوئے ہے جب بھی معرکے کا موقع ہوتا ہے اس پر سیدھا ہو جاتا ہے، کیا میں تمہیں اس شخص کے بارے میں نہ بتاؤں جو اس کے بعد ہے؟ وہ شخص جو چند بکریوں کے ساتھ رہتا ہے نماز ادا کرتا ہے زکوۃ دیتا ہے کیا میں تمہیں بدترین مخلوق کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ شخص جس سے اللہ کے نام پر سوال کیا جائے اور وہ نہ دے“۔ مسند احمد بروایت حضرت ابوهریرة رضی اللہ عنہ

۱۰۶۵۲..... فرمایا کہ ”کیا میں تمہیں لوگوں میں سے سب سے بہترین آدمی کے بارے میں نہ بتاؤں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، جی ضرور، فرمایا وہ شخص جو اللہ کے راستے میں ہے اپنے گھوڑے کی لگام پکڑے ہوئے ہے اس انتظار میں ہے کہ وہ حملہ کرے یا اس پر حملہ کیا جائے، کیا میں تمہیں اس کے بعد سب سے بہترین شخص کے بارے میں نہ بتاؤں، عرض کیا، جی ہاں ضرور، فرمایا وہ شخص جو چند بکریاں لئے نماز ادا کرتا ہے اور زکوۃ دیتا ہے جانتا ہے کہ اس کے مال میں اللہ کا کیا حق ہے، اور لوگوں کے شر سے الگ تھلگ ہے“۔

طبرانی بروایت حضرت ام مبشر رضی اللہ عنہا

۱۰۶۵۳..... فرمایا کہ ”لوگوں میں سے سب سے بہتر مرتبے کا وہ شخص ہے جو گھوڑے کی کمر پر بیٹھا ہوا ہے دشمن کو ڈراتا ہے اور دشمن اس کو ڈراتا ہے“۔ بیهقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ام مبشر رضی اللہ عنہا

۱۰۶۵۴..... فرمایا کہ ”اسلام تین کمرے ہیں، نیچے والا، اوپر والا، اور ایک اور کمرہ، رہا نیچے والا تو وہ اسلام ہے اس میں تمام مسلمان داخل ہیں لہٰذا تو ان کے بارے میں نہ پوچھ کہتے ہیں کہ میں مسلمان ہوں، رہا اوپر والا سو ان کے اعمال ایک دوسرے سے بڑھ کر ہیں، بعض مسلمان بعض دیگر مسلمانوں سے بڑھ کر ہیں، اور وہ جو سب سے اوپر والا کمرہ ہے تو وہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والوں کے لئے ہے یہاں تک وہی پہنچ سکتا ہے جو ان میں سب سے افضل ہے“۔ طبرانی بروایت حضرت فضالة بن عبید رضی اللہ عنہ

۱۰۶۵۵..... فرمایا کہ ”جو شخص اللہ کے راستے میں جہاد کرتا ہوا اپنے گھر سے نکلا، اور مجاہدین کہاں ہیں؟ اور اپنی سواری سے گر پڑا اور مر گیا تو اب اس کا اجر اللہ کے ذمے ہے، اور جو اپنی جگہ پر ہی قتل کیا گیا سو اس نے واپسی کا ٹھکانہ واجب کر لیا“۔

مسند احمد، ابن سعد، طبرانی، مستدرک حاکم متفق علیہ ابونعیم بروایت محمد بن عبداللہ بن عتیک عن ابیہ

۱۰۶۵۶..... فرمایا کہ جو اللہ کے راستے میں جہاد کرتے ہوئے نکلا پھر اسے کوئی آفت پہنچی یا کسی جانور نے ڈس لیا اور وہ مر گیا تو وہ شہید ہے، اور جو اپنی موت پر مرا تو اس کا اجر اللہ پر ہے اور جو اپنی جگہ پر ہی مارا گیا تو اس نے ٹھکانہ واجب کر لیا“۔ العسکری فی الامثال

۱۰۶۵۷..... فرمایا کہ ”جس نے اللہ کے راستے میں ایک غزوہ (معرکہ) بھی لڑا تو اس نے اللہ تعالیٰ کی طاعات ادا کر دیں“۔

دیلمی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۶۵۸..... فرمایا کہ ”جو دشمن سے ملا (جنگ کی) اور صبر سے کام لیا یہاں تک کہ قتل کر دیا گیا یا غالب آ گیا تو اس کو قبر میں تکلیف نہ دی جائے گی“۔

طبرانی. مستدرک حاکم بروایت ابو ایوب رضی اللہ عنہ

۱۰۶۵۹..... فرمایا کہ ”جو غازی کی حرمت نہیں جانتا تو وہ منافق ہے، اور جو کسی غازی سے بغض رکھتا ہے سو وہ مجھ سے بغض رکھتا ہے اور جو مجھ سے

بغض رکھتا ہے تو وہ اسلام سے بری (آزاد) ہوگیا، اور اگر کسی نے کسی غازی کو تکلیف دی تو اس نے مجھے تکلیف دی، اور جس نے مجھے تکلیف دی تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام کردیں گے اور اس کا ٹھکانہ آگ ہوگی"۔ رافعی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۶۶۰..... فرمایا کہ "جب اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے لئے بددعا کی اجازت دی تو فرشتوں نے امین کہا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا، آپ کی دعا قبول کی گئی اور اس کی بھی جس نے اللہ کے راستے میں جہاد کیا، پھر جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجاہدین کو تکلیف دینے سے بچو، کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کی حمایت میں بھی ایسے ہی غصے ہوتے ہیں جیسے اپنے رسولوں کی حمایت میں، اور ان کی دعا بھی ایسے ہی قبول کرتے ہیں جیسے اپنے رسولوں کی"۔ ابوالفتح ازدی فی الصحابہ اور ابوموسیٰ فی الذیل بروایت جمانۃ باھلی رضی اللہ عنہ

۱۰۶۶۱..... فرمایا کہ "اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے مجاہدین کو تکلیف دینے سے بچو، کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کی حمایت میں بھی ایسے ہی غصے ہوتے ہیں جیسے اپنے رسولوں کی حمایت میں، اور ان کی دعا بھی ایسے ہی قبول فرماتے ہیں جیسے اپنے رسولوں کی دعا قبول فرماتے ہیں"۔

دارقطنی فی الافراد، دیلمی بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

جہاد قیامت تک جاری رہے گا

۱۰۶۶۲..... فرمایا کہ "جہاد جاری رہے گا جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے اس وقت تک جب تک میری امت کا آخری فرد دجال سے لڑے گا، کسی ظالم کا ظلم اس (جہاد) کو ختم نہ کرسکے گا اور نہ ہی کسی منصف کا انصاف"۔ دیلمی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۶۶۳..... فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں اس قوم سے جو جنت میں زنجیروں کے ساتھ بندھے ہوئے داخل ہوں گے"۔

بخاری، بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۶۶۴..... فرمایا کہ "یقیناً میں دیکھ رہا ہوں ان لوگوں کو جن کو زنجیروں میں جنت کی طرف لے جایا جارہا ہے"۔

حاکم فی الکنی بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۶۶۵..... فرمایا کہ "کیا تم مجھ سے پوچھو گے نہیں کہ میں کیوں ہنسا؟ میں نے اپنی امت میں سے کچھ لوگوں کو دیکھا جنہیں زنجیروں میں باندھ کر زبردستی جنت کی طرف لے جایا جارہا ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ وہ کون ہوں گے؟ فرمایا کہ وہ عجمی قوم کے لوگ ہوں گے جنہیں مجاہدین گرفتار کریں گے اور اسلام میں داخل کرلیں گے"۔ طبرانی بروایت حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ

۱۰۶۶۶..... فرمایا کہ "اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی ذمہ داری اللہ پر ہے، یا تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنی رحمت ومغفرت کی طرف قبول کرلے یا وہ اجر وثواب اور مال غنیمت لے کر واپس پہنچ جائے، اور اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی مثال اس روزے دار کی طرح ہے جو کھڑا عبادت کرتا رہتا ہے اور سست نہیں پڑتا یہاں تک کہ (مجاہد) واپس آجائے"۔

ابن ماجہ مسند ابی یعلی بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۱۰۶۶۷..... فرمایا کہ "اللہ کے راستے میں سونے والا اس روزے دار کی طرح ہے جو کبھی افطار نہیں کرتا اور کھڑا عبادت کرتا ہے اور سست نہیں پڑتا"۔

ابوالشیخ بروایت حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ

۱۰۶۶۸..... فرمایا کہ "غازی کا آنکھ چھپکانا جب وہ آنکھیں چھپکاتا ہے تو یہ بھی اس کے لئے نیکی ہے اور ایک نیکی سات گنا کے برابر ہے"۔

ابونعیم بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۱۰۶۶۹..... فرمایا کہ "جو شخص ایک دن بھی اللہ کے راستے میں بیمار ہو، یا دن کا کچھ حصہ یا ایک گھنٹہ، تو اس کے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں اور اس کے لئے سو غلام آزاد کرنے کے برابر اجر وثواب لکھ دیا جاتا ہے اور غلام بھی ایسے جن میں سے ہر ایک کی قیمت ایک لاکھ ہو"۔

ابن زنجویہ بروایت رجل من اھل الحجاز مرسلا

۱۰۶۷۰ فرمایا کہ ”بنی آدم کے تمام اعمال کو کراماً کاتبین لے کر آتے ہیں علاوہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے مجاہدین کے نیک اعمال کے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جو فرشتے پیدا کئے ہیں وہ ان کی چھوٹی سے چھوٹی نیکی کو گننے سے عاجز ہیں“۔

ابو الشیخ فی الثواب بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۶۷۱ فرمایا ”ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں تو نہیں پاتا، کیا تو طاقت رکھتا ہے کہ جب مجاہد نکلے تو تو اپنی مسجد میں داخل ہو اور کھڑا اعبادت کرنے لگے اور سست نہ پڑے اور روزہ رکھے اور افطار نہ کرے؟“ بخاری بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۶۷۲ فرمایا کہ ”نیک بات، ہمیشہ روزہ رکھنا اور ہر سال حج کرنا جہاد کے قریب ہوسکتا ہے، اس کے علاوہ کوئی چیز جہاد کے قریب نہیں ہوسکتی“۔

بیھقی فی شعب الایمان عن رجل من الصحابہ رضی اللہ عنہ

۱۰۶۷۳ فرمایا کہ ”ہمیں کہنے دیجئے اے ابن الخطاب! جس نے اللہ کے راستے میں جہاد کیا اس کے لئے جنت واجب ہوگئی“۔

طبرانی بروایت ابی المنذر

۱۰۶۷۴ فرمایا کہ ”اللہ کے راستے میں جہاد کرنے کو لازم پکڑو کیونکہ یہ بھی جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے اس سے اللہ تعالیٰ ہر طرح کے غموم و ہموم ختم کردیں گے، اور دور و نزدیک اللہ کے راستے میں جہاد کرو اور دور و نزدیک اللہ تعالیٰ کی حدود قائم کرو اور اللہ کے راستے میں کسی ملامت کرنے والی کی ملامت سے مت ڈرنا“۔ مستدرک حاکم، متفق علیہ بروایت حضرت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ

۱۰۶۷۵ فرمایا کہ ”لوگوں پر ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا جس میں سب سے بہتر آدمی وہ ہوگا جو اپنے گھوڑے کی لگام پکڑے ہوئے اللہ کے راستے میں ہو، جب بھی کسی معرکے کا سنے اپنے گھوڑے کی پشت پر سیدھا ہو جائے اور اپنے گمان کے مطابق موت کو تلاش کرنے لگے، اور وہ شخص جوان گھاٹیوں میں سے ایک گھاٹی میں نماز ادا کرے اور زکوۃ دے اور لوگوں کو صرف بھلائی کی حالت میں ملے“۔

ابن حبان بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۶۷۶ فرمایا کہ ”بندوں کے سب کے سب اعمال کی مثال اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کے سامنے ایسی ہے جیسے خطاف (ایک ننھا پرندہ) جو اپنی چونچ میں سمندر سے (ذرا سا) پانی لیتا ہے“۔ ابو الشیخ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۶۷۷ فرمایا کہ ”کوئی عمل اللہ کے نزدیک اللہ کے راستے میں جہاد کرنے سے اور ایسے حج کرنے سے جو جھوٹ اور خیانت سے پاک ہو قبول شدہ ہو، اس میں نہ کوئی گناہ ہو نہ جھگڑا اور نہ کوئی نامناسب حرکت، سے زیادہ محبوب نہیں“۔ حلیہ ابی نعیم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۶۷۸ فرمایا کہ ”اس شخص جیسا لوگوں میں کوئی نہیں جو اپنے گھوڑے کا سر پکڑے اللہ کے راستے میں جہاد کرے، اور اپنی برائی سے لوگوں کو محفوظ رکھے، اور اس شخص کی طرح جو اپنی بکریوں کے ساتھ دیہات میں رہے، مہمان کی مہمان نوازی کرے اور اس کا حق ادا کرے“۔

مسند احمد، طبرانی، حلیہ ابی نعیم، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۶۷۹ فرمایا کہ ”تم میں سے سب سے زیادہ پسندیدہ صدقہ ابن عوف کا ہے، مہاجر فقراء میں سے کسی فقیر کا ذرا سا ڈر جانا جو اللہ کے راستے میں اپنا چابک گھسیٹ رہا ہو ابن عوف کے صدقے سے زیادہ افضل ہے“۔

یہ روایت سعید بن ابی ہلال سے ہے کہ انہیں معلوم ہوا کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے صدقہ دیا جس سے لوگ بہت خوش ہوئے یہاں تک کہ یہ بات جناب رسول اللہ ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے مذکورہ بالا ارشاد فرمایا“۔

۱۰۶۸۰ فرمایا کہ ”اپنے اپنے ٹھکانوں پر اطمینان سے رہو کیونکہ اب ہجرت ختم ہوچکی، البتہ جہاد اور نیت باقی ہے اور جب تمہیں نکالا جائے تو نکل پڑو“۔ طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۶۸۱ حضرت ابو دجانہ رضی اللہ عنہ نے غزوہ احد میں ایک سرخ جماعت کی نشاندہی کی جو دو صفوں کے درمیان متکبرانہ انداز میں چل رہی تھی، جب جناب رسول اللہ ﷺ نے اس جماعت کو دیکھا تو فرمایا کہ یہ وہ چال ہے جسے اللہ تعالیٰ اس جگہ (میدان جہاد) کے علاوہ (کسی بھی اور جگہ پر) شدید ناپسند کرتے ہیں“۔ طبرانی بروایت خالد بن سلیمان بن عبداللہ بن خالد بن سماک بن خرشتہ عن ابی عن جدہ

۱۰۶۸۲ فرمایا کہ "تم میں سے کسی کا ایک ساعت بھی اللہ کے راستے میں کھڑا ہونا اپنے گھر پر اس کی زندگی بھر کے عمل سے بہتر ہے"۔

ابن عساکر بروایت ابو سعید بن ابی فضالة بن سعد اور مستدرك حاکم بروایت ابوسعید بن ابی فضالة عن سهل بن عمرو

۱۰۶۸۳ فرمایا کہ "اللہ کے راستے میں کسی شخص کے کھڑے ہونے کی جگہ اللہ کے نزدیک اس کی ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے"۔

طبرانی، مستدرك حاکم، متفق علیه بروایت حضرت عمران بن حصین رضی الله عنه

۱۰۶۸۴ فرمایا کہ "اللہ کے راستے میں کسی شخص کا صف میں کھڑے ہونا دنیا اور ہر اس چیز سے جو دنیا میں ہے بہتر ہے، اور جس نے اللہ کے راستے میں تیر چلایا تو وہ پہنچ گیا، خواہ تیر نشان پر لگا ہو یا خطا کر گیا ہو تو اس کو غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا، اور جو اللہ کے راستے میں بوڑھا ہو گیا تو وہ بڑھاپا قیامت کے دن اس کے لئے نور ہوگا"۔ طبرانی بروایت حضرت عمران بن حصین

۱۰۶۸۵ فرمایا کہ "مجھے یہودیت یا نصرانیت دے کر نہیں بھیجا گیا، بلکہ واضح اور روشن شریعت دے کر بھیجا گیا ہوں، اور قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اللہ کے راستے میں ایک صبح یا ایک شام لگا دینا دنیا اور ہر اس چیز سے بہتر ہے جو اس میں ہے، اور تم میں سے کسی کا صف میں کھڑے ہونا، اس کے ساٹھ سال تک نماز پڑھنے سے بہتر ہے"۔ مسند احمد، طبرانی بروایت حضرت ابو امامة رضی الله عنه

ایک صبح و شام دنیا و مافیہا سے بہتر ہے

۱۰۶۸۶ فرمایا کہ "ایک شام اللہ کے راستے میں لگا دینا دنیا اور ہر اس چیز سے بہتر ہے جو اس میں ہے اور ایک صبح اللہ کے راستے میں لگا دینا دنیا اور ہر اس چیز سے بہتر ہے جو اس میں ہے، اور ایک مومن کی جان، مال اور عزت دوسرے مومن پر اسی طرح حرام کر دی گئی ہے جس طرح اس دن کو حرام کیا گیا ہے"۔ مسند احمد، بیهقی فی شعب الایمان بروایت سفیان بن وهب الخولانی

۱۰۶۸۷ فرمایا کہ "اللہ کے راستے میں ایک ساعت بھی پچاس مرتبہ حج کرنے سے بہتر ہے"۔ دیلمی بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۱۰۶۸۸ فرمایا کہ "اللہ کے راستے میں ایک صبح کا لگا دینا دنیا اور ہر اس چیز سے بہتر ہے جو اس میں ہے"۔ ابن قانع عن سفیان بن وهب الخولانی

۱۰۶۸۹ فرمایا کہ "اللہ کے راستے میں ایک صبح یا ایک شام لگا دینا دنیا اور ہر اس چیز سے بہتر ہے جو اس میں ہے"۔

مسند احمد، طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی الله عنه اور متفق علیه بروایت حضرت عمر رضی الله عنه

۱۰۶۹۰ فرمایا کہ "غزوہ تبوک کے موقع پر جب حج کے لئے اجازت لینے والے لوگ بہت ہو گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے راستے میں ایک غزوہ میں شریک ہونا مجھے چالیس مرتبہ حج کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے"۔ عبدالجبار الخولانی فی تاریخ داریا بروایت مکحول

۱۰۶۹۱ فرمایا کہ "اللہ کے راستے میں ایک دن لگا دینا باقی ہزاروں سے بہتر ہے"۔ مسند حاکم، متفق علیه بروایت حضرت عثمان رضی الله عنه

۱۰۶۹۲ فرمایا کہ "تم میں سے کسی کا اللہ کے راستے میں کھڑے ہونا دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے بہتر ہے"۔

طبرانی، سنن سعید بن منصور بروایت حضرت سهل بن سعد رضی الله عنه

۱۰۶۹۳ فرمایا کہ "اللہ کے راستے میں ایسا ٹھہرنا جس میں تلوار بھی نہ سونتی گئی ہو اور نہ نیزہ چلایا ہو اور نہ ہی کوئی تیر چلایا ہو ایسی ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے جس میں ایک لمحے کے لئے بھی اللہ کی نافرمانی نہ کی ہو"۔ ابن النجار بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۱۰۶۹۴ فرمایا کہ "کوئی شخص اگر اللہ کے راستے میں ایک قدم بھی اٹھاتا ہے تو "حور عین" اسے جھانک کر دیکھتی ہیں اور اگر وہ قدم اٹھانے میں تاخیر کرے تو وہ اس سے حیا کرتی ہیں اور پردہ کر لیتی ہیں، اور اگر وہ شہید ہو جائے تو پہلا زخم جو اس کے سر میں لگے اور خون بہے تو وہ اس کی خطاؤں کا کفارہ ہو جاتا ہے، اور دو حور عین اس پر نازل ہوتی ہیں اس کے چہرے سے مٹی جھاڑتی ہیں اور کہتی ہیں کہ خوش آمدید، اب تمہارا وقت آ پہنچا اور وہ بھی کہتا ہے کہ خوش آمدید تم دونوں کا وقت بھی آ پہنچا"۔ هناد، طبرانی بروایت یزید بن شجرة

فائدہ:...... "سر کا زخم" اتفاقی قید ہے احترازی نہیں اور وقت آ پہنچنے سے مراد جنت میں جانے کا وقت ہے واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۶۹۵ فرمایا کہ "اللہ کے راستے میں (جب نکلو تو) منہ پر کپڑا وغیرہ نہ باندھا کرو، یہ تو صرف غبار ہے جو اللہ کے راستے میں ہے اور اہل جنت

کی مشک کا چورا ہے‘‘۔ ابو الشیخ بروایت حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ

۱۰۶۹۶ ... فرمایا کہ ’’اس سے پیچھے نہ رہو، قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، کیونکہ یہ تو جنت کی خوشبو ہے یعنی غبار‘‘۔

باوردی اور بغوی اور ابن مندہ اور نسائی بروایت ربیع بن زیاد رضی اللہ عنہ

۱۰۶۹۷ ... فرمایا کہ ’’ایسا نہیں ہوسکتا کہ کوئی شخص اللہ کے راستے میں ہو اور اس کے نرخرے میں غبار ہو اور اسے آگ چھو جائے‘‘۔

الشیرازی فی الالقاب بروایت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

۱۰۶۹۸ ... فرمایا کہ ’’یہ نہیں ہوسکتا کہ کسی بندے کے پیٹ میں اللہ کے راستے کا غبار اور جہنم کا دھواں جمع ہو‘‘۔

ابن زنجویہ بروایت حضرت ابوھریرۃ اور ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۱۰۶۹۹ ... فرمایا کہ ’’یہ نہیں ہوسکتا کہ کسی بندے کے پیٹ میں اللہ کے راستے کا غبار اور جہنم کا دھواں اور ایمان اور حسد جمع ہو‘‘۔

ابن حبان بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۷۰۰ ... فرمایا کہ ’’جس کے دونوں پیر اللہ کے راستے میں غبار آلود ہوگئے تو وہ پیر آگ پر حرام ہیں‘‘۔ مسند احمد، باوردی متفق علیہ بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ، ابن زنجویہ عن رجل اور ابن عساکر بروایت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

۱۰۷۰۱ ... جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک نوجوان کو دیکھا جو راستے سے ہٹ کر چل رہا تھا تو اس سے دریافت فرمایا کہ تجھے کیا ہوا جو راستے سے ہٹ کر چل رہا ہے؟ اس نے جواباً عرض کیا کہ مجھے گرد و غبار ناپسند ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس سے الگ مت ہو سو قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے یہ تو جنت کی خوشبو ہے‘‘۔

ابو داؤد، فی المراسیل، نسائی فی الکنی اور بغوی طبرانی بروایت ربعۃ بن زید رضی اللہ عنہ

۱۰۷۰۲ ... فرمایا کہ ’’کسی بندے کے قدم اللہ کے راستے میں غبار آلود نہیں ہوئے مگر یہ کہ وہ آگ پر حرام ہو گئے ہیں‘‘۔ مسند ابی یعلی، ابن عساکر بروایت حضرت مالک بن عبداللہ الخثعمی رضی اللہ عنہ اور الشیرازی فی الألقاب بروایت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

۱۰۷۰۳ ... فرمایا کہ ’’کوئی شخص ایسا نہیں جس کا چہرہ اللہ کے راستے میں غبار آلود ہو مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس چہرے کو امن میں رکھیں گے اور کوئی شخص ایسا نہیں جس کے دونوں پیر اللہ کے راستے میں غبار آلود ہوئے ہوں مگر اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کو آگ سے محفوظ رکھیں گے‘‘۔

بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابوامامۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۷۰۴ ... فرمایا کہ ’’جس کے قدم اللہ کے رستے میں غبار آلود ہوگئے تو اللہ تعالیٰ ان کو آگ پر حرام کردیں گے‘‘۔

ابن زنجویہ اور سمویہ اور عمار اور ابن عساکر بروایت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

۱۰۷۰۵ ... فرمایا کہ ’’جس نے غازی کو سامان فراہم کیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو سایہ فراہم کریں گے، اور جس نے غازی کو سامان فراہم کیا یہاں تک کہ وہ اس سامان کے ساتھ طاقتور ہوگیا تو اس (سامان فراہم کرنے والے) کے لئے بھی ایسا ہی اجر ہوگا یہاں تک کہ (غازی) مر جائے یا قتل کردیا جائے یا واپس آجائے، اور جس نے مسجد بنائی جس میں اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائیں گے‘‘۔

مسند احمد، عدنی، مسند ابی یعلی، ابن حبان، مستدرک حاکم، متفق علیہ، سعید بن منصور بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۷۰۶ ... فرمایا کہ ’’جس نے اللہ کے راستے میں لڑنے والے کو سامان فراہم کیا تو اس (سامان دینے والے) کا اجر بھی اس (غازی) کی طرح ہے اور جس نے اللہ کے راستے میں لڑنے والے کی (عدم موجودگی میں) اس کے گھر والوں کے ساتھ بھلائی کا معاملہ رکھا اور ان پر خرچ کیا تو اس (خرچ کرنے والے اور نگرانی کرنے والے) کا اجر بھی غازی کی طرح ہوگا‘‘۔

دارمی، ابن حبان، طبرانی، بروایت زید بن خالد الجھنی رضی اللہ عنہ

۱۰۷۰۷ ... فرمایا کہ ’’جس نے غازی کو سامان فراہم کیا یا اس کے گھر کی بھلائی کے ساتھ خبرگیری کی تو وہ ہمارے ساتھ ہوگئے‘‘۔

مسند احمد، طبرانی بروایت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ

۱۰۷۰۸..... فرمایا کہ" جس نے حاجی کو سامان فراہم کیا، یا غازی کو سامان فراہم کیا یا اس کے گھر کی بھلائی کے ساتھ خبر گیری کی یا کسی روزہ دار کو افطار کرایا تو اس کے لئے بھی ایسا ہی اجر ہوگا جیسا عمل کرنے والے کو ہوگا اور اس کے اجر میں کوئی کمی بھی نہ ہوگی"۔

بیهقی فی شعب الایمان بروایت زید بن خالد رضی الله عنه

۱۰۷۰۹..... فرمایا کہ" عزت واحترام کے لحاظ سے جہاد کرنے والی عورتوں کی فضیلت بیٹھ رہنے والوں پر ایسی ہے کہ جیسے وہ ان کی مائیں ہوں، اور کوئی شخص ایسا نہیں جس نے کسی مجاہد کی غیر موجودگی میں اس کے گھر کے ساتھ خیانت کی ہو مگر یہ کہ اس کو قیامت کے دن اس کے سامنے کھڑا ہونا پڑے گا، اس مجاہد سے کہا جائے گا کہ یہی ہے وہ شخص جس نے تیرے گھر میں خیانت کی سو اس کے اعمال میں سے جتنے چاہے لے لے"۔

طبرانی بروایت ابن بریدة رضی الله عنه

فصل..... رباط کے بیان میں

تکملہ

فائدہ:..... الرباط وہ جگہ جہاں لشکر سرحد کی حفاظت کے لئے قیام کرے، اس کی جمع رُبط آتی ہے۔

دیکھیں مصباح اللغات ص ۲۷۵، کالم مادہ ربط، واللہ اعلم بالصواب. مترجم

۱۰۷۱۰..... فرمایا کہ" وہ سپاہی جو رباط میں شامل ہو، اس کی نماز پانچ سو نمازوں کے برابر ہے اور ایک دینار کا خرچ تو سو دیناروں کے خرچ سے افضل ہے جو کوئی شخص کسی اور جگہ میں خرچ کرے"۔ ابو الشیخ، بیهقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابو امامة رضی الله عنه

۱۰۷۱۱..... فرمایا کہ" اس معاملے کی ابتداء نبوت ورحمت ہے، اس کے بعد خلافت ہوگی، اس کے بعد ملوکیت اور رحمت پھر امارت اور رحمت، پھر اس پر ایک دوسرے کو ایسے دانتوں سے کاٹیں گے جیسے گدھا ایک دوسرے کو کاٹتے ہیں، لہٰذا تم لوگ جہاد کو لازم پکڑنا، تمہارا سب سے افضل جہاد رباط ہوگا اور تمہارا سب سے افضل رباط، عسقلان ہوگا"۔ طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی الله عنه

فائدہ:..... عسقلان آج کل فلسطین میں ہے، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۷۱۲..... فرمایا کہ" کیا میں تمہیں ایسی رات کے بارے میں نہ بتاؤں جو لیلۃ القدر سے بھی افضل ہے (وہ رات) جس میں پہرے دار نے ایسے خوف کے عالم میں پہرہ دیا ہو کہ گویا کہ اب وہ اپنے گھر والوں میں نہ لوٹ سکے گا"۔

مستدرک حاکم، متفق علیه بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۱۰۷۱۳..... فرمایا کہ" جس شخص نے اللہ کے راستے میں مسلمانوں کی پہرے داری کی رضا کارانہ طور پر سلطان نے اس کو کچھ نہ دیا ہو وہ اپنی آنکھوں سے آگ کو نہ دیکھے گا البتہ قسم کو حلال کرنے کی صورت میں، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ (تم میں سے کوئی نہیں جو اس تک آنے والا نہیں)۔

مسند احمد، بخاری فی تاریخه، مسند ابی یعلی، طبرانی، بروایت حضرت معاذبن جبل رضی الله عنه

۱۰۷۱۴..... فرمایا کہ" جس شخص نے سمندر کے ساحل پر ایک رات پہرہ دیا تو اس کا یہ پہرہ دینا اپنے گھر پر ہزار سال تک عبادت کرنے والے کی عبادت سے افضل ہے اور سال بھی ایسا جس میں تین سو ساٹھ دن ہوں اور ہر دن ہزار سال کے برابر ہو"۔

مسند ابی یعلی بروایت حضرت انس رضی الله عنه

۱۰۷۱۵..... فرمایا کہ" جو شخص ایک دن یا ایک رات اللہ کے راستے میں پہرہ دے تو اس کا یہ پہرہ دینا مہینہ بھر کے روزوں یا مہینہ بھر کی نفل نمازوں کے برابر ہے"۔ بغوی اور ابن قانع بروایت سمیط العجلی

۱۰۷۱۶..... فرمایا کہ" جس نے ایک رات مورچے میں مسلمانوں کی چوکیداری کرتے ہوئے گزاری تو اس کا اجر جو اس سے پیچھے (یعنی گھر پر بیٹھا) روزے رکھنے والے اور نماز پڑھنے والے کی طرح ملے"۔ ابن زنجویه، دار قطنی فی الافراد بروایت حضرت انس رضی الله عنه

۱۰۷۱۷..... فرمایا کہ ”جس نے اونٹنی کا دودھ نکالنے کے وقت تک بھی پہرہ دیا اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔“

خطیب بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۱۰۷۱۸..... فرمایا کہ ”جو مسلمانوں کی سرحدوں میں سے کسی سرحد پر مسلمانوں کی عیدوں میں سے کسی عید پر شریک ہوا تو اللہ تعالیٰ اس کی غیر موجودگی میں تمام مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کی تعداد کے برابر نیکیاں اس کو عطا فرمائیں گے“۔ابن زنجویہ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۷۱۹..... فرمایا کہ ”جو اللہ کے راستے میں پہرہ دیتے ہوئے ہلاک ہوا وہ قبر کے عذاب سے محفوظ ہو گیا اور اس کے لئے قیامت تک اس کا اجر بڑھتا رہے گا“۔بغوی، ابن حبان، بروایت حضرت سلمان رضی اللہ عنہ

۱۰۷۲۰..... فرمایا کہ ”جس نے ایک رات اللہ کے راستے میں پہرہ دیا تو اس کا یہ پہرہ دینا اپنے گھر والوں میں مہینہ بھر روزے رکھنے والے اور عبادت کے لئے کھڑے رہنے والے سے بہتر ہے“۔ابن عساکر بروایت سعید بن خالد بن ابی الطویل بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۷۲۱..... فرمایا کہ ”جس نے مسلمانوں کی سرحدوں میں سے کسی سرحد پر مسلمانوں کی عیدوں میں سے کسی عید میں شرکت کی تو اس کے لئے اسلام کے حرام موجود تمام پرندوں کے پروں کے برابر نیکیاں لکھی جائیں گی“۔ابن زنجویہ بروایت یحییٰ بن ابی کثیر مرسلاً

۱۰۷۲۲..... فرمایا کہ ”جو اللہ کے راستے میں پہرہ دیتے ہوئے وفات پا گیا سو وہ قبر کے فتنہ سے محفوظ ہو گیا اور اس کے نیک عمل جو وہ کرتا تھا (ان کا ثواب اس کو قیامت کے دن تک ملتا رہے گا)۔الحکیم بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

اللہ کے راستہ کا پہرہ قبر کے عذاب سے حفاظت کا ذریعہ

۱۰۷۲۳..... فرمایا کہ ”جو کوئی ان مرتبوں میں سے کسی مرتبے پر وفات پا گیا قیامت کے دن تک انہی پر اٹھایا جائیگا جن پر اس کی وفات ہوئی تھی، پہرہ، یا حج وغیرہ“۔طبرانی بروایت فضالۃ بن عبید رضی اللہ عنہ

۱۰۷۲۴..... فرمایا کہ ”جو پہرے کی حالت میں وفات پا گیا وہ قبر کے فتنے سے محفوظ رہے گا“ اور بڑی گھبراہٹ سے محفوظ ہو گیا اور اس کو جنت کی ٹھنڈی ھوا اور رزق دیا جائے گا اور اس کے لئے قیامت تک اللہ کے راستے میں پہرہ دینے کا اجر لکھا جاتا رہے گا“۔

مسند احمد بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۷۲۵..... فرمایا کہ ”قزوین اور روم پہرہ دینے والے اور تمام شہروں میں پہرہ دینے والوں میں سے ہر ایک ایسے شہید کا ثواب دیا جائے گا جو اللہ کے راستے میں خون میں لت پت ہو کر شہید ہوا“۔خطیب فی فضائل قزوین اور رافعی بروایت حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۰۷۲۶..... فرمایا کہ ”اللہ عزوجل کے راستے میں ایک رات کی پہرے داری ایسی ہزار راتوں سے افضل ہے جن میں رات بھر کھڑے ہو کر عبادت کی گئی اور دن بھر روزہ رکھا گیا۔

مسند احمد، طبرانی، ابونعیم فی المعرفۃ، مستدرک حاکم، بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

۱۰۷۲۷..... فرمایا کہ ”وہ آنکھ آگ پر حرام ہوگی جو ایک رات اللہ کی راہ میں جاگی ہوگی“۔نسائی براویت حضرت ابوریحانہ رضی اللہ عنہ

۱۰۷۲۸..... فرمایا کہ ”اللہ کے راستے میں ایک دن کا پہرہ مہینے بھر کے روزوں اور نمازوں سے بہتر ہے اور اللہ کے راستے میں مورچے میں وفات پا گیا تو اس کو قیامت کے دن تک جہاد کا اجر ملتا رہے گا“۔ابن زنجویہ بروایت حضرت سلمان رضی اللہ عنہ

۱۰۷۲۹..... فرمایا کہ ”کہ ایک دن رات مورچے میں رہنا مہینے بھر کے ایسے روزوں اور نمازوں سے بہتر ہے جن میں نہ افطار ہوا اور نہ سستی اور اگر مورچے میں وفات پا گیا تو اس کے لئے دوبارہ زندہ ہونے تک اس کے بہترین عمل کا ثواب ملتا رہے گا اور وہ قبر کے عذاب سے محفوظ رہے گا“۔

مسند احمد، طبرانی، ابن عساکر بروایت حضرت سلمان رضی اللہ عنہ

۱۰۷۳۰..... فرمایا کہ ”اللہ کے راستے میں ایک دن مورچے میں گزارنا مہینے کے روزہ اور نمازوں سے بہتر ہے اور جو اللہ کے راستے میں مورچ

میں وفات پا گیا تو قیامت کے دن تک اس کو مجاہد کا اجر ملتا رہے گا''۔ روبانی بروایت حضرت سلمان رضی اللہ عنہ

۱۰۷۳۱..... فرمایا کہ''اللہ کے راستے میں ایک دن مورچے میں گزارنا دنیا اور اس پر موجود تمام چیزوں سے بہتر ہے، اور جنت میں تم سے کسی ایک کا کوڑا (چابک) رکھنے کی جگہ بھی پوری دنیا اور اس پر موجود چیزوں سے بہتر ہے، اور ایک شام جو بندہ اللہ کے راستے میں لگاتا ہے یا ایک صبح دنیا اور اس پر موجود تمام چیزوں سے بہتر ہے''۔ مسند احمد، بخاری، نسائی، بروایت سهل بن سعد رضی اللہ عنہ

۱۰۷۳۲..... فرمایا کہ''ایک دن اور رات اللہ کے راستے میں مورچے میں رہنا مہینے بھر کے روزوں اور نمازوں سے بہتر ہے سو اگر اس کی وفات ہوگئی تو اس کو مورچہ بند کا اجر ملے گا اور آزمانے والوں (منکر نکیر) سے محفوظ رہے گا اور اس کے لئے جنت سے رزق مقرر کیا جائے گا''۔

بغوی بروایت حضرت سلمان رضی اللہ عنہ

۱۰۷۳۳..... فرمایا کہ''اللہ کے راستے میں ایک دن مورچے میں رہنا مہینے بھر کے روزوں اور نمازوں سے بہتر ہے، اور جو اللہ کے راستے میں مورچہ بند حالت میں مر گیا تو اسے قبر کے فتنے سے محفوظ رکھا جائے گا اور اس کو اس کے بہترین عمل کا قیامت تک اجر ملتا رہے گا جو وہ کرتا تھا''۔

ابن زنجویہ بروایت حضرت سلمان رضی اللہ عنہ

۱۰۷۳۴..... فرمایا کہ''اللہ کے راستے میں ایک دن مورچے میں رہنا، دنیا اور اس میں موجود چیزوں سے بہتر ہے اور یقیناً جنت میں تم سے کسی کی کمان رکھنے کی جگہ بھی دنیا اور اس میں موجود ہر چیز سے بہتر ہے''۔ طبرانی بروایت حضرت سلمان رضی اللہ عنہ

۱۰۷۳۵..... فرمایا کہ''اللہ کے راستے میں ایک دن مورچے میں رہنا مہینے بھر کے روزوں اور نمازوں سے بہتر ہے اور جو اسی مورچہ بندی کی حالت میں وفات پا گیا تو اس کو اس کے بہترین عمل کا اجر ملتا رہے گا جو وہ کرتا تھا اور وہ آزمانے والوں سے محفوظ ہو جائے گا اور قیامت کے دن شہید اٹھایا جائے گا''۔ طبرانی بروایت حضرت سلمان رضی اللہ عنہ

۱۰۷۳۶..... فرمایا کہ''ایک دن رات مورچے میں رہنا مہینے بھر کے روزوں اور نمازوں سے بہتر ہے'' اس کے لئے اس کا رزق جاری کیا جائے گا، اور اس کا عمل اس کے لئے باقی رکھا جائے گا اور وہ آزمانے والوں سے محفوظ ہو جائے گا''۔ طبرانی بروایت حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ

۱۰۷۳۷..... فرمایا کہ''ایسا مت کرو! اور تم میں سے کوئی ایک بھی اس کام کو نہ کرے یقیناً مسلمانوں کے بعض مقامات پر صبر کرنا ایسے چالیس سال کی عبادت سے بہتر ہے جو خالی ہوں''۔ متفق علیہ بروایت حضرت عسعص بن سلامة رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... خالی سال سے مراد وہ سال بھی ہو سکتے ہیں جن میں صبر کرنے کا موقع نہیں ملا اور وہ سال بھی مراد ہو سکتے ہیں جن میں جہاد کرنے کا موقع نہیں۔

علاوہ ازیں مذکورہ روایت میں کہیں رباط اور کہیں مرابط کا لفظ آیا اس کے کئی معنی ہیں مثلاً گھوڑا، اسلامی ممالک کی سرحدیں، قلعہ وغیرہ لہٰذا مذکورہ روایات میں پس مورچہ بند کا اور کہیں پہرے دار کا ترجمہ کیا گیا ہے''۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۷۳۸..... فرمایا کہ''جہاد اس وقت تک سرسبز وشاداب میٹھا تر وتازہ رہے گا جب تک آسمان بارش برساتا ہے اور زمین سے نباتات اگتی ہیں؟ اور عنقریب مشرق کی جانب سے ایسے لوگ اٹھیں گے جو یہ کہیں گے کہ نہ جہاد کوئی چیز ہے نہ رباط، یہی لوگ جہنم کا ایندھن ہوں گے، اللہ کے راستے میں ایک دن مورچے میں بیٹھنا ایک ہزار غلام آزاد کرنے سے زیادہ افضل ہے اور پوری کی پوری دنیا کے صدقے سے افضل ہے۔

ابن عساکر ضعف عن انس رضی اللہ عنہ

۱۰۷۳۹..... فرمایا کہ''ہر مرنے والا جب مر جاتا ہے تو اس کے اعمال پر مہر لگا دی جاتی ہے علاوہ اس شخص کے جو اللہ کے راستے میں مورچہ بند ہو کیونکہ اس کا عمل قیامت کے دن تک اس کے لئے لکھا جاتا رہتا ہے''۔ طبرانی بروایت حضرت عقبة بن عامر رضی اللہ عنہ

۱۰۷۴۰..... فرمایا کہ''مجھے مدینہ کی مسجد (مسجد نبوی) یا بیت المقدس میں سے کسی میں بھی لیلۃ القدر مل جانے سے زیادہ پسند یہ ہے کہ میں تین راتیں مسلمانوں کی حفاظت کے لئے مورچہ بند پہرہ دوں''۔

ابو الشیخ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ اور ابن شاهین، بیهقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابوامامة رضی اللہ عنہ

۱۰۷۴۱.....فرمایا کہ " کچھ شک نہیں کہ اللہ کے راستے میں مسلمانوں کی شرمگاہ کی حفاظت کے لئے ایک دن کی مورچہ بندی جو رمضان المبارک کے مہینے میں نہ ہو وہ سو سال کی عبادت روزوں اور نمازوں سے بہتر ہے، اور کچھ شک نہیں کہ رمضان المبارک کے مہینے میں اللہ کے راستے میں مسلمانوں کی شرمگاہ کی حفاظت کے لئے ایک دن کی مورچہ بندی اللہ کے ہاں ہزار سال کی عبادت اور روزوں اور نمازوں سے بہتر ہے اور افضل ہے، پھر اگر اللہ تعالیٰ اسے (مجاہد کو) صحیح سالم اپنے گھر والوں میں واپس بھیج دیں تو ہزار سال تک اس کی کوئی برائی نہیں لکھی جاتی بلکہ نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور قیامت تک کے لئے اس کے لئے مورچہ بندی کا اجر لکھا جاتا رہتا ہے"۔

ابو داؤد، بروایت حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ

منذر نے ترغیب میں کہا ہے کہ یہ روایت موضوع من گھڑت ہے اور موضوع ہونے کی علامات چمک رہی ہیں اور کیوں نہ ہو اس لئے کہ اس کی سند میں عمر بن صبیح ہے۔

۱۰۷۴۲.....فرمایا کہ یقیناً اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایسی قوموں کو کھڑا کریں گے جن کے چہرے چمک رہے ہوں گے لوگوں کے پاس سے ہوا کی طرح گزر جائیں گے، بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل ہوں گے، عرض کیا گیا وہ کون لوگ ہوں گے یا رسول اللہ؟ فرمایا کہ وہ وہ لوگ ہوں گے جو مورچے (یا پہرے) کی حالت میں وفات پاگئے۔ بروایت حضرت ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۷۴۳.....فرمایا "تین دن تیاری کرو پھر عمل کرنے والوں اور علم رکھنے والوں سے کہہ دو کہ انھیں چاہیے کہ مجھے یاد کریں"۔

حلیۃ الاولیاء عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۰۷۴۴.....فرمایا کہ "جو اللہ کے راستے میں بوڑھا ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اس کے بڑھاپے کو قیامت کے دن نور بنا دیں گے"۔

سنن سعید بن منصور بروایت حضرت عمرو بن عبسۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۷۴۵.....فرمایا کہ "اگر اللہ کے راستے میں کسی پر ذرا بھی بڑھاپا آگیا تو وہ اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگا، عرض کیا گیا کہ بعض لوگ بڑھاپے (سفید بالوں) کو نوچ دیتے ہیں؟ فرمایا کہ جو چاہے اپنے نور کو نوچ پھینکے"۔

طبرانی بروایت حضرت فضالۃ بن عبید رضی اللہ عنہ

۱۰۷۴۶.....فرمایا کہ "اگر اللہ کے راستے میں کسی پر ذرا بھی بڑھاپا آگیا تو وہ اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگا، اور جس نے اللہ کے راستے میں تیر چلایا خواہ تیر نشانے پر لگا یا نہیں، تو وہ ایسے ہے جیسے ایک غلام آزاد کرنا اور جس نے ایک مسلمان غلام آزاد کیا تو وہ اس کے لئے جہنم سے کافی ہو جائے گا"۔ مصنف عبدالرزاق، مسند احمد، نسائی، متفق علیہ بروایت حضرت عمرو بن طیبۃ رضی اللہ عنہ اور طبرانی بروایت حضرت ابو امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۷۴۷.....فرمایا کہ "جب لوگ دیناروں اور درھموں کے ساتھ بخل کرنے لگیں گے اور سود کے حیلے کے ساتھ خرید و فروخت کرنے لگیں اور تم لوگ گائے کی دموں کو پکڑ لو گے اور کھیتی باڑی میں مشغول ہو کر اللہ کے راستے میں جہاد کو چھوڑ دو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر ایسی ذلت مسلط فرمائیں گے جو تم سے اس وقت تک دور نہ ہوگی جب تک تم اپنے دین کے کام کی طرف واپس نہ چلے جاؤ، لہٰذا ایک شخص قیامت کے دن اپنے پڑوسی کے پیچھے پڑا ہوگا اور کہہ رہا ہوگا کہ اس نے اپنے گھر کا دروازہ بند کیا تھا اور میرے ساتھ اپنے مال میں کنجوسی کی تھی"۔

ابن جریر بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۷۴۸.....فرمایا کہ "جب تم گائے کی دموں کے پیچھے لگ جاؤ گے اور سود کے حیلے کے ساتھ خرید و فروخت کرنے لگو گے اور اللہ کے راستے میں جہاد کرنے کو چھوڑ دو گے تو اللہ تعالیٰ ضرور بالضرور تمہاری گردنوں پر ذلت مسلط کر دیں گے پھر وہ ذلت اور رسوائی تم سے اس وقت تک دور نہ ہوگی جب تک تم واپس اس چیز کی طرف لوٹ نہ جاؤ جس پر پہلے تھے اور اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کر لو"۔ مسند احمد بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ:.....فرمایا کہ "جس پر پہلے تھے" سے مراد جہاد فی سبیل اللہ ہی ہے واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

فرمایا کہ "جب عرب گائے کے دموں کے پیچھے لگ جائیں گے تو ان پر ذلت ڈال دی جائے گی اور ان پر اہل فارس کا بیٹا مسلط کر دیا جائے گا پھر وہ دعا مانگا کریں گے لیکن قبول نہ ہوگی"۔تمام عن سادر بن شهاب بن مسرور عن ابيه عن جده سعد بن ابي العاديه عن ابيه

۱۰۷۵۰..... فرمایا کہ "اے بشر! نہ جہاد نہ صدقہ جنت میں کس چیز کے ساتھ داخل ہوگے"۔

مسند احمد، حسن بن سفيان، ابن قانع، طبراني مستدرک حاكم، سعيد بن منصور بروايت حضرت بشير بن الخصاصية رضي الله عنه

۱۰۷۵۱..... فرمایا کہ "نہ صدقہ نہ جہاد تو جنت میں کس چیز کے ساتھ داخل ہوگے؟

طبراني معجم اوسط، متفق عليه، مستدرک حاكم بروايت حضرت بشير بن الخصاصية رضي الله عنه

تکملہ.....گھوڑوں پر خرچ کرنے کے بیان میں

۱۰۷۵۲..... فرمایا کہ گھوڑے پر خرچ کرنے والے کی مثال ایسے ہے جیسے صدقہ کے لئے ہاتھ پھیلائے ہوئے شخص۔

ابن حبان بروايت حضرت ابوهريرة رضي الله عنه

۱۰۷۵۳..... فرمایا کہ "جس نے اللہ کے راستے میں گھوڑا روک رکھا تو وہ (گھوڑا) اس شخص کے لئے آگ سے بچاؤ ہوگا"۔

عبد بن حميد بروايت حضرت زيد بن ثابت رضي الله عنه

۱۰۷۵۴..... فرمایا کہ "جس نے اللہ کے راستے میں گھوڑا باندھا پھر پیچھے سے کھڑا کیا اور ہاتھ پھیرا اور گھوڑے کے لئے جو صاف کئے تو اس کیلئے ہر جو اور ہر دانے کی تعداد کے برابر نیکیاں لکھی جائیں گی اور برائیاں مٹائی جائیں گی"۔ابن عساكر بروايت حضرت تميم رضي الله عنه

۱۰۷۵۵..... فرمایا کہ "گھوڑے پر خرچ کرنے والا ایسا ہے جیسے صدقہ کے لئے ہاتھ پھیلائے ہوئے کوئی شخص جو صدقہ لیتا ہے، اور اس (گھوڑے) کا پیشاب اور لید وغیرہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں پاکیزہ مشک کی مانند ہوگا"۔

ابن سعد، طبراني، بروايت يزيد بن عبدالله بن غريب عن ابيه عن جده

فائدہ:.....صدقے کے لئے ہاتھ پھیلائے ہوئے شخص جو صدقہ لے لیتا ہے" اس جملے سے مراد یہ ہے کہ خرچ کرنے والا بظاہر تو اپنے گھوڑے پر خرچ کر رہا ہے جو اس نے جہاد فی سبیل اللہ کی نیت سے پالا ہے، لیکن درحقیقت وہ اس ہاتھ سے بے انتہا اجر و ثواب لے رہا ہوتا ہے تو اس اجر و ثواب لینے کو یہاں صدقہ لینے سے تشبیہ دی، واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۱۰۷۵۶..... فرمایا کہ "جس نے اپنے گھوڑے کے لئے جو صاف کئے پھر جو لے کر کھڑا ہوا اور گھوڑے کی گردن میں لٹکا دیئے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جو کے ہر دانے کے بدلے نیکی لکھ دیتے ہیں"۔ابن زنجويه والحاكم في الكنى بروايت حضرت تميم رضي الله عنه

۱۰۷۵۷..... فرمایا کہ "مسلمانوں میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جس نے اللہ کے راستے میں گھوڑا باندھا ہو مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ ہر دانے کے بدلے اس کے لئے نیکی لکھ دیتے ہیں اور ہر دانے کے بدلے اس کی ایک برائی مٹا دیتے ہیں"۔

ابن عساكر بروايت ام المؤمنين حضرت عائشه صديقه رضي الله عنها

گھوڑے کی تین قسمیں

۱۰۷۵۸..... فرمایا کہ "گھوڑے تو تین ہیں، ایک تو وہ جو کسی شخص نے اللہ کی رضا کے لئے باندھا ہو، دوسرا گھوڑا جو کسی شخص نے سواری اور باربرداری کے لئے باندھ رکھا ہو، اور ایک وہ جو کسی شخص نے دیا اور دکھاوے کے لئے باندھا ہو تو وہ آگ میں ہے"۔

ابو الشيخ في الثواب بروايت حضرت انس رضي الله عنه

۱۰۷۵۹..... فرمایا کہ "گھوڑے تو تین ہی ہیں، ایک گھوڑا رحمن کے لئے ایک گھوڑا انسان کے لئے اور ایک گھوڑا شیطان کے لئے۔ رحمن کا گھوڑا تو

وہ ہے جو کسی نے اللہ کی رضا کے لئے رکھا ہوا اور اس پر بیٹھ کر اللہ کے دشمنوں سے قتال کرے، اور انسان کا گھوڑا وہ ہے جس کے پیٹھ کو وہ اپنے (سواری کے) لئے رکھے اور اس پر بوجھ اٹھائے، اور شیطان کا گھوڑا جو گروی رکھنے رکھانے میں اور جوئے میں استعمال ہو"۔

طبرانی بروایت حضرت خباب رضی اللہ عنہ

۱۰۷۶۰......فرمایا کہ "گھوڑے تو تین ہیں، ایک وہ گھوڑا جسے کسی نے اللہ کی رضا کے لئے باندھا ہو، سواس کی قیمت اس کا اجر ہے اور اس کی عاریت بھی اجر ہے اور اس کو گھاس دانہ ڈالنا بھی اجر ہے اور ایک گھوڑا وہ ہے جس میں کوئی شخص شرط لگائے اور رھن رکھے، سواس کی قیمت بھی بوجھ ہے اس کو گھاس ڈالنا بھی بوجھ ہے اور اس پر سواری بھی بوجھ ہے، اور ایک گھوڑا وہ ہے جسے پیٹ کے لئے رکھا ہو سو ہوسکتا ہے کہ وہ فقر و فاقہ دور کرنے کا باعث ہو اگر اللہ چاہے"۔مسند احمد عن رجل بن الانصار

فائدہ:......عاریت سے مراد کوئی چیز کسی دوسرے کو بلا معاوضہ کچھ وقت کے استعمال کے لیے دینا، اور پیٹ کے لئے ہونے سے مراد ی ہے کہ اس سے بار برداری کا کام لے گا اور کچھ کما کھائے چنانچہ اسی لئے آگے فرمایا کہ ہوسکتا ہے کہ وہ فقر و فاقہ دور کرنے کا باعث ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۷۶۱......فرمایا کہ "جو شخص اللہ کی رضا کی خاطر اپنے چوپائے پر خرچ کرتا ہے اور اللہ کی رضا کی خاطر اس پر اٹھاتا ہے تو اس کا میزان بھی اس چوپائے کی طرح بھاری ہوگا"۔ طبرانی بروایت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ

۱۰۷۶۲......فرمایا کہ "ایک دینار وہ ہے جسے تو اپنے آپ پر خرچ کرتا ہے اور ایک دینار وہ ہے جسے تو اپنے والدین پر خرچ کرتا ہے، ایک دینار وہ ہے جسے تو اپنے بیٹے پر خرچ کرتا ہے، ایک دینار وہ ہے جسے تو اپنے گھر والوں پر خرچ کرتا ہے اور ایک دینار وہ ہو جسے تو اللہ کی رضا کے لئے خرچ کرتا ہے اور وہ اجر کے لحاظ سے ان سب سے زیادہ اچھا ہے"۔ دار قطنی فی الافراد بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

تکملہ......سمندر کی جنگ کے بیان میں

۱۰۷۶۳......فرمایا کہ "جو شخص سمندر کے کنارے احتساب اور مسلمانوں کی حفاظت کی نیت سے بیٹھا، تو اللہ تعالیٰ سمندر کے ہر قطرے کے بدلے اس کے لئے ایک نیکی لکھ دیتے ہیں"۔ طبرانی بروایت حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۰۷۶۴......فرمایا کہ "سمندر کے ساحل پر بیمار ہو جانا مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں صبح سو غلام آزاد کروں پھر ان کو اور ان کی سواریوں کو تیار کروا کے اللہ کے راستے میں بھیج دوں"۔ ابو الشیخ بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۱۰۷۶۵......فرمایا کہ "جس کسی نے مسلمانوں کے ساحلوں میں سے کسی ساحل پر تین دن مورچہ بندی کی تو وہ اس کے لئے سال بھر کی مورچہ بندی کے برابر ہو جائے گا"۔ مسند احمد، طبرانی بروایت حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا

۱۰۷۶۶......فرمایا کہ "جو شخص سمندر میں ایک دن بیمار ہوا تو یہ ایسے ہزار غلام آزاد کرنے سے تو افضل ہے جن کو تیار کروا کر قیامت تک ان پر خرچہ کیا جاتا رہے، اور جس نے اللہ کی رضا کی خاطر کسی کو ایک آیت سکھائی یا سنت میں سے ایک کلمہ سنایا تو اللہ تعالیٰ اس کو ایسے منٹھی بھر ثواب دیں گے یہاں تک کہ جو ثواب اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اس سے افضل ثواب کوئی نہ رہے گا"۔ حلیہ ابی نعیم بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۱۰۷۶۷......فرمایا کہ "جس نے مغرب کے وقت ساحل سمندر پر اپنی آواز بلند کرتے وقت ایک تکبیر کہی تو اللہ تعالیٰ اس کو سمندر کے ہر قطرے کے بدلے دس نیکیاں عطا فرمائیں گے اور دس برائیاں مٹا دیں گے اور اس کے دس درجات بلند فرمائیں گے اور وہ بھی ایسے کہ ہر درجے کے درمیان اتنا فاصلہ ہوگا کہ ایک تیز رفتار گھوڑا سو سال میں طے کرے"۔ طبرانی، حلیہ ابی نعیم، مستدرک حکم بروایت ایاس بن معاویۃ رضی اللہ عنہ بن قرۃ عن ابیۃ عن جدہ وقال الذھبی ھذا منکر جداً وفی اسنادہ من یتھم

۱۰۷۶۸......فرمایا کہ "جس نے سمندر میں ایک جنگ بھی اللہ کی رضا کے لئے لڑی اور اللہ جانتا ہے کہ کون اللہ کی رضا کے لئے جنگ لڑتا ہے (تو

تحقیق) اس نے اللہ تعالیٰ کی ہر طرح کی فرمانبرداری ادا کردی اور جنت کو ایسے طلب کیا جیسے کہ اس کو طلب کرنے کا حق تھا اور جہنم سے ایسے بھاگا جیسے اس سے بھاگنا چاہیئے"۔ طبرانی اور ابن عساکر بروایت حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ. وفیہ عمربن صبح کذاب

۱۰۷۶۹... فرمایا کہ "جس نے اللہ کی رضا کے لئے سمندر میں جنگ لڑی تو اس کے لئے وہ ہوگا جو دو موجوں کے درمیان ہوتا ہے جیسے وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کے لئے دنیا سے کٹ گیا ہو"۔ ابو الشیخ بروایت حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ:... دنیا سے کٹ جانے کا یہ مطلب نہیں کہ ہر ایک سے بالکل قطع تعلق کر کے تنہائی میں عبادات وغیرہ میں مصروف ہوجائے بلکہ مراد یہ ہے کہ دنیا میں رہتے ہوئے دنیا اور دین کے ہر معاملے میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور فرمانبرداری کا اتنا خیال رکھے کہ گویا کہ اسے اللہ کی رضا کے علاوہ کچھ سوجھتا ہی نہیں۔ اور دو موجوں کے درمیان سے مراد دو موجوں کے درمیان پانی کے قطروں کی تعداد کے مطابق نیکیاں ملنا ہوسکتا ہے"۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۷۷۰... فرمایا کہ "جس نے میرے ساتھ مل کر (کافروں کے خلاف) جنگ نہیں کی تو اسے چاہیے کہ سمندری جنگ میں حصہ لے کیونکہ سمندر میں ایک دن قتال کرنا خشکی پر دو دن قتال سے (اجر کے اعتبار سے) بہتر ہے، اور سمندری جنگ کے ایک شہید کا اجر خشکی کے دو شہیدوں کی طرح ہے، اور سب سے بہتر شہداء اصحاب اکف ہیں۔ عرض کیا گیا، یا رسول اللہ! یہ اصحاب اکف کون لوگ ہیں؟ فرمایا کہ جن کی کشتیاں وغیرہ سمندر میں اپنے سواروں سمیت الٹ گئیں"۔ بروایت علقمہ بن شھاب القسری مرسلاً

۱۰۷۷۱... فرمایا کہ "جس نے میرے شانہ بشانہ کافروں سے جنگ نہیں کی تو اسے چاہیے کہ سمندری جنگ میں حصہ لے"۔

معجم اوسط طبرانی بروایت علقمہ بن شھاب

۱۰۷۷۲... فرمایا کہ "سمندر میں کھانا کھانے والا جسے قے ہوگئی ہو تو اس کے لئے شہید جیسا اجر ہے، اور ڈوبنے والے کے لئے دو شہیدوں کا اجر ہے"۔

سنن ابی داؤد، متفق علیہ بروایت حضرت ام حرام رضی اللہ عنہ

فصل...... صدق نیت کے بیان میں

۱۰۷۷۳... جس نے اللہ کے راستے میں جہاد کیا، اسکی نیت صرف مال غنیمت ہے بس اس کے لئے وہ مال غنیمت اجر ہے"۔

مسند احمد، نسائی، مستدرك حاكم بروایت عبادة رضی اللہ عنہ

۱۰۷۷۴... فرمایا کہ "یقیناً اللہ تعالیٰ قتل و قتال میں مرنے والوں کو ان کی نیتوں پر اٹھائیں گے"۔ ابن عساکر بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۷۷۵... فرمایا کہ "کہ وہ لوگ جو میری امت میں سے جہاد کرتے ہیں اور کچھ مقرر وظیفہ لیتے ہیں اور دشمن کے خلاف قوت حاصل کرتے ہیں ان کی مثال حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کی طرح ہے جو اپنے بیٹے کو دودھ پلاتی تھیں اور معاوضہ لیا کرتی تھیں"۔

سنن ابی داؤد، فی مراسیله اور ابونعیم متفق علیه بروایت جبیر بن نضیر مرسلاً

۱۰۷۷۶... فرمایا کہ "سبحان اللہ۔ پاک ہے اللہ کی ذات اس میں کچھ حرج نہیں کہ اجر لیا جائے اور حمد کی جائے"۔

مسند احمد، ابو داؤد، بروایت حضرت سهل بن الحنظلة

فائدہ:...... اس سے پہلے والی روایت کی روشنی میں اگر اس روایت کو دیکھا جائے تو اس کی مراد یہ معلوم ہوتی ہے کہ اگر جہاد کرتے ہوئے کچھ مقرر اجر لیا جائے اور ان کی کچھ تعریف بھی کردی جائے تو اس میں کچھ حرج نہیں کیونکہ مقررہ وظیفہ لینا بھی ضروری ہے جسے دشمن کے خلاف قوت حاصل کرنے کے لئے استعمال کیا جائے اور تعریف سے مجاہدین کی حوصلہ افزائی ہوجائے اور وہ اور زیادہ ذوق و شوق سے جہاد کریں گے"۔

یا دوسرے لفظوں میں یوں کہہ دیا جائے کہ اگر جہاد کے دوران مجاہدین کو کچھ وظائف بھی دے دیئے جائیں اور ان کی تعریف بھی کی جاتی رہے تو اس کی وجہ سے ان کی نیت پر کچھ فرق نہیں پڑتا۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۷۷۷...... فرمایا کہ "میں نے نہیں پایا اس کے لئے اس جنگ کے بدلے میں کوئی اجر اس دنیا میں یا آخرت میں علاوہ ان دنانیر کے جو اس نے مقرر کئے تھے"۔ سنن ابی داؤد، مستدرک حاکم بروایت حضرت یعلی

۱۰۷۷۸...... فرمایا کہ "اے عبداللہ بن عمرو! اگر تم نے صبر کرتے ہوئے احتساب کی نیت سے قتال کیا تو اللہ تعالیٰ تمہیں اسی طرح صبر کرنے والا اور احتساب کی نیت کرنے والا بنا کر اٹھائیں گے، اور اگر تم نے دکھاوے اور تکاثر کی نیت سے قتال کیا تو اللہ تعالیٰ تمہیں اس دکھاوے، تکاثر، تفاخر، بڑھائی ظاہر کرنے کی حالت پر اٹھائیں گے اے عبداللہ بن عمرو! تم نے جس حال میں بھی قتال کیا یا تمہیں قتل کیا گیا اللہ تعالیٰ اس حال میں تمہیں اٹھائیں گے"۔ سنن ابی داؤد، مستدرک حاکم، متفق علیہ بروایت حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ

۱۰۷۷۹...... فرمایا کہ "عنقریب تم پر شہر فتح ہوتے چلے جائیں گے اور عنقریب تم زبردست لشکر جرار بن جاؤ گے، پھر تمہارے اس معرکے میں مختلف دستے بنائے جائیں گے سو تم میں سے ایک شخص ایک دستے سے ناپسندیدگی کا اظہار کرے گا اور اپنی قوم میں رہے گا پھر باقی قبیلوں سے الگ ہو جائے گا اور خود کو ان کے سامنے پیش کرے گا اور کہے گا کہ کون ہے وہ جس کے لئے میں اس وفد کے بدلے کافی ہو جاؤں؟ کون ہے وہ جس کے لئے میں اس وفد سے کافی ہو جاؤں؟ سنو! یہ وہ شخص ہے جو اپنے خون کے آخری قطرے تک کو کرائے پر دے رہا ہو"۔

مسند احمد، سنن ابی داؤد، بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ

۱۰۷۸۰...... فرمایا کہ "بعض قومیں مدینہ میں ہمارے پیچھے ہیں، ہم جس گھاٹی اور جس وادی سے گزرتے ہیں وہ ہمارے ساتھ ہوتے ہیں، انہیں کسی عذر نے روک لیا ہے"۔ بخاری بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۷۸۱...... فرمایا کہ "یقیناً مدینہ میں ایسی قومیں بھی ہیں کہ تم جتنا بھی چلے اور جو کچھ بھی خرچ کیا اور جس وادی سے گزرے وہ اس میں تمہارے ساتھ تھے حالانکہ وہ مدینہ میں ہیں کسی عذر کی وجہ سے نہیں آسکے"۔

مسند احمد، بخاری ابوداؤد ابن ماجہ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ اور مسلم، ابن ماجہ بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... ہمارے پیچھے رہنے سے مراد یہ ہے کہ وہ لوگ مدینہ منورہ ہی میں ٹھہرے رہے ہیں اور ہمارے ساتھ جہاد میں شرکت کے لئے نہیں آسکے"۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۷۸۲...... فرمایا کہ "وہ خاتون اس کے حوالے کر دو کیونکہ وہ (خاتون) ان جنگوں میں اس کا حصہ ہے"۔

مستدرک حاکم، بیہقی فی شعب الایمان بروایت یعلی بن منیہ رضی اللہ عنہ

تکملہ......مقابلے کے بیان میں

۱۰۷۸۳...... فرمایا کہ "بے شک اللہ تعالیٰ اپنی رضا کی خاطر تلوار لٹکانے والے پر فرشتوں کے سامنے فخر کرتے ہیں اور وہ (فرشتے) ان کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک وہ لوگ تلوار لٹکائے ہوئے رہتے ہیں"۔ خطیب بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۱۰۷۸۴...... فرمایا کہ "جس نے اللہ کی رضا کی خاطر گلے میں تلوار لٹکائی اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ایسا ہار پہنائیں گے جو دنیا کی ابتداء سے لے کر آخری دن تک نہ بنا ہوگا، بے شک اللہ تعالیٰ غازی کی تلوار نیزے اور اسلحے پر فخر کرتے ہیں، اور جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے پر فخر کریں تو اس کو کبھی عذاب نہ دیں گے"۔ ابو الشیخ اور المخلص فی فوائدہ بروایت حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۷۸۵...... فرمایا کہ "جس نے اللہ کی رضا کے لئے اپنے گلے میں تلوار لٹکائی تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے ہار پہنائیں گے، دنیا اور جو کچھ اس میں ہے وہ ان دو ہاروں کے برابر نہ ہوگا، دنیا کی ابتداء سے لے کر انتہاء تک اور فرشتے اس وقت تک اس کے لئے رحمت کی دعا مانگتے ہیں جب تک وہ تلوار اتار کر رکھ نہ دے، اور بے شک اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کے سامنے غازی کی تلوار نیزہ اور (دیگر) اسلحے پر فخر کرتے ہیں اور جب اللہ اپنے بندوں میں سے کسی پر فخر کریں تو اس کو کبھی بھی عذاب نہ دیں گے"۔ ابن النجار بروایت حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۷۸۶... فرمایا کہ ”جس نے اللہ کے راستے میں اپنی تلوار سونتی تو تحقیق اس نے اللہ تعالیٰ سے بیعت کرلی“۔

ابن مردویہ بروایت حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۷۸۷... فرمایا کہ ”گلے میں تلوار لٹکا کر نماز ادا کرنا بغیر تلوار لٹکائے نماز ادا کرنے سے سات سو گناہ زیادہ فضیلت کا باعث ہے“۔

خطیب بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۱۰۷۸۸... دریافت فرمایا کہ ”کون ہے وہ شخص جو اس تلوار کو لے اور اس کا حق ادا کرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ اس کا حق کیا ہے؟ فرمایا کہ ”اس سے کسی مسلمان کو قتل نہ کیا جائے اور اس کو لے کر کافر کے سامنے فرار نہ ہو جائے“۔

مستدرك حاكم بروايت هشام بن عروة عن ابيه عن الزبير رضي الله عنه

۱۰۷۸۹... فرمایا کہ ”کون ہے وہ شخص جو اس تلوار کو لے اور اس کا حق ادا کرے؟

مسند احمد عبد بن حميد، مسلم، ابو عوانه، مستدرك حاكم بروايت حضرت انس رضي الله عنه

۱۰۷۹۰... جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک صحابی سے فرمایا کہ مجھے اپنی تلوار دکھاؤ، انہوں نے پیش، تلوار پتلی اور کمزور تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے بطور تلوار استعمال نہ کرو اس کو نیزہ بناؤ۔ یعنی نیزہ کی طرح استعمال کرو۔ طبرانی بروایت عتبة بن عبد اسلمی رضی اللہ عنہ

جنگی ٹوپی اور زرہ کا پہننا

۱۰۷۹۲... فرمایا کہ ”جس نے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے جنگی ٹوپی تیار کر رکھی تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائیں گے اور جس نے انڈا رکھا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے چہرے کو سفید (چمکتا دمکتا) کردیں گے، اور جس نے زرہ تیار کر رکھی تو یہ زرہ قیامت کے دن اس کے لئے آگ سے بچاؤ کا ذریعہ ہوگی“۔ خطیب بروایت حسن رضی اللہ عنہ

تسبیح وذکر

۱۰۷۹۳... فرمایا کہ ”غازی کی تسبیح پڑھنے سے ستر ہزار نیکیاں ملتی ہیں اور ایک نیکی دس گنا کے برابر ہے“۔ دیلمی بروایت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ

۱۰۷۹۴... فرمایا کہ ”خوشخبری ہو اس شخص کے لئے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے کثرت سے اللہ کا ذکر کرے، اس کو ہر کلمہ کے بدلے ستر ہزار نیکیاں ملیں گی، ان میں سے ہر نیکی دس گنا کے برابر ہوگی اور یہ نیکیاں ان نیکیوں کے علاوہ ہوں گی جو اللہ کے ہاں اس شخص کے لئے ہیں اور نفقہ بھی اتنا ہی“۔ طبرانی بروایت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ

نماز

۱۰۷۹۵... فرمایا کہ ”اللہ کے راستے میں کسی شخص کا اکیلے نماز پڑھنا بھی پچیس نمازوں کے برابر ہے، اور ساتھیوں کے ساتھ پڑھی ہوئی نماز سات سو نمازوں کے برابر ہے، اور جماعت کے ساتھ ادا کی ہوئی نماز انچاس ہزار (۴۹۰۰۰) نمازوں کے برابر ہے“۔

روزہ

۱۰۷۹۶... فرمایا کہ ”جس نے اللہ کے راستے میں ایک فرض روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان اتنا فاصلہ پیدا فرما دیں گے جتنا سات آسمانوں اور زمینوں میں ہے، اور جس نے نفل روزہ اللہ کے راستے میں رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان اتنا فاصلہ پیدا فرما دیں

گے جتنا زمین اور آسمان کے درمیان ہے"۔ طبرانی بروایت حضرت عتبة رضی الله عنه بن عبدالسلمی رضی الله عنه

۱۰۷۹۷.....فرمایا کہ "جس نے اللہ کے راستے میں ایک روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو آگ سے سو سال کی مسافت تک دور کردیں گے"۔

طبرانی بروایت حضرت عمرو بن عبسة رضی الله عنه

۱۰۷۹۸.....فرمایا کہ "جس نے اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو آگ سے اتنی دور کردیں گے کہ ایک بہت پھرتیلا تیز رفتار گھڑسوار سو سال تک وہ فاصلہ طے کرسکے گا"۔ طبرانی، بیهقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابوامامة رضی الله عنه

۱۰۷۹۹.....فرمایا کہ "جس نے اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کو سو سال کی مسافت کی مقدار کے برابر جہنم سے دور کردیں گے"۔

ابن منده بروایت حضرت خطام بن قیس رضی الله عنه

۱۰۸۰۰.....فرمایا کہ "جس نے اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان سات خندقیں بنادیں گے ہر خندق کے درمیان اتنا فاصلہ ہوگا جتنا سات زمینوں اور آسمانوں کے درمیان ہے"۔ بروایت حضرت جابر رضی الله عنه

۱۰۸۰۱.....فرمایا کہ "جس نے اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھا تو اس دن کے بدلے اللہ تعالیٰ اس کے اور آگ کے درمیان ستر سال کا فاصلہ پیدا فرمادیں گے"۔ خطیب مسند احمد، بخاری، مسلم، متفق علیه، بروایت حضرت ابوسعید رضی الله عنه

۱۰۸۰۲.....فرمایا کہ "جس نے اللہ کے راستے میں ایک نفل روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان ایک خندق بنادیں گے جس کا فاصلہ آسمان اور زمین کے برابر ہوگا"۔ ابن زنجویه، ترمذی، طبرانی، بروایت حضرت ابو امامة رضی الله عنه

۱۰۸۰۳.....فرمایا کہ "جس نے اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو جہنم سے ستر سال کے فاصلے کے بقدر دور فرمادیں گے"۔ نسائی بروایت حضرت ابوسعید رضی الله عنه

۱۰۷۸۴.....فرمایا کہ "جس نے اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس دن کے بدلے جہنم کی گرمی کو اس کے چہرے سے ستر سال کے فاصلے کے برابر دور فرمادیں گے"۔ نسائی بروایت حضرت ابوسعید رضی الله عنه

۱۰۸۰۵.....فرمایا کہ "جو بندہ بھی اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس دن کے بدلے جہنم کی آگ کو اس کے چہرے سے ستر سال کے فاصلے کے برابر دور فرمادیتے ہیں۔ ابن حبان بروایت حضرت ابوسعید رضی الله عنه

حورعین سے شادی

۱۰۸۰۶.....فرمایا کہ "جو بندہ بھی اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھتا ہے تو اس کی شادی حورعین میں سے ایک حور سے کردی جاتی ہے، جو کھوکھلے موتی کے بنے ہوئے خیمے میں ہوتی ہے، اس نے ستر جنتی لباس پہنے ہوتے ہیں ان میں سے ایک لباس بھی (خوبصورتی وغیرہ میں) اس حور سے مشابہت نہیں رکھتا، حور سرخ یاقوت کے بنے ہوئے ایسے پلنگ پر ہوتی ہے جس میں موتی جڑے ہوئے ہوتے ہیں اور اس پلنگ پر ستر ہزار بستر بچھے ہوئے ہوتے ہیں جو اندر سے موٹے ریشم کے بنے ہوتے ہیں، اس کی ضروریات پوری کرنے کے لئے ستر ہزار خادمائیں ہوتی ہے اور ستر ہزار اس کے شوہر کے لئے، ہر خادمہ کے پاس سونے کے ستر ہزار تھال ہوتے ہیں ان میں سے کوئی تھال ایسا نہیں ہوتا جس میں دوسرے سے مختلف کھانا نہ ہو، وہ شخص (یعنی روزہ دار) آخری کھانے کی لذت بھی ویسے ہی پائے گا جیسے پہلے کھانے کی"۔

ابن عساکر بروایت حضرت ابن عباس رضی الله عنه

۱۰۸۰۷.....فرمایا کہ "جو کوئی شخص بھی اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کو آگ سے سو سال کے فاصلے کے برابر دور کردیتے ہیں"۔

سمویه، طبرانی، سنن سعید بن منصور بروایت حضرت عبدالله بن سفیان الدردی رضی الله عنه

فائدہ:.....جہنم سے دوری کا فاصلہ مختلف روایات میں مختلف ہونے کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ روزے دار کے ایمان اور اخلاص میں تفاوت ہو

جیسا کہ ایک روایت میں آتا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم احد پہاڑ کے برابر سونا بھی صدقہ کردو تو میرے صحابہ کے ایک مد کے برابر بھی نہیں۔

او کماقال رسول اللہ ﷺ

تو یہاں بھی اتنی بڑی مقدار میں سونا صدقہ کرنے کے باوجود جو ثواب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایک مد سے بھی کم ہے تو وہ تمام مسلمانوں اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایمان میں تفاوت کی وجہ سے ہے بھلا عام مسلمانوں کے ایمان کو حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایمان سے کیا نسبت؟ چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ (مترجم)

فرمایا جو بندہ اللہ کے راستے میں روزہ رکھتا ہے اللہ اس کی حورعین سے موتی کے اندر بنے ہوئے خیمے میں شادی کرائیں گے، اس کے ستر لباس ہوں گے اور کوئی لباس اس کی دوسری ساتھی کے لباس سے ملتا جلتا نہ ہوگا ان کی مسہری سرخ یاقوت سے بنی ہوگی جس پر سچے موتی جڑے ہوں گے اس پر ستر ہزار بستر ہوں گے جو ان کے استبرق (اعلیٰ ریشم) کے بنے ہوں گے اور اس کے ستر ہزار خادمائیں اس کی ضرورت کے لئے ہوں گی ستر ہزار ہی اس کے شوہر کی ہوں گی ہر خادمہ کے ساتھ ستر ہزار پلیٹیں سونے کی ہوں گی ہر پلیٹ میں الگ الگ کھانا ہوگا اور ہر دوسرے کھانے کی لذت پہلے کھانے جیسی ہی ہوگی ابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ اس روایت میں ولید بن زید دمشقی قلانسی ہے جو کہ منکر الحدیث ہے۔ اس لئے یہ روایت مشکوک ہے۔

۱۰۸۰۷..... فرمایا کہ "جو شخص بھی اللہ کی رضا کے خاطر روزہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے سو سال کے فاصلے کے برابر دور لے جاتے ہیں"۔

سمویہ، طبرانی، سعید بن منصور بروایت حضرت عبداللہ بن سفیان الأزدی رضی اللہ عنہ

دوسری فصل ...... جہاد کے آداب کے بیان میں

اس میں تین مضامین ہیں۔

پہلا مضمون ...... مقابلے کے بیان میں

۱۰۸۰۸..... فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ پسندیدہ کھیل گھوڑا دوڑانا اور تیر اندازی ہے۔

کامل ابن عدی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۸۰۹ فرمایا کہ "جب تیرا جہاد کا ارادہ ہو تو ایسا گھوڑا خریدو جس کی پیشانی روشن اور چمکدار ہو اس کا دائیں ہاتھ میں سفیدی نہ ہو تو تم سلامت رہو گے اور مال غنیمت حاصل کرو گے"۔ طبرانی، مستدرک حاکم بیھقی فی شعب الایمان بروایت حضرت عقبة بن عامر رضی اللہ عنہ

۱۰۸۱۰... فرمایا کہ "گھوڑوں کو راضی رکھا کرو وہ راضی رہیں گے"۔ کامل ابن عدی ابن عساکر بروایت حضرت ابوامامة رضی اللہ عنہ

۱۰۸۱۱.... فرمایا کہ "گھوڑا دوڑانے کے لئے شرط لگانا جائز ہے"۔ سمویہ اور الضیاء بروایت حضرت رفاعةبن رافع رضی اللہ عنہ

۱۰۸۱۲ فرمایا کہ "گھوڑوں کو راضی رکھا کرو کیونکہ وہ راضی ہو جاتے ہیں"۔ طبرانی اور الضیاء بروایت حضرت ابوامامة رضی اللہ عنہ

۱۰۸۱۳... فرمایا کہ "جس نے گھڑ دوڑ کے دن کمائی کی وہ ہم میں سے نہیں ہے"۔ طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۸۱۴... فرمایا کہ "مقابلہ نہیں مگر دوڑ کا گھڑ سواری اور نشانے بازی کا"۔ مسند احمد، سنن اربعہ عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۱۰۸۱۵..... فرمایا کہ "ریشم اور نمار (ایک خاص دھاری دار چادر) پر نہ بیٹھو"۔ سنن ابی داؤد، بروایت حضرت معاویة رضی اللہ عنہ

۱۰۸۱۶..... فرمایا کہ "جس نے گھوڑوں کے درمیان گھوڑا داخل کیا حالانکہ وہ مقابلہ کرنے سے خود کو محفوظ نہ سمجھتا تھا تو جوا نہیں ہے، اور جس نے دو گھوڑوں میں گھوڑا داخل کیا اور وہ مقابلہ کرنے سے خود کو محفوظ سمجھتا تھا تو اب یہ جوا (قمار) ہے"۔

مسند احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ بروایت حضرت ابوھریرة رضی اللہ عنہ

۱۰۸۱۷..... گھوڑ دوڑ کے معاملے میں جلب اور جنب بن کر شرکت نہ کرے (یعنی کسی طرح معاون بننا درست نہیں)
۱۰۸۱۸..... اسلام میں جلب اور جنب اور نکاح شغار جائز نہیں اور جس نے نقب لگائی وہ ہم میں سے نہیں ہے''۔

مسند احمد، ترمذی، ابن ماجه بروایت حضرت عمران بن حصین رضی الله عنه

فائدہ..... شغار نکاح کی ایک قسم ہے جس میں کوئی شخص کسی شخص کی بیٹی سے نکاح کرتا ہے اور دوسرا شخص اس پہلے والے شخص کی بیٹی سے نکاح کرتا ہے اور دونوں اپنی اپنی بیویوں (یعنی ایک دوسرے کی بیٹی) کے مہر کے طور پر اپنی بیٹی دوسرے کے نکاح میں دیتا ہے یعنی الف ب کی بیٹی سے اس شرط پر نکاح کرتا ہے کہ حق مہر کے طور پر اپنی بیٹی اسکے نکاح میں دے گا اور ب نے بھی الف کے نکاح میں جو بیٹی دی ہے وہ الف کی بیٹی کے نکاح کے حق مہر کے طور پر ہے، اس کو شغار کہتے ہیں اور یہ حنفیہ کے ہاں جائز ہے جبکہ ائمہ ثلاثہ اس کو ظاہر نص پر عمل کرتے ہوئے ناجائز ٹھہراتے ہیں، تفصیل کے لئے کسی مستند مفتی یا مستند دارالافتاء سے رجوع کیا جاسکتا ہے''۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۸۱۹..... فرمایا کہ ''کوئی عربی گھوڑا ایسا نہیں جو ہر روز فجر کے وقت دو مرتبہ یہ نہ پکارے کہ ''اے میرے اللہ! تو نے مجھے جسے بھی عطا فرمایا ہے مجھے اس کے لئے اس کے پسندیدہ اہل و مال میں سے بنا دے''۔

مسند احمد، نسائی مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوذر رضی الله عنه

۱۰۸۲۰..... فرمایا کہ ''گھوڑوں کو ان کے آنے کے دن ہی تقسیم کردو''۔ ابن ماجه بروایت حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عوف رضی الله عنه

۱۰۸۲۱..... گھوڑے کی پیشانی کے بال مت کاٹو نہ اون کو اور نہ اس کے دم کو کیونکہ ان کی دم دفاع کا ذریعہ ہے اور اون ان کی گرمی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ ابوداؤد عن عتبة ابن عبدالسلمی

۱۰۸۲۲..... فرمایا کہ ''اونٹ شیطانوں کے لئے ہوتے ہیں اور ان کے گھر ہوتے ہیں''۔ ابوداؤد، بروایت حضرت ابوهریرة رضی الله عنه
۱۰۸۲۳..... فرمایا کہ ''ہم نے گھبراہٹ کی کوئی بات نہیں دیکھی اور بے شک ہم نے اسے سمندر پایا''۔ ابوداؤد، بروایت حضرت انس رضی الله عنه
۱۰۸۲۴..... فرمایا کہ ''سنو! کسی اونٹ کی گردن میں تار کا ہار باقی نہ رہے تو ڑ دیا جائے''۔ ابوداؤد، بروایت حضرت ابوبشیر رضی الله عنه

دوسرا مضمون ..... تیراندازی کے بیان میں

۱۰۸۲۵..... فرمایا کہ ''سوار ہو جاؤ اور تیراندازی کا مقابلہ کرو اور اگر تم تیراندازی کا مقابلہ کرو تو میرے نزدیک پسندیدہ ہے، اور یقیناً اللہ تعالیٰ ایک تیر سے اس کے بنانے والے کو جنت میں داخل فرمائیں گے جو اس میں ثواب کی امید رکھتا تھا اور تیر چلانے والے کو بھی اور اللہ تعالیٰ روٹی کے ایک ٹکڑے اور مٹھی بھر کھجوروں کے بدلے یا ایسی ہی کسی چیز کے بدلے جس سے مساکین فائدہ اٹھاتے ہیں تین افراد کو جنت میں داخل کریں گے گھر والا جس نے اس کا حکم دیا ہے، اس کی بیوی جو اس کو تیار کرتی ہے اور وہ خادم جو اس چیز کو مسکین تک پہنچاتا ہے''۔

طبرانی بروایت حضرت عمرو بن عطیة رضی الله عنه

۱۰۸۲٦..... فرمایا کہ ''کچھ شک نہیں کہ زمین عنقریب تم پر فتح ہوتی چلی جائیں گی اور دنیا کافی ہو جائے گی لہٰذا تم میں سے کوئی ایک بھی اپنے تیروں سے کھیلنے سے عاجز نہ رہے''۔ طبرانی بروایت عمرو بن عطیه رضی الله عنه
۱۰۸۲۷..... فرمایا کہ ''عنقریب زمینیں تم پر فتح ہوتی چلی جائیں گی اور اللہ تعالیٰ تمہارے لئے کافی ہو جائیں گے لہٰذا تم میں سے کوئی ایک بھی اپنے تیروں سے کھیلنے سے عاجز نہ رہے''۔ مسنداحمد، مسلم بروایت حضرات عقبة بن عامر رضی الله عنه
۱۰۸۲۸..... فرمایا کہ ''سنو! قوت پھینکنے میں ہے، سنو! قوت پھینکنے میں ہے، قوت پھینکنے میں ہے''۔

مسند احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجه بروایت حضرت عقبة بن عامر رضی الله عنه

اور ترمذی نے یہ اضافہ کیا ہے کہ سنو! عنقریب اللہ تعالیٰ زمین تمہارے لئے فتح کردیں گے اور سختی میں تمہارے لئے کافی ہو جائیں گے لہٰذا

ہرگز عاجز نہ رہے تم میں کوئی ایک بھی اپنے تیروں سے کھیلنے سے"۔

۱۰۸۲۹.....فرمایا کہ "سنو! میں ہر دوست خلیل کی دوستی سے بری ہوں اور اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دوست بناتا اور (لیکن) تمہارا ساتھی یعنی جناب رسول اللہ ﷺ تو خود اللہ کا خلیل ہے"۔مسلم، ترمذی ابن ماجه بروایت حضرت ابن مسعود رضی الله عنه

۱۰۸۳۰.....فرمایا کہ "پھینکو (مارو) اور سوار ہو جاؤ، اور تمہارا تیراندازی کرنا مجھے سوار ہونے سے زیادہ پسند ہے ہر وہ چیز جس سے آدمی کھیلے وہ باطل ہے علاوہ اس کے کہ کوئی شخص اپنے کمان سے تیر چلائے یا اپنے گھوڑے کی تربیت کرے یا اپنی بیوی سے کھیلے کیونکہ یہ چیزیں حق ہیں اور جس شخص نے تیراندازی سیکھنے کے بعد چھوڑ دی تو اس نے اس چیز کی ناشکری کی جو سیکھا تھا"۔

مسنداحمد، ترمذی، سنن کبیری بیهقی، بروایت حضرت عقبةبن عامر رضی الله عنه

۱۰۸۳۱.....فرمایا کہ "بے شک اللہ تعالیٰ ایک تیر سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل کریں گے"۔ایک اس تیر کو بنانے والا جو ثواب کی نیت رکھتا تھا، دوسرا تیرانداز اور تیسرا تیر دینے والا"۔مسند احمد، بروایت حضرت عقبةبن عامر رضی الله عنه

۱۰۸۳۲.....فرمایا کہ "جو شخص دونشانوں کے درمیان چلا تو اس کے لئے ہر قدم کے بدلے ایک نیکی لکھی جائے گی"۔

طبرانی بروایت حضرت ابوالدرداء رضی الله عنه

۱۰۸۳۳.....فرمایا کہ "جس نے تیراندازی اچھی طرح جان لی، پھر اسے چھوڑ دیا تو تحقیق اس نے نعمتوں میں سے ایک نعمت چھوڑ دی۔

القرب فی الرمی بروایت یحییٰ بن سعید مرسلاً

۱۰۸۳۴.....فرمایا کہ "تیراندازی کرواے اسمٰعیل (علیہ السلام) کے بیٹو! کیونکہ تمہارے والد بھی تیرانداز تھے۔

(مسند احمد، ابن ماجه، مستدرک حاکم بروایت ابن عباس رضی الله عنه)

فائدہ:.......یہاں والد سے مراد حضرت اسمٰعیل علیہ السلام ہیں۔واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۱۰۸۳۵.....فرمایا کہ "تیراندازی وہ بہترین کھیل ہے جو تم کھیلتے ہو"۔بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۱۰۸۳۶..... فرمایا کہ "جب تم میں سے کوئی شخص ہماری مسجد میں آئے یا ہمارے بازار سے گذرے اور اس کے پاس تیر ہوں تو اپنے ہاتھ سے ان تیروں کی نوکوں کو سنبھال لے، کہیں کوئی مسلمان زخمی نہ ہو جائے۔ متفق علیه، ابوداؤد، ابن ماجه بروایت حضرت ابوموسیٰ رضی الله عنه

۱۰۸۳۷.....فرمایا کہ "تم پر تیراندازی لازم ہے، کیونکہ یہ تمہارے بہترین کھیلوں میں سے ہے"۔بزار بروایت حضرت سعد رضی الله عنه

۱۰۸۳۸.....فرمایا کہ "تم پر تیراندازی لازم ہے، کیونکہ یہ تمہارے بہترین کھیلوں میں سے ہے"۔

معجم اوسط طبرانی بروایت حضرت سعد رضی الله عنه

۱۰۳۸۹.....فرمایا کہ "پتھر مارنے سے بچو، کیونکہ اس سے دانت ٹوٹتے ہیں اور دشمن میں خونریزی بھی ہوتی ہے"۔

طبرانی بروایت حضرت عبدالله بن معقل رضی الله عنه

۱۳۸۴۰.....فرمایا کہ "جس نے تیراندازی سیکھ لینے کے بعد اس میں دلچسپی نہ ہونے کی وجہ سے اس کو ترک کر دیا تو تحقیق اس نے ناشکری کی اس چیز کی جو ایک نعمت تھی"۔ طبرانی بروایت حضرت عقبه بن عامر رضی الله عنه

۱۰۸۴۱.....جناب نبی کریم ﷺ نے ایسی چیز کو نشانہ بنانے سے منع فرمایا جس میں روح ہو۔

مسند احمد، ترمذی، نسائی بروایت حضرت ابن عباس رضی الله عنه

۱۰۸۴۲..... فرمایا کہ "کسی ایسی چیز کو نشانہ نہ بنایا جائے جس میں روح ہو" مسلم، نسائی، ابن ماجه بروایت حضرت ابن عباس رضی الله عنه

۰۱۸۴۳..... فرمایا کہ "جس نے تیراندازی سیکھی پھر اسے چھوڑ دیا تو اس نے میری نافرمانی کی"۔

ابن ماجه بروایت حضرت عقبه بن عامر رضی الله عنه

۱۰۸۴۴......فرمایا کہ ''جس کو تیراندازی سکھائی گئی اور پھر اُس نے چھوڑ دی تو وہ ہم میں سے نہیں۔''

مسلم بروایت حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ

تکملہ

۱۰۸۴۵......فرمایا کہ ''اس کو پھینک دو یعنی فارسی کمان کو اور ان کو لازم پکڑو، یعنی عربی کمانوں کو اور ان جیسی دوسری کمانوں کو اور نیزوں کی انیوں کو، کیونکہ اسی سے اللہ تعالیٰ تم کو شہروں میں غلبہ عطا فرمائیں گے اور تمہاری مدد میں اضافہ فرمائیں گے۔

طبرانی، متفق علیہ بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۱۰۸۴۶......فرمایا کہ ''اس سے اور نیزوں کی انیوں سے اللہ تعالیٰ تمہیں غلبہ عطا فرمائیں گے شہروں پر اور تمہارے دشمن کے خلاف تمہاری مدد فرمائیں گے۔'' متفق علیہ بروایت حضرت عویمر بن ساعدۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۸۴۷......فرمایا کہ ''لعنتی ہے جو اسے اٹھائے یعنی فارسی کمان کو، تم پر لازم ہے کہ یہ کمانیں پکڑو، یعنی عربی کمانیں اور ان نیزوں کی انیوں سے اللہ تعالیٰ تم کو شہروں میں غلبہ عطا فرمائیں گے اور تمہارے دشمن کے خلاف تمہاری مدد فرمائیں گے۔''

متفق علیہ بروایت حضرت عویمر بن ساعدۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۸۴۸......فرمایا کہ ''تیراندازی کرو اے اسماعیل (علیہ السلام) کی اولاد، کیونکہ تمہارے والد بھی تیرانداز تھے اور میں محجن بن الادرع کے ساتھ ہوں، عرض کیا کہ آپ جس کے ساتھ ہوں وہ غالب ہو جائے گا، فرمایا کہ تم تیر چلاؤ میں تم سب لوگوں کے ساتھ ہوں۔''

طبرانی بروایت حمزہ بن عمرو الاسلمی رضی اللہ عنہ

۱۰۸۴۹......فرمایا کہ ''مارو، جو تیر کے ساتھ دشمن تک پہنچ گیا، اللہ تعالیٰ اُس کا درجہ بلند فرمائیں گے۔ یہ کوئی تمہاری ماؤں کی زمین (کا حساب) نہیں بلکہ ہر دو درجوں کے درمیان سو سال کا فاصلہ ہے۔'' نسائی بروایت حضرت کعب بن عمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۸۵۰......فرمایا کہ ''جس نے تیر چلایا تو اُس کے لئے درجہ ہے، عرض کیا گیا یا رسول اللہ! درجہ کیا ہے؟ فرمایا کہ یہ کوئی تمہاری ماؤں کی زمین (کا ناپ) نہیں دو درجوں کے درمیان سو سال کا فاصلہ ہے۔'' ابن ابی حاتم و ابن مردویہ بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۰۸۵۱......فرمایا کہ ''جس نے دشمن پر تیر چلایا تو اللہ تعالیٰ اس سے درجہ بلند فرمائیں گے، اور دو درجوں کے درمیان سو سال کا فاصلہ ہے اور جو اللہ کے راستے میں تیر چلاتا ہے تو وہ ایسے ہے جیسے غلام آزاد کرتا ہو۔''

مسند احمد، ابن حبان بروایت حضرت کعب بن مرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۸۵۲......فرمایا کہ ''جس نے اللہ کے راستے میں تیر چلایا تو وہ اُس کے لئے غلام آزاد کرنے کی طرح ہے۔''

طبرانی متفق علیہ بروایت حضرت ابوالنجیح رضی اللہ عنہ

۱۰۸۵۳......فرمایا کہ ''جس نے اللہ کے راستے میں تیر چلایا جو نشانے سے چوک گیا یا نشانے پر جا لگا یہ (تیر چلانا) قیامت کے دن اُس شخص کے لئے نور ہوگا۔'' طبرانی بروایت حضرت ابوعمرو الانصاری رضی اللہ عنہ

۱۰۸۵۵......فرمایا کہ ''ہر وہ مسلمان جس نے اللہ کے راستے میں دشمن پر تیر چلایا تو اُس کو اتنا اجر ملے گا جتنا ایک غلام کو آزاد کرنے کا، خواہ تیر نشانے پر لگا ہو یا نہ، ہر وہ مسلمان جس کا ایک بال بھی اللہ کے راستے میں سفید ہو گیا تو وہ اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگا جو اس کے آگے آگے دوڑے گا اور ہر وہ مسلمان جس نے کسی چھوٹے یا بڑے کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے یہ ضروری ٹھہرالیا ہے کہ اس آزاد ہونے والے کے ہر عضو کے بدلے اس آزاد کرنے والے کو کئی گنا زیادہ اجر دے گا۔''

عبد بن حمید اور ابن عساکر بروایت محمد بن سعد بن ابی وقاص عن ابیہ رضی اللہ عنہم

۱۰۸۵۶......فرمایا کہ ''بے شک اللہ ایک تیر کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل کریں گے، تیر کو بنانے والا جو اس کے بنانے میں بھلائی کی

نیت رکھتا تھا اور تیر چلانے والا اور اس کو تیر انداز تک پہنچانے والا، سوار ہو جاؤ اور تمہارا تیر چلانا مجھے تمہارے سوار ہونے سے زیادہ پسند ہے، ہر وہ کھیل جو آدمی کھیلتا ہے وہ باطل ہے علاوہ کمان سے تیر چلانے، گھوڑے کی تربیت کرنے اور اپنی گھر والی سے کھیلنے کے، کیونکہ یہ (کھیل) حق ہیں، اور جس کو تیر اندازی سکھائی گئی اور پھر اس نے چھوڑ دی تو اس نے کفر کیا اس چیز کا جو نعمت تھی۔''

طبرانی، مسند احمد، نسائی، ترمذی، حسن، مستدرک حاکم، متفق علیه بروایت حضرت عقبه بن عامر رضی الله عنه

۱۰۸۵۷..... فرمایا کہ'' بے شک اللہ ایک تیر کے بدلے تین افراد کو جنت میں داخل فرمائیں گے، اس کو بنانے والا جو ثواب کی نیت رکھتا تھا اور مددگار اور اللہ کے راستے میں اس تیر کو چلانے والا۔'' خطیب بروایت حضرت ابوهریره رضی الله عنه

۱۰۸۵۸..... فرمایا کہ'' بے شک اللہ تعالیٰ ایک تیر کے بدلے تین آدمیوں کو جنت میں داخل فرمائیں گے۔ تیر کو بنانے والا جو اس کے بنانے میں بھلائی کی نیت رکھتا تھا اور چلانے والا اور اس کی نوک بنانے والا اور تیر چلاؤ اور سوار ہو جاؤ اور تمہارا تیر چلانا مجھے سوار ہونے سے زیادہ پسند ہے، کوئی کھیل قابل تعریف نہیں علاوہ تین کھیلوں کے۔ کسی شخص کا اپنے گھوڑے کی تربیت کرنا، اپنی گھر والی سے کھیلنا اور اپنے تیر کمان سے تیر چلانا، اور جس نے تیر اندازی سیکھ کر دلچسپی نہ ہونے کی وجہ سے چھوڑ دی تو اس نے ایک نعمت کی ناشکری کی۔''

ابوداؤد، نسائی بروایت حضرت عقبه بن عامر رضی الله عنه

۱۰۸۵۹..... فرمایا کہ'' دنیا کے کھیلوں میں سے ہر کھیل باطل ہے علاوہ تین کھیلوں کے، تیرے اپنی کمان سے تیر اندازی کرنا، تیرا اپنے گھوڑے کی تربیت کرنا اور تیرا اپنی گھر والی سے کھیلنا، کیونکہ یہ بھی حق ہے، تیر اندازی کرو اور سوار ہو جاؤ اور تمہارا تیر اندازی کرنا مجھے زیادہ پسند ہے، بے شک اللہ تعالیٰ ایک تیر کے بدلے تین آدمیوں کو جنت میں داخل فرمائیں گے، تیر بنانے والا جو اس کے بنانے میں ثواب اور بھلائی کی نیت رکھتا تھا، مددگار اور تیر چلانے والا۔'' مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوهریره رضی الله عنه

۱۰۸۶۰..... فرمایا کہ'' جس نے اپنے گھر میں کمان رکھی، اللہ تعالیٰ اس گھر سے چالیس سال تک فقر کو دور رکھتے ہیں۔''

الشیرازی فی الالقاب والخطیب بروایت حضرت انس رضی الله عنه

۱۰۸۶۱..... فرمایا کہ'' جس نے تیر اندازی سیکھی، پھر اس کو بھلا دیا تو یہ ایک نعمت تھی جو اللہ نے دی تھی اور اس نے اُس نعمت کو چھوڑ دیا۔''

القرب فی فضل الدمي بروایت حضرت ابوهريرة و حضرت ابن عمر رضی الله عنهم

۱۰۸۶۲..... فرمایا کہ'' جس نے تیر اندازی سیکھی اور پھر بھلا دی تو یہ نعمت تھی جس کا اس نے انکار کیا۔''

ابن النجار بروایت حضرت ابوهریره رضی الله عنه

۱۰۸۶۳..... فرمایا کہ'' جسے تیر اندازی سکھائی گئی اور پھر اس نے بھلا دیا تو یہ ایک نعمت تھی جس کا اس نے انکار کیا۔''

خطیب بروایت حضرت ابوهریره رضی الله عنه

۱۰۸۶۴..... فرمایا کہ'' مومن کے لئے تیر اندازی کیا ہی عمدہ کھیل ہے اور جس نے تیر اندازی سیکھ کر چھوڑ دی تو اُس نے میری نافرمانی کی۔''

ابونعیم بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۱۰۸۶۵..... فرمایا کہ'' جس نے اللہ کے راستے میں ایک تیر بھی چلایا..........''

معجم الاوسط طبرانی، سنن سعید بن منصور، بروایت حضرت انس رضی الله عنه

۱۰۸۶۶..... جس نے رات کو نشانے بازی کی (تیر چلائے) وہ ہم میں سے نہیں اور جو کوئی ایسی چھت پر سویا جس کی چار دیواری نہیں تھی اور گر کر مر گیا تو اس کا خون بیکار گیا۔ طبرانی عن عبدالله بن جعفر رضی الله عنه

مطلب یہ ہے کہ اندھیرے میں رات کو تیر کسی کو بھی لگ سکتا ہے، اندھیرے میں نشانہ درست نہیں ہو سکتا۔

۱۰۸۶۷..... فرمایا کہ'' تیر اندازی اور قرآن سیکھو اور مومن کا بہترین وقت وہ ہے جس میں وہ اللہ کا ذکر کرتا ہے۔''

دیلمی بروایت حضرت ابوسعید رضی الله عنه

۱۰۸۶۸.....فرمایا کہ "تیراندازی سیکھو کیونکہ دونشانوں کے درمیان جنت کے باغوں میں سے باغ ہے۔"

دیلمی بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۸۶۹ فرمایا کہ "جس نے اپنی چادر رکھ دی اور دونشانوں کے درمیان چلا تو اس کے لئے ہر قدم کے بدلے غلام آزاد کرنے کا ثواب ہوگا۔"

دارقطنی فی الافراد بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۸۷۰ ...فرمایا کہ "لوگ سلامتی اور بھلائی کی جس چیز کی طرف بھی ہاتھ بڑھاتے ہیں ان میں کمان کو فضیلت حاصل ہے۔"

دیلمی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۸۷۱.....فرمایا کہ "جب دشمن تم سے قریب ہو جائیں تو تیراندازی کو لازم پکڑو۔"

بخاری بروایت حضرت حمزۃ بن اسید عن ابیہ رضی اللہ عنہ

۱۰۸۷۲.....فرمایا کہ "جب دشمن تم سے قریب ہو جائیں تو ان کو تیر سے مارو اور اس وقت تک تلواریں نہ کھینچو جب تک وہ تمہیں ڈھانپ نہ لیں"۔

ابوداؤد، متفق علیہ، بروایت حضرت مالک بن حمزۃ بن اسید الساعدی عن ابیہ عن جدہ

۱۰۸۷۳.....فرمایا کہ "پتھر مت برساؤ، کیونکہ اس سے شکار نہیں کیا جاتا، نہ دشمن میں خونریزی ہوسکتی ہے اس سے دانت ٹوٹتے ہیں اور آنکھ پھوٹتی ہے۔"

طبرانی بروایت حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ

تیسرا مضمون......مختلف آداب کے بارے میں

۱۰۸۷۴..... فرمایا کہ "جب جہاد تم میں سے کسی کے دروازے پر آ پہنچے تو وہ اپنے والدین کی اجازت کے بغیر نہ نکلے۔"

کامل ابن عدی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۸۷۵ فرمایا کہ "اللہ کے راستے میں ذکر کرنا خرچے میں سات سو گنا اضافے کا باعث ہے۔"

مسند احمد، طبرانی، بروایت حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ

۱۰۸۷۶.....فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: بے شک میرا بندہ ہر وہ بندہ ہے جو اپنے دوستوں سے ملاقات کے وقت بھی مجھے یاد رکھتا ہے۔"

ترمذی عن عمارہ بن زعکرہ

۱۰۸۷۷ ...فرمایا کہ "خوشخبری ہے اس شخص کے لئے جو اللہ کے راستے میں جہاد کے دوران کثرت سے ذکر کرے، چنانچہ اس کے لئے ہر کلمہ کے بدلے ستر ہزار نیکیاں ملیں گی، اور ہر نیکی اس نیکی کے دس گنا کے برابر ملے گی جو مزید اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔"

طبرانی بروایت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ

۱۰۸۷۸ فرمایا کہ "جب کوئی فوجی دستہ بھیجو تو کمزوروں کو اپنے سے الگ نہ کرو بلکہ ان کو بھی ساتھ لے لو، کیونکہ بے شک اللہ تعالیٰ کمزوروں سے بھی قوم کی مدد فرماتے ہیں۔" الحارث فی مسندہ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ۔

۱۰۸۷۹ فرمایا کہ "کمزوروں کو تلاش کر کے لاؤ کیونکہ تمہارا رزق اور مدد تمہارے کمزوروں ہی کی وجہ سے ہوتی ہے۔"

مسند احمد، مسلم، مستدرک حاکم، ابن حبان بروایت حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ

۱۰۸۸۰ فرمایا کہ "جب کسی قوم کی مدد ان کے اسلحے اور نفوس سے کی جائے تو ان کی زبانیں زیادہ حقدار ہیں۔"

ابن سعد بروایت حضرت ابن عوف رضی اللہ عنہ، بیہقی فی شعب الایمان بروایت محمد مرسلا

۱۰۸۸۱ فرمایا کہ "بے شک مومن اپنی تلوار اور زبان سے جہاد کرتا ہے۔" مسند احمد، طبرانی بروایت حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ

۱۰۸۸۲ فرمایا کہ "تلواریں ہی غازیوں کی چادریں ہیں۔" مصنف عبدالرزاق بروایت حسن مرسلا

۱۰۸۸۳..... فرمایا کہ ”یقیناً ہم کسی مشرک سے مدد طلب نہیں کرتے۔“

مسند احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ بروایت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۱۰۸۸۴..... فرمایا کہ ”یقیناً ہم مشرکین کے خلاف مشرکین سے ہی مدد نہیں مانگتے۔“

مسند احمد، بخاری فی التاریخ بروایت حضرت خبیب بن یساف رضی اللہ عنہ

۱۰۸۸۵..... فرمایا کہ ”بے شک عنقریب کل تم لوگ دشمن سے ملنے والے ہو تو (ایسی حالت میں) تمہارا شعار یہ ہونا چاہئے کہ تم کثرت سے حٰمٓ لاینصرون کی تلاوت کرتے رہو۔“ مسند احمد، نسائی، مستدرک حاکم بروایت حضرت براء رضی اللہ عنہ

۱۰۸۸۶..... فرمایا کہ ”اگر تم پر رات کو حملہ کیا جائے تو تمہارا شعار حٰمٓ لاینصرون ہونا چاہئے۔“

سنن ابی داؤد، ترمذی، مستدرک حاکم بروایت رجل من الصحابہ رضی اللہ عنہم

۱۰۸۸۷..... فرمایا کہ ”جنگ تو دھوکہ ہے۔“ مسند احمد، متفق علیہ، ابوداؤد، ترمذی بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور متفق علیہ بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور مسند احمد بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ اور سنن ابی داؤد بروایت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اور ابن ماجہ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور بزار بروایت حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور طبرانی بروایت حسن اور حضرت زید بن ثابت اور حضرت عبداللہ بن سلام اور حضرت عوف بن مالک اور حضرت نعیم بن مسعود اور حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہم اور ابن عساکر بروایت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ

۱۰۸۸۸..... فرمایا کہ ”جو سمجھ میں آئے کہہ دو کیونکہ جنگ تو دھوکہ ہے۔“ طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۸۸۹..... فرمایا کہ ”ہماری مدد چھوڑ دو، کیونکہ جنگ تو دھوکہ ہے۔“ الشیرازی فی الالقاب بروایت نعیم الاشجعی

۱۰۸۹۰..... فرمایا کہ ”اے اکثم! اپنی قوم کے علاوہ دوسری قوم کے شانہ بشانہ ہوکر جنگ کیا کر، اپنے اخلاق اچھے کر اور اپنے ساتھیوں کا اکرام کر، اے اکثم! بہترین ساتھی اور دوست چار ہیں، اور بہترین گشتی نمائندے بھی چار ہیں اور بہترین ..... بھی چار سو ہیں اور بہترین لشکر وہ ہے جو چار ہزار پر مشتمل ہو اور بارہ ہزار پر کوئی غالب نہیں آسکتا کم میں سے۔“ ابن ماجہ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۸۹۱..... فرمایا کہ ”بہترین ساتھی چار ہیں، اور بہترین دستہ وہ ہے جو چار سو پر مشتمل ہو اور بہترین دینی لشکر وہ ہے جو بارہ ہزار پر مشتمل ہو اور بارہ ہزار پر مشتمل لشکر قلت کی بناء پر شکست نہیں کھا سکتا۔“ سنن ابی داؤد، ترمذی، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۸۹۲..... فرمایا کہ ”نیزوں اور عربی کمانوں کو لازم پکڑو، کیونکہ اسی سے اللہ تعالیٰ تمہارے دین کو عزت دیتا ہے اور تمہارے لئے شہر فتح کرتا ہے۔“

طبرانی، بروایت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ

۱۰۸۹۳..... فرمایا کہ ”یہ جو ہے تو اس کو پھینک دو اور اس کو اس جیسی دوسری کمانوں کو اور نوک دار نیزوں کو لازم پکڑو، کیونکہ انہی سے اللہ تعالیٰ تمہارے دین کی تائید کرتا ہے اور تمہیں شہروں میں ٹھکانہ دیتا ہے۔“ ابن ماجہ بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۱۰۸۹۴..... فرمایا کہ ”جب تمہارے قریب آجائیں تو اُن پر تیر چلاؤ اور اپنے تیروں کو پہلے استعمال کرو۔“

بخاری، سنن ابی داؤد بروایت حضرت اسید رضی اللہ عنہ

تکملہ

۱۰۸۹۵..... فرمایا کہ ”بچو نعل والے گھوڑے استعمال کرنے سے، کیونکہ یہ جب دشمن سے ملتے ہیں تو بھاگ جاتے ہیں۔ اگر مال غنیمت ملے تو خیانت کرتے ہیں۔“ مسند احمد بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۰۸۹۶..... فرمایا کہ ”بچو اس دستے سے جو جب دشمن سے ملے تو بھاگ جائے اور جب غنیمت ملے تو خیانت کرے۔“ بغوی بروایت ابی داؤد

۱۰۸۹۷..... فرمایا کہ ”جس پر راستہ تنگ ہوگیا تو اس کے لئے کوئی جہاد نہیں۔“ ابن عساکر بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۱۰۸۹۸..... فرمایا کہ "اے اکثم! تمہاری صحبت میں صرف امانت دار ہی بیٹھے اور تیرا کھانا بھی امانت دار ہی کھائے اور بہترین دستہ وہ ہے جو چار سو پر مشتمل ہو اور بہترین لشکر وہ ہے جو چار ہزار پر مشتمل ہے اور جو بارہ ہزار پر مشتمل ہو تو اس کو شکست نہیں ہو سکتی۔"

ابو نعیم بروایت حضرت اکثم بن الجون رضی اللہ عنہ

۱۰۸۹۹ فرمایا کہ "بہترین ساتھی وہ ہیں جو چار ہوں، بہترین دستہ وہ ہے جو چار سو پر مشتمل ہو اور بہترین لشکر وہ ہے جو چار ہزار پر مشتمل ہو اور جو بارہ ہزار پر مشتمل ہو وہ کم سے شکست نہیں کھا سکتا۔" (اور بن عساکر نے یہ اضافہ کیا ہے کہ) جب وہ صبر کریں اور سچ بولیں۔

مسند احمد، سنن ابی داؤد، ترمذی حسن غریب، متفق علیہ، مستدرک حاکم ابن عساکر بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۹۰۰ فرمایا کہ "اے انصاف، قانون اور فیصلے کے دن کے مالک ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔"

بغوی عن ابی طلحۃ رضی اللہ عنہ

فرمایا کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں تھے جب دشمن سے سامنا ہوا تو میں نے آپ ﷺ کو مذکورہ بالا کلمات فرماتے سنا۔

ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ اور دیلمی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ مثلہ

۱۰۹۰۱ فرمایا کہ "دشمن سے سامنا ہونے کی تمنا نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو، اور جب دشمن سے سامنا ہو جائے تو ڈٹے رہو اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرو اور اگر وہ ہانکا کریں اور چیخیں تو تم خاموشی کو لازم پکڑو۔"

مصنف ابن ابی شیبہ، طبرانی، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۹۰۲..... فرمایا کہ "دشمن سے سامنا ہونے کی تمنا نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو کیونکہ تمہیں نہیں معلوم کہ تم ان سے کس آزمائش میں پڑو گے، سو جب ان سے سامنا ہو جائے تو کہو کہ: اے ہمارے اللہ! تو ہی ہمارا بھی اور اُن کا بھی رب ہے، ہماری پیشانیاں اور ان کی پیشانیاں بھی آپ ہی کے دست قدرت میں ہیں۔ سو جب وہ تمہیں گھیر لیں تو اٹھ کھڑے ہو اور تکبیر کہو۔" مستدرک حاکم بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۱۰۹۰۳ فرمایا کہ "دشمن سے سامنا ہونے کی تمنا نہ کرو، کیونکہ تمہیں نہیں معلوم کہ اُن کی طرف سے تم کس آزمائش میں مبتلا کیے جاؤ گے۔ لہٰذا جب دشمن سے سامنا ہو جائے تو کہو: اے اللہ! آپ ہی ہمارے رب ہیں اور ان کے بھی، ہمارے دل اور ان کے دل آپ کے ہاتھ میں ہیں اور آپ ہی ان پر غالب ہو سکتے ہیں۔" اور زمین پر بیٹھے رہو اور جب وہ تمہیں گھیر لیں تو اٹھ کر حملہ کر دو اور تکبیر کہو۔"

ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۱۰۹۰۴ فرمایا کہ "یقیناً ہم صبح ان پر حملہ آور ہونے والے ہیں، لہٰذا کھاؤ پیو اور قوت حاصل کرو۔" طبرانی بروایت حضرت ابو اسامۃ رضی اللہ عنہ

تیسرا باب...... جہاد کے احکام کے بیان میں

اس میں پانچ فصلیں ہیں۔

پہلی فصل...... امان، معاہدہ، صلح اور وعدہ پورا کرنے کے بیان میں

۱۰۹۰۵ فرمایا کہ "جب کوئی شخص تجھ سے اپنے خون کی حفاظت چاہے تو تُو اس کو قتل مت کر۔"

مسند احمد، ابن ماجہ بروایت حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ

۱۰۹۰۶ فرمایا کہ "تمام مسلمانوں کا ذمہ ایک ہی ہے، سو جب ان پر ظالم ظلم کرے تو اس کو پناہ نہ دو، کیونکہ قیامت کے دن ہر غدار کے پاس ایک جھنڈا ہوگا، جس سے وہ پہچانا جائے گا۔" مستدرک حاکم بروایت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۱۰۹۰۷ فرمایا کہ "اے ام ہانی! جسے آپ نے پناہ دی اُسے ہم نے بھی پناہ دی۔" متفق علیہ بروایت حضرت ام ھانی رضی اللہ عنہا

اور ابوداؤد اور ترمذی نے یہ الفاظ زیادہ کیے ہیں کہ "اور جسے آپ نے امان دی اسے ہم نے بھی امان دی۔"

۱۰۹۰۸ ... فرمایا "بے شک عورت کو اس کی قوم کی بنیاد پر پکڑا جائے گا۔" ترمذی عن ابی هریره رضی الله عنه

۱۰۹۰۹ ... فرمایا کہ "اگر کسی نے کسی ذمی کو تکلیف پہنچائی تو میں اس کے لئے لڑوں گا اور جس کے لئے میں لڑوں گا تو قیامت کے دن بھی اس کے لئے لڑوں گا۔" خطیب فی التاریخ بروایت حضرت ابن مسعود رضی الله عنه

۱۰۹۱۰ ... فرمایا کہ "جس نے کسی معاہد کو قتل کیا تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گا اور کچھ شک نہیں کہ اس کی خوشبو چالیس سال کے فاصلے سے بھی آتی ہے۔" مسند احمد، بخاری، نسائی، ابن ماجه بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۱۰۹۱۱ ... فرمایا کہ "جس نے کسی معاہد (حلیف یا ذمی) کو بلا وجہ قتل کر دیا تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام کر دیں گے۔"

مسند احمد، ابوداؤد، نسائی مستدرك حاكم بروایت حضرت ابوبكرة رضی الله عنه

۱۰۹۱۲ ... فرمایا کہ "مجھے میرے رب نے منع کیا کہ کسی معاہد وغیرہ پر ظلم کروں۔" مستدرك حاكم بروایت حضرت علی رضی الله عنه

۱۰۹۱۳ ... فرمایا کہ "مسلمان اپنی شرطوں پر ہیں۔" سنن ابی داؤد، مستدرك حاكم بروایت حضرت ابوهريرة رضی الله عنه

۱۰۹۱۴ ... فرمایا کہ "مسلمان اپنی شرطوں کے پاس ہیں جو حق کے مطابق ہیں۔"

مستدرك حاكم بروایت حضرت انس رضی الله عنه اور حضرت ام المومنين عائشه صديقه رضی الله عنها

۱۰۹۱۵ ... فرمایا کہ "مسلمان اپنی ان شرطوں کے پاس ہیں جو حلال ہیں۔" طبرانی بروایت حضرت رافع بن خديج رضی الله عنه

۱۰۹۱۶ ... فرمایا کہ "میں اُن میں سے سب سے زیادہ شریف ہوں جو اپنے ذمہ کو پورا کرتے ہیں۔"

بيهقی فی الشعب الايمان بروایت حضرت ابن عمر رضی الله عنه

۱۰۹۱۷ ... فرمایا کہ "اے لوگو! یقیناً تم نے یہودیوں کے باڑوں کی طرف جلدی کی، سنو! معاہدین کا مال اُس کے حق کے علاوہ جائز نہیں اور گھریلو گدھوں، خچروں اور گھوڑوں کا گوشت تم پر حرام ہے اور ہر پھاڑ کھانے والے جانور اور پنجے والے پرندے کا گوشت بھی۔"

مسند احمد، ابوداؤد بروایت حضرت خالد بن وليد رضی الله عنه

فائدہ:... حق کے علاوہ جائز نہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ معاہدین یعنی ذمیوں پر جو سالانہ ٹیکس مقرر کیا گیا ہے اس کے علاوہ کچھ لینا جائز نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۹۱۸ ... فرمایا کہ "اگر کسی شخص نے کسی قوم سے کوئی عہد کر رکھا تھا تو نہ وہ کوئی گرہ باندھے اور نہ کھولے، یہاں تک کہ اس کا معاہدہ ختم ہو جائے۔"

مسند احمد، ابوداؤد بروایت حضرت عمرو بن عبسة رضی الله عنه

۱۰۹۱۹ ... فرمایا کہ "اے یہودیوں کے گروہ! مسلمان ہو جاؤ محفوظ ہو جاؤ گے، جان لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے اور میرا ارادہ ہے کہ تمہیں اس سرزمین سے جلاوطن کر دوں، سو اگر تم میں سے کوئی اپنے مال میں سے کچھ پائے تو اس کو بیچ دے، وگرنہ یہ جان لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔" متفق علیه، ابوداؤد بروایت حضرت ابوهريره رضی الله عنه

۱۰۹۲۰ ... فرمایا کہ "سنو! اگر کسی نے معاہد پر ظلم کیا یا نقض عہد کیا یا اس کی حیثیت سے بڑھ کر کسی کام میں مبتلا کیا یا اس کی رضامندی کے بغیر اس سے کوئی چیز لی تو میں قیامت کے دن اس کی طرف سے لڑوں گا۔"

ابوداؤد، بيهقی فی شعب الايمان بروایت حضرت صفوان بن سليم عن عدة من ابناء الصحابه عن آبائهم رضی الله عنهم

۱۰۹۲۱ ... فرمایا کہ "سنو! اگر کسی نے کسی ایسے انسان کو قتل کیا جو اللہ اور اس کے رسول کے ذمے پر تھا تو تحقیق اس نے اللہ کے ذمہ کی وعدہ خلافی کی سو وہ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھ سکے گا اور جنت کی خوشبو ستر سال کے فاصلے سے بھی محسوس ہوتی ہے۔"

ترمذی بروایت حضرت ابوهريره رضی الله عنه

۱۰۹۲۲۔۔۔فرمایا کہ ''شاید کہ تم جب کسی قوم سے جنگ کرتے ہو اور اُن پر غالب آجاتے ہو تو اُن کے لوگوں اور بیٹوں کے بجائے ان کے اموال سے طاقت حاصل کرتے ہو اور پھر وہ تم سے کسی بات پر صلح کرتے ہیں، سو تمہیں اس سے زیادہ اُن سے کچھ نہ پہنچے کیونکہ تمہارے لئے اس کی گنجائش نہیں ہے۔'' ابوداؤد عن رجل

۱۰۹۲۳۔۔۔ فرمایا کہ ''اگر کسی نے کسی معاہد کو قتل کردیا جو اللہ اور اس کے رسول کے ذمہ پر تھا تو اس نے اللہ کے ذمہ کے خلاف ورزی کی، وہ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھے گا اور اس کی خوشبو تو ستر سال کے فاصلے سے بھی محسوس ہوتی ہے۔''

ابن ماجه، مستدرك حاكم بروايت حضرت ابوهريره رضي الله عنه

۱۰۹۲۴۔۔۔فرمایا کہ ''اگر کسی نے اہل ذمہ میں سے کسی کو قتل کیا تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گا اور اس کی خوشبو ستر سال کے فاصلے سے بھی محسوس ہوتی ہے۔'' مسند احمد، نسائي بروايت رجل

۱۰۹۲۵۔۔۔ فرمایا کہ ''جس نے کسی معاہد کو حرام قتل کردیا تو اللہ تعالیٰ اس پر نہ صرف جنت حرام کردیتے ہیں بلکہ وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ سکتا۔''

مسند احمد، نسائي بروايت حضرت ابوبكرة رضي الله عنه

فائدہ:۔۔۔۔۔حرام قتل کردینے سے مراد یہ ہے کہ اس ذمی کو قصاصاً یا حرباً نہ قتل کیا ہو بلکہ اپنی ذات کی وجہ سے قتل کردیا ہو جو شرعی قوانین کی رو سے جائز نہ ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۹۲۶۔۔۔فرمایا کہ ''کسی شخص نے کسی کو امان دی اور پھر اس کو قتل کردیا تو میں قاتل سے بری ہوں خواہ مقتول کافر ہی کیوں نہ ہو۔''

بخاري في التاريخ، نسائي بروايت حضرت عمرو بن الحمق رضي الله عنه

۱۰۹۲۷۔۔۔ فرمایا کہ ''جس نے میرے ذمہ کی خلاف ورزی کی میں اُس سے جھگڑا کروں گا، اور جس سے میں جھگڑا کروں گا اس سے جھگڑوں گا۔''

طبراني بروايت حضرت جندب رضي الله عنه

۱۰۹۲۸۔۔۔فرمایا کہ ''ان میں سے ادنیٰ ترین شخص میری امت کو پناہ دے گا۔'' مسند احمد، مستدرك حاكم بروايت حضرت ابوهريره رضي الله عنه

۱۰۹۲۹۔۔۔فرمایا کہ ''مسلمانوں کے درمیان صلح جائز ہے علاوہ اس صلح کے جو حرام کو حلال اور حلال کو حرام کردے۔'' مسند احمد، ابوداؤد، مستدرك حاكم بروايت حضرت ابوهريره رضي الله عنه، ترمذي، ابن ماجه بروايت حضرت ابن عمرو بن عوف رضي الله عنه

۱۰۹۳۰۔۔۔فرمایا کہ ''چھوڑ دو ترکوں کو جب تک وہ تمہیں نہ چھیڑیں، کیونکہ سب سے پہلے میری امت سے جو ملک چھینے گا اور حالانکہ اللہ نے انہیں عطا نہیں کی ہوگی وہ بنو قنطوراء ہے۔'' طبراني، بروايت حضرت ابن مسعود رضي الله عنه

۱۰۹۳۱۔۔۔فرمایا کہ ''اہل حبشہ کو چھوڑ دو جب تک وہ تمہیں نہ چھیڑیں کیونکہ سب سے پہلے کعبہ کا خزانہ ذوالسویقتین نکالے گا جو اہل حبشہ میں سے ہوگا۔''

ابوداؤد، مستدرك حاكم بروايت حضرت ابن عمر رضي الله عنه

فائدہ:۔۔۔۔۔سویقتین تشبیہ ہے سویق کا اور سویق ستو کو کہتے ہیں، قرب قیامت میں ایک حبشی شخص دو صاع یا دو کلو ستوؤں کے بدلے خانہ کعبہ کو منہدم کردے گا اور اس کا لقب ذوالسویقتین ہی ہوگا یعنی دو ستوؤں والا، شاید یہاں وہی مراد ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۰۹۳۲۔۔۔فرمایا کہ ''نہ میں وعدہ خلافی کرتا ہوں اور نہ ہی چادروں کو قید کرتا ہوں۔''

مسند احمد، ابوداؤد، نسائي، ابن حبان، مستدرك حاكم بروايت حضرت ابورافع رضي الله عنه

۱۰۹۳۳۔۔۔ فرمایا کہ ''اچھا وعدہ ایمان میں سے ہے۔'' مستدرك حاكم بروايت ام المومنين حضرت عائشه صديقه رضي الله عنها

۱۰۹۳۴۔۔۔فرمایا کہ ''چھوڑ دو اہل حبشہ کو جب تک وہ تمہیں چھوڑے رکھیں اور نہ چھیڑیں ترکوں کو جب تک وہ نہ تمہیں چھیڑیں۔ ابوداؤد عن رجل

۱۰۹۳۵۔۔۔فرمایا کہ ''ان کے ساتھ وعدہ پورا کرو، ہم ان کے خلاف اللہ سے مدد مانگتے ہیں۔''

مسند احمد بروايت حضرت حذيفه رضي الله عنه

۱۰۹۳۶..... فرمایا کہ "ہم ان کے ساتھ وعدہ پورا کرتے ہیں اور ان کے خلاف اللہ سے مدد مانگتے ہیں"۔ مسلم بروایت حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ

۱۰۹۳۷..... فرمایا کہ "یقیناً اللہ کے بندوں میں بہترین لوگ وہ ہیں جو اپنے وعدوں کو پورا کرتے ہیں اور پر سکون رہتے ہیں"۔ طبرانی، حلیہ ابی نعیم بروایت حضرت ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ اور مسند احمد بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

تکملہ

۱۰۹۳۸..... فرمایا کہ "جس نے کسی شخص کو امان دی پھر اسے قتل کر دیا تو جہنم اس کے لئے واجب ہوگئی اگر چہ وہ مقتول کافر ہی کیوں نہ ہو"۔

طبرانی بروایت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ

۱۰۹۳۹..... فرمایا کہ "جس نے کسی شخص کو امان دی اور پھر اسے قتل کر دیا تو وہ قیامت کے دن غداروں کا جھنڈا اٹھائے ہوئے ہوگا"۔

ابن ماجہ، طبرانی، متفق علیہ بروایت حضرت محمدبن الحمق رضی اللہ عنہ

۱۰۹۴۰..... فرمایا کہ "اگر ہم میں سے کوئی ان کے پاس چلا گیا تو اللہ نے اس کو کر دیا جو ان میں سے ہمارے پاس آ گیا ہم اس کو واپس کر دیں گے اللہ تعالیٰ اس کے لئے خلاصی کی کوئی سبیل بنائیں گے"۔ مسند ابی یعلی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۹۴۱..... فرمایا کہ "جس نے میرے ذمہ کی خلاف ورزی کی میں اس سے جھگڑوں گا اور جس سے میں جھگڑا تو ....

طبرانی بروایت حضرت ابو اسوار العددی رضی اللہ عنہ

۱۰۹۴۲..... فرمایا کہ "اے لوگو! یقیناً تم نے یہودیوں کے اموال میں جلدی کی، سنو! معاہدین کا مال ناحق لے لینا حلال نہیں، اور تم پر گھریلو گدھوں، گھوڑوں! اور خچروں کا گوشت حرام ہے، اور ہر پھاڑ کھانے والے جانور کا بھی اور پنجے والے پرندوں کا گوشت بھی حرام ہے۔"

مسند احمد، ابوداؤد، باوردی بروایت حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ

طبرانی یہ بھی اضافہ کیا ہے کہ "فرمایا کہ "سنو! کوئی شخص اپنے تخت پر تکیہ لگائے یہ نہ کہے کہ جو ہم نے کتاب اللہ میں سے حلال پایا اسے حلال کیا اور جو کتاب اللہ میں حرام پایا اسے حرام قرار دیا، سنو! میں بھی تم پر معاہدین کا مال ناحق لینا حرام قرار دیتا ہوں، سنو! جس کی وہ طاقت نہ رکھتا تھا یا اس سے اس کی رضامندی کے بغیر کوئی چیز لے لی، تو میں قیامت کے دن اس کے حق میں لڑوں گا۔

بروایت صفوان بن سلیم عن من ابناء الصحابة من آبادنية رضی اللہ عنہ

اور بخاری مسلم میں یہ اضافہ ہے، کہ "سنو! جس نے کسی معاہد کو قتل کر دیا جو اللہ اور اس کے رسول کے ذمہ پر تھا تو اس پر جنت کی خوشبو بھی حرام کر دی جاتی ہے حالانکہ اس کی خوشبو ستر سال کی مسافت سے آتی ہے"۔

۱۰۹۴۳..... فرمایا کہ "اگر کسی نے ایسے معاہد کو قتل کر دیا جو اپنے ذمی ہونے کو مانتا تھا اور اپنا مقررہ جزیہ بھی ادا کرتا تھا تو میں قیامت کے دن اس کی طرف سے جھگڑوں گا"۔ ابن مندہ اور ابو نعیم فی المعرفة بروایت حضرت عبداللہ بن جراد

۱۰۹۴۴..... فرمایا کہ "مسلمان اپنی شرطوں پر قائم رہیں علاوہ ان شرطوں کے جو حلال کو حرام اور حرام کو حلال کر دیں، اور لوگوں کے درمیان صلح بھی جائز ہے علاوہ اس صلح کے جو حرام کو حلال اور حلال کو حرام کر دیں"۔

طبرانی، کامل ابن عدی، متفق علیہ بروایت کثیر بن عبداللہ عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ عنہ

اور صلح مسلمانوں کے درمیان جائز ہے علاوہ اس صلح کے جو حرام کو حلال کر دے اور حلال کو حرام کر دے"۔

ابوداؤد، متفق علیہ، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ، ترمذی، ابن ماجہ، متفق علیہ بروایت کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف المدنی عن ابیہ عن جدہ. مستدرک حاکم عنہ

اور یہ اضافہ کیا ہے اور مسلمان اپنی شرطوں پر ہیں علاوہ اس شرط کے جو حلال کو حرام کر دے۔

۱۰۹۴۵.....بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ خط اللہ کے رسول محمد کی طرف سے زہیر بن اقیش کی طرف ہے سلامتی ہو اس پر جو ہدایت کا پیروکار ہو، میں تمہارے سامنے اللہ کی تعریف بیان کرتا ہوں، وہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں علاوہ اس کے امابعد۔ اگر تم گواہی دو کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور مشرکوں سے جدا ہو جاؤ اور مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ اور نبی اور صفی کا حصہ الگ کرو تو تم لوگ محفوظ رہو گے اللہ اور اس کے رسول کی امان میں"۔ابن ماجه، مسند احمد، ابو داؤد، مستدرک حاکم، بغوی، باوردی طبرانی، متفق علیه بروایت حضرت نعمان بن لولب رضی الله عنه

۱۰۹۴۶.....فرمایا کہ "ہم نے بھی اس کو پناہ دی جس کو آپ نے پناہ دی اور ہم نے بھی اس کو امان دی جس کو آپ نے امان دی"۔

ابو داؤد، متفق علیه، ترمذی بروایت حضرت ام هانئی رضی الله عنه

۱۰۹۴۷.....فرمایا کہ "ترکوں کو نہ چھیڑو جب تک وہ تمہیں نہ چھیڑیں"۔طبرانی بروایت حضرت ذی الکلاع رضی الله عنه

۱۰۹۴۸.....فرمایا کہ "ترکوں کو نہ چھیڑو جب تک وہ تمہیں نہ چھیڑیں"۔طبرانی بروایت حضرت معاذ رضی الله عنه

دوسری فصل.....عشر کے بیان میں

فائدہ:.....جس طرح خمس پانچویں حصے کو کہتے ہیں اس طرح عشر دسویں حصے کو کہتے ہیں البتہ خمس مال غنیمت میں ہوتا ہے اور عشر .... واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۱۰۹۴۹.....فرمایا کہ "عشر تو صرف یہودیوں اور عیسائیوں پر ہے اور مسلمانوں پر عشر نہیں ہے"۔ابو داؤد، بروایت رجل

۱۰۹۵۰.....فرمایا کہ "وہ زمین جو بارانی ہوں، یا نہروں اور چشموں سے سیراب ہوتی ہوں، یا عشری ہوں تو ان میں عشر ہے اور وہ زمینیں جو راھٹ کے ذریعے یا چھڑ کاؤ کے ذریعے سیراب کی جاتی ہیں تو ان میں نصف عشر ہے"۔مسند احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، بروایت ابن عمر رضی الله عنه

۱۰۹۵۱.....فرمایا کہ "وہ زمینیں جو بارانی ہوں یا نہری یا چشموں سے سیراب ہونی والی ہوں تو ان میں عشر ہے اور وہ زمینیں جو راھٹ کے ذریعے سیراب کی جائیں اس میں نصف عشر ہے"۔مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، نسائی، بیهقی فی شعب الایمان بروایت حضرت جابر رضی الله عنه

۱۰۹۵۲.....فرمایا کہ "وہ زمینیں جو بارانی ہوں یا چشموں کے ذریعے سیراب کی جاتی ہوں ان میں عشر ہے اور وہ زمینیں جو چھڑ کاؤ کے ذریعے سیراب کی جائیں ان میں نصف عشر ہے"۔ترمذی، ابن ماجه بروایت حضرت ابوهریرة رضی الله عنه

۱۰۹۵۳.....فرمایا کہ "مسلمانوں پر عشر نہیں ہے، عشر تو صرف یہودیوں و عیسائیوں پر ہے"۔

ابن سعد، مسند احمد بروایت حرب بن هلال الثقفی بروایت عن جده ابی امیة رجل من تغلب

۱۰۹۵۴.....فرمایا کہ "عشر تو صرف یہودیوں اور عیسائیوں پر ہے اور مسلمانوں پر عشر نہیں ہے"۔

ابن سعد، بغوی، ابن قانع، متفق علیه، بروایت حرب بن عبید اللہ عن جه ابی امیة عن ابیه

اور بغوی نے کہا ہے کہ اس حدیث کو ایک جماعت نے عطاء بن السائب عن حرب عن جدہ کی سند سے روایت کیا ہے اور کسی ایک نے بھی اس میں عن ابیہ نہیں کہا علاوہ ابوالاحرص کے مسند احمد، ابو داؤد، متفق علیه عن رجل من بکر بن وائل عن خاله اور بغوی عن حرب بن عبید اللہ الثقفی عن خاله اور بغوی عن حرب بن هلال الثقفی عن رجل من بنی تغلب

تیسری فصل.....خمس اور غنیمت کی تقسیم کے بیان میں

۱۰۹۵۵.....فرمایا کہ "چرنے والے جانور معاف ہیں، معدنیات معاف ہیں اور خود گاڑے ہوئے مال میں خمس ہے"۔

مسند احمد بروایت حضرت جابر رضی الله عنه

فائدہ:.......اس روایت کے ذیل میں کچھ خالص علمی بحث ہے جس کے لئے کسی مستند دارالافتاء یا مفتی کی طرف رجوع کیا جاسکتا ہے عوام الناس کے لئے یہ تفصیل بیان کرنا ضروری نہیں ہے بقول شخصے:

ان مسائل میں کچھ زرف نگاہی ہے درکار یہ مسائل ہیں کوئی تماشہ لب بام نہیں۔واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۱۰۹۵۶.....فرمایا کہ "بے شک اللہ تعالیٰ جب اپنے کسی نبی کو کچھ کھلاتے ہیں تو یہ کھلانا اس کے لئے ہوتا ہے جوان کے بعد کھڑا ہوگا"۔

ابو داؤد، بروایت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

۱۰۹۵۷.....فرمایا کہ "رکاز وہ مال ہے جو زمین کے اندر پیدا ہوتا ہے"۔ بیھقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۹۵۸.....فرمایا کہ "رکاز وہ سونا اور چاندی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس دن زمین میں پیدا فرمایا تھا جب زمین کو پیدا فرمایا تھا"۔

بیھقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۹۵۹.....فرمایا کہ "عنبر رکاز نہیں بلکہ اسی کے لئے ہے جو اسکو پالے"۔ ابن النجار بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ:.......عنبر ویل مچھلی کو کہتے ہیں۔واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۱۰۹۶۰.....فرمایا کہ "رکاز میں خمس ہے"۔ ابن ماجہ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور طبرانی بروایت حضرت ثعلبہ رضی اللہ عنہ اور معجم اوسط بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۰۹۶۱.....فرمایا کہ "رکاز میں عشر ہے"۔ ابو بکر بن ابی داؤد فی جزء من حدیثہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۹۶۲.....فرمایا کہ "اضافی مال نہیں خمس کے بعد ہی دیا جاسکتا ہے"۔ مسند احمد بروایت حضرت معن بن یزید رضی اللہ عنہ

۱۰۹۶۳.....فرمایا کہ "میرے لئے تمہارے مال غنیمت میں سے اس جیسی کوئی چیز حلال نہیں علاوہ خمس کے اور خمس تم میں لوٹا دیا جائے گا"۔

ابو داؤد بروایت حضرت عمرو بن عبسۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۹۶۴.....فرمایا کہ "اے لوگو! میرے لئے اس مال میں سے کوئی چیز نہیں اور نہ یہ (اور اونٹ کے کوہان کے بالوں کے گچھے کی طرف اشارہ ہے) علاوہ خمس کے اور خمس تمہاری ہی طرف لوٹایا جائے گا سودھاگہ اور سوئی تک ادا کرو"۔ ابو داؤد، نسائی، بروایت حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ

۱۰۹۶۵.....فرمایا کہ "اے لوگو! میری چادر مجھے واپس دے دو، خدا کی قسم اگر میرے پاس تہامہ کے درختوں کی تعداد کے برابر بھی کوئی چیز ہوتی تو میں تم لوگوں میں تقسیم کر دیتا، پھر تم مجھے نہ کنجوس پاتے، نہ بزدل نہ جھوٹا، اے لوگو! اس میں سے میرے لئے کچھ نہیں نہ ہی بالوں کے اس گچھے میں سے علاوہ خمس کے اور خمس تم میں ہی لوٹایا جائے گا، سودھاگہ اور سوئی جیسی چیزیں بھی ادا کر دو کیونکہ خیانت، خیانت کرنے والے کے لئے قیامت کے دن صرف عار اور شرمندگی بلکہ عیب اور آگ کا باعث ہوگی"۔ مسند احمد، بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۹۶۶.....فرمایا کہ "اے لوگو! بے شک حلال نہیں ہے میرے لئے اس مال میں سے جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا فرمایا ہے اتنا بھی علاوہ خمس کے اور خمس تم میں ہی لوٹایا جائے گا"۔ نسائی بروایت حضرت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ

۱۰۹۶۷.....فرمایا کہ "جس علاقے میں تم پہنچو اور قیام کرو تو تمہارا حصہ اسی میں ہے، اور ہر وہ علاقہ جس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی تو اس کا خمس اللہ اور اس کے رسول کا ہے پھر یہ تمہارا ہے"۔ مسند احمد مسلم ابو داؤد، بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۹۶۸.....فرمایا کہ "عربی کو عربی اور ھجین کو ھجین سمجھو"۔ کامل ابن عدی، بیھقی فی شعب الایمان عن مکحول مرسلاً

فائدہ:.......ھجین اس شخص کو کہتے ہیں جس کا باپ عرب اور ماں لونڈی باندی ہو"۔ واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۱۰۹۶۹.....فرمایا کہ "عربی کو عربی اور ھجین کو ھجین سمجھو، عربی کے دو حصے اور ھجین کے لئے ایک حصہ ہے"۔

کامل ابن عدی بیھقی فی شعب الایمان عن مکحول عن زیاد بن حاریہ حبیب بن مسلمۃ

۱۰۹۷۰.....فرمایا کہ "ہر وہ تقسیم جو زمانہ جاہلیت میں ہوئی تھی تو وہ اسی تقسیم پر ہے اور ہر وہ تقسیم جو اسلام کے زمانے میں ہوئی تو وہ اسلام ہی کے حساب سے ہوگی"۔ ابو داؤد، ابن ماجہ بروایت حضرت عبادۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۹۷۱.....فرمایا کہ "میں ایسے لوگوں کو ضرور دیتا ہوں جو نئے نئے مسلمان ہوئے ہوں تا کہ ان کی حوصلہ افزائی ہو جائے، کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ لوگ اپنا مال لے کر چلے جائیں اور تم اپنے گھروں میں اللہ کے رسول کو لے جاؤ، سو خدا کی قسم جس چیز کے ساتھ تم لوٹتے ہو وہ بہت بہتر ہے اس سے جس کے ساتھ وہ لوٹتے ہیں، یقیناً تم میرے بعد شدید حالت دیکھو گے، سو صبر کرنا یہاں تک کہ اللہ اور اس کے رسول سے آملو بے شک میں حوض پر ہوں گا"۔ بخاری بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۹۷۲.....فرمایا کہ "تیرا کیا حال ہوگا جب میرے بعد آنے والے حکمران اس مال سے اپنے لئے مخصوص کر لیں گے، سو صبر کرنا یہاں تک کہ مجھ سے آملو"۔ مسند احمد بروایت حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ

۱۰۹۷۳.....فرمایا کہ "تم سے پہلے سرداروں میں سے کسی سردار کے لئے مال غنیمت حلال نہ تھا، وہ جمع کیا جاتا تھا اور آگ آ کر اس کو کھا لیتی تھی"۔

ترمذی، بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۹۷۴.....فرمایا کہ "میں قریش کو دیتا ہوں تا کہ ان کی حوصلہ افزائی ہو جائے کیونکہ وہ نئے نئے مسلمان ہوئے ہیں اور زمانہ جاھلیت سے قریب ہیں"۔

بخاری بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

غنیمت کی تقسیم کے بیان میں

۱۰۹۷۵.....فرمایا کہ "کیا حال ہوگا جب میرے بعد والے حکمران اس مال کو اپنے لئے مخصوص کر لیں گے؟ فرمایا میں اپنی تلوار اپنے کندھے پر رکھتا ہوں پھر اس سے مار ڈالتا ہوں حتیٰ کہ دکھ دیتا ہوں تو فرمایا کہ کیا میں تیری راہنمائی اس سے زیادہ چیز کی طرف نہ کروں؟ صبر کرو یہاں تک کہ مجھ سے آملو۔ مسند احمد، ابو داؤد، ابن سعد، رویانی بروایت حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ

فائدہ:......دوسری مرتبہ جو لفظ فرمایا استعمال ہوا ہے وہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے لئے ہے یعنی حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

تکملہ

۱۰۹۷۶.....فرمایا کہ "تم سے پہلے سرداروں میں سے کسی سردار کے لئے مال غنیمت حلال نہ تھا وہ جمع کیا جاتا تھا اور آگ آسمان سے آتی اور اس مال کو کھا جاتی"۔ ترمذی، متفق علیہ بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۹۷۷.....فرمایا کہ "میں نے گھوڑے کے دو حصے مقرر کیے ہیں اور سوار کے بھی دو حصے، سو جو اس میں سے کم کرے اللہ تعالیٰ اس کو کم کرے"۔

طبرانی بروایت حضرت ابو کبشہ رضی اللہ عنہ

۱۰۹۷۸.....فرمایا کہ "غلام کو مال غنیمت میں سے کچھ نہیں دیا جائے گا، بلکہ اس کو ردی اور گھٹیا سامان میں سے دیا جائے گا اور اس کا امان دینا جائز ہے"۔

متفق عیہ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۹۷۹.....فرمایا کہ "غلام کے لئے غنیمت میں کوئی حصہ نہیں غلام کم قیمت مال لے البتہ اس کا امان دینا جائز ہے اور اگر کوئی عورت کسی قوم کو امان دے تو وہ بھی جائز ہے"۔ متفق علیہ بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۱۰۹۸۰.....فرمایا کہ "اگر کوئی شخص مال کے تقسیم ہونے سے پہلے اس میں اپنا مال پائے تو اسی کا ہے اور اگر تقسیم کے بعد پائے تو اب اس کے لئے اس میں سے کچھ نہیں"۔ خطیب بروایت حضرت بن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۹۸۱.....فرمایا کہ "مشرکوں کی غنیمت میں سے مسلمانوں کے لئے کچھ جائز نہیں، نہ کم نہ زیادہ، نہ دھاگہ نہ سوئی، نہ لینے والے کے لئے نہ دینے

والے کے لئے مگر اس کے حق کے ساتھ"۔ مسند ابی یعلی بروایت حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ

۱۰۹۸۲..... فرمایا کہ "ایک خمس اللہ کے لئے اور باقی چار خمس لشکر کے لئے، عرض کیا گیا کہ کیا کوئی ایک کسی دوسرے سے زیادہ حق دار ہے؟ فرمایا، اس تیر کا بھی جو تو اپنے پہلو سے نکالتا ہے اپنے مسلمان بھائی سے زیادہ حق دار نہیں؟ بغوی عن رجل عن بلقین

ایک شخص نے سوال کیا تھا کہ یارسول اللہ! آپ مال غنیمت کے بارے میں کیا فرماتے ہیں تو آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۰۹۸۳..... فرمایا کہ "شاید تو ایسا مال پائے جو بھی لوگوں میں تقسیم نہیں ہوا، اور تیرے لئے تو سارے مال سے اللہ کے راستے میں ایک سواری ایک خادم ہی کافی ہے"۔ طبرانی، بغوی، ابن عساکر بروایت ابو ھاشم بن شیبہ بن عتبہ

۱۰۹۸۴..... فرمایا کہ "عرب مسلمانوں کے لئے مال فیٔ اور غنیمت میں کوئی حصہ نہیں جب تک وہ اور مسلمانوں کے ساتھ جہاد نہ کریں"۔

ابن النجار بروایت حضرت بریدة رضی اللہ عنہ

مجاہدین کے لئے مباح چیزیں

۱۰۹۸۵..... فرمایا کہ "دس چیزیں جنگ میں مباح ہیں۔

۱..... کھانا۔ ۲..... سالن۔ ۳..... پھل۔ ۴..... درخت۔ ۵..... سرکہ۔

۶..... تیل۔ ۷..... مٹی۔ ۸..... پتھر۔ ۹..... بے چھلی لکڑی۔ ۱۰..... تازہ کھال۔

طبرانی ابن عساکر بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۱۰۹۸۶..... فرمایا کہ "میری چادر مجھے دے دو اگر میرے پاس ان کانٹوں کی تعداد کے برابر نعمتیں ہوتی تو میں سب تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا پھر تم مجھے نہ چھوٹا پاؤ گے نہ کنجوس اور نہ بزدل"۔

مسند احمد، بخاری، ابن حبان بروایت حضرت جبیر بن معجم رضی اللہ عنہ، اور طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۹۸۷..... حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! اگر آپ اپنے لئے تخت بنالیں تو (کیسا ہوگا؟) کیونکہ لوگ آپ کو تکلیف دیتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خدا کی قسم میں ان کے درمیان موجود رہوں گا، میری چادر مجھ سے چھینی جاتی رہے گی اور ان کا غبار مجھ تک پہنچتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان سے راحت دے"۔ ابن سعد بروایت عکرمہ

۱۰۹۸۸..... فرمایا کہ "میں ان کے درمیان موجود رہوں گا وہ میرے نقش قدم کو روندتے رہیں گے اور مجھ سے میری چادر چھینتے رہیں گے اور ان کا غبار مجھ تک پہنچتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ ہی وہ ہوگا جو مجھے ان سے راحت دے گا"۔ طبرانی بروایت حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب

۱۰۹۸۹..... فرمایا کہ "میں تمہارے درمیان رہوں گا اور تم لوگ میرے نقش قدم پر چلتے رہو گے یہاں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اٹھائیں گے، مجھے میرے حق سے زیادہ بلند نہ کرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے نبی بنانے سے پہلے بندہ بنایا ہے"۔

ابن عساکر بروایت حضرت علی بن الحسین، زین العابدین رضی اللہ عنہ، وقال رسل حسن الاسناد

تکملہ..... خمس کے بیان میں

۱۰۹۹۰..... فرمایا کہ "یہ تمہاری غنیمتوں میں سے ہے، اور اس میں سے میرے لئے کچھ بھی حلال نہیں علاوہ میرے حصے کے جو تمہارے ساتھ ہے علاوہ خمس کے اور خمس تم پر لوٹایا جائے گا سودھاگہ اور سوئی یا اس سے بڑی کوئی چیز یا چھوٹی، ادا کر دو اور غلول نہ کرو، کیونکہ غلول (خیانت) جہنم ہے اور دنیا اور آخرت میں غلول کرنے والوں کے لئے عار اور شرمندگی ہے، اور اللہ کی رضا کے لئے دور نزدیک لوگوں سے جہاد کرو اور اللہ کے راستے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کرو، سفر میں ہو یا حضر میں اللہ کی حدود قائم کرو، اللہ کے راستے میں جہاد کرو کیونکہ جنت کے

دروازوں میں سے ایک عظیم دروازہ ہے اور اس سے اللہ تعالیٰ غم اور پریشانیوں سے نجات عطا فرماتے ہیں''۔

مسند احمد، شاشی، طبرانی مستدرک حاکم سعید بن منصور بروایت حضرت عبادة بن صامت رضی اللہ عنہ

۱۰۹۹۲.....فرمایا کہ''بے شک میرے لئے اس مال میں سے کچھ حلال نہیں جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں بخشا ہے ان بالوں کی طرح علاوہ خمس کے پھر وہ تم میں لوٹا دیا جائے گا''۔مصنف عبدالرزاق حضرت حسن رضی اللہ عنہ مرسلاً

۱۰۹۹۳.....فرمایا کہ''سنو! بے شک یہ تمہارے مال غنیمت میں سے ہے اور میرے لئے اس میں سے صرف خمس حلال ہے اور خمس تم پر لوٹایا جائے گا چنانچہ ایک دھاگہ، اور سوئی اور اس سے چھوٹی کوئی چیز اور اس سے بڑی کوئی چیز (ہو تو) ادا کردو، کیونکہ مال غنیمت میں خیانت، خیانت کرنے والے کے لئے دنیا اور آخرت میں عار اور شرمندگی کا باعث ہوگی، اللہ کی رضا کے لئے دور و نزدیک لوگوں سے جہاد کرو اور اللہ کی راہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ مت کرو، اور سفر میں ہو یا حضر میں اللہ کی حدود قائم کرو اور تم پر جہاد لازم ہے کیونکہ جہاد جنت کے دروازوں میں سے ایک عظیم دروازہ ہے، اس سے اللہ تعالیٰ غم اور رنج سے نجات عطا فرماتے ہیں''۔

متفق علیہ، ابن عساکر بروایت حضرت عبادة بن الصامت رضی اللہ عنہ

مال غنیمت کے چار حصے مجاہدین کے ہیں

۱۰۹۹۴.....فرمایا کہ''جو علاقہ بھی اللہ اور اس کے رسول فتح کریں وہ اللہ اور اس کے رسول کا ہے اور جس علاقے کو مسلمان جنگ کر کے فتح کریں تو اس کا خمس اللہ اور اس کے رسول کا ہے اور باقی سارا ان لوگوں کا ہے جنہوں نے جنگ کی ہے''۔

متفق علیہ بروایت حضرت ابوھریرة رضی اللہ عنہ

۱۰۹۹۵.....فرمایا کہ''اے لوگو! نہ میرے لئے اور نہ کسی اور کے لئے مسلمانوں کے مال غنیمت میں سے کچھ حلال ہے اس اونٹ کی پشت کے بال برابر بھی کوئی چیز حلال نہیں علاوہ اس کے جو اللہ نے میرے لئے فرض کیا ہے''۔

طبرانی بروایت حضرت عمرو بن خارجہ رضی اللہ عنہ

۱۰۹۹۶.....فرمایا کہ''میں مسلمانوں میں سے کسی شخص سے زیادہ اس بال کا حق دار نہیں ہوں۔مسند احمد بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

۱۰۹۹۷.....فرمایا کہ''اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے جو کچھ تمہیں بخشا ہے اس میں سے میرے لئے خمس کے علاوہ کچھ حلال نہیں، اور خمس تم پر لوٹایا جائے گا، لہٰذا دھاگہ اور سوئی (سب) ادا کردو، اور مال غنیمت میں خیانت سے بچو کیونکہ مال غنیمت میں خیانت، خیانت کرنے والے کے لئے قیامت کے دن عار اور شرمندگی ہے اور تم پر اللہ کی رضا کی خاطر جہاد کرنا ضروری ہے کیونکہ یہ جنت کے دروازوں میں سے ایک عظیم دروازہ ہے اللہ تعالیٰ اس سے رنج و غم دور کردیتے ہیں''۔طبرانی، مستدرک حاکم بروایت حضرت عبادة بن الصامت رضی اللہ عنہ

۱۰۹۹۸..... فرمایا کہ''اس مال میں میرا کوئی حصہ نہیں سوائے تم میں سے کسی ایک شخص کے حصے کی طرح علاوہ خمس کے اور وہ تم پر لوٹایا جائے گا، لہٰذا ایک دھاگہ اور سوئی یا ان سے بڑی کوئی چیز بھی ادا کردو، اور مال غنیمت میں خیانت سے بچو کیونکہ وہ خیانت کرنے والے کے لئے قیامت کے دن نہ صرف عار اور شرمندگی ہوگی بلکہ آگ اور بدترین عیب بھی ہوگا''۔مسند احمد، طبرانی بروایت حضرت عرباض رضی اللہ عنہ

چوتھی فصل.....جزیہ کے بیان میں

۱۰۹۹۹.....فرمایا کہ''مسلمان پر جزیہ نہیں ہے''۔مسند احمد، ابوداؤد، بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۰۰۰.....فرمایا کہ''ایک سرزمین پر دو قبلے نہیں ہوسکتے اور نہ ہی مسلمان پر جزیہ ہے''۔

مسند احمد، ترمذی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۰۰۱......فرمایا کہ ”ایک شہر میں دو قبلے نہ ہوں گے“۔سنن ابی داؤد بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۰۰۲......فرمایا کہ ”جس نے زمین کا کوئی حصہ اس کے جزیہ کے بدلے لیا تو اس نے اپنی ہجرت کو ختم کر دیا اور جس نے کافر کے گلے سے اتار کر اپنے گلے میں ڈالی تو اس نے اسلام کو پس پشت ڈال دیا“۔سنن ابی داؤد، بروایت حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ

تکملہ

۱۱۰۰۳......فرمایا کہ ”مجوسی بھی اھل کتاب ہی کا ایک گروہ ہے لہٰذا ان کو بھی اسی مقام پر رکھو جس پر اھل کتاب کو رکھتے ہو“۔

ابو نعیم فی المعرفہ بروایت حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ

پانچویں فصل......اجتماعی اور مختلف احکام کے بیان میں

اجتماعی احکام

۱۱۰۰۴......فرمایا کہ ”اللہ کے نام سے اور اللہ کی راہ میں جنگ کرو اور قتال کرو اس کے ساتھ جو اللہ کا انکار کرے، غزوہ (جنگ) کرو، مال غنیمت میں خیانت نہ کرو نہ ہی غداری کرو نہ ہی ڈھاٹا باندھو، نومولود بچے کو قتل مت کرو، اور جب تو مشرکین میں سے اپنے دشمن سے ملے تو اس کو تین باتوں کی دعوت دے، ان میں سے جس کا بھی وہ جواب دے قبول کر لے اور ان سے ہاتھ روک لے، پھر ان کو اسلام کی دعوت دے سو اگر وہ جواب دیں تو قبول کر لے تو ان سے ہاتھ روک لے پھر ان کو ان کے علاقوں اور گھروں سے مہاجرین کے علاقے کی طرف منتقل ہونے کی دعوت دے اور ان کو بتا دے کہ اگر انہوں نے اس پر عمل کیا تو ان کے لئے بھی وہی (سہولیات) ہیں جو مہاجرین کے لئے ہیں اور ان پر وہی (ذمہ داریاں) ہیں جو مہاجرین پر ہیں، سو اگر وہ اپنے علاقوں سے منتقل ہونے سے انکار کر دیں تو ان کو بتا دے کہ (اس صورت میں) وہ عام عرب مسلمانوں کی طرح ہوں گے ان پر بھی اللہ کا حکم اس طرح جاری ہوگا جس طرح (عام) مومنین پر جاری ہوتا ہے اور ان کے لئے مال غنیمت اور مال فے میں سے کوئی حصہ نہ ہوگا، علاوہ اس (صورت) کے کہ وہ (بھی) مسلمانوں کے ساتھ مل کر جہاد کریں، اور اگر وہ انکار کریں تو ان سے جزیہ مانگ اگر وہ جواب دیں تو قبول کر لے اور ان سے ہاتھ روک لے اور اگر وہ اس سے بھی انکار کر دیں تو اللہ سے مدد طلب کر اور ان سے قتال کر، اور جب تو کسی قلعے والوں کا محاصرہ کر لے اور وہ تجھ سے چاہیں کہ تو ان کو اللہ اور اس کے رسول کی ذمہ داری پر ڈال دے تو ان کو ہرگز اللہ کے اور اس کے نبی کی ذمہ داری پر نہ ڈال البتہ اپنی اور اپنے ساتھیوں کی ذمہ داری پر ان کو امان دے دے کیونکہ اگر تم اپنے اور اپنے ساتھیوں کے نام پر کئے گئے عہد کی عہد شکنی کرو گے تو یہ اس سے ہلکا ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول کے نام پر کئے گئے عہد کی عہد شکنی کرو، اور جب تو کسی قلعے والوں کا محاصرہ کرے اور وہ تجھ سے چاہیں کہ تو انہیں اللہ کے حکم پر امان دے دے تو ان کو اللہ کے حکم پر امان نہ دے بلکہ اپنے حکم پر امان دے کیونکہ تو نہیں جانتا کہ ان کے معاملے میں اللہ کے حکم کا پاس رکھ سکے گا یا نہیں“۔

مسند احمد، مسلم، بخاری، نسائی، ابوداؤد، بروایت حضرت بریدۃ رضی اللہ عنہ

مختلف احکام

۱۱۰۰۵......فرمایا کہ ”مشرکوں کے بوڑھوں کو قتل کرو اور ان میں سے بھی پہلے ان کو مارو جو نسبتاً کم عمر ہیں“۔

مسند احمد ابوداؤد، ترمذی بروایت حضرت سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۰۰۶......فرمایا کہ ”جب تم دسویں سے ملو تو اسے قتل کردو“۔مسند احمد بروایت حضرت مالک بن عتاہیۃ

۱۱۰۰۷..... فرمایا کہ "یہ پانی لے جاؤ، اور جب تم اپنے شہر آؤ تو اپنے گرجے توڑ دو اور ان کی جگہ اس پانی سے اچھی طرح سے دھولو اور پھر اس جگہ کو مسجد بنالو"۔مسند احمد، ابن حبان، بروایت حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ

۱۱۰۰۸..... فرمایا کہ "کسی صورت (تصویر) کو مٹائے بغیر مت چھوڑنا اور نہ کسی بلند (اٹھی ہوئی) قبر کو برابر کئے بغیر چھوڑنا"۔

مسلم، نسائی بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ

جہاد میں کن لوگوں کا قتل جائز نہیں

۱۱۰۰۹..... فرمایا کہ "چلو اللہ اور اس کے نام کے ساتھ اور اس کے رسول کی ملت پر، شیخ فانی کو قتل نہ کرنا، نہ چھوٹے بڑے بچے کو اور نہ کسی عورت کو، اور مال غنیمت میں خیانت نہ کرنا اور اپنے مال غنیمت کو ملالو اور اصلاح کرو اور اچھا سلوک کرو کچھ شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ اچھا سلوک کرنے والوں کو پسند کرتا ہے"۔سنن ابی داؤد بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۰۱۰..... فرمایا کہ "کیا ہوا ان قوموں کو کہ قتال ان کا حد سے آگے بڑھ گیا یہاں تک کہ ننھے بچوں کو قتل کر دیا۔ سنو! تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو مشرکوں کے بیٹے ہیں، سنو! اولادوں کو قتل نہ کرو، سنو! اولادوں کو قتل نہ کرو، ہر انسان فطرت پر پیدا ہوتا ہے اور اسی فطرت (فطری طریقے) پر ہی رہتا ہے یہاں تک کہ اس سے اس کی زبان کا توتلا پن ختم کر دیا جائے پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی یا عیسائی بنا دیتے ہیں"۔

مسند احمد، نسائی، ابن حبان، مستدرک حاکم بروایت اسود بن سریع رضی اللہ عنہ

۱۱۰۱۱..... فرمایا کہ "یہودیوں اور عیسائیوں کو جزیرۃ عرب سے نکال دو"۔مسلم بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۰۱۲..... فرمایا کہ "یہودیوں کو حجاز سے نکال دو اور اھل نجران کو جزیرۃ عرب سے نکال دو اور جان لو کہ بدترین لوگ وہ ہیں جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا تھا"۔مسند احمد، مسند ابی یعلی، حلیہ ابی نعیم، ضیاء بروایت ابو عبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہ

۱۱۰۱۳..... فرمایا کہ "ہجرت اس وقت تک منقطع نہ ہوگی جب تک جہاد جاری رہے گا"۔

مسند احمد بروایت حضرت جنادۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۰۱۵..... فرمایا کہ "قوم کا حلیف (ساتھی) انہی میں سے ہے اور کسی قوم کی لڑکی کا بیٹا بھی انہی (اسی قوم) میں سے ہے"۔

طبرانی بروایت حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ

۱۱۰۱۶.....

۱۱۰۱۷..... فرمایا کہ "اھل فارس میں سے جو مسلمان ہوگیا تو وہ قریشی ہے"۔ابن النجار بروایت حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ

۱۱۰۱۸..... فرمایا کہ "جس نے کسی قیدی کو گرفتار کرنے پر گواہی قائم کر دی تو اس قیدی سے چھینا ہوا مال گرفتار کرنے والے کا ہوگا"۔

بیھقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابوقتادۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۰۱۹..... فرمایا کہ "جس شخص نے کسی کافر کو قتل کیا اور اس مقتول کافر کا مال قتل کرنے والے کا ہوگا"۔

متفق علیہ، ابوداؤد، ترمذی بروایت حضرت ابو قتادۃ رضی اللہ عنہ اور مسند احمد، ابوداؤد، بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ اور مسند احمد، ابن ماجہ بروایت حضرت سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۰۲۰..... فرمایا کہ "حمیٰ اللہ اور اس کے رسول کے سوا کسی کی (نہیں)"۔مسند احمد بخاری، ابوداؤد، عن صعب بن جثامہ

حمیٰ دراصل زمین کا وہ حصہ ہے جو لوگ اپنی زمینوں کے آس پاس کے حصے کو روک کر اپنی جائیداد کا ایک طرح سے حصہ قرار دے دیتے تھے لیکن اسے حمیٰ کہتے تھے گویا ان کی جائیداد کا بفرزون ہوتا تھا اسلام نے اس ناجائز قبضے کا سدباب فرمایا کہ اس قسم کی زمین اللہ اور اس کے رسولوں کی ہیں اور کسی کی نہیں۔

۱۱۰۲۱.....حمیٰ کا (تصور) اسلام میں نہیں اور نہ ہی مناجشہ ہے۔طبرانی کبیر عن عصمه بن مالك

فائدہ:.....مناجشہ کا مطلب یہ ہے کہ ایک آدمی کوئی چیز خریدنے آئے تو دوسرا محض دام بڑھاتا رہے تاکہ اصل خریدنے والا زیادہ داموں پر خریدنے پر مجبور ہوجائے، جیسا کہ مروجہ نیلامی میں ہوتا ہے۔

۱۱۰۲۳.....فرمایا کہ" پہلے اسلام لاؤ پھر قتال کرو"۔بخاری بروایت حضرت براء رضي الله عنه

۱۱۰۲۴.....فرمایا کہ" جس نے مشرکوں کے ساتھ رہائش اختیار کی تو اس کی ذمہ داری ختم ہوگئی"۔

طبرانی، بیهقي في شعب الایمان بروایت حضرت جریر رضي الله عنه

۱۱۰۲۵.....فرمایا کہ" جس نے مشرک کی ہم نشینی اختیار کی اور اس کے ساتھ رہا تو وہ اسی کی طرح ہے"۔

سنن ابی داؤد، بروایت حضرت سمرة رضي الله عنه

۱۱۰۲۶.....فرمایا کہ" اس کی ذمہ داری ختم ہوگئی جس نے مشرکوں کے ساتھ ان کے علاقوں میں رہائش اختیار کی"۔

طبرانی بروایت حضرت جریر رضي الله عنه

۱۱۰۲۷.....فرمایا کہ" میں ہر اس مسلمان سے بری ہوں جو مشرکوں کے درمیان رہتا ہے عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ کیوں؟ فرمایا، ان دونوں کی آگ ایک ساتھ نہ ہو"۔ابو داؤد، ترمذی، ضیاء عن جریر رضي الله عنه

۱۱۰۲۸.....فرمایا کہ" ہر دو میں سے ایک شخص کو بھیج دو اور اجر دونوں کے درمیان تقسیم ہو۔مسند احمد مسلم عن ابی سعید رضي الله عنه

۱۱۰۲۹.....فرمایا کہ" اگر تو نے وہ بات کی اس حال میں کہ تو اپنے معاملے کا مالک ہے تو تو مکمل طور پر کامیاب ہوگیا"۔

ابو داؤد مسلم بروایت حضرت عمران بن حصین رضي الله عنه

۱۱۰۳۰.....فرمایا کہ" بے شک جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کے لئے عماد بنادیتے ہیں تو ان کی اعانت ومدد فرماتے ہیں"۔

ابن قانع بروایت حضرت صفوان بن صفوان بن اسید رضي الله عنه

۱۱۰۳۱.....بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اللہ کے بندے اور رسول محمد کی طرف سے روم کے سب سے بڑے، ھرقل کی طرف، سلامتی ہو اس پر جس نے حق کی اتباع کی، امابعد، میں تمہیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں، اسلام قبول کرلو محفوظ ہوجاؤ گے، اللہ تعالیٰ تمہیں تمہارا اجر دو مرتبہ عطا فرمائیں، لہٰذا اگر تم نے منہ موڑ لیا تو اریسیین کا گناہ تم پر ہوگا، اور اے اھل کتاب آؤ ایک ایسے کلمے کی طرف جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے اور وہ یہ کہ ہم اللہ کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کریں گے اور نہ ہی اس کے ساتھ کسی کو شریک بنائیں گے اور نہ ہی ایک دوسرے میں سے کسی کو ایک دوسرے کا رب بنائیں گے علاوہ اللہ کے، سو اگر تم منہ موڑتے ہو تو کہہ دو، گواہ رہو کہ ہم مسلم ہیں"۔

مسند احمد، متفق علیه نسائی بروایت حضرت ابوسفیان رضي الله عنه

۱۱۰۳۲..... فرمایا کہ" قیدیوں کے ساتھ نیکی اور بھلائی کا سلوک کرو"۔طبرانی بروایت حضرت ابوعزیز رضي الله عنه

تکملہ......مال غنیمت میں خیانت

۱۱۰۳۳.....فرمایا کہ" تجھے معلوم ہے کہ میں نے تیری طرف کیوں بھیجا؟ کہیں ایسا نہ ہو کہ تو میری اجازت کے بغیر کچھ اٹھالے، کیونکہ یہ خیانت ہے اور جس نے خیانت کی اس کو قیامت کے دن اسی چیز کے ساتھ لایا جائے گا میں نے تمہیں اسی لئے بلایا تھا اب اپنے کام میں مشغول ہوجاؤ۔

ترمذی حسن غریب، طبرانی بروایت حضرت معاذ رضي الله عنه

۱۱۰۳۴.....فرمایا کہ" کیا تو نے بلال کو تین مرتبہ پکارتے نہیں سنا؟ تو پھر کس چیز نے تجھے اس کے ساتھ آنے سے روکے رکھا، تو وہی ہوجا جسے قیامت کے دن لایا جائے گا سو میں ہرگز تجھ سے قبول نہ کروں گا"۔طبرانی بروایت حضرت عمر رضي الله عنه

۱۱۰۳۵..... فرمایا کہ "بے شک میں اس کو تجھ سے قیامت کے دن ہرگز قبول نہ کروں گا جب تک تو ہی وہ نہ ہو جو قیامت کے دن پورا پورا ادا کردے گا"۔

مسند احمد بروایت حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ

۱۱۰۳۶..... فرمایا کہ "تحقیق تو نے مال غنیمت میں خیانت کی"۔ طبرانی بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۱۰۳۷..... فرمایا کہ "یہ جو مال ہے اس میں سے کچھ لینے والے کے لئے حلال ہے نہ دینے والے کے لئے نہ دھاگہ نہ سوئی"۔

بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ

۱۱۰۳۸..... فرمایا کہ "انبیاء کرام میں سے ایک نبی نے ایک شہر والوں سے قتال کیا، جب شہر فتح ہونے والا تھا تو انہیں ڈر ہوا کہ کہیں سورج غروب نہ ہو جائے، تو انہوں نے سورج سے مخاطب ہو کر کہا کہ اے سورج تو بھی مامور ہے اور ہم بھی مامور ہیں تجھے میری عزت کی قسم دن میں کچھ دیر اور ٹھہرا رہ، تو اللہ تعالیٰ نے سورج کو اسی جگہ روک دیا یہاں تک کہ شہر فتح ہو گیا اور وہ لوگ جب مال غنیمت حاصل کیا کرتے تھے تو اس کو ایک جگہ جمع کر دیا کرتے تھے تو آگ آتی اور اس کو جلا دیتی، چنانچہ اس بار بھی انہوں نے مال غنیمت جمع کر کے رکھ دیا لیکن آگ اس مال کو جلانے نہ آئی، تو ان لوگوں نے نبی سے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی! کیا ہوا کہ ہماری قربانی قبول نہیں ہوئی، انہوں نے فرمایا کہ تم میں سے کسی نے خیانت کی ہے، عرض کیا کہ ہمیں کیسے معلوم ہوگا کہ ہم میں سے کون خائن ہے، وہ بارہ قبیلے تھے تو اس نبی نے فرمایا کہ ہر قبیلے کا سردار میرے ہاتھ پر بیعت کرے گا، چنانچہ تمام قبیلوں کے سرداروں نے بیعت کی تو اس نبی کے ہاتھ میں ایک سردار کا ہاتھ پھسل گیا، تو انہوں نے اس سے فرمایا کہ تیرے پاس خیانت ہے، اس نے عرض کیا کہ مجھے اس شخص کے بارے میں کیسے معلوم ہوگا کہ قبیلے میں سے وہ کون ہے؟ فرمایا کہ تو اپنے قبیلے کو بلا ہم تمام لوگوں کو فرداً فرداً بیعت کریں گے، ایسا ہی کیا تو ان میں سے ایک شخص کا ہاتھ ان کے ہاتھ میں پھسل گیا تو انہوں نے فرمایا کہ تیرے پاس خیانت ہے، اس نے کہا جی ہاں میرے پاس خیانت ہے، دریافت فرمایا کہ وہ کیا چیز ہے؟ کہا کہ ایک بیل کا سر ہے جو سونے کا بنا ہوا ہے مجھے اچھا لگا تو میں نے لے لیا؟ پھر وہ اسے لے آیا اور مال غنیمت میں شامل کر دیا، تو آگ آئی اور اس مال کو جلا دیا"۔

مصنف عبدالرزاق، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۰۳۹..... فرمایا کہ "جس نے ناحق کسی کا اونٹ لیا تو وہ قیامت کے دن آئے گا اور اونٹ اس کی گردن پر سوار ہوگا اور آواز نکالتا ہوگا، اور اگر کسی نے ناحق کسی کی گائے لی تھی تو وہ قیامت کے دن آئے گا اور وہ گائے اس کی گردن پر سوار ہوگی اور آواز نکالتی ہوگی اور اگر کسی نے ناحق کسی کی بکری لی ہوگی تو اس کو قیامت کے دن لایا جائے گا اور بکری اس کی گردن پر سوار ہوگی اور آواز نکال رہی ہوگی"۔

ابن جریر بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۰۴۰..... فرمایا کہ "جب میرے امتی مال غنیمت میں خیانت نہ کریں گے ان کا کوئی دشمن نہ ہوگا"۔

دیلمی بروایت حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ

۱۱۰۴۱..... فرمایا کہ "اگر میرے امتی مال غنیمت میں خیانت نہ کرے تو اس کا کبھی کوئی دشمن نہ ہوگا"۔ دیلمی بروایت حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ

۱۱۰۴۲..... رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد بن عبادۃ رضی اللہ عنہ کو صدقہ وصول کرنے بھیجا تو فرمایا کہ اے سعد! اس سے بچو کہ تم قیامت کے دن اس حال میں آؤ کہ اونٹ تمہاری گردن پر سوار ہو اور آواز نکال رہا ہو"۔ ابن عساکر بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۰۴۳..... فرمایا کہ "تمہارے ذمہ لازم ہے کہ تم مال غنیمت میں خیانت سے بچو، کوئی شخص کسی عورت پر قبضہ کر لیتا ہے مال تقسیم ہونے سے پہلے اور پھر تقسیم کرنے والے کو واپس کر دیتا ہے"۔

حسن بن سفیان اور ابن مندہ اور ابن السکن اور ابونعیم فی المعرفہ بروایت حضرت ثابت بن رفیع الانصاری رضی اللہ عنہ

۱۱۰۴۴..... فرمایا کہ "تم لوگوں کے لئے ضروری ہے کہ مال غنیمت میں خیانت سے بچو، ایک شخص کسی عورت سے نکاح کر لیتا ہے یا خمس نکالنے سے پہلے کسی جانور پر سوار ہو جاتا ہے"۔

بخاری فی التاریخ اور بغوی اور باوردی اور ابن مندہ اور ابن السکن اور ابن قانع بروایت حضرت ثابت بن رفیع رضی اللہ عنہ

اور یہ بھی کہا گیا کہ یہ روایت ابن رویفع الانصاری رضی اللہ عنہ سے ہے۔

۱۱۰۴۵..... فرمایا کہ "مال غنیمت میں خیانت سے بچو، کوئی شخص مال فے تقسیم ہونے سے پہلے کسی عورت سے نکاح کر لیتا ہے اور پھر اسے تقسیم کار کے حوالے کر دیتا ہے اور پھر ایک کپڑا پہن لیتا ہے اور پرانا کر دیتا ہے اور پھر تقسیم کار کو واپس کر دیتا ہے"۔

طبرانی بروایت حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ

۱۱۰۴۶..... فرمایا کہ "ایک شخص ایک چوپائے پر سوار ہو جاتا ہے یہاں تک کہ واپس کرنے سے پہلے اس جانور کو چلا چلا کر تھکا دیتا ہے یا کوئی کپڑا پہن لیتا ہے اور واپس کرنے سے پہلے پرانا کر دیتا ہے"۔ مصنف ابن ابی شیبہ بروایت اوزا عن بعض الصحابہ رضی اللہ عنہ

۱۱۰۴۷..... فرمایا کہ "اے لوگو! اگر کسی کے پاس کوئی چیز ہو تو واپس کر دے اور یہ نہ کہے کہ دنیا کی شرمندگی، سنو! دنیا کی شرمندگی آخرت کی شرمندگی سے زیادہ آسان ہے"۔ طبرانی بروایت حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۰۴۸..... فرمایا کہ "اگر تم کسی کو پاؤ کہ اس نے مال غنیمت میں خیانت کی ہے تو اس کی پٹائی کرو اور اس کا سامان جلا دو"۔ مسند احمد، عدنی، دارمی، ابن حبان، ابی یعلی، شاشی، مستدرک حاکم، سعید بن منصور بروایت سالم بن عبداللہ بن عرض جدہ رضی اللہ عنہ

۱۱۰۴۹..... فرمایا کہ "اور مال غنیمت میں خیانت نہ کرو اور جس نے خیانت کی اس کو قیامت کے دن (اس چیز کے ساتھ لایا جائے گا)۔

طبرانی بروایت کثیر بن عبداللہ عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ عنہ

۱۱۰۵۰..... فرمایا کہ "میں ہرگز تم میں سے کسی ایسے شخص کو نہ پہچانوں گا کہ جو قیامت کے دن آئے گا اور بکری اس کے کندھوں پر سوار ہوگی اور آواز نکال رہی ہوگی اور وہ شخص پکار رہا ہوگا یا محمد یا محمد، تو میں اس سے کہوں گا کہ میں اللہ تعالیٰ سے تیرے لئے بالکل کچھ نہیں کروا سکتا میں نے تو تجھے بتا دیا تھا اور میں ہرگز تم میں سے کسی ایسے شخص کو نہ پہچانوں گا جو قیامت کے دن اونٹ اٹھائے ہوئے آئے گا اور وہ آواز نکال رہا ہوگا اور وہ شخص پکار رہا ہوگا یا محمد یا محمد تو میں اس سے کہوں گا کہ میں اللہ تعالیٰ سے تیرے لئے بالکل کچھ نہیں کروا سکتا میں نے تجھے بتا دیا تھا، اور نہ میں تم میں سے ایسے کسی شخص کو "پہچانوں گا جو قیامت کے دن گھوڑا اٹھائے ہوئے آئے گا وہ گھوڑا آواز نکال رہا ہوگا اور وہ شخص پکار رہا ہوگا یا محمد یا محمد تو میں اس سے کہوں گا کہ میں اللہ تعالیٰ سے تیرے لئے بالکل کچھ نہیں کروا سکتا میں نے تو تجھے بتا دیا تھا، اور میں ہرگز اس شخص کو بھی نہ پہچانوں گا جو قیامت کے دن چمڑے کا پرانا ٹکڑا اٹھائے ہوئے آئے گا اور پکارے گا یا محمد یا محمد تو اس سے کہوں گا کہ میں اللہ تعالیٰ سے تیرے لئے بالکل کچھ نہیں کروا سکتا، میں نے تجھ کو بتا دیا تھا"۔ ابن جریر بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۰۵۱..... فرمایا کہ "میں نے فرمان کو آگ کی چادر میں لپیٹے ہوئے دیکھا وہ کالی چادر مراد ہے جو خیبر کے دن مال غنیمت میں سے خیانت کر کے حاصل کی تھی"۔ ابن ابی عاصم اور ابونعیم فی المعرفۃ براویت خالد بن مغیث رضی اللہ عنہ

۱۱۰۵۲..... فرمایا کہ "اے سعد! بچو اس سے کہ قیامت کے دن اونٹ اٹھائے ہوئے آؤ اور وہ آواز نکال رہا ہو"۔

ابن جریر، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۰۵۳..... ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے مال غنیمت میں سے ایک رسی کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تجھے اس رسی کے بدلے آگ سے کون بچائے گا؟ ابن عساکر بروایت حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۰۵۴..... فرمایا کہ "اے لوگو! تم میں سے ہمارے لئے اگر کسی نے کچھ کام کیا اور ہم نے اس میں سے سوئی یا اس سے بڑی کوئی چیز چھپالی تو یہ خیانت ہوگی جو قیامت کے دن لائی جائے گی، تم میں سے اگر کسی کو ہم کسی کام پر مقرر کریں تو اسے چاہیے کہ کم زیادہ پورا کرے، سو جو اسے دیا جائے لے لے اور جس سے منع کیا جائے باز آ جائے"۔

مسند احمد، مسند ابی یعلی، متفق علیہ، بروایت حضرت عدی بن عمرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... مال غنیمت اس کو مال کو کہتے ہیں جو جنگ لڑ کر اور دشمن کو شکست دے کر حاصل کیا جائے اور مال فے اس مال کو کہتے ہیں جو دشمن سے جنگ کئے بغیر ان سے وصول کر لیا جائے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

چوتھا باب......ان چیزوں کے بیان میں جو جہاد میں منع ہیں

۱۱۰۵۵......فرمایا کہ "نقب زنی یقیناً حلال نہیں ہے"۔ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک حاکم بروایت حضرت ثعلبہ بن الحکم

۱۱۰۵۶......فرمایا کہ "بے شک نقب زنی مردار سے زیادہ حلال نہیں"۔سنن ابی داؤد عن رجل

۱۱۰۵۷......فرمایا کہ "جاؤ یقیناً گھر میں تین قسم کے لوگ ہوں گے ان میں سے ایک غلام ہوگا جس نے نماز پڑھی ہوگی اس کو لے لو اور پٹائی مت کرو کیونکہ ہمیں اہل عبادت کو مارنے سے منع کیا گیا ہے"۔بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۰۵۸......فرمایا کہ "مجھے نماز پڑھنے والوں (عبادت گزاروں) کے قتل سے منع کیا گیا ہے"۔

سنن ابی داؤد، بروایت حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۰۵۹......فرمایا کہ "مجھے نماز پڑھنے والوں کو مارنے سے منع کیا گیا ہے"۔طبرانی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۰۶۰......فرمایا کہ "جو نقب زنی کرے اور چھپے یا چھپنے کا اشارہ کرے وہ ہم میں سے نہیں"۔

طبرانی مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۰۶۱......فرمایا کہ "جس نے نقب زنی کی وہ ہم میں سے نہیں ہے"۔

مسند احمد ترمذی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ اور مسند احمد ابو داؤد، ابن ماجہ اور ضیاء بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۱۱۰۶۲......فرمایا کہ "دشمن کا سامنا ہونے کی تمنا نہ کرو، اور جب سامنا ہو جائے تو صبر کرو"۔متفق علیہ بروایت حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۰۶۳......فرمایا کہ "نہ غصب ہے نہ نقب زنی"۔طبرانی بروایت حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ

۱۱۰۶۴......آپ ﷺ نے مثلہ کرنے سے منع فرمایا"۔مسند احمد، بروایت حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ

۱۱۰۶۷......آپ ﷺ نے عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا"۔متفق علیہ ابن ماجہ بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۰۶۸......فرمایا کہ "جس نے گھر تنگ کیا یا راہزنی کی یا کسی مومن کو تکلیف دی تو اس کا کوئی جہاد نہیں"۔

مسند احمد، ابو داؤد بروایت حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ

۱۱۰۶۹......فرمایا کہ "جو بھاگ کھڑا ہوا وہ ہم میں سے نہیں ہے"۔طبرانی بروایت حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ

فائدہ:......مذکورہ بعض روایات میں مثلہ کا لفظ آیا ہے دشمن کو قتل کرنے کے بعد اس کی ناک کان وغیرہ کاٹ کر چہرہ بگاڑ دینا مثلہ کہلاتا ہے"۔واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

الغلول......مال غنیمت میں خیانت

۱۱۰۷۰......فرمایا کہ "جب تم کسی شخص کو پاؤ جس نے مال غنیمت میں خیانت کی ہو تو اس کا مال و متاع جلا دو اور اس کی پٹائی لگادو"۔

سنن ابی داؤد، مستدرک حاکم، بیہقی فی شعب الایمان بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۰۷۱......فرمایا کہ "چلے جاؤ، اے ابو مسعود! میں ضرور تجھے پاؤں گا قیامت کے دن، تو آئے گا اور تیری پیٹھ پر صدقے کے اونٹوں میں سے ایک اونٹ ہوگا جو آواز نکال رہا ہوگا جسے تو نے خیانت کرتے ہوئے لیا تھا"۔ابو داؤد بروایت حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ

۱۱۰۷۳......انبیاء میں سے ایک نبی نے جنگ کی اور اپنی قوم سے کہا کہ وہ شخص میرے پیچھے نہ آئے جس نے کسی عورت سے نکاح کیا ہو اور رخصتی کا ارادہ رکھتی ہو اور اب تک رخصتی نہ کی تھی، اور وہ شخص بھی نہ آئے۔جس نے بکری یا اس کے بچے خریدے ہوں اور ان کی اولاد کا منتظر ہو، پھر انہوں نے جنگ کی اور شہر کے قریب عصر کی نماز کا وقت آپہنچا یا اس کے قریب قریب تو انہوں نے سورج سے فرمایا کہ تو بھی اللہ کی طرف سے

مامور ہے اور میں بھی، اے اللہ اس کو ہمارے لئے روک دیجئے چنانچہ سورج کو روک دیا گیا یہاں تک کہ شہر فتح ہو گیا اور مال غنیمت جمع کیا گیا اور آگ اس کو جلانے آئی مگر نہ جلایا، تو انہوں نے فرمایا کہ یقیناً تم میں سے کسی نے خیانت کی ہے سو تم میں سے ہر قبیلے کا ایک فرد میرے ہاتھ پر بیعت کرے چنانچہ ان کے ہاتھ میں ایک شخص کا ہاتھ پھسل گیا، فرمایا تم میں سے کسی نے خیانت کی ہے لہٰذا تمہارے قبیلے کو میرے ہاتھ پر بیعت کرلی ہوگی، چنانچہ دو یا تین آدمیوں کے ہاتھ ان کے دست مبارک میں پھسلے تو انہوں نے فرمایا کہ تم لوگوں نے مال غنیمت میں خیانت کی ہے چنانچہ وہ لوگ ایک سر لائے جو گائے کے سر کی طرح تھا اور سونے کا بنا ہوا تھا اور اس کو مال غنیمت میں رکھا تو آگ آئی اور اس نے سارا مال غنیمت کھا (جلا) لیا، پھر اللہ تعالیٰ نے ہماری کمزوری اور عاجزی کو دیکھتے ہوئے مال غنیمت کو حلال کر دیا"۔مسند احمد، متفق علیه

۱۱۰۷۴.....فرمایا کہ "جسے تم مال غنیمت میں خیانت کرتے ہوئے پکڑو تو اس کا مال و متاع جلا دو"۔نسائی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنه

۱۱۰۷۵.....فرمایا کہ "یہ فلاں فلاں کی قبر ہے جسے میں نے فلاں کی اولاد کی طرف دستہ دے کر بھیجا تھا تو اس نے مال غنیمت میں سے ایک چتکبری چادر اٹھالی چنانچہ اب اسی جیسی آگ سے بنی ہوئی چادر اس کو پہنائی جارہی ہے"۔مسند احمد، نسائی بروایت ابورافع رضی اللہ عنه

۱۱۰۷۶.....فرمایا کہ "قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، وہ چھوٹی چادر جو جنگ خیبر کے دن اس نے مال غنیمت میں سے تقسیم سے پہلے لے لی تھی وہ اس پر آگ دھکا رہی ہے"۔متفق علیه ابو داؤد، نسائی بروایت حضرت ابوهریرة رضی اللہ عنه

۱۱۰۷۷.....فرمایا کہ "اے لوگو! یہ تمہارے مال غنیمت ہیں چنانچہ دھاگہ اور سوئی یا اس سے بڑی کوئی چیز یا اس سے چھوٹی ادا کردو کیونکہ مال غنیمت میں خیانت کرنا خیانت کرنے والے کے لئے قیامت کے دن نہ صرف عار اور شرمندگی کا باعث ہوگی بلکہ عیب اور آگ کا باعث بھی ہوگی"۔

ابن ماجه بروایت حضرت عبادة رضی اللہ عنه

۱۱۰۷۸.....فرمایا کہ "جس نے اونٹ یا بکری بطور خیانت لے لیا تو قیامت کے دن وہ اسے (اس جانور کو) اٹھائے ہوئے آئے گا"۔

مسند احمد، والضیاء بروایت حضرت عبداللہ بن انس رضی اللہ عنه

۱۱۰۷۹.....فرمایا کہ "لوٹا دو سوئی اور دھاگہ اگر کسی نے سوئی یا دھاگہ کی بھی خیانت کی تو قیامت کے دن اس سے کہا جائے گا کہ وہ لے کر آئے لیکن وہ نہ لا سکے گا"۔طبرانی عن المستورد

۱۱۰۸۰.....فرمایا کہ "جسے ہم کسی کام پر مقرر کرتے ہیں اس کے لئے کچھ وظیفہ بھی مقرر کرتے ہیں اس کے بعد اگر اس نے کچھ لیا تو وہ خیانت ہے"۔

سنن ابی داؤد، مستدرک حاکم بروایت حضرت بریدة رضی اللہ عنه

۱۱۰۸۱.....فرمایا کہ "تم میں سے جس کو ہم کسی کام پر مقرر کریں اور پھر وہ ہم سے ایک سوئی یا اس بھی چھوٹی کوئی چیز چھپا لے تو یہ خیانت ہوگی اور یہ چیز قیامت کے دن اس کو لانا ہوگی"۔مسلم ابو داؤ، بروایت عدی بن عمیرة رضی اللہ عنه

مال غنیمت میں خیانت خطرناک گناہ ہے

۱۱۰۸۲.....فرمایا کہ "جس نے خیانت کرنے والے کو چھپایا تو وہ بھی اسی جیسا ہے"۔ ابو داؤد بروایت حضرت سمرة رضی اللہ عنه

۱۱۰۸۳.....فرمایا کہ "اسلام میں نہ چوری ہے اور نہ خیانت"۔طبرانی بروایت عمرو بن عوف رضی اللہ عنه

۱۱۰۸۴.....فرمایا کہ "مومن مال غنیمت میں خیانت نہیں کرتا"۔طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنه

۱۱۰۸۵.....فرمایا کہ "کیا ہوا اس کارکن کو جسے ہم مقرر کرتے ہیں اور پھر وہ ہمارے پاس آتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ تمہارے کام میں سے ہے اور یہ مجھے ہدیہ کیا گیا ہے کیا وہ اپنے ماں باپ کے گھر نہیں بیٹھ جاتا کہ دیکھے کوئی اسے ہدیہ دیتا ہے یا نہیں سو قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، تم میں سے جو بھی خیانت کرے گا وہ اس چیز کو قیامت کے دن اپنی گردن پر اٹھا کر لائے گا، اگر وہ اونٹ ہوا تو وہ اس کو گردن پر اٹھا کر لائے گا اور وہ آواز نکال رہا ہوگا اور اگر وہ گائے ہوئی تو اسے بھی لائے گا اور وہ آواز نکال رہی ہوگی اور اگر وہ بکری

ہوگی تو اسے بھی اٹھا کر لائے گا اور وہ آواز نکال رہی ہوگی میں نے تو تم تک یہ بات پہنچادی۔

مسند احمد، متفق علیه، ابو داؤد، بروایت حضرت ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ

۱۱۰۸۶..... فرمایا کہ "جو ہمارا کارکن تھا اور اس کی بیوی نہ تھی تو اسے چاہیے کہ بیوی حاصل کرلے اور اگر اس کے پاس خادم نہ تھا تو اسے چاہیے کہ خادم حاصل کرلے اگر اس کے پاس گھر نہیں تو اسے چاہیے کہ گھر حاصل کرلے، اور اگر کسی نے اس کے علاوہ کوئی چیز حاصل کی تو وہ خائن یا چور ہے"۔

سنن ابی داؤد بروایت حضرت مستور بن شداد رضی اللہ عنہ

۱۱۰۸۷..... فرمایا کہ "تم میں سے جس کو ہم کسی کام پر مقرر کریں تو اس کو چاہیے کہ اس کام کو کرے کم ہو یا زیادہ، اور جو چیز اس کو دی جائے وہ لے لے اور جس چیز سے منع کیا جائے تو وہ باز آ جائے"۔مسلم، ابو داؤد، بروایت حضرت عدی بن عمیرة رضی اللہ عنہ

تکملہ.....نقب زنی کے بیان میں

۱۱۰۸۸..... فرمایا کہ "یقیناً وہ (یعنی جہاد) میں نقب زنی کی کوئی گنجائش نہیں ہے"۔مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۰۸۹..... فرمایا کہ "نقب زنی حلال نہیں لہٰذا ہانڈیاں الٹ دو"۔مستدرک حاکم بروایت حضرت ثعلبة بن الحکم رضی اللہ عنہ

۱۱۰۹۰..... فرمایا کہ "نقب زنی حلال نہیں"۔طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ابو بردة رضی اللہ عنہ

۱۱۰۹۱..... فرمایا کہ "تمہیں کس چیز نے بچوں کے قتل پر ابھارا؟ کیا آج تم میں سے بہترین لوگ مشرکین کی اولاد میں سے نہیں ہیں؟ اور قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے کوئی انسان ایسا نہیں جو فطرت پر نہ پیدا ہوتا ہو یہاں تک کہ اس سے اس کی زبان"۔

مستدرک حاکم بروایت حضرت اسود بن سریع رضی اللہ عنہ

۱۱۰۹۲..... فرمایا کہ "تباہی ہو ان لوگوں کے لئے جنہوں نے کھیلنے کودنے والوں کو قتل کیا، عرض کیا گیا کہ کھیلنے کودنے والے کون ہیں؟ فرمایا بچے"۔

حاکم فی تاریخه بروایت حضرت ابو هریرة رضی اللہ عنہ

۱۱۰۹۳..... یہ عورت قتال کرنے والی نہ تھی ان لوگوں میں سے جو قتال کرتے ہیں، حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو پایا تو فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ آپ کو حکم دیتے ہیں کہ بچوں کو قتل مت کیجئے"۔اور ایک روایت میں ہے نہ عورتوں کو اور نہ مردوں کو"۔مسند احمد، نسائی، ابن ماجه، طحاوی، ابن حبان باوردی، ابن قانع، طبرانی، سعید بن منصور بروایت حضرت مرقع بن صیفی بروایت حضرت حنظلةالکاتب رضی اللہ عنہ

فرمایا کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جنگ میں شریک تھے کہ ہم ایک مقتول عورت کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا"۔مسند احمد، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجه، طحاوی، بغوی، ابن حبان، مستدرک حاکم بروایت مرقع بن صیفی بن رباح عن جده رباح بن الربیع اخی حنظلة الکاتب رضی اللہ عنہ

پانچواں باب.....حقیقی اور حکمی شہادت کے بیان میں

اس میں دو فصلیں ہیں۔

پہلی فصل.....شہادت حقیقی کے بیان میں

۱۱۰۹۴..... فرمایا کہ "شہادت قرض کے علاوہ ہر چیز کا کفارہ ہو جاتی ہے اور ڈوبنا ہر چیز کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

شیرازی فی الألقاب بروایت حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... یعنی اگر شہادت بحری جنگ میں ڈوب کر ہوئی ہے تو وہ ان چیزوں کا کفارہ بھی ہو جاتی ہے جو عام خشکی کی جنگ کی شہادت نہیں ہو سکتی جیسے قرض"۔ واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۱۱۰۹۵..... فرمایا کہ ”شہداء جنت کے دروازے پر واقع نہر کے کنارے پر سبز قبوں میں ہوں گے صبح شام ان کو ان کا رزق ملا کرے گا“۔
مسند احمد، طبرانی، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۰۹۶..... فرمایا کہ ”شہداء اللہ تعالیٰ کے پاس یاقوت کے بنے ہوئے منبروں پر عرش کے سائے میں ہوں گے جس دن اس سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا مشک کے ٹیلوں پر، تو اللہ تعالیٰ ان سے فرمائیں گے کہ کیا میں نے تم کو پورا پورا نہیں دے دیا اور تم کو سچا نہیں کر دیا؟ وہ لوگ کہیں گے جی ہاں اے ہمارے رب“۔ عقیلی فی الضعفاء بروایت حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۰۹۷..... فرمایا کہ ”پہلی بار جب شہید کا خون نکلتا ہے اسی وقت اس کی مغفرت ہو جاتی ہے اور حوروں سے اس کا نکاح کر دیا جاتا ہے اور اپنے گھر والوں میں سے ستر افراد کے حق میں اس کی سفارش قبول کی جاتی ہے اور مورچہ بند جب اپنے مورچہ میں مرجائے تو اس کا اجر قیامت تک اس کے لئے لکھا جاتا رہتا ہے اور اس کو غذا دی جاتی ہے..... اور ستر حوروں سے اس کا نکاح کروا دیا جاتا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے کہ ٹھہرو اور سفارش کرو یہاں تک کہ اس کو حساب سے فارغ کر دیا جاتا ہے“۔ معجم اوسط طبرانی بروایت حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۰۹۸..... فرمایا کہ ”شہید قتل کی تکلیف اتنی ہی محسوس کرتا ہے جسے تم میں سے کوئی شخص اپنے پھوڑے کو پھوڑ دے“۔
نسائی بروایت حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۰۹۹..... فرمایا کہ ”شہید کو قتل کی تکلیف اتنی ہی ہوتی ہے جتنی تم میں سے کسی کو اپنے دانے کی“۔ معجم اوسط طبرانی بروایت حضرت ابو قتادۃ رضی اللہ عنہ

شہداء کے فضائل

۱۱۱۰۰..... فرمایا کہ ”شہید وہ لوگ ہیں جو پہلی صف میں اللہ کی رضا کی خاطر قتال کرتے ہیں اور ادھر ادھر نہیں دیکھتے یہاں تک کہ قتل ہو جاتے ہیں سو وہ یہی لوگ ہیں جو جنت میں اونچے اونچے کمروں میں ملیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کی طرف ہنس کر دیکھیں گے اور یقیناً جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کی طرف ہنس کر دیکھیں تو اس کا کوئی حساب نہیں“۔ معجم اوسط طبرانی، بروایت حضرت نعیم بن هبار ویقال عمار رضی اللہ عنہ

۱۱۱۰۱..... فرمایا کہ ”شہید تو چار ہیں۔

۱..... وہ مومن شخص جس کا ایمان بہت اچھا ہو اور اللہ کی سچائی بیان کرلے یہاں تک کہ قتل ہو جائے سو یہی وہ ہے جس کی طرف لوگ قیامت کے دن ایسے آنکھیں اٹھا کر دیکھیں گے“۔

۲..... اور وہ مومن شخص جس کا ایمان اچھا تھا وہ دشمن سے ایسے ایسے ملا جیسے اس کی جلد پر کیکر کا کانٹا چبھو دیا گیا ہو بزدلی سے کہ اچانک ایک تیر نامعلوم سمت سے آیا اور اس کو قتل کر دیا تو یہ دوسرے درجے میں ہے۔

۳..... وہ مومن شخص جس نے اچھے اور برے دونوں اعمال کئے ہیں اور دشمن سے ملا اور اللہ کو سچا جانا یہاں تک کہ یہ قتل ہو گیا تو یہ تیسرے درجے میں ہے۔

۴..... اور وہ مومن شخص جو اپنے نفس سے آگاہ ہوا دشمن کا سامنا کیا اور اللہ تعالیٰ کو سچا جانا یہاں تک کہ قتل کر دیا گیا تو یہ چوتھے درجے میں ہے“۔
مسند احمد، ترمذی بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۱۰۲..... فرمایا کہ ”سب سے افضل شہید وہ ہے جس کا خون بہایا جائے اور گھوڑا مار دیا جائے“۔ طبرانی بروایت حضرت ابو امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۱۰۳..... فرمایا کہ ”بے شک شہیدوں کی ارواح سبز رنگ کے پرندوں کے اندر جنت کے پھلوں سے لٹکی ہوئی ہیں“۔
ترمذی بروایت حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ

۱۱۱۰۴..... فرمایا کہ ”یقیناً سمندر کے شہید اللہ کے ہاں خشکی کے شہداء سے افضل ہیں“۔ طبرانی بروایت حضرت سعد بن جنادۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۱۰۵..... فرمایا کہ ”پہلا قطرہ جو شہید کے خون کا بہتا ہے اس کے ساتھ ہی اس کے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں علاوہ قرض کے“۔
طبرانی مستدرک حاکم بروایت حضرت سهل بن حنیف رضی اللہ عنہ

قرض کے علاوہ شہید کا ہر گناہ معاف ہوگا

۱۱۱۰۶..... فرمایا کہ "شہید کے تمام گناہ معاف کردیے جاتے ہیں علاوہ قرض کے"۔ مسند احمد، مسلم بروایت حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ

۱۱۱۰۷..... فرمایا کہ "میں نے جبرئیل علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں پوچھا:

"ونفخ فی الصور فصعق من فی السموت ومن فی الارض الا من شاء اللہ". سورۃ الزمر آیت ۶۹

کہ اس میں یہ کون لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ بجلی کی کڑک سے بے ہوش ہونے سے محفوظ رکھے گا تو جبرئیل امین علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ شہداء جو اللہ کے ثناخوان ہیں اور اپنی تلواریں لٹکائے عرش کے اردگرد کھڑے ہیں"۔

مستدرک حاکم فی الافراد ابن مردویہ اور بیہقی فی البعث بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۱۰۸..... فرمایا کہ "خشکی کے شہید کے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں علاوہ قرض اور امانت کے، اور سمندر کے شہید کے تمام گناہ شمول قرض اور امانت معاف ہوجاتے ہیں"۔ حلیہ ابی نعیم بروایت جناب رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی کے

۱۱۱۰۹..... فرمایا کہ "سمندر کا شہید بھی خشکی کے شہیدوں کی طرح ہے اور سمندر میں جہاد کرنے والا ایسا ہے جیسے خشکی میں اپنے خون میں لت پت ہونے والا، اور سمندر میں جو دو موجوں کے درمیان ہے وہ ایسے ہے جیسے اللہ کی اطاعت کی خاطر دنیا سے قطع تعلق کرنے والا اور یقیناً اللہ تعالیٰ نے موت کے فرشتے کو روحیں قبض کرنے پر مقرر کیا ہے علاوہ سمندری شہداء کے کیونکہ ان کی روحوں کو قبض کرنے اللہ تعالیٰ نے خود اپنے ذمہ لیا ہے اور خشکی کے شہید کے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں علاوہ قرضے کے اور سمندر کے شہید کے قرض سمیت تمام گناہ معاف کردیے جاتے ہیں"۔ ابن ماجہ، طبرانی، بروایت حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ

۱۱۱۱۰..... فرمایا کہ "سمندر میں کھانا کھانے والے کو جیسے ہی قے ہوئی تو اس کے لئے ایک شہید کا اجر ہے اور ڈوبنے والے کے لئے دو شہید کا اجر ہے"۔

ابوداؤد بروایت حضرت ام خزام رضی اللہ عنہ

۱۱۱۱۱..... فرمایا کہ "اللہ کے راستے میں قتل کرنا تمام خطاؤں کا کفارہ ہوجاتا ہے علاوہ قرض کے"۔

مسلم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور ترمذی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۱۱۲..... فرمایا کہ "اللہ کی راہ میں قتل کرنا تمام گناہوں کا کفارہ ہوجاتا ہے اور ان میں سب سے سخت (امانت ودیعت ہے)۔

طبرانی حلیہ ابی نعیم بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... ودیعت کہتے ہیں اپنی کوئی چیز کسی دوسرے کے پاس حفاظت کے لئے یا کسی اور غرض سے رکھوا دینا، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۱۱۱۳..... فرمایا کہ "جو شخص سچے دل سے اللہ تعالیٰ سے شہادت مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو شہیدوں کے مقام تک پہنچاتے ہیں اگرچہ اس کی وفات اپنے بستر پر ہی ہوئی ہو"۔ مسلم، اور بخاری، مسلم ابوداؤد، نسائی بروایت حضرت سھل بن حنیف رضی اللہ عنہ

۱۱۱۱۴..... فرمایا کہ "جو شہادت مانگتا ہے اس کو دی جاتی ہے اگرچہ وہ شہید نہ ہو"۔ مسند احمد، مسلم بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۱۱۵..... فرمایا کہ "شہید اپنے گھر والوں میں سے ستر افراد کی شفاعت کرے گا"۔ ابوداؤد، بروایت حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ

۱۱۱۱۶..... فرمایا کہ "سب سے افضل شہید وہ ہیں جو پہلی صف میں قتال کرتے ہیں اور اپنے چہروں سے ادھر ادھر نہیں دیکھتے یہاں تک کہ قتل ہوجاتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جو جنت کے اونچے اونچے کمروں میں حیران ہو رہے ہوں گے" تمہارا رب ان کی طرف دیکھ کر ہنسے گا، اور جب تمہارا رب کسی جگہ اپنے کسی بندے کی طرف ہنس کر دیکھے تو اس کا کوئی حساب کتاب نہیں ہوگا"۔

مسند احمد، طبرانی، بروایت حضرت نعیم بن حماد رضی اللہ عنہ

شہادت کی دعا مانگنے والے کے لئے شہادت کا مرتبہ

۱۱۱۱۷...... فرمایا کہ "جس نے سچے دل سے اس کے راستے میں قتل ہونے کی دعا مانگی تو اللہ تعالیٰ اس کو شہداء کا اجر دیں گے اگر چہ اس کی وفات اپنے بستر پر ہی ہوئی ہو"۔ ترمذی، بروایت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اور مستدرک حاکم بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۱۱۸...... فرمایا کہ "زمین شہ کے خون سے خشک نہیں ہوتی یہاں تک کہ اس کی دو بیویاں اس کی طرف ایسے متوجہ ہو جاتی ہیں، گویا کہ وہ دونوں دودھ پلانے والی اونٹنیاں ہوں جن کا بچہ وسیع و عریض زمین میں گم ہو گیا تھا، دونوں میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں لباس ہوتا ہے جو دنیا اور اس چیز سے بہتر ہے جو دنیا میں ہے"۔ مسند احمد، ابن ماجہ بروایت حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۱۱۹...... فرمایا کہ "خوش ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ ان دو آدمیوں کو دیکھ کر جنہوں نے ایک دوسرے کو قتل کیا تھا اور دونوں جنت میں ہیں"۔

ابن حبان بروایت حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۱۲۰...... فرمایا کہ "خوش ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ ان دو آدمیوں کو دیکھ کر جنہوں نے ایک دوسرے کو قتل کیا تھا، دونوں جنت میں داخل ہوتے ہیں یہ اللہ کے راستے میں قتال کرتا ہوا شہید کیا گیا، پھر اس کے قاتل کو اللہ تعالیٰ نے توبہ کی توفیق دی اور وہ مسلمان ہو گیا اور اللہ کے راستے میں قتال کرنے لگا اور شہید کر دیا گیا"۔ مسند احمد، متفق علیہ، نسائی، ابن ماجہ بروایت حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۱۲۱...... فرمایا کہ "شہید کو قتل ہوتے ہوئے اس سے زیادہ تکلیف نہیں ہوتی جتنی دانہ نکلنے سے ہوتی ہے"۔

ترمذی، ابن حبان بروایت حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۱۲۲...... فرمایا کہ "سب سے افضل اللہ کی راہ میں قتل ہونا ہے، پھر یہ کہ تیری وفات ہو مورچہ بندی کی حالت میں پھر یہ کہ تیری وفات ہو حج یا عمرہ کرتے ہوئے اور اگر تو طاقت رکھتا ہے کہ دیہاتی اور تاجر ہو کر نہ مرے؟ حلیہ ابی نعیم بروایت ابویزید رضی اللہ عنہ

۱۱۱۲۳...... فرمایا کہ "کچھ شک نہیں کہ شہداء کی روحیں سبز پرندوں کے پیٹ میں ہوتی ہے ان کے لئے عرش کے ساتھ قندیلیں لٹکی ہوئی ہوتی ہیں۔ اڑتے پھرتے ہیں جنت میں جہاں چاہتے ہیں اور پھر اپنی قندیلوں میں آ بیٹھتے ہیں، پھر ان کا رب ان کی طرف توجہ فرماتا ہے اور دریافت فرماتا ہے کہ کیا تم کسی چیز کی خواہش رکھتے ہو؟ وہ کہتے ہیں ہمیں کس چیز کی خواہش ہو گی جبکہ ہم جنت میں جہاں چاہتے ہیں گھومتے پھرتے ہیں؟ ان سے تین مرتبہ اس طرح پوچھا جاتا ہے اور جب وہ دیکھتے ہیں کہ ان سے یہ سوال ہوتا رہے گا تو وہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہم چاہتے ہیں کہ تو ہماری روحوں کو ہمارے جسموں میں لوٹا دے تاکہ ہم دنیا کی طرف لوٹ جائیں اور تیرے راستے میں ایک بار پھر قتل کر دیئے جائیں، اور جب رب دیکھتا ہے کہ ان کو کسی چیز کی ضرورت نہیں تو ان کو چھوڑ دیا جاتا ہے"۔

مسلم، ترمذی بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۱۱۲۴......

۱۱۱۲۵...... فرمایا کہ "اگر تو اللہ کے راستے میں صبر کرتے ہوئے احتساب کی نیت سے اور پیچھے ہٹنے کے بجائے آگے بڑھتے ہوئے قتل کر دیا گیا تو اللہ تعالیٰ اس کو تیری تمام خطاؤں کا کفارہ بنا دیں گے علاوہ قرض کے، اسی طرح جبرئیل نے بھی مجھے بتایا ہے"۔

مسند احمد مسلم ترمذی، نسائی بروایت حضرت ابوقتادۃ رضی اللہ عنہ اور نسائی بروایت حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ

ستر افراد کے حق میں شہداء کی سفارش قبول ہو گی

۱۱۱۲۶...... فرمایا کہ "شہید اپنے گھر والوں میں سے ستر افراد کی شفاعت کرے گا"۔ ابن حبان بروایت حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۱۱۲۷...... فرمایا کہ "چیونٹی کا کاٹنا شہید کے لئے زیادہ تکلیف دہ ہے بہ نسبت اسلحہ لگنے کے، بلکہ یہ اس کے نزدیک گرمی کے دن میں ٹھنڈے میٹھے لذیذ پانی کے مشروب سے زیادہ قابل اشتہا ہے"۔ ابو الشیبہ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۱۲۸...... فرمایا کہ "اللہ کے ہاں شہید کی سات خوبیاں ہیں۔

۱...... اس کے خون کا پہلا قطرہ نکلتے ہی اس کی مغفرت ہو جاتی ہے۔

۲...... اور جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھ لیتا ہے، اور اس کو ایمان کا جوڑا پہنایا جاتا ہے۔

۳...... حور عین میں سے بہترین حوروں کے ساتھ اس کا نکاح کر دیا جاتا ہے۔

۴...... قبر کے عذاب سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

۵...... بڑی گھبراہٹ کے دن محفوظ رہے گا۔

۶...... اس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جاتا ہے جس کا ایک یاقوت بھی دنیا اور ہر اس چیز سے بہتر ہے جو دنیا میں ہے۔

۷...... اور اس کی شفاعت اس کے گھر کے ستر افراد کے حق میں قبول کی جاتی ہے"۔

مسند احمد، ترمذی، ابن ماجہ، بروایت حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ

۱۱۱۲۹...... فرمایا کہ "جنت میں داخل ہونے والوں میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جو یہ نہ چاہتا ہو کہ وہ دنیا کی طرف واپس آئے اور اس کے پاس دنیا کی کوئی چیز ہو علاوہ شہید کے کہ وہ تمنا کرتا ہے کہ وہ واپس آئے اور قتل کیا جائے دس مرتبہ، جب عزت واکرام دیکھتا ہے"۔

متفق علیہ ترمذی، بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۱۳۰...... فرمایا کہ "زمین پر کوئی نفس ایسا نہیں جس کی وفات ہو اور اللہ کے پاس اس کی کوئی بھلائی ہو اور وہ یہ پسند کرے کہ تمہاری طرف لوٹ آئے اور اس کی دنیا بھی ہو علاوہ اس مقتول کے جو اللہ کے راستے میں قتل ہوا کیونکہ وہ چاہتا ہے کہ واپس لوٹ آئے دنیا کی طرف اور دوسری مرتبہ قتال کرے اس ثواب کی وجہ سے جو اس نے اپنے لئے اللہ کے پاس دیکھا"۔

مسند احمد، نسائی، بروایت حضرت عبادۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۱۳۱...... فرمایا کہ "اہل جنت میں سے قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا" اور اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے اے ابن آدم! تو نے اپنی منزل کیسی پائی؟ وہ کہے گا اے میرے رب بہترین منزل، پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے مانگ اور خواہش کر، وہ کہے گا کہ اے میرے رب کیا مانگوں اور کیا خواہش کروں علاوہ اس کے کہ آپ مجھے دنیا کی طرف لوٹا دیں تو میں آپ کے راستے میں دس مرتبہ قتال کروں، اس فضیلت کی وجہ سے جو اس شہادت کے بدلے دیکھی ہے، اور اہل جہنم میں سے ایک شخص کو لایا جائے گا، اللہ تعالیٰ اس سے کہے گا، اے ابن آدم، تو نے اپنا ٹھکانہ کیسا پایا؟ وہ کہے گا، اے رب! بدترین ٹھکانہ پھر اللہ تعالیٰ دریافت فرمائیں گے کہ کیا تو اس کے فدیے میں زمین کی مقدار بھر سونا دے سکتا ہے؟ وہ کہے گا جی ہاں اے میرے رب، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تو نے جھوٹ بولا، میں نے تجھ سے اس سے کم اور اس سے آسان چیز مانگی مگر تو نے اس پر عمل نہ کیا، پھر اس کو جہنم کی طرف واپس لے جائے گا"۔ مسند احمد، مسلم، نسائی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۱۳۲...... فرمایا کہ "کوئی انسان ایسا نہیں، اس کے لئے اللہ کے پاس بھلائی ہو وہ اس سے خوش ہو کر دنیا کی طرف واپس آجائے (خواہ) دنیا اور وہ سب جو دنیا میں ہے وہ بھی اس کا ہو علاوہ شہید کے کیونکہ وہ تمنا کرتا ہے کہ دنیا کی طرف واپس آئے اور ایک مرتبہ پھر قتل ہو جائے اس فضیلت کی وجہ سے جو اس نے شہادت کی دیکھی ہے"۔ مسند احمد، متفق علیہ، ترمذی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۱۳۳...... فرمایا کہ "کوئی مسلمان ایسا نہیں جس کو اس کا رب وفات دے اور وہ یہ پسند کرے کہ لوٹ کر تمہارے پاس آجائے اور پوری دنیا میں جو کچھ ہے وہ بھی اس کا ہو علاوہ شہید کے، اور یقیناً مجھے اللہ کے راستے میں قتل ہونا زیادہ پسند ہے بہ نسبت اس کے کہ تمام دنیا کے گھر بار میرے ہو جائیں"۔

مسند احمد، نسائی بروایت محمد بن ابی عمیرۃ رضی اللہ عنہ

تکملہ

۱۱۱۳۴.....صحابہ میں سے کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! مؤمنین کو کیا ہوا کہ شہداء کے علاوہ سب قبروں میں آزمائے جائیں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ "شہید کے سر پر چمکتی تلواریں ہی ایک آزمائش ہیں" ۔نسائی، حکیم عن راشد بن سعد عن رجل من الصحابہ رضی اللہ عنہ

۱۱۱۳۵.....ایک خاتون اپنے بیٹے کے بارے میں پوچھتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی جو اللہ کے راستے میں شہید ہو چکا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تیرے بیٹے کے لئے دو شہیدوں کا اجر ہے کیونکہ اسے اہل کتاب نے قتل کیا ہے"۔

ابو داؤد، عن عبد بن قیس ثابت بن قیس بن شماس عن ابی عن جدہ رضی اللہ عنہ

۱۱۱۳۶.....فرمایا کہ "وہ شخص جو اللہ کی راہ میں پیچھے ہٹنے کے بجائے آگے بڑھتے ہوئے شہید ہوا، اس شہید سے جو پیچھے ہٹتے ہوئے شہید ہوا تھا سال کی مسافت کے مقابلے میں آگے ہوگا، اور یہ میری امت کے مریض صحت یابوں سے ستر سال آگے ہوں گے اور انبیاء حضرت سلیمان بن داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام سے چالیس سال پہلے آگے بڑھ جائیں گے کیونکہ ان میں بادشاہت تھی"۔

طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۱۳۷.....فرمایا کہ "شہید کے خون کا پہلا قطرہ جو گرتا ہے وہ اس کے سارے گناہ معاف کر دیتا ہے اور دوسرا قطرہ اس کو ایمان کا جوڑا پہنا دیتا ہے اور تیسرا قطرہ اس کا نکاح حور عین سے کروا دیتا ہے"۔طبرانی بروایت حضرت ابو امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۱۳۸.....

۱۱۱۳۹.....فرمایا کہ "شہید کی اللہ تعالیٰ کے ہاں چھ خصوصیات ہوتی ہیں۔

۱.....اس کی تمام خطائیں اس کے خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی معاف ہو جاتی ہیں۔

۲.....وہ قبر کے عذاب سے محفوظ کر دیا جاتا ہے۔

۳.....اور اس کو عزت کا لباس پہنایا جاتا ہے۔

۴..... وہ جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھ لیتا ہے۔

۵.....وہ بڑی گھبراہٹ سے محفوظ رہے گا۔

۶.....اس کا نکاح حور عین سے کرایا جاتا ہے"۔بیھقی فی شعب الایمان بروایت حضرت قیس الجذامی رضی اللہ عنہ

فائدہ:.....بڑی گھبراہٹ سے مراد قیامت کے دن کی افراتفری ہے واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۱۱۱۴۰.....فرمایا کہ "جو اللہ کے راستے میں زخمی کیا گیا وہ قیامت کے دن آئے گا اور اس کی خوشبو مشک کی خوشبو کی طرح ہوگی اور اس کا رنگ زعفران کے رنگ کی طرح ہوگا اس پر شہیدوں کی مہر ہوگی، اور جس نے خلوص سے اللہ تعالیٰ سے شہادت مانگی تو اللہ تعالیٰ اس کو شہید کا اجر دیں گے اگرچہ اس کی وفات اپنے بستر پر ہوئی ہو"۔طبرانی بروایت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ

۱۱۱۴۱.....فرمایا کہ "جس نے سچے دل سے اللہ کی راہ میں قتل ہونے کی دعا مانگی، پھر مر گیا یا قتل ہو گیا تو اس کے لئے شہید کا اجر ہوگا، اور جو اللہ کے راستے میں زخمی ہوا یا اسے اللہ کی کوئی مصیبت پہنچائی گئی تو وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا جیسے وہ بہت حسین شکل وصورت میں تھا اس کا رنگ زعفران کے رنگ کی مانند اور اس کی خوشبو مشک کی طرح ہوگی، اور جس کو اللہ کی راہ میں کوئی پھوڑا پھنسی نکلا تو وہ اس پر شہداء کی مہر ہوگا"۔

ابن زنجویہ، طبرانی بروایت حضرت ابو مالک الاشعری رضی اللہ عنہ

۱۱۱۴۲.....فرمایا کہ "جو کوئی تم میں سے صبر کرتا ہوا آگے بڑھتا ہوا اللہ کی راہ میں قتل ہو گیا تو وہ جنت میں ہے"۔

حمیدی، مسند احمد، عدنی، ابی یعلی، ابن حبان، مستدرک حاکم، متفق علیہ، سنن سعید بن منصور بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۱۴۳......فرمایا کہ ”تم میں سے جو کوئی صبر کرتا ہوا آگے بڑھتا ہوا اللہ کے راستے میں قتل ہو گیا تو وہ جنت میں ہے“۔

طبرانی، سعید بن منصور بروایت حضرت سمرة رضی اللہ عنہ

۱۱۱۴۴......فرمایا کہ ”شہید اللہ کے امین ہوتے ہیں، قتل ہو جائیں یا اپنے بستروں پران کی موت آئے“۔الحکیم عن راشد بن سعد رضی اللہ عنہ

۱۱۱۴۵......فرمایا کہ ”شہید زمین پر اللہ کی مخلوق میں اس کے امین ہوتے ہیں قتل ہو جائیں یا اپنے بستروں پران کی وفات ہو جائے“۔

بغوی عن ابی عتبة الخولانی قال حدثنا اصحاب نبینا ﷺ

۱۱۱۴۶......فرمایا کہ ”اے لوگو! تم نے صبح کی اور تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی ہر طرح کی نعمتیں ہیں سبز، زرد اور سرخ اور گھروں میں بھی جو کچھ ہے، سو دشمن سے جب تمہارا سامنا ہو تو قدم بقدم آگے بڑھتے رہو کیونکہ تم میں جو بھی اللہ کے راستے میں نکلتا ہے تو حورعین میں سے دو اس کی طرف بڑھتی ہیں، سو اگر وہ تاخیر کرتا ہے تو وہ اس سے چھپ جاتی ہیں اور جب وہ شہید ہو جاتا ہے تو اس کے خون کے پہلے قطرے سے ہی اس کی تمام خطائیں معاف ہو جاتی ہیں پھر وہ دونوں حوریں اس کے پاس آتی ہیں اور اس کے سر کے پاس بیٹھتی ہیں اور اس کے چہرے سے غبار جھاڑتی ہیں اور اس سے کہتی ہیں کہ مرحبا تمہارا وقت آپہنچا وہ بھی کہتا ہے کہ تم دونوں کا وقت بھی آپہنچا“۔

ابن ابی عاصم اور البغوی اور الباوردی اور ابن قانع اور ابن مندہ، طبرانی عن الزھری عن یزید بن شجرةعن تجدار رضی اللہ عنہ

۱۱۱۴۷......فرمایا کہ ”شہید اپنے خاندان کے ستر افراد کے لئے قیامت کے دن شفاعت کرے گا“۔

ابوداؤد، طبرانی، متفق علیہ بروایت حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ

۱۱۱۴۸......فرمایا کہ ”شہید کو چھ خاصیات دی جائیں گی۔

۱......اس کے خون کا پہلا قطرہ نکلتے ہی اس کے تمام خطاؤں کا کفارہ ہو جائے گا۔

۲......وہ جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھ لے گا“۔

۳......اس کا نکاح حورعین سے کر دیا جائے گا“۔

۴......وہ بڑی گھبراہٹ سے محفوظ رہے گا۔

۵......وہ عذاب قبر سے محفوظ رہے گا“۔

۶......اور اس کو ایمان کا جوڑا پہنایا جائے گا“۔مسند احمد، ابن سعد عن قیس الجزامی

۱۱۱۴۹......فرمایا کہ ”شہید کو تین چیزیں دی جاتی ہیں۔

۱......اس کے خون کا پہلا قطرہ نکلتے ہی اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

۲......اور سب سے پہلے اس کے چہرے سے مٹی جھاڑیں گی وہ حورعین میں سے اس کی بیوی ہو گی۔

۳......اور جب اس کا پہلو زمین سے لگتا ہے تو وہ جنت میں لگتا ہے؟ دارقطنی فی الافراد اور دیلمی اور رافعی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۱۵۰......فرمایا کہ ”شہید کی چھ خوبیاں ہوتی ہیں۔

۱......اس کے خون کا پہلا قطرہ نکلتے ہی اس کی بخشش ہو جاتی ہے۔

۲......وہ بڑی گھبراہٹ سے محفوظ رہے گا“۔

۳......وہ جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھ لیتا ہے۔

۴......حورعین سے اس کا نکاح کر دیا جاتا ہے۔

۵......وہ عذاب قبر سے محفوظ ہو جاتا ہے“۔طبرانی بروایت حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ

۱۱۱۵۱......فرمایا کہ ”زمین پر گرنے والے قطروں میں سے اللہ کے نزدیک ایک قطرہ سب سے زیادہ پسندیدہ قطرہ وہ ہے جو مسلمان مرد کے خون کا ہو جو اللہ کے راستے میں نکلا تھا یا وہ آنسو جو رات کی تاریکی میں اللہ کے خوف سے نکلا ایسی تنہائی میں جس میں اس کو

اللہ کے علاوہ کوئی نہیں دیکھتا"۔ دیلمی بروایت حضرت ابوامامة رضی اللہ عنہ

۱۱۱۵۲...... فرمایا کہ "جنت میں جانے والوں میں سے کوئی بھی ایسا نہ ہوگا جو دنیا میں واپس آنے کی خواہش کرے علاوہ شہید کے کیونکہ وہ یہ چاہتا ہے کہ وہ واپس آئے تاکہ دوبارہ قتل ہو"۔ ابن حبان بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۱۵۳...... فرمایا کہ "جنت میں جانے والوں میں سے کوئی بھی ایسا نہ ہوگا جو دنیا میں واپس آنے کو پسند کرے باوجود اس کے کہ دنیا کی سب چیزیں اس کی ہو جائیں علاوہ شہید کے کہ وہ تمنا کرتا ہے کہ دنیا میں واپس جائے اور دس مرتبہ قتل ہو، اس اعزاز کی وجہ سے جو اس نے شہید کا دیکھا ہے"۔ ابن زنجویہ، ابن حبان بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۱۵۴...... فرمایا کہ "مسلمانوں میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جس کو اس کا رب اپنے پاس بلا لے اور وہ دنیا میں واپس آنے کو پسند کرے اور دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس کا ہو علاوہ شہداء کے، اور اللہ کے راستے میں قتل ہو جانا مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ دنیا بھر کے گھر بار میرے ہوں"۔

مسند احمد، نسائی، بغوی بروایت محمد بن ابی عمیرة رضی اللہ عنہ

۱۱۱۵۵...... فرمایا کہ "اہل جنت میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جسے دنیا میں واپس آنا اچھا لگے خواہ دنیا اس کے لئے دس گناہ ہو علاوہ شہداء کے کیونکہ وہ چاہتے ہیں کہ دس مرتبہ دنیا میں واپس آئیں اور شہید ہوں، اس اعزاز کی وجہ سے جو انہوں نے دیکھا ہے"۔ بیہقی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۱۵۶...... فرمایا کہ "اے جابر! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد کو زندہ کیا؟ اور کہا جو چاہو اللہ کے سامنے تمنا کرو تو انہوں نے کہا مجھے دنیا کی طرف لوٹا دیجئے میں دوبارہ قتل ہو جاؤں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے فیصلہ کر دیا ہے کہ وہ واپس نہیں جا سکتے"۔

مسند احمد، اور عبد بن حمید، ابویعلی، شاشی، سعید بن منصور بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۱۱۱۵۷...... فرمایا کہ "اے جابر! کیا میں تمہیں خوشخبری نہ دوں اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے؟ بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد اور چچا کو زندہ کیا اور ان پر پیش کیا، ان دونوں نے دنیا میں واپس جانے کی اجازت مانگی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے کتاب میں فیصلہ لکھ رکھا ہے کہ وہ واپس نہیں جا سکتے"۔ طبرانی بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۱۱۱۵۸...... فرمایا کہ "اے جابر! بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد کو زندہ کیا اور ان سے بات کی اور کہا کہ تمنا کرو تمنا کرو، انہوں نے عرض کیا میری تمنا یہ ہے کہ آپ میری روح لوٹا دیں اور مجھے دوبارہ ویسا ہی بنا دیں جیسا میں تھا اور مجھے اپنے نبی کے پاس بھیج دیجئے کہ میں ایک مرتبہ پھر آپ کے راستے میں قتال کر سکوں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ وہ واپس نہیں جا سکتے"۔

مستدرک حاکم بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۱۱۱۵۹...... فرمایا کہ "اے جابر! میں تمہیں بھلائی کی خوشخبری دیتا ہوں، بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد کو زندہ کیا اور اپنے سامنے بٹھایا اور فرمایا کہ میرے سامنے تمنا کرو جو تم چاہو گے وہ میں تمہیں دوں گا تو انہوں نے عرض کیا اے میرے رب میں آپ کی اس طرح عبادت نہیں کر سکا جس طرح اس کا حق تھا، میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ مجھے دنیا کی طرف واپس بھیج دیجئے میں آپ کے نبی کے ساتھ مل کر آپ کے راستے میں ایک بار پھر قتال کروں گا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں یہ پہلے ہی طے کر چکا کہ تو واپس (دنیا) کی طرف نہ جائے گا"۔

حلیہ ابی نعیم بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

شہید کی تمنا

۱۱۱۶۰...... فرمایا کہ "کیا میں تجھے خوشخبری نہ دوں؟ کیا تجھے پتہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے والد کو زندہ کیا اور اپنے سامنے بٹھایا اور فرمایا کہ اے میرے بندے! تمنا کر میرے سامنے، جو تو چاہے گا میں وہ تجھ کو دوں گا، تو انہوں نے عرض کیا کہ اے میرے رب میں آپ کی ایسی عبادت نہیں کر سکا جیسی مجھے کرنی چاہیے تھی میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ مجھے دنیا کی طرف واپس بھیج دیں میں آپ کے نبی کے ساتھ مل کر

ایک بار پھر قتال کروں، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میری طرف سے یہ پہلے ہی طے ہو چکا ہے کہ تو اس کی طرف واپس نہ جائے"۔

مستدرک حاکم بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۱۱۱۶۱...... فرمایا کہ "یقیناً تیرے ساتھی تجھے دوزخیوں میں سے سمجھتے ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تو اہل جنت میں سے ہے"۔

طبرانی بروایت حضرت ابو عطیہ رضی اللہ عنہ

۱۱۱۶۲...... فرمایا کہ "اے میرے رب! یہ تیرا بندہ ہے جو ہجرت کرتے ہوئے آپ کے راستے میں نکلا اور قتل ہو کر شہید ہو گیا اور میں اس پر گواہ ہوں"۔

مستدرک حاکم بروایت حضرت شداد بن الہاد رضی اللہ عنہ

۱۱۱۶۳...... فرمایا کہ "اے عمر! لوگوں کے اعمال کے بارے میں تم سے نہ پوچھا جائے گا تم سے تو صرف فطرت کے بارے میں پوچھا جائے گا"۔

ابو نعیم، سنن کبری بیہقی بروایت ابو عطیہ عبدالرحمن بن قیس

۱۱۱۶۴...... فرمایا کہ "اے عمر! تم اس بات کو پسند کرتے ہو اور یقیناً شہداء کے لئے سرداری شرافت اور بادشاہت ہے اور اے عمر! یہ بھی یقیناً ان میں سے ہے"۔ مستدرک حاکم بروایت حضرت کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۱۶۵...... فرمایا کہ "کچھ شک نہیں کہ شہیدوں کی روحیں سبز رنگ کے پرندوں کے اندر ہوتی ہیں جیسا چاہتی ہیں"۔

طبرانی بروایت حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ

۱۱۱۶۶...... فرمایا کہ "شہداء کی ارواح سبز رنگ کے پرندوں کے پوٹوں میں ہوتی ہیں جو عرش کے نیچے لٹکی ہوئی قندیلوں میں رہتے ہیں، جنت میں جہاں چاہتے ہیں اڑتے پھرتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تمہیں کسی چیز کی ضرورت ہے؟ تو وہ عرض کرتے ہیں، اے ہمارے رب! ہمیں ہمارے جسموں میں لوٹا دیجئے تا کہ ہم دوبارہ آپ کے راستے میں شہید ہوں"۔

ابن زنجویہ عن نعیم بن سالم بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۱۶۷...... فرمایا کہ "شہداء کی روحیں سبز رنگ کے پرندوں کے پوٹوں میں رہتی ہیں جو جنت کے باغوں میں چگتے ہیں پھر ان کا ٹھکانہ ان قندیلوں میں ہوتا ہے جو عرش کے نیچے لٹکی ہوئی ہیں، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کیا تم نے اس سے زیادہ عزت دیکھی جتنی میں نے تمہیں دی؟ تو وہ کہتے ہیں کہ نہیں، مگر یہ کہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ آپ ہماری روحوں کو ہمارے جسم میں لوٹا دیں یہاں تک کہ ہم پھر آپ کے راستے میں قتال کریں"۔

ھناد بروایت حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ

دوسری فصل......شہادت حکمی کے بیان میں

۱۱۱۶۸...... فرمایا کہ "ڈوبنے والا شہید ہے، جلنے والا شہید ہے، اجنبی شہید ہے، ڈسا ہوا شہید ہے، پیٹ کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے اور جو گھر میں دب کر مرا وہ بھی شہید ہے، اور جو گھر کے چھت پر سے گرا اور اس کی ٹانگ یا گردن ٹوٹ گئی اور وہ مر گیا تو وہ بھی شہید ہے اور جس پر چٹان گر پڑی وہ بھی شہید ہے، اور اپنے شوہر پر غیرت کھانے والی ایسی ہے جیسے اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والا مجاہد تو اس عورت کے لئے بھی شہید کا اجر ہے، اور جو اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے شہید ہوا وہ بھی شہید ہے، اور جو اپنی جان کی حفاظت کرتے ہوئے مارا گیا وہ بھی شہید ہے، اور جو اپنے بھائی کی حفاظت کی خاطر مارا گیا وہ بھی شہید ہے اور جو اپنے پڑوسی کی حفاظت کرتے ہوئے مارا گیا وہ بھی شہید ہے اور اچھی بات کا حکم دینے والا اور برائی سے روکنے والا بھی شہید ہے"۔ ابن عساکر بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۱۶۹...... فرمایا کہ "میری امت کی فنا نیزے سے ہوگی، اور طاعون تمہارے دشمن جنات کی طرف سے چوکا ہے اور سب میں شہادت ہے"۔

مسند احمد طبرانی بروایت حضرت ابو موسی رضی اللہ عنہ اور معجم اوسط طبرانی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۱۷۰.....فرمایا کہ ”اپنے مال کی حفاظت کے لئے لڑ، یہاں تک کہ تو اپنے مال کو بچالے یا تو قتل کردیا جائے، تو تو آخرت کے شہیدوں میں سے ہوگا“۔

مسند احمد، طبرانی بروایت حضرت مخارق رضی اللہ عنہ

۱۱۱۷۱.....فرمایا کہ ”اللہ کی راہ میں قتل ہونا شہادت ہے، طاعون شہادت ہے، پیٹ کی بیماری سے مرنا شہادت ہے ڈوبنا شہادت ہے جلنا اور بہہ جانا اور وہ عورت جس کو ولادت کے بعد خون آتا ہے اس کا بچہ اس کی ناف سے اس کو جنت کی طرف کھینچ رہا ہوتا ہے“۔

مسند احمد، بروایت حضرت راشد بن حسین رضی اللہ عنہ

شہداء کی اقسام

۱۱۱۷۲.....فرمایا کہ ”نیزہ اور طاعون اور دب کر مرنا اور درندے کا لقمہ بن جانا اور ڈوبنا اور جلنا اور پیٹ کی بیماری میں مرنا اور ذات الجنب کی بیماری میں مرنا شہادت ہے“۔ابن قانع بروایت حضرت ربیع الانصاری رضی اللہ عنہ

۱۱۱۷۳.....فرمایا کہ ”بہہ جانا بھی شہادت ہے“۔ابوالشیخ بروایت حضرت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ

۱۱۱۷۴.....فرمایا کہ ”جو اپنے جانور کے ہاتھوں پچھاڑ دیا گیا تو وہ شہید ہے“۔طبرانی بروایت حضرت عقبۃ بن عامر رضی اللہ عنہ

۱۱۱۷۵.....فرمایا کہ ”جس نے عشق کیا اور پھر پاک دامن ہوگیا اور مرگیا تو وہ شہادت کی موت مرا“۔

خطیب بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۱۱۱۷۶.....فرمایا کہ ”جو اپنے مال کی خاطر قتل ہوا تو وہ شہید ہے، جو اپنی جان کی حفاظت کرتے ہوئے قتل ہوا وہ بھی شہید ہے اور جو اپنے دین کی خاطر قتل ہوا وہ بھی شہید ہے اور جو اپنے گھر والوں کی خاطر قتل ہوا تو وہ بھی شہید ہے“۔

مسند احمد، نسائی، ابوداؤد، ترمذی ابن حبان بروایت حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ

۱۱۱۷۷.....فرمایا کہ ”بخار میں مرنا شہادت ہے“۔فردو بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۱۷۸.....فرمایا کہ ”شہداء اللہ کی زمین پر اللہ تعالیٰ کے امین ہیں اس کی مخلوق میں قتل ہوجائیں یا ویسے وفات پاجائیں“۔

مسند احمد، مستدرک حاکم بروایت رجال

۱۱۱۷۹.....فرمایا کہ ”اللہ کے راستے میں قتل ہونے کے علاوہ شہادت سات طرح کی ہے۔

۱.....اللہ کی راہ میں قتل ہونے والا بھی شہید ہے۔

۲.....نیزے سے وفات پانے والا بھی شہید ہے۔

۳.....ڈوبنے والا بھی شہید ہے۔

۴.....ذات الجنب کی بیماری میں وفات پانے والا بھی شہید ہے۔

۵.....پیٹ کی بیماری میں وفات پانے والا بھی شہید ہے۔

۶.....جل کر مرنے والا بھی شہید ہے۔

۷.....اور کسی چیز کے نیچے دب کر مرنے والا بھی شہید ہے۔

۸.....اور وہ عورت جو بچے کی پیدائش کی وجہ سے وفات پائے وہ بھی شہید ہے“۔

مالک، مسند احمد، ابوداؤد، سنائی، ابن حبان مستدرک حاکم بروایت حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ

۱۱۱۸۰.....فرمایا کہ ”میری امت کے اکثر شہداء وہ ہیں جو بستروں پر وفات پائیں گے اور بعض صفوں میں قتل ہونے والوں کی نیتوں کے بارے میں بھی اللہ زیادہ جانتے ہیں“۔مسند احمد، بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۱۱۸۲......فرمایا کہ "پانچ چیزیں ایسی ہیں جن میں اگر کوئی آدمی مرجائے تو وہ شہید ہے۔

۱......اللہ کے راستے میں قتل ہونے والا شہید۔

۲......اللہ کے راستے میں ڈوب کر مرنے والا شہید۔

۳......اللہ کے راستے میں پیٹ کی بیماری سے مرنے والا بھی شہید ہے۔

۴......اور اللہ کے راستے میں طاعون کی بیماری میں مرنے والا بھی شہید ہے۔

۵......اور وہ خاتون جو نفاس سے ہو اللہ کے راستے میں تو وہ بھی شہید ہے۔ نسائی بروایت حضرت عقبة بن عامر رضی اللہ عنہ

۱۱۱۸۴......فرمایا کہ "طاعون، ڈوبنا، پیٹ کی بیماری، جلنا اور نفاس میں وفات پانے والی خاتون بھی شہید ہے"۔

مسند احمد، طبرانی، الضیاء، بروایت حضرت صفوان بن امیة رضی اللہ عنہ

۱۱۱۸۵......فرمایا کہ "اللہ کے راستے میں ڈوبنے والا بھی شہید ہے"۔ بخاری فی التاریخ بروایت حضرت عقبة بن عامر رضی اللہ عنہ

۱۱۱۸۶......فرمایا کہ "کیا میری امت کے شہداء کم ہوں گے؟ اللہ کے راستے میں قتل ہونے والا شہید ہے، طاعون کی بیماری میں قتل ہونے والا شہید ہے، اور نفاس میں وفات پانے والی خاتون بھی شہید ہے، ڈوب کر مرنے والا، جل کر مرنے والا اور ذات الجنب کی بیماری میں مرنے والا بھی شہید ہے"۔ ابن ماجه بروایت حضرت جابر بن عتیك رضی اللہ عنہ

۱۱۱۸۷......فرمایا کہ "اللہ کے راستے میں قتل ہونے والا شہید ہے اور پیٹ کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے، اور طاعون میں مرنے والا شہید ہے، ڈوبنے والا بھی شہید ہے اور وہ خاتون جو نفاس میں مری ہو وہ بھی شہید ہے"۔ طبرانی بروایت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ

فائدہ:......نفاس وہ خون ہے جو بچے کی ولادت کے بعد خاتون کو آتا ہے، اس کی کم سے کم مدت کوئی نہیں جبکہ زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۱۱۸۸......فرمایا کہ "جسے اپنے مال کے پاس لایا گیا اور قتال کیا گیا اور وہ قتل ہو گیا تو وہ شہید ہے"۔ ابن ماجه بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۱۸۹......فرمایا کہ "جو مورچہ بندی کی حالت میں مرا وہ شہید ہے، اور قبر کے فتنے سے بچا دیا گیا ہے اور اسے غذا دی جاتی ہے اور اس کا رزق جنت سے جاری کیا جاتا ہے"۔ ابن ماجه بروایت حضرت ابوهریرة رضی اللہ عنہ

۱۱۱۹۰......فرمایا کہ "تم اپنے شہید کے بارے میں کیا کہتے ہو، عرض کیا جو اللہ کی راہ میں قتل ہو، فرمایا کہ اس طرح تو میری امت کے شہداء کم ہو جائیں گے، جو اللہ کی راہ میں قتل ہو جائے وہ شہید ہے اور جو اللہ کی راہ میں مرجائے وہ بھی شہید ہے اور پیٹ کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے اور جل کر مرنے والا بھی شہید ہے، اور ڈوب کر مرنے والا بھی شہید ہے"۔ ابن ماجه بروایت حضرت ابوهریرة رضی اللہ عنہ

۱۱۱۹۱......فرمایا کہ "جو اللہ کی راہ میں قتل ہو جائے اس کے علاوہ تم شہید کس کو سمجھتے ہو؟ اس طرح تو تمہارے شہید کم ہو جائیں گے، اللہ کی راہ میں قتل ہونے والے بھی شہید اور پیٹ کی بیماری میں مرنے والا بھی شہید اور جل کر مرنے والا بھی شہید اور ڈوب کر مرنے والا بھی شہید ہے اور کسی منہدم کے نیچے دب کر مرنے والا بھی شہید ہے اور گڑھے میں دب کر مرنے والا شہید ہے اور وہ خاتون جو نفاس میں وفات پا گئی ہو وہ بھی شہید ہے"۔

نسائی بروایت حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ

۱۱۱۹۲......فرمایا کہ "جو اللہ کے راستے میں قتل ہو جائے تو وہ شہید ہے، اور جو اللہ کے راستے میں مرجائے وہ بھی شہید ہے اور جو طاعون میں مرجائے وہ بھی شہید ہے اور جو پیٹ کی بیماری میں مرے وہ بھی شہید ہے اور جو ڈوب کر مرے وہ بھی شہید ہے"۔

مسلم بروایت حضرت ابوهریرة رضی اللہ عنہ

۱۱۱۹۳......فرمایا کہ "جو اپنے مال کی خاطر قتل کیا جائے تو وہ بھی شہید ہے"۔ مسند احمد متفق علیه، ترمذی، نسائی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور نسائی ابن ماجه ابن حبان بروایت حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ اور نسائی بروایت حضرت بریدة رضی اللہ عنہ

۱۱۱۹۴..... فرمایا کہ ”جو اپنے مال کی خاطر مظلوماً قتل ہوا تو اس کے لئے جنت ہے“۔نسائی بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ
۱۱۱۹۵..... فرمایا کہ ”اللہ کے راستے میں قتل ہونا شہادت ہے طاعون میں مرنا شہادت ہے، پیٹ کی بیماری میں مرنا شہادت ہے ڈوب کر مرنا شہادت ہے،اور نفاس میں مرنا شہادت ہے۔مسند احمد اور ضیاء بروایت حضرت عبادة بن الصامت رضی اللہ عنہ
۱۱۱۹۶..... فرمایا کہ ”کہتے ہیں ایسے لوگ ہیں جو اسلحہ سے مرے لیکن نہ وہ شہید ہیں نہ ان کی تعریف کی جاتی ہے اور کتنے ہی اپنے بستروں پر اپنی موت آپ مرجانے والے ہیں اور اللہ کے ہاں صدیق اور شہید ہیں۔حلیہ ابو نعیم بروایت حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ
۱۱۱۹۷..... فرمایا کہ ”کوئی مسلمان ایسا نہیں جو ظلماً قتل کیا گیا ہو اور وہ شہید نہ ہو“۔مسند احمد بروایت حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ
۱۱۱۹۸..... فرمایا کہ ”جس کے مال کا ناحق ارادہ کیا گیا اور اس نے قتال کیا اور وہ قتل ہو گیا تو وہ شہید ہے۔

ابو داؤد، ترمذی، نسائی، بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ
۱۱۱۹۹..... فرمایا کہ ”جس نے عشق کیا اور چھپایا اور پاک دامن ہو گیا اور مر گیا تو وہ شہید ہے“۔خطیب بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ
۱۱۲۰۰..... فرمایا کہ ”جسے اس کے پیٹ نے قتل کیا ہو اسے قبر میں عذاب نہ ہوگا“۔

مسند احمد، ترمذی نسائی، ابن حبان بروایت خالد بن عرفطہ سلیمان بن صرد
۱۱۲۰۱..... فرمایا کہ ”جو کسی ظلم کو سہتے ہوئے مارا گیا وہ بھی شہید ہے“۔نسائی، ضیاء بروایت حضرت سوید بن مقرن رضی اللہ عنہ
۱۱۲۰۲..... فرمایا کہ ”جو شخص اپنے گھر بار سے دور وفات پا جائے تو اس کی موت بھی شہادت ہے“۔

ابن ماجہ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ
۱۱۲۰۳..... فرمایا کہ ”کوئی شخص جب اپنی جائے پیدائش کے علاوہ کسی جگہ مر گیا تو اس کی وفات کی جگہ سے لے کر جائے پیدائش تک ناپی جاتی ہے اور جنت میں بھی اتنی جگہ دی جاتی ہے“۔نسائی ابن ماجہ، بروایت حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ
۱۱۲۰۴..... فرمایا کہ ”ذات الجنب کی بیماری میں مرا ہوا بھی شہید ہے“۔مسند احمد طبرانی بروایت حضرت عقبة بن عامر رضی اللہ عنہ
۱۱۲۰۵..... فرمایا کہ ”کیا ہی اچھی موت ہے اس شخص کی جو ناحق قتل کیا گیا“۔مسند احمد، بروایت حضرت سعد رضی اللہ عنہ
۱۱۲۰۶..... فرمایا کہ ”جو سچے دل سے شہادت طلب کرے تو اس کو دے دی جاتی ہے اگر چہ وہ شہید نہ ہوا ہو“۔

مسند احمد، مسلم بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ
۱۱۲۰۷..... فرمایا کہ ”جس نے سچے دل سے شہادت طلب کی تو اللہ تعالیٰ اس کو شہداء کی منزل تک پہنچا دیتے ہیں خواہ وہ اپنے بستر پر ہی کیوں نہ مرا ہو“۔مسلم، ابوداؤد نسائی ترمذی، ابن ماجہ بروایت حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ
۱۱۲۰۸..... فرمایا کہ ”جس نے دل کی سچائی کے ساتھ اللہ کی راہ میں قتل ہونے کی دعا مانگی تو اللہ تعالیٰ اس کو شہید کا اجر عطا فرما دیتے ہیں چاہے وہ اپنے بستر پر ہی کیوں نہ مرا ہو“۔

ترمذی، بروایت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اور مستدرک حاکم بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

تکملہ

۱۱۲۰۹..... فرمایا کہ ”کیا تم جانتے ہو کہ میری امت کے شہید کون ہیں؟ عرض کیا کہ مسلمان کا قتل ہونا شہادت ہے، فرمایا کہ پھر تو میری امت کے شہید بہت کم ہوں گے؟ مسلمان کا قتل ہونا شہادت ہے، پیٹ کی بیماری میں مرنا شہادت ہے، ڈوب کر مرنا شہادت ہے، اور وہ عورت جس کا بچہ اس کو قتل کردے تو وہ موت بھی شہادت ہے“۔ابن سعد بروایت حضرت عبادة بن الصامت رضی اللہ عنہ
فائدہ:..... بچے کے ہاتھوں قتل ہونے سے مراد یہ ہے کہ اگر کوئی عورت بچے کی ولادت کے وقت ہونے والی تکلیف برداشت نہ کرسکی اور

وفات پا گئی تو وہ بھی شہید ہے، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۱۲۱۰..... فرمایا کہ" تم لوگ اپنے میں سے شہید کس کو سمجھتے ہو؟ عرض کیا گیا وہ جو اللہ کے راستے میں قتل کیا گیا ہو فرمایا اس طرح تو میری امت کے شہداء یقیناً کم ہو جائیں گے"۔ اللہ کے راستے میں قتل ہونا بھی شہادت ہے، طاعون کی بیماری میں مرنا بھی شہادت ہے، نفاس میں مرنا بھی شہادت ہے، جل کر مرنا بھی شہادت ہے، ڈوب کر مرنا بھی شہادت ہے بہہ کر مرنا بھی شہادت ہے اور پیٹ کی بیماری میں مرنا بھی شہادت ہے"۔

طبرانی بروایت حضرت سلمان رضی اللہ عنہ، حضرت عبادة بن الصامت رضی اللہ عنہ

"البتہ حضرت عبادة رضی اللہ عنہ نے ریلے میں بہہ جانے کے بجائے یہ فرمایا کہ بچے کی ولادت کے دوران اگر کوئی عورت مرجائے تو یہ بھی شہادت ہے"۔

۱۱۲۱۱..... فرمایا کہ" تم اپنے میں سے شہید کس کو سمجھتے ہو؟ عرض کیا گیا کہ جو اللہ کی راہ میں قتل کیا گیا ہو، فرمایا کہ اس طرح تو میری امت کے شہداء یقیناً کم ہو جائیں گے، جو اللہ کے راستے میں قتل کیا گیا ہو وہ بھی شہید ہے اور بلندی سے گر کر مرنے والا بھی شہید ہے، اور نفاس میں وفات پانے والی خاتون بھی شہید ہے اور ڈوب کر مرنے والا بھی شہید ہے اور یہ کہ مرنے والا بھی شہید ہے، اور جل کر مرنے والا بھی شہید ہے اور گھر بار سے دور اجنبی بھی شہید ہے"۔ طبرانی عن عبدالملک بن هارون عن عشرة بن ابیه عن جده

۱۱۲۱۳..... فرمایا کہ" تم لوگ آپس میں شہید کس کو سمجھتے ہو؟ عرض کیا کہ جو شخص اللہ کی راہ میں قتل ہو جائے، فرمایا کہ پھر تو میری امت کے شہداء بہت کم ہوں گے اللہ کی راہ میں قتل شدہ بھی شہید ہے اور وہ شخص جو اللہ کی راہ میں اپنے بستر پر مرگیا ہو وہ بھی شہید ہے، پیٹ کی بیماری میں مرنے والا بھی شہید ہے ڈسا ہوا بھی شہید ہے، ڈوب کر مرنے والا بھی شہید ہے دم گھٹنے سے مرنے والا بھی شہید ہے" اور جس کو درندے نے چیر پھاڑ دیا ہو وہ بھی شہید ہے، اپنی سواری سے گر کر مرنے والا بھی شہید ہے کسی منہدم چیز کے نیچے دب کر مرنے والا بھی شہید ہے اور ذات الجنب کی بیماری میں مرنے والا بھی شہید ہے، اور وہ خاتون جو نفاس میں ہو اور بچے کی ولادت کی وجہ سے شہید ہو گئی ہو وہ اس کو ناف سے پکڑ کر جنت کی طرف کھینچتا ہے"۔ طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۲۱۴..... فرمایا کہ" تم آپس میں شہید کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ عرض کیا گیا کہ جو اللہ کے راستے میں قتل ہو جائے، فرمایا اس طرح تو میری امت کے شہداء بہت کم ہو جائیں گے؟ جو اللہ کے راستے میں قتل کیا گیا ہو وہ بھی شہید ہے اور جو اللہ کی راہ میں مرگیا ہو وہ بھی شہید ہے اور پیٹ کی بیماری میں وفات پانے والا بھی شہید ہے اور طاعون کی بیماری میں وفات پانے والا بھی شہید ہے اور ڈوب کر مرنے والا بھی شہید ہے"۔

ابن ماجه بروایت حضرت ابوهریرة رضی اللہ عنہ

۱۱۲۱۵..... فرمایا کہ" اللہ کے راستے میں قتل ہونے والا شہید ہے، اور پیٹ کی بیماری میں مرنے والا بھی شہید ہے اور ڈوب کر مرنے والا بھی شہید ہے اور طاعون کی بیماری میں مرنے والا بھی شہید ہے اور نفاس میں جو خاتون بچے کی ولادت کی وجہ سے مرتی ہے وہ بچہ اس کو ناف سے جنت کی طرف لے جا رہا ہوتا ہے"۔ مصنف عبدالرزاق بروایت حضرت عبادة بن الصامت رضی اللہ عنہ

۱۱۲۱۶..... فرمایا کہ" اللہ کے راستے میں قتل ہونے والا شہید ہے اور پیٹ کی بیماری میں مرنے والا بھی شہید ہے ڈوب کر مرنے والا بھی شہید ہے اور طاعون کی بیماری میں مرنے والا بھی شہید ہے، گھر سے دور اجنبی بھی شہید ہے اور نفاس میں بچے کی ولادت کی وجہ سے مرنے والی خاتون بھی شہید ہے اس کا بچہ ناف سے اس کو جنت کی طرف کھینچ رہا ہوتا ہے"۔ سمویه بروایت حضرت عبادة بن الصامت رضی اللہ عنہ

۱۱۲۱۷..... فرمایا کہ" طاعون کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے پیٹ کی بیماری میں مرنے والا بھی شہید ہے، ڈوب کر مرنے والا شہید ہے جل کر مرنے والا شہید ہے، دب کر مرنے والا شہید ہے اور بچے کی ولادت کی وجہ سے مرنے والی خاتون بھی شہید ہے اور ذات الجنب کی بیماری میں مرنے والا بھی شہید ہے"۔ ابن سعد بروایت عریاض بن ساریه عن ابن عبیدة بن الجراح رضی اللہ عنہ

۱۱۲۱۸..... فرمایا کہ" طاعون کی بیماری، پیٹ کی بیماری ڈوب کر مرنے والا اور نفاس میں مرنے والی خاتون سب شہید ہیں"۔

مسند احمد، دارمی، نسائی، سعید بن منصور، بغوی، ابن قانع بروایت حضرت صفوان بن امیة رضی اللہ عنہ

۱۱۲۱۹.....فرمایا کہ "جو شخص مورچہ بندی کی حالت میں وفات پا گیا تو وہ شہادت کی موت مرا اور قبر کے فتنے سے بچا لیا گیا اور صبح و شام اس کا رزق جنت سے اس کو پہنچایا جاتا ہے"۔ حلیہ ابی نعیم بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۲۲۰.....فرمایا کہ "جو اللہ کے راستے میں قتل ہوا تو وہ شہید ہے اور جس نے اللہ کے راستے میں ڈوب کر جان دی وہ بھی شہید ہے اور جس کو اس کے پیٹ نے قتل کیا وہ بھی شہید ہے اور وہ عورت جس کو اس کے نفاس نے قتل کیا وہ بھی شہید ہے"۔

مسلم، طبرانی بروایت حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ

۱۱۲۲۱.....فرمایا کہ "ڈوب کر مرنے والا شہید ہے"۔ ابو الشیخ بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۱۱۲۲۲.....فرمایا کہ "بخار میں مرنے والا شہید ہے"۔ دیلمی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۲۲۳.....فرمایا کہ "ذات الجنب کی بیماری میں مرا ہوا شہید ہے"۔ مسند احمد، طبرانی بروایت حضرت عقبۃ بن عامر رضی اللہ عنہ

۱۱۲۲۴.....فرمایا کہ "طاعون کی بیماری میں مرنے والا بھی شہید ہے"۔ ابن شاھین عن علی بن الارقم الوادعی عن ابیہ رضی اللہ عنہ

۱۱۲۲۵.....فرمایا کہ "پیٹ کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے اس کو قبر میں عذاب نہ ہوگا"۔

طبرانی بروایت حضرت سلیمان بن صرد اور خالد بن عرنطہ رضی اللہ عنہ

۱۱۲۲۶.....فرمایا کہ "پیٹ کی بیماری میں مرنے والے کو قبر میں عذاب نہ دیا جائے گا"۔ طبرانی بروایت سلیمان بن صرد اور خالد بن عرفطۃ معاً

۱۱۲۲۷.....فرمایا کہ "اپنے گھر بار سے دور کسی شخص کا مر جانا شہادت ہے اور جب کسی کی موت کا وقت آ پہنچے اور وہ اپنے دائیں بائیں کسی اپنے کو نہ پائے اپنے گھر والوں اور اولاد کو یاد کرے اور آہیں بھرے تو ہر آہ جو وہ بھرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے بیس لاکھ برائیاں مٹاتے ہیں اور بیس لاکھ نیکیاں اس کے لیے لکھی جاتی ہیں اور جب اس کا سانس نکل جاتا ہے تو اس پر شہداء کی مہر لگا دی جاتی ہے"۔

طبرانی، رافعی عن وھب بن منبہ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۲۲۸.....فرمایا کہ "اگر اس نے تجھے قتل کر دیا تو تو جنت میں جائے گا اور اگر تو نے اس کو قتل کر دیا تو وہ جہنم میں جائے گا"۔

طبرانی بروایت فھید بن مطرف الغفاری رضی اللہ عنہ

ایک شخص نے جناب رسول اللہ ﷺ سے دریافت فرمایا کہ اگر دشمن مجھ پر چڑھائی کرے تو؟ اس کے جواب میں رسول اللہ ﷺ نے مذکورہ بالا ارشاد فرمایا۔

مال کی مدافعت میں جان دینے والا بھی شہید ہے

۱۱۲۲۹.....ایک شخص نے جناب نبی کریم ﷺ سے دریافت فرمایا کہ اگر کوئی شخص مجھ سے ملے اس طرح کہ وہ میرا مال ہتھیانا چاہے تو آپ اس سلسلے میں کیا سمجھتے ہیں؟ تو اس کے جواب میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس کو تین مرتبہ اللہ کا واسطہ دو اگر وہ انکار کرے تو اس کے ساتھ قتال کرو پھر اگر اس نے تجھے قتل کر دیا تو تو جنت میں جائے گا اور اگر تو نے اس کو قتل کر دیا تو وہ جہنم میں جائے گا۔

عبد بن حمید بروایت حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ

۱۱۲۳۰.....فرمایا کہ "جس نے اپنے مال کا حق ادا کر دیا اور پھر اس کے ساتھ حد سے تجاوز کیا گیا اور قتال کیا گیا اور اس نے بھی قتال کیا اور قتل کر دیا گیا تو وہ شہید ہے"۔ الحکم وابن النجار بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۲۳۱.....فرمایا کہ "جس نے اپنے مال کی خاطر قتال کیا یہاں تک کہ قتل کر دیا گیا تو وہ شہید ہے"۔

طبرانی بروایت حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ

۱۱۲۳۲.....فرمایا کہ "جس نے اپنی جان کے خاطر قتال کیا یہاں تک کہ قتل کر دیا گیا تو وہ شہید ہے اور جسے اپنے مال کی خاطر قتل کیا گیا تو وہ شہید ہے

اور جس نے اپنے گھر والوں کی خاطر قتال کیا یہاں تک کہ قتل کر دیا گیا تو وہ بھی شہید ہے، اور جو اللہ کے راستے میں قتل کیا گیا تو وہ بھی شہید ہے"۔

مصنف عبدالرزاق بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۲۳۳..... فرمایا کہ "جو اپنے گھر والوں کی خاطر ظلماً قتل کیا گیا تو وہ شہید ہے اور جو اپنے مال کی خاطر ظلماً قتل کیا گیا تو وہ بھی شہید ہے اور جو اپنے پڑوسی کی خاطر ظلماً شہید کیا گیا تو وہ بھی شہید ہے اور جو اللہ کی ذات میں قتل کیا گیا تو وہ بھی شہید ہے"۔

ابن النجار بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۲۳۴..... فرمایا کہ "اپنے مال کے خاطر قتل کیا جانے والا شہید ہے اور اپنے گھر والوں کی خاطر قتل کیا جانے والا شہید ہے اور اپنی جان کی خاطر قتل کیا جانے والا بھی شہید ہے"۔ طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۲۳۵..... فرمایا کہ "جو اپنے مال کی خاطر قتل کیا گیا تو وہ شہید ہے"۔ مصنف عبدالرزاق بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۲۳۶..... فرمایا کہ "جو اللہ کے راستے میں صدق دل سے شہادت طلب کرے تو اس کو دے دی جاتی ہے خواہ اس کی وفات اپنے بستر پر ہی ہو"۔

ابوعوانۃ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

ضَنائِن کے بارے میں مضمون

فائدہ:..... قطع نظر دیگر معانی و مطالب کے یہاں۔ ضنائن کے دو معانی پیش نظر رہنے چاہیں۔

۱..... خدا تعالیٰ کی مخلوق میں سے خواص لوگ۔

۲..... اور وہ چیزیں جن کی نفاست کی وجہ سے بخل کیا جائے۔ دیکھیں از ترجمہ المنجد الکبیر ۵۹۷ کالم نمبر ۱

۱۱۲۳۷..... فرمایا کہ "مخلوق میں بعض اللہ تعالیٰ کے بہت خاص بندے ہوتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ قتل سے دور رکھتے ہیں اور ان کی عمر لمبی کر دیتے ہیں اچھے اعمال میں، ان کا رزق اچھا کر دیتے ہیں، اور انہیں عافیت کے ساتھ زندہ رکھتے ہیں اور خیر و عافیت کے ساتھ ان کے بستروں پر ان کی روح قبض فرماتے ہیں اور پھر انہیں شہداء کا مقام و مرتبہ عطا فرماتے ہیں"۔ طبرانی بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۱۲۳۸..... فرمایا کہ "اللہ کی مخلوق میں بعض بہت خاص بندے ہوتے ہیں، اپنی رحمت میں ان کو غذا فراہم کرتے ہیں، ان کی زندگی بھی خیر و عافیت میں گزرتی ہے اور ان کی وفات بھی خیر و عافیت کے ساتھ ہوتی ہے اور جب ان کو اللہ تعالیٰ اٹھاتے ہیں تو اٹھا کر جنت کی طرف لے جاتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن پر سے فتنے ایسے گزرتے ہیں جیسے اندھیری رات کے حصے لحظہ بلحظہ اور وہ اس سے عافیت میں ہوتے ہیں"۔

الحکیم، طبرانی، حلیہ ابونعیم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۲۳۹..... فرمایا کہ "یقیناً اللہ تعالیٰ تم میں سے اپنے خاص مومن بندے کو اس کے اچھے مال کے ساتھ بچا رکھتے ہیں یہاں تک کہ بستر پر اس کی روح قبض فرماتے ہیں"۔ الحکیم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۲۴۰..... فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ ضرور یاد رکھتے ہیں ایسی قوم کو جو دنیا میں بچھے ہوئے بستروں پر تھی اور انہیں بلند درجات میں داخل کرتے ہیں"۔

مسند ابی یعلی بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

تکملہ

۱۱۲۴۱..... فرمایا کہ "یقیناً اللہ تعالیٰ کے کچھ خاص بندے ہوتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ بیماریوں وغیرہ سے اس دنیا میں دور رکھتے ہیں خیر و عافیت کے ساتھ ان کو زندہ رکھتے ہیں اور خیر و عافیت کے ساتھ ان کی وفات ہوتی ہے اور خیر و عافیت کے ساتھ ان کو جنت میں داخل کرتے ہیں"۔

حکیم بروایت حضرت شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ

۱۱۲۴۲......فرمایا کہ "بے شک اللہ تعالیٰ کے خاص بندے ہوتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ بلاء وغیرہ سے دور رکھتے ہیں انہیں خیرو عافیت کے ساتھ زندہ رکھتے ہیں اور خیرو عافیت کے ساتھ جنت میں داخل کرتے ہیں"۔ابن النجار بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۲۴۳......فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ کے بعض خاص بندے ہوتے ہیں جنہیں خیرو عافیت کے ساتھ زندہ رکھتے ہیں اور خیرو عافیت کے ساتھ ان کو وفات دیتے ہیں اور خیرو عافیت کے ساتھ ان کو جنت میں داخل کرتے ہیں"۔

معجم اوسط طبرانی بروایت حضرت ابو مسعود الانصاری رضی اللہ عنہ

۱۱۲۴۴......فرمایا کہ "کوئی شخص ایسا نہیں جس کے مال میں بہترین حصہ نہ ہو جو خرچ ہونے سے محفوظ رہا ہو، اور بے شک اللہ کی خاص مخلوق ہے اس کی مخلوق میں سے ایسی قوم ہے جن کی ارواح کو اللہ تعالیٰ ان کے بستروں پر قبض فرماتے ہیں اور ان کے لئے شہداء کا اجر تقسیم کیا جاتا ہے"۔

الحکیم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

چھٹا باب......مقتول کے احکام اور دیگر متعلقہ احادیث کے بیان میں

احکام مقتول

۱۱۲۴۵......فرمایا کہ "مقتولوں کو ان کے لیٹنے کی جگہ پر پہنچادو"۔ترمذی، ابن حبان بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ:......شہید چونکہ زندہ ہوتا ہے اس لئے اس کی قبر کو لیٹنے کی جگہ سے تعبیر فرمایا"۔واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۱۱۲۴۶......فرمایا کہ "انہیں ان کے خون کا کمبل ہی اڑھادو کیونکہ ہر وہ زخم جو اللہ کی راہ میں لگا تھا وہ قیامت کے دن اس کی خوشبو مشک کی مانند ہوگی۔

نسائی بروایت حضرت عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ

۱۱۲۴۷......فرمایا کہ "مقتولوں کو اسی جگہ دفن کردو جہاں وہ قتل ہوئے"۔سنن اربعہ بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

تکملہ

۱۱۲۴۸......فرمایا کہ "جنگ احد کے دن آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان (شہیدوں) کو ان کے خون کے ساتھ ہی دفن کردو"۔

بخاری بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۱۱۲۴۹......فرمایا کہ "ان کو ان کے خون اور کپڑوں سمیت دفن کردو"۔مسند احمد بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۲۵۰......فرمایا کہ "لپیٹ دوان کو ان کے کپڑوں میں ان کے زخموں اور خون سمیت کیونکہ میں نے ان پر گواہی دی ہے ان میں سے اکثر قرآن پڑھتے ہوئے آئے"۔مسند احمد، ابن مندہ، مستدرک حاکم، ابن عساکر بروایت حضرت عبداللہ بن ثعلبۃ بن ابی

۱۱۲۵۱......فرمایا کہ "ان کو غسل مت دو یعنی غزوہ احد کے شہداء کو کیونکہ ہر زخم یا ہر خون کا قطرہ قیامت کے دن مشک کی خوشبو سے مہک رہا ہوگا"۔

مسند احمد، سعید بن منصور بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

مختلف احادیث

۱۱۲۵۲......فرمایا کہ "بے شک اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کے لئے کوئی سہارا مقرر فرمادیتے ہیں تو ان کو اپنی مدد سے نوازتے ہیں"۔

ابن قانع بروایت صفوان بن اسید

۱۱۲۵۳ ...... فرمایا کہ ''اب تم ان سے جنگ کرو گے اور وہ ہم سے جنگ نہیں کریں گے''۔ مسند احمد، بخاری بروایت سلیمان بن صرد

۱۱۲۵۴ ...... فرمایا کہ ''عزی ختم ہوگیا، آج کے بعد کوئی عزی نہیں''۔ ابن عساکر بروایت قتادۃ مرسلاً

فائدہ: ...... عزی زمانہ جاہلیت کے مشہور بت کا نام ہے''۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۱۲۵۵ ...... فرمایا کہ ''جب بھی کوئی یہودی مسلمان کے ساتھ تنہا ہوتا ہے تو اسے مسلمان کے قتل کرنے کا خیال ضرور آتا ہے''۔

خطیب بروایت حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

جہاد اکبر کے بیان میں

۱۱۲۵۶ ...... فرمایا کہ ''خوش آمدید! تم لوگ واپس آ گئے چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف جس میں بندہ اپنی خواہشات کے خلاف جہاد کرتا ہے''۔ خطیب بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۱۱۲۵۷ ...... فرمایا کہ ''مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرے''۔ ترمذی، ابن حبان، بروایت حضرت فضالۃ بن عبید رضی اللہ عنہ

۱۱۲۵۸ ...... فرمایا کہ ''سب سے افضل مجاہد وہ ہے جو اللہ کے راستے میں اپنے نفس اور خواہش سے مقابلہ (جہاد) کرے''۔

ابن النجار بروایت حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ

تکملہ ...... جہاد اکبر

۱۱۲۵۹ ...... فرمایا کہ ''وہ تیرا دشمن نہیں کہ اگر وہ تجھے قتل کردے تو اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تجھے جنت میں داخل فرمادیں اور اگر تو اس کو قتل کردے تو تیرے لئے نور ہو، بلکہ دشمنوں کا دشمن تیرا نفس جو تیرے دو پہلوؤں کے درمیان ہے اور تیری بیوی جو تیرے ساتھ لیٹتی ہے''۔

العسکری فی الامثال عن سعید بن ھلال مرسلاً

۱۱۲۶۰ ...... فرمایا کہ ''وہ تیرا دشمن نہیں ہے کہ اگر وہ تجھے قتل کردے تو اللہ تعالیٰ تجھے جنت میں داخل کردے اور اگر تو اس کو قتل کردے تو اس کا قتل تیرے لئے نور ہو، بلکہ تیرا دشمن تو تیرا نفس ہے جو تیرے دونوں پہلوؤں کے درمیان ہے اور تیری بیوی جو تیرے بستر پر تیرے ساتھ لیٹتی ہے اور تیرا بیٹا جو تیری صلب سے پیدا ہوا ہے سو یہ دشمن نہیں۔ دیلمی بروایت حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ

۱۱۲۶۱ ...... فرمایا کہ ''سب سے افضل جہاد یہ ہے کہ تو اللہ کی خاطر اپنے نفس اور خواہش سے مقابلہ (جہاد) کرے''۔

دیلمی بروایت حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ

۱۱۲۶۲ ...... فرمایا کہ ''مجاہد وہ ہے جو اللہ کی رضا کی خاطر اپنے نفس سے جہاد کرے''۔

ترمذی، حسن صحیح ابن حبان، عسکری فی الامثال بروایت حضرت فضالۃ بن عبید رضی اللہ عنہ

ساتواں باب ...... احکام جہاد کے بیان میں

تکملہ

۱۱۲۶۳ ...... خاتون سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ (بیٹھ جاؤ!) کہیں لوگ یہ نہ کہیں کہ محمد عورت کو ساتھ لے کر جنگ کرتا ہے''۔

ابن سعد بروایت حضرت ام کبشہ رضی اللہ عنہا

۱۱۲۶۴ ...... فرمایا کہ ''جب غلام بھاگ جائے اور دشمن سے جا ملے اور مر جائے تو وہ کافر ہے''۔

مسند احمد، ابن خزیمہ، طبرانی بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۱۱۲۶۵...... فرمایا کہ ”جب غلام بھاگ جائے تو اللہ اور اس کے رسول اس سے بری الذمہ ہو جاتے ہیں“۔
طبرانی بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ، کامل ابن عدی بروایت حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ
۱۱۲۶۶...... فرمایا کہ ”جب تمہیں دوڑایا جائے تو دوڑ پڑو“۔ابن ماجہ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ
۱۱۲۶۷...... فرمایا کہ ”جب غلام مشرکین کے علاقے سے اپنے آقا سے پہلے نکل جائے تو وہ آزاد ہے“ اور بیوی شوہر سے پہلے نکل جائے تو جس سے چاہے نکاح کرلے، لیکن اگر اپنے شوہر کے بعد نکلے تو اسی کی طرف لوٹائی جائے گی“۔دار قطنی فی الافراد اور دیلمی
۱۱۲۶۸...... فرمایا کہ ”جب تم مشرکین سے قتال کرو تو ان کے جوانوں کو قتل کرو کیونکہ سب سے زیادہ نرم دل ان کے جوان ہوتے ہیں“۔
طبرانی بروایت حسیب بن سلیمان بن سمرۃ عن ابی عن جدہ
۱۱۲۶۹...... فرمایا کہ ”خالد بن ولید کے پاس پہنچو کہیں وہ بچوں اور مزدوروں کو قتل نہ کرنے لگے“۔مستدرک حاکم بروایت رباح
۱۱۲۷۰...... فرمایا کہ ”نہ بچوں کو قتل کرو نہ مزدوروں کو“۔ابن ماجہ طبرانی بروایت حنظلہ الکاتب
۱۱۲۷۱...... فرمایا کہ ”دیکھ لو، اگر اس کے بال اُگ چکے ہیں تو اس کو قتل کر دو ورنہ پھر قتل نہ کرو“۔
ابن حبان بروایت حضرت عطیۃ القرظی رضی اللہ عنہ
۱۱۲۷۲...... فرمایا کہ ”جب تم کوئی مسجد دیکھو یا کسی موذن کی آواز سنو تو کسی کو قتل نہ کرو“۔
مسند احمد، ابوداؤد، بروایت ابن عصام المزنی عن ابیہ
۱۱۲۷۳...... فرمایا کہ ”جو دو کے مقابلے سے بھاگا تو یقیناً وہ بھاگ کھڑا ہوا اور جو تین کے مقابلے سے بھاگا تو تحقیق وہ نہیں بھاگا“۔
طبرانی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ
فائدہ:...... یعنی تین دشمنوں کے مقابلے سے بھاگنے والا بھگوڑا نہیں کہلائے گا“۔واللہ اعلم بالصواب
۱۱۲۷۴...... فرمایا کہ ”جس کو مشرکوں نے زمین دی ہو تو اس کی کوئی زمین نہیں“۔الخطابی بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ
۱۱۲۷۵...... فرمایا کہ ”اگر تم کسی کو دیکھو کہ چراگاہ میں سے کچھ کاٹ رہا ہے تو جو اس کو پکڑ لے تو اس سے حاصل ہونے والا مال اسی پکڑنے والے کا ہے“۔ابن سعید بروایت حضرت ابوالبشر المازنی رضی اللہ عنہ
۱۱۲۷۶...... فرمایا کہ ”اگر ان حدود میں تم کسی کو کچھ شکار کرتے دیکھو تو شکاری سے حاصل ہونے والا مال وغیرہ اسی کو دیا جائے گا جو اس کو پکڑے“۔
ابن جریر بروایت حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ
۱۱۲۷۷...... فرمایا کہ ”پکڑو، اور اللہ کے راستے میں جنگ کرو اور قتال کرو اس سے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرتا ہے، مال غنیمت میں خیانت نہ کرو، ڈھاٹا نہ باندھو اور نہ کسی بچے کو قتل کرو، کیونکہ یہی اللہ کا عہد ہے اور اس کے نبی کی سیرت“۔
مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ
۱۱۲۷۸...... فرمایا کہ ”چل پڑو اللہ کے نام کے ساتھ اور جنگ کرو اللہ کے راستے میں قتال کرو اللہ کے دشمنوں کے ساتھ اور خیانت نہ کرو، غداری نہ کرو، اور ڈھاٹا نہ باندھو اور کسی بچے کو قتل نہ کرو، اور تم میں سے جب کوئی مسافر ہو اور اس نے پاکی کی حالت میں خفین (موزے) پہنے ہوں تو تین دن اور تین رات تک موزوں پر مسح کرلیا کرے اور اگر مقیم ہو تو ایک دن اور ایک رات تک“۔القاضی عبدالجبار ابن احمد فی اوالیہ بروایت حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ اور ابن ماجہ نے اس روایت کا ابتدائی حصہ بچے کے قتل تک روایت کیا ہے۔
فائدہ:...... روایت میں ذکر کردہ موزوں سے تمام کپڑے دھاگے وغیرہ کے موزے مراد نہیں بلکہ خفین مراد ہیں اور ان کی سات شرائط ہیں جو نورالایضاح میں مسح علی الخفین کے باب میں مذکور ہیں وہیں دیکھ لی جائیں البتہ یہ مسئلہ سمجھ لیا جائے کہ اگر کوئی شخص مسافر ہو تو اس کو تین دن اور تین رات تک وضو میں پیروں کو دھونے کے بجائے موزوں پر مسح کرنے کی اجازت ہے اور مقیم ہو تو صرف ایک دن اور ایک رات، ان مسائل کی تفصیل کے لئے کسی مستند دارالافتاء یا مفتی سے رجوع کیا جا سکتا ہے۔واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۱۱۲۷۹...... فرمایا کہ "جب دشمن سے سامنا ہوتو بزدلی مت دکھاؤ، اور مال غنیمت حاصل کروتو اس میں خیانت نہ کرو اور ہرگز بوڑھوں کو قتل نہ کرو نہ چھوٹے بچوں کو"۔ ابن عساکر بروایت حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ

۱۱۲۸۰...... فرمایا کہ "تم میں سے کوئی ایک بھی اپنے ساتھی کے قیدی سے چھیڑ چھاڑ نہ کرے کہ اس کو پکڑ کر قتل کردے"۔

ابن عدی اور ابن عساکر بروایت حضرت سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۲۸۱...... فرمایا کہ "تم میں سے کوئی اپنے ساتھی کے قیدی کے ساتھ چھیڑ چھاڑ نہ کرے کہ اسے قتل کردے"۔

مسند احمد، طبرانی، سنن سعید بن منصور بروایت سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۲۸۲...... فرمایا کہ "اسلام میں کوئی گرجا وغیرہ نہ بنایا جائے گا اور جو تباہ ہو چکا ہے اس کو نئے سرے سے کبھی نہ بنایا جائے گا"۔

دیلمی، ابن عساکر بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۲۸۳...... فرمایا کہ "اسلام کے زمانے میں نئے گرجے مت بناؤ اور تباہ شدہ کی تعمیر نہ کرو"۔

۱۱۲۸۴...... عرض کیا گیا "یارسول اللہ! رات کے حملوں میں مشرکوں کے بچے مارے جاتے ہیں ان کا کیا حکم ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جان بوجھ کر ایسا مت کرو بے خبری میں کوئی حرج نہیں کیونکہ ان کی اولاد انہی میں سے ہے"۔ طبرانی بروایت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ

۱۱۲۸۵...... فرمایا کہ "کوئی مومن کافر کے ہاتھوں قتل نہ کیا جائے اور نہ کوئی ذمی اپنے ذمہ میں اور مسلمان اپنے سوا دوسروں کیلئے ایک ہاتھ کی طرح ہیں ان کے خون برابر ہیں"۔ متفق علیہ بروایت حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ

یعنی ایک دوسرے کا دفاع کریں گے۔

۱۱۲۸۶...... آپ ﷺ نے (کافر) کا مال وغیرہ مسلمان قاتل کو دینے کا فیصلہ فرمایا"۔

ابو داؤد، بروایت حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور طبرانی بروایت حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ

فائدہ...... یہ حالت جنگ کا بیان ہے اور مقصد مسلمان سپاہیوں کی حوصلہ افزائی ہے واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

آٹھواں باب...... جہاد کے ملحقات کے بیان میں

۱۱۲۸۷...... فرمایا کہ "جناب نبی کریم ﷺ نے بنولحیان کی طرف ایک دستہ بھیجا اور فرمایا کہ ہر دو آدمیوں میں سے ایک جائے اور دوسرا ان کے درمیان میں رہے"۔ مسند احمد، مصنف ابن ابی شیبہ مسلم، ابن حبان بروایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۱۱۲۸۸...... فرمایا کہ "جب کسی قوم کی مدد اس کے افراد اور اسلحہ کے ساتھ کی جائے تو ان کی زبانیں زیادہ حق دار ہیں"۔

ابن سعد عن ابن عون عن محمد مرسلاً

۱۱۲۸۹...... فرمایا کہ "واپس لوٹ جا، ہم ہرگز کسی مشرک سے مدد نہیں لیتے"۔

مسلم، ترمذی، بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ

۱۱۲۹۰...... فرمایا کہ "ان کو حکم دو کہ وہ واپس چلے جائیں کیونکہ ہم مشرکین کے خلاف مشرکین ہی سے مدد نہیں لیتے"۔

طبرانی، مستدرک حاکم بروایت ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ

۱۱۲۹۱...... فرمایا کہ "سب سے افضل جہاد وہ ہے کہ جس میں مجاہد کا گھوڑا بھی مارا جائے اور اس کا خون بھی بہایا جائے"۔

طبرانی بروایت حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اور ابن ماجہ بروایت حضرت عمرو بن عبسۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۲۹۲...... فرمایا کہ "افضل ترین جہاد یہ ہے کہ تیرے گھوڑے کی کونچیں کاٹ دی جائیں اور تیرا خون بہایا جائے"۔

مسند احمد، عبد بن حمید، دارمی، ابویعلی، ابن حبان، معجم اوسط طبرانی، سعید بن منصور بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۱۱۲۹۳......فرمایا کہ ''افضل ترین شہادت یہ ہے کہ تیرے گھوڑے کی ٹانگیں کاٹ دی جائیں اور تیرا خون بہایا جائے''۔
بروایت حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ

۱۱۲۹۴......فرمایا کہ ''بزدل کے لئے دواجر ہیں''۔مصنف ابن ابی شیبہ بروایت ابوعمران الجونی مرسلاً

۱۱۲۹۵......فرمایا کہ ''قتال تو دو ہی ہیں:

۱......مشرکوں کے ساتھ جنگ کرنا یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں یا اپنے ہاتھ سے یہ سمجھتے ہوئے جزیہ دیں کہ حقیر ہیں۔

۲......اور باغی گروپ سے قتال کرنا یہاں تک کہ اللہ کے حکم کو پورا کرے، سو اگر پورا کرے تو ان کے ساتھ عدل کا معاملہ کیا جائے۔

ابن عساکر بروایت بشیر بن عون عن بکار بن تمیم عن مکحول عن ابی امامة رضی اللہ عنہ ذہبی نے میزان الاعتدال میں کہا ہے کہ بکار مجہول ہے۔

۱۱۲۹۶......فرمایا کہ ''لوگوں کے ساتھ الفت پیدا کرو اور ان کو مہلت دو اور ان پر اس وقت تک حملہ نہ کرو جب تک دعوت نہ دے لو، سو دنیا میں جو گھر یا جھونپڑا ہو اس تک سلامتی لے کر پہنچو، مجھے یہ زیادہ پہننا پسند ہے بنسبت اس کے کہ تم میرے پاس ان کی عورتیں اور بچے لے کر آؤ اور ان کے مردوں کو قتل کرو''۔ابن مندہ، ابن عساکر بروایت حضرت عبدالرحمن بن عائذ رضی اللہ عنہ

جب جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک دستہ بھیجا تو مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۱۲۹۷......فرمایا کہ ''اللہ کے رسول محمد کی طرف سے بکر بن وائل کے لئے، اسلام قبول کرلو محفوظ ہو جاؤ گے''۔

مسند احمد ابی یعلی طبرانی سعید بن منصور بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ مسند احمد بروایت حضرت مرثد بن ظبیان

۱۱۲۹۸......اللہ کے رسول محمد کی طرف سے فارس کے سب سے بڑے (شخص) کسریٰ کی طرف یہ کہ اسلام قبول کرلو محفوظ ہو جاؤ گے۔ جس نے ہماری گواہی کی طرح گواہی دی اور ہمارے قبلے کو اپنا قبلہ بنایا اور ہمارے ہاتھوں ذبح شدہ جانور کھایا تو اس کے لئے اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ ہے''۔
خطیب عن ابی معشر عن بعض المشیخة

۱۱۲۹۹......فرمایا کہ ''اللہ کے رسول محمد کی طرف سے قیلہ اور تینوں عورتوں کی طرف، ان پر ظلم نہ کیا جائے گا، ان کو نکاح پر مجبور نہ کیا جائے گا، اور ہر مومن یا مسلم ان کا ذمہ دار و مددگار ہوگا، اچھائیاں کرو اور برائیاں نہ کرو''۔

طبرانی بروایت حضرت قیلہ بنت مخرمة رضی اللہ عنہ

۱۱۳۰۰......فرمایا کہ ''اے قریش کے گروہ! قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں تمہاری طرف صرف پاک کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں''۔طبرانی بروایت حضرت عمرو رضی اللہ عنہ

۱۱۳۰۲......فرمایا کہ ''بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ تم لوگوں کو وہ کچھ سکھاؤں جو تم نہیں جانتے ان علوم میں سے جو آج کے دن اللہ تعالیٰ نے مجھے سکھائے، سو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہر وہ مال جو میں نے اپنے بندوں کو دیا ہے تو وہ حلال ہے اور میں نے اپنے سب بندوں کو یکسو پیدا کیا ہے لیکن شیاطین نے انہیں فتنے میں مبتلا کر دیا اور ان کو ان کے دین سے دوسری طرف پھیر دیا اور وہ چیزیں ان پر حرام کر دیں جو میں نے حلال کی تھیں اور ان کو میرے ساتھ شریک کرنے کا حکم دینے لگے جس کی میں نے کوئی دلیل نہیں اتاری اور بے شک اللہ تعالیٰ نے اہل زمین کی طرف دیکھا تو غریب ہوں یا عجم سب کو ناپسند کر دیا علاوہ بقیہ اہل کتاب کے اور بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ قریش سے جنگ کروں تو میں نے عرض کیا کہ اے میرے رب! پھر تو وہ میرے سر کو پچکا دیں گے اور اس کو (سر کے بجائے) روٹی کہیں گے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے آپ کو بھیجا ہی اس لئے ہے کہ آپ کو آزماؤں اور آپ کے ذریعے آزماؤں اور میں نے آپ پر کتاب نازل کی ہے جسے پانی نہیں دھو سکتا آپ اس کو سوتے جاگتے پڑھیں گے، سو ان سے جنگ کیجئے ہم آپ کے ساتھ مل کر لڑیں گے اور خرچ کیجئے آپ پر خرچ کیا جائے گا، اور آپ لشکر بھیجئے، اس جیسے پانچ گنا کے ساتھ ہم آپ کی مدد کریں گے اور اپنے فرمانبرداروں کو شانہ بشانہ لے کر اپنے نافرمانوں کے ساتھ قتال کیجئے''۔

طبرانی بروایت حضرت عبادةبن عمار رضی اللہ عنہ

۱۱۳۰۳۔۔۔فرمایا کہ "ہائے قریش کی بربادی، جنگ انہیں کھا گئی، بھلا اگر وہ میرے اور باقی عربوں کے درمیان سے نکل جائیں تو ان کو کیا ہو جائے گا، پھر اگر میرے ساتھ انہوں نے وہ معاملہ کر دیا جو وہ چاہتے ہیں اور اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے ان پر غلبہ عطا فرمادیا تو وہ بڑی تعداد میں اسلام میں داخل ہوں گے اور اگر وہ قبول نہ کریں گے تو ان کے ساتھ قتال کرو اور ان کے پاس طاقت بھی ہے، اور تم قریش کو کیا سمجھتے ہو؟ سو اللہ کی قسم میں ان سے جہاد کرتا ہی رہوں گا اس پر جس پر اللہ تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان پر غلبہ عطا فرمائیں یا یہ جماعت الگ ہو جائے"۔

۱۱۳۰۴۔۔۔فرمایا کہ "شاید کہ تو میری مسجد اور قبر کے پاس سے گزرے اور میں نے تجھے ایسی نرم دل قوم کی طرف بھیجا ہے جو حق پر قتال کرتے ہیں سو ان میں سے جو تیرے فرمانبردار ہیں ان کے ساتھ مل کر ان کے ساتھ قتال کر جو تیرے نافرمان ہیں پھر وہ اسلام کی طرف آئیں گے یہاں تک کہ عورت اپنے شوہر سے پہلے اسلام کی طرف بڑھے گی اور بیٹا باپ سے پہلے اور بھائی بھائی سے پہلے اور دونوں عملوں سے گلیوں میں سکون پھیلا"۔

مسند احمد، طبرانی متفق علیه بروایت حضرت معاذ رضی الله عنه

۱۱۳۰۵۔۔۔فرمایا کہ "امابعد! سرزمین روم سے مدینہ کی طرف واپس لوٹتے ہوئے تمہارا نمائندہ ہم تک پہنچا اور وہ چیز پہنچائی جو تم نے اسے دے کر بھیجا تھا اور تمہارے بارے میں اطلاع دی اور ہمیں تمہارے اسلام اور مشرکوں کو قتل کرنے کے بارے میں بتایا، تحقیق اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنی ھدایت سے نوازا اگر تم نے اصلاح کی، اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی، نماز قائم کی زکوۃ ادا کی اور مال غنیمت میں سے اللہ کا خمس اور اس کے نبی اور صفی کا حصہ نکالا اور وہ صدقہ بھی نکالو جس کی ادائیگی مومنین پر ضروری ہے"۔ابن سعد بروایت شهاب بن عبدالله الخولانی عن رجل یہ روایت اس شخص سے ہے جو فسطاط میں غوطہ نامی جگہ پر جناب رسول اللہ ﷺ سے ملا اور حمیر والوں کا پیغام پہنچایا تو جواب میں جناب نبی کریم ﷺ نے مذکورہ تحریر لکھوائی۔علاوہ ازیں دیکھیں مراسیل ابوداؤد۔

۱۱۳۰۶۔۔۔بسم اللہ الرحمن الرحیم، اللہ کے رسول محمد کی طرف سے بدیل بن ورقاء اور بشر اور بنی عمرو کے سرداروں کی طرف، سلامتی ہو تم پر سو میں تمہارے سامنے اللہ کی تعریف بیان کرتا ہوں کہ جس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، امابعد، سو میں نے کبھی چھپا کر کوئی گناہ نہیں کیا اور نہ کبھی تمہارے پہلو میں رکھا اور اہل تہامہ میں سے میرے نزدیک سب سے معزز یقیناً تم لوگ ہو اور رشتے داری کے اعتبار سے بھی سب سے زیادہ قریب تم ہو اور وہ جو تمہاری اتباع کریں نیکوکاروں میں سے، اور تم میں سے جنہوں نے ہجرت کی ہے ان کے لئے بھی میں نے ویسا ہی لیا ہے جیسا اپنے لئے لیا ہے اگر چہ اس نے اپنی سرزمین سے ہجرت کی ہو بجائے مکہ کے اور کبھی حج وعمرۃ کے علاوہ مکہ گیا بھی نہ ہو، اور جب تم نے اسلام قبول کر لیا تو میں نے نہیں رکھا تم میں کچھ، اور تم میری طرف سے خوفزدہ بھی نہ تھے اور نہ تم میرے پاس حاضر کیے گئے تھے۔ امابعد، بے شک علقمہ بن عبلہ اور ھوذۃ کے دونوں بیٹے اسلام قبول کر چکے اور انہوں نے ہجرت کی اور تمہارے متبعین میں سے عکرمہ وغیرہ کے ہاتھ پر بیعت کی اور تم میں سے اپنے تابع کے لئے بھی وہی پسند کیا جو اپنے لئے کیا تھا اور بے شک ہم میں سے بعض حل وحرم میں ہیں، اور اللہ کی قسم میں نے کبھی تمہیں نہیں جھٹلایا، اللہ تعالیٰ تم پر سلامتی بھیجیں۔ابن سعد بروایت قبیصه بن ذونب، اور باوردی فاکھی فی اخبار مکه، طبرانی، ابونعیم، سعید بن منصور اور مصنف بن ابی شیبہ ایک دوسرے طریق سے۔

۱۱۳۰۷۔۔۔فرمایا کہ "ضرور بنوار بعہ باز آجائیں گے ورنہ میں ان کی طرف ایسا شخص بھیجوں گا جیسے میں خود سو وہ ان میں میرا حکم جاری کرے گا اور زبردست قتال کرے گا اور بچوں کو قیدی بنائے گا"۔

ابن ابی شیبه، رویانی، سعید بن منصور بروایت حضرت ابو ذر رضی الله عنه

۱۱۳۰۸۔۔۔فرمایا "ہر وہ شخص جس نے اپنے بیٹے کو پہچان لیا اور اس کو لے لیا تو اس بیٹے کا مالک بننا ہی اس کی آزادی ہے"۔

بقی بن مخلد، وابن جریری فی التھذیب اور باوردی

قریبی رشتہ کا مالک بنتے ہی آزاد ہونا

فائدہ:......مسئلہ یہ ہے کہ کوئی بھی شخص جیسے ہی اپنے ذی رحم محرم کا مالک بنے گا تو اس کے مالک بنتے ہی مملوک خود بخود آزاد ہو جائے گا، جیسے کسی شخص کا بیٹا اگر غلام ہو اور کسی بازار وغیرہ میں بک رہا ہو اور وہ شخص اس کو پہچان لے کہ یہ میرا بیٹا ہے اور اس کو خرید لے تو جیسے ہی یہ شخص بذریعہ خریداری اپنے بیٹے کا مالک بنے گا تو اس کا بیٹا خود بخود آزاد ہو جائے گا یعنی اب شرعی قانون میں اس کو غلام نہ سمجھا جائے گا" (اسی) طرح میاں بیٹا، ماں بیٹی یا باپ بیٹی میں مسئلہ سمجھا جا سکتا ہے، اور اگر زیادہ تفصیل کی ضرورت ہو تو کسی مستند دارالافتاء یا مفتی صاحب سے رجوع کیا جا سکتا ہے"۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۱۳۰۹......فرمایا کہ "تو نے اس سے یہ کیوں نہیں کہا کہ اس (لڑکی یا عورت) کو پکڑ لے میں تو انصاری لڑکا ہوں"۔ بغوی عن ابی عقبة الفارسی

۱۱۳۱۰......فرمایا کہ "اگر تو نے بہت اچھا اور زبردست قتال کیا ہے تو سہل بن حنیف اور ابودجانہ اور سماک بن خرشہ نے بھی بہت عمدہ قتال کیا ہے"۔
طبرانی، مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۳۱۱......فرمایا کہ "جو کسی غلام کو لے کر آئے تو اس غلام کا مال اس لانے والے کا ہوگا"۔ ابن ماجہ عن رجل عن الصحابہ رضی اللہ عنہ

۱۱۳۱۲......فرمایا کہ "بے شک اس امت کا انجام تلوار ہے، اور اس کے لئے مقررہ وقت قیامت ہے اور قیامت بہت اندھیری اور کڑوی ہے۔"
طبرانی بروایت حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ

۱۱۳۱۳......فرمایا کہ "ابتداء دنیا سے لے کر قیامت تک جب بھی دو صفیں (جنگ کے لئے) آپس میں ملتی ہیں تو اللہ الرحمٰن کا ہاتھ ان کے درمیان میں ہوتا ہے، سو جب وہ اپنے کسی بندے کی مدد کا ارادہ فرماتا ہے تو اپنے ہاتھ کے اشارے سے فرما دیتا ہے کہ "اس طرح" اور پھر پلک جھپکتے ہی دوسری جانب کو شکست ہو جاتی ہے"۔ دیلمی بروایت حضرت ابو امامۃ رضی اللہ عنہ اور عسکری فی الامثال عن سعید بن ابی ہلال مرسلاً

۱۱۳۱۴......فرمایا کہ "خوشی ہوتی ہے ہمارے رب کو ان دو آدمیوں سے جن میں سے ایک نے دوسرے کو قتل کر دیا تھا اور دونوں جنت میں داخل ہو جاتے ہیں"۔ ابن خزیمہ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ

کتاب الجہاد......افعال کی اقسام میں سے

جہاد کی فضیلت اور اس پر ترغیب کے بیان میں

۱۱۳۱۵......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ ان کے لئے میں وضو کا پانی رکھوں، پھر فرمایا کہ اپنے کپڑے سے مجھے چھپاؤ اور میری طرف سے اپنا رخ دوسری طرف پھیر لو، پھر فرمایا کہ اللہ کی قسم میں قریش سے ضرور جنگ کروں گا اللہ کی قسم میں قریش سے ضرور جنگ کروں گا"۔ نسائی فی مسند علی رضی اللہ عنہ

۱۱۳۱۶......حضرت سعید بن جبیر الرعینی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لشکر کے ساتھ مشایعت کی اور ان کے ساتھ چلے اور فرمایا کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے ہمارے قدموں کو اپنے راستے میں غبار آلود فرمایا، ایک شخص نے عرض کیا کہ حضرت ہم نے تو صرف مشایعت کی ہے تو فرمایا کہ ہم نے ان کو تیار کیا، ہم نے ان کے ساتھ مشایعت کی اور ہم نے ان کے لئے دعا کی"۔
مصنف ابن ابی شیبہ اور متفق علیہ

فائدہ:......لشکر کی روانگی یا کسی جانے والے شخص کے ساتھ روانہ ہوتے ہوئے کچھ دور تک جانے کو مشایعت کہتے ہیں"۔ واللہ اعلم

بالصواب۔(مترجم)

١١٣١٧.....حضرت قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے شام کی طرف لشکر روانہ فرمایا اور کچھ دور تک ان کے ساتھ پیدل تشریف لے گئے تو اہل لشکر نے عرض کیا اے رسول اللہ کے خلیفہ اگر آپ سوار ہو جاتے تو (اچھا ہوتا)؟ تو فرمایا کہ میں اللہ کے راستے میں اپنی خطاؤں کا احتساب کرنا چاہتا ہوں"۔مصنف ابن ابی شیبہ

١١٣١٨.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا اور تھوڑے سے لوگ بھی وہاں موجود تھے کہ اتنے میں ایک آدمی آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک انبیاء کرام اور اصفیاء کے بعد سب سے زیادہ بلند رتبہ انسان کون ہوگا؟ تو آپ نے فرمایا کہ وہ شخص جو اپنی جان اور مال کے ساتھ اللہ کے راستے میں جہاد کرے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا بلاوا اس تک آ پہنچے اور وہ اپنے گھوڑے کی پشت پر لگام تھامے بیٹھا ہو، اس نے پھر عرض کیا کہ اس کے بعد کس کا درجہ ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ شخص جو ایک کونے میں ہو خوب اچھے طریقے سے اپنے رب کی عبادت کرے اور لوگوں کو اپنے شر سے بچائے۔

اس نے پھر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سب سے زیادہ بدترین شخص ہوگا؟ فرمایا کہ مشرک، اس نے پھر عرض کیا کہ اس کے بعد؟ تو فرمایا کہ ظالم حکمران جو حلال جائز جگہوں میں ظلم کرتا ہے حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے خاص کر دیے اور بتا دیئے ہیں فتنوں کے موقع پر، پھر فرمایا کہ پوچھو مجھ سے (جو چاہو) اور کسی چیز کے بارے میں اس وقت تک نہ پوچھو جب تک میں خود نہ بتا دوں، تو میں نے کہا کہ ہم راضی ہو گئے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت اور اسلام کو بحیثیت دین مان کر اور آپ کو نبی ماننے پر اور کافی ہے ہمارے لئے جو آئے، تو آپ ﷺ سے غصے کے اثرات زائل ہو گئے"۔

١١٣١٩.....حضرت زید بن ابی حبیب فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ آپ کہاں تھے؟ اس نے جواب دیا کہ میں پہرہ داری پر تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے دوبارہ دریافت فرمایا کہ "کتنی عرصہ پہرے داری کی؟ تو اس نے عرض کیا کہ تیس۔(غالباً دن، مترجم) تو فرمایا چالیس کیوں نہیں مکمل کئے؟ مصنف عبدالرزاق

١١٣٢٠.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ اگر تین چیزیں نہ ہوتی تو میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنے کو پسند کرتا، اگر میں اللہ کے راستے میں نہ چلتا یا میں اگر اللہ کے راستے میں سجدہ کرتے ہوئے اپنی پیشانی مٹی میں نہ رکھتا یا ایسی قوم کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا جو پاکیزہ کلام سنتے ہیں جیسے پاکیزہ اور اچھے پھل چنے جاتے ہیں"۔

ابن المبارک، ابن سعید، سعید بن، منصور، ابن ابی شیبہ، مسند احمد فی الزھد اور ھناد اور حلیہ ابی نعیم

١١٣٢١.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ حج کرنا تمہارے لئے ضروری ہے کیونکہ یہ ایک نیک عمل ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم دیا ہے اور جہاد اس سے بھی زیادہ افضل ہے"۔مصنف ابن ابی شیبہ

١١٣٢٢.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ "حج یہاں ہے نشان لگاؤ، یہاں تک کہ تو فنا ہو جائے۔ابو عبید

١١٣٢٣.....حضرت ملک بن العوف الاحمسی فرماتے ہیں کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک شخص کا ذکر ہوا جس نے نہاوند کی جنگ میں اپنے آپ کو خرید لیا تھا ایک شخص کہنے لگا کہ وہ میرا ماموں تھا لوگوں نے یہ سمجھا کہ اس نے خود کو ہلاکت میں ڈالا تھا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان سب نے جھوٹ کہا بلکہ وہ تو ان لوگوں میں سے ہے جنہوں نے آخرت کو دنیا کے بدلے خرید لیا تھا"۔متفق علیہ

١١٣٢٤.....حضرت مغیرۃ بن شعبۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہم ایک غزوے میں تھے تو ایک شخص آگے بڑھا اور قتال کیا یہاں تک کہ قتل ہو گیا تو لوگوں نے کہا کہ اس نے خود کو ہلاکت میں ڈال دیا، لہٰذا یہ معاملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ اگر معاملہ اسی طرح ہے جیسے انہوں نے کہا تو وہ ان لوگوں میں سے ہے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے" کہ "اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو دے دیتے ہیں اپنی جان اللہ کی رضا جوئی میں"۔سورۃ بقرۃ آیت ٢٠٧. وکیع فریابی اور عبد بن حمید اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم

۱۱۳۲۵..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ تم پر جہاد ضروری ہے جب تک سرسبز و مزے دار ہے، اس سے پہلے کہ پرانی لگام کی مانند ہو جائے سو جب جنگیں اور مال غنیمت کو کھایا جانے لگے اور حرام کو حلال کیا جانے لگے تو تم پر پہرے داری (یا مورچہ بندی) لازم ہے کیونکہ یہ تمہاری سب سے افضل جنگ ہے''۔مصنف عبدالرزاق

مجاہد کی دعا

۱۱۳۲۶..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عرض کیا اے امیر المؤمنین مجھے کچھ دیجئے میں نے جہاد کا ارادہ کیا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک اور شخص سے کہا کہ اس کا ہاتھ پکڑو اور بیت المال لے جاؤ اس کا جو جی چاہے لے لے سو وہ داخل ہوا تو وہاں بہت سی زرد وسفید چیزیں تھیں اس نے کہا یہ کیا ہے مجھے ان کی ضرورت نہیں مجھے تو سواری اور سفر کا توشہ چاہیے تو وہ اس شخص کو واپس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے اور اس نے جو کہا تھا بتادیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے لئے سواری اور زادِ راہ مہیا کرنے کا حکم دیا اور اس کو خود اپنے ہاتھ سے سوار کرنے لگے، جب وہ سوار ہو گیا تو اس نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے ساتھ جو معاملہ کیا تھا اور جو دیا تھا اس پر اللہ کی حمد وثنا کی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس خواہش میں اس کے پیچھے چل رہے تھے کہ وہ ان کے لئے دعا کرے گا تو جب وہ فارغ ہوا تو اس نے کہا اے میرے اللہ! حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بہترین بدلہ عطا فرما''۔ھناد

۱۱۳۲۷..... حضرت سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ مجھے سوار کروا دیجئے سو خدا کی قسم اگر آپ نے مجھے سوار کرادیا تو میں آپ کی تعریف کروں گا اور اگر آپ نے مجھے منع کردیا تو میں آپ کی مذمت کروں گا، فرمایا کہ خدا کی قسم پھر تو میں تجھے ضرور سوار کراؤں گا، سو جب اس کو سوار کرادیا تو وہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنے لگا اور شکر کرنے لگا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کے پیچھے سن رہے تھے، اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بالکل ذکر نہ کیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے تیری دعا قبول کی''۔ھناد

۱۱۳۲۸..... حضرت ابی زرعۃ بن عمرو بن جریر سے مروی ہے کہ فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر بھیجا ان میں حضرت معاذ بن الجبل رضی اللہ عنہ بھی تھے، جب لشکر چل پڑا تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو پوچھا، کیوں رکے ہوئے ہو، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرا ارادہ ہے کہ جمعہ پڑھ لوں پھر نکلوں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا آپ نے سنا نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کیا فرمایا؟ اللہ کے راستے میں ایک صبح یا ایک شام لگا دینا دنیا اور ہر اس چیز سے بہتر ہے جو دنیا میں ہے؟ ابن راھویہ، متفق علیہ

۱۱۳۲۹..... حضرت صالح بن ابی الخلیل سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو سنا جو اس آیت کی تلاوت کر رہا تھا:

واذا قیل لہ اتق اللّٰہ اخذتہ العزۃ بالاثم. الی قولہ ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللّٰہ

ترجمہ:...... اور جب کہا جائے اس کو اللہ سے ڈرو تو برائی اس کو گناہ پر ابھارتی ہے، اور بعض آدمی ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی میں اپنی جان تک صرف کر ڈالتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ایسے بندوں کے حال پر نہایت مہربان ہیں''۔سورۃ بقرۃ آیت ۲۰۶، ۲۰۷

یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور پھر فرمایا کہ ایک شخص کھڑا ہوا، نیکی کا حکم دیا برائی سے منع کیا اور قتل کر دیا گیا۔ وکیع، عبد بن حمید وابن جریر

۱۱۳۳۰..... حضرت حسان بن کریب سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ تم اپنے خرچوں کا حساب کیسے کرتے ہو؟ کہا کہ ہم جب کسی جنگ سے واپس آ رہے ہوتے ہیں تو اس کو سات سو کے حساب سے گنتے ہیں اور جب ہم اپنے گھر میں ہوتے ہیں تو دس کے حساب سے گنتے ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تحقیق تم نے تو اپنے خرچے کو سات سو کے حساب سے واجب کروا لیا ہے خواہ تم جنگ میں ہو یا اپنے گھر میں۔

١١٣٣١..... حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے سنا ایک شخص کہہ رہا تھا کہ اے اللہ! آپ مجھے وہ دیجئے جو آپ نے اپنے نیک اور صالح بندوں کو دیتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر تو اللہ کے راستے میں تیرے گھوڑے کی ٹانگیں کاٹ دی جائیں گی اور تیرا خون بہادیا جائے گا۔ عدی، ابن ابی عاصم، ابویعلی، اب ابی خزیمۃ ابن حبان، مستدرک حاکم اور ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ

١١٣٣٢..... حضرت اسامۃ بن زید ابن خزیمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ میں نے سنا کہ جناب نبی کریم ﷺ اپنے صحابہ کے لئے فرمارہے تھے کہ سنو! کیا کوئی تیار ہے جنت کے لئے؟ بے شک جنت میں کوئی خطرہ نہیں اور وہ رب کعبہ کی قسم ایک نور ہے چمکتا دمکتا ہوا، اور پھول ہے لہلہاتا ہوا، اور پرمحل اور بے باری نہر ہے، اور پکا ہوا پھل ہے، اور حسین وجمیل بیوی ہے اور بہت سے جوڑے ہیں، اور بہت بڑا ملک ہے ایسی جگہ جو ہمیشہ کی خوشی اور تازگی کے ساتھ اونچے، سلامتی والے پررونق گھر میں ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، جی ہاں، یارسول اللہ ! ہم جنت کے لئے تیار ہیں فرمایا، تو کہوانشاء اللہ، تو سب نے کہا انشاء اللہ، فرمایا کہ پھر جہاد کا تذکرہ کیا اور اس کی ترغیب دی''۔

ابن ماجہ، بزار، ابی یعلی، ابن ابی داؤد فی البعث رویانی، رامھر مزی فی الامثال، طبرانی، متفق علیہ فی البعث اور حلیہ ابی نعیم

١١٣٣٣..... محمد بن زنبور حارث بن عمیر سے اور وہ حمید سے اور وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سب سے زیادہ پسندیدہ مورچہ بندی کی بارے میں پوچھا کہ کون سی ہے؟ تو فرمایا کہ جس نے ایک رات میں مسلمانوں کی پہرے دار کرتے ہوئے مورچہ بندی کی تو اس کے لئے ان سب لوگوں کے اجر کے برابر اجر ہوگا جو اس کے پیچھے نمازیں پڑھتے اور روزے رکھتے ہیں''۔

ابن النجار

سب سے زیادہ اجر والا مؤمن کون ہے؟

١١٣٣٤..... حضرت ارطاۃ بن المنذر رسے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے اردگرد بیٹھے ہوئے لوگوں سے دریافت فرمایا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ اجر والا کون ہے، لوگ نمازی اور روزے دار وغیرہ کا ذکر کرنے لگے اور کہنے لگے کہ فلاں اور فلاں امیر المؤمنین کے بعد، تو فرمایا کہ کیا میں تمہیں اس شخص کے بارے میں نہ بتاؤں جوان سب سے زیادہ اجر والا ہے جس کا تم نے ذکر کیا ہے اور امیر المؤمنین سے بھی؟ لوگوں نے عرض کیا کہ جی ہاں، فرمایا شام میں ایک چھوٹا سا آدمی جو اپنے گھوڑے کی لگام تھامے مسلمانوں کی حفاظت کرتا اور نہیں جانتا کہ آیا اس کو کوئی درندہ پھاڑ کھائے گا یا کوئی زہریلا جانور اسے ڈسے گا صبح اس کو ڈھانپے گی، سو یہی وہ شخص ہے جو ان سب سے زیادہ اجر والا ہے جن کا تم نے ذکر کیا اور امیر المؤمنین سے بھی زیادہ اجر ہے۔

١١٣٣٥..... حضرت ثعلبہ بن مسلم روایت کرتے ہیں حضرت ثابت بن ابی عاصم سے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بیشک اللہ کی راہ میں مجاہدین کا ذرا سا ڈر جانا بھی سال بھر کے روزوں اور کھڑے ہوکر عبادت کرنے کے برابر ہے۔ کسی پوچھنے والے نے پوچھا کہ یارسول اللہ! مجاہدین کا ذرا سا ڈر کیا ہے؟ تو فرمایا کہ اونگھتے ہوئے اس کی تلوار گرجائے اور وہ اسے اٹھالے''۔ ابن ابی عاصم اور ابونعیم

١١٣٣٦..... سالم بن ابی الجعد فرماتے ہیں کہ ہم سے جابر بن سبرۃ الاسدی نے حدیث بیان کی اور فرمایا کہ میں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ فرمارہے تھے، جہاد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ بیشک شیطان ابن آدم کو گھیرنے کے لئے اس کے راستوں میں بیٹھا سو اسلام کے راستے میں بھی بیٹھا اور کہا کہ تو مسلمان ہوتا ہے اور اپنا اور اپنے بزرگوں کا دین چھوڑتا ہے؟ لیکن اس نے شیطان کی نافرمانی کی اور مسلمان ہوگیا، پھر اس (ابن آدم) کے پاس ہجرت سے پہلے آیا اور کہا کہ تو ہجرت کررہا ہے اور اپنی زمین اور اپنی جائے نشونما اور جائے پیدائش چھوڑ رہا ہے؟ اور اپنے گھر والوں کو ضائع کررہا ہے؟ لیکن اس نے شیطان کی نافرمانی کی اور ہجرت کرلی، پھر اس کے پاس جہاد سے پہلے آیا، اور کہا کہ تو جہاد کررہا ہے اور اپنا خون بہارہا ہے، اور اپنی بیوی کا نکاح کررہا ہے اور اپنا مال تقسیم کررہا ہے اور اپنے گھر والوں کو ضائع کررہا ہے؟ لیکن اس نے اس کی نافرمانی کی اور جہاد کیا پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ جس نے یہ سب کیا اور اپنی سواری سے گرا اور مرگیا تو اس کا اجر اللہ کے ذمے ہے اور اگر

قتل ہوگیا اور گزرگیا تو اللہ کے ذمے ہے کہ اس کو جنت میں داخل کرے"۔ ابونعیم

۱۱۳۳۷..... حضرت حمزۃ اسلمی سے مروی ہے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے راستے میں ایک مہینے کی مورچہ بندی بہتر ہے ہزار.........کی عبادت سے"۔ ابونعیم

فائدہ:...... ہزار کے بعد کتاب میں بھی جگہ خالی ہے سال ماہ کی تعین نہیں ہے واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۱۳۳۸..... حضرت ربیع ابن زید سے مروی ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ چلے جارہے تھے کہ اسی دوران آپ ﷺ نے ایک قریشی نوجوان کو دیکھا جو الگ ہٹ کر چل رہا تھا، تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا یہ فلاں نہیں ہے؟ عرض کیا گیا جی ہاں فرمایا کہ اس کو بلاؤ، وہ آیا تو رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا ہوا تمہیں راستے سے ہٹ کر چل رہے ہو؟ تو اس نے عرض کیا کہ مجھے یہ غبار پسند نہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا، غبار سے الگ ہٹ کر نہ چل سو قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے وہ (یعنی غبار) تو جنت کی ایک قسم کی خوشبو ہے"۔ دیلمی

فائدہ:...... روایت میں لفظ "ذَرِیْرَۃ" جو ایک قسم کی خوشبو کو کہتے ہیں واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۱۳۳۹..... حضرت سلمۃ بن نفیل الحضرمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ میں نے اپنے گھوڑے کو آزاد چھوڑ دیا ہے اور اسلحے کو رکھ دیا اور کہا کہ اب قتال نہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اب ہی تو قتال کا وقت آیا ہے، میری امت میں سے ایک جماعت لوگوں پر غالب رہے گی، اللہ تعالیٰ ان سے قوموں کے دلوں ٹیڑھا کردیں گے سو وہ ان سے لڑیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کو ان سے رزق دیں گے یہاں تک کہ اللہ کا حکم آپہنچے اور وہ اسی حال پر ہوں، سنو! مسلمانوں کے گھر کا درمیانی علاقہ شام ہے، اور گھوڑوں کی پیشانیوں میں خیر بندھی ہوئی ہے قیامت تک"۔ مسند احمد، اور ابن جریر

۱۱۳۴۰..... حضرت سلمۃ بن نفیل الحضرمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کو ان کی قوم نے نمائندہ بنا کر جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں بھیجا تھا، فرمایا کہ اس دوران کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا اور میرا گھٹنا آپ ﷺ کے مبارک گھٹنے سے چھو رہا تھا آپ ﷺ کا رخ مبارک شام کی طرف اور پشت مبارک یمن کی طرف تھی، کہ اتنے میں ایک شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! لوگوں نے گھوڑوں کو لاپرائی کی وجہ سے دبلا کردیا اور اسلحہ رکھ دیا اور یہ سمجھنے لگے کہ جنگ اپنے کیل کانٹے سے فارغ ہوگئی، تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "انھوں نے جھوٹ کہا بلکہ اب ہی تو قتال کا وقت آیا ہے میری امت میں سے ایک گروہ (اور ایک طریق میں ہے کہ) میری امت میں سے ایک قوم اللہ کے لئے قتال کرتی رہے گی ان سے اللہ تعالیٰ قوموں کے دل ٹیڑھے کردیں گے اور ان کی ان قوموں کی خلاف مدد کریں گے یہاں تک کہ قیامت قائم ہوجائے یا اللہ کا حکم آجائے، گھوڑوں کی پیشانیوں میں خیر قیامت تک بندھی ہوئی ہے اور یہی میری طرف وحی کیا گیا ہے کہ مجھے واپس بلایا جانے والا ہے، بلاتاخیر اور تم لوگ میرا اتباع کرنے والے ہو، ماریں گے تم میں سے بعض کی گردنیں اور مسلمانوں کے گھر کا درمیانی علاقہ شام ہے"۔

۱۱۳۴۱..... حضرت سلمۃ بن نفیل الحضرمی سے مروی ہے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے رسول اللہ ﷺ کو فتح سے نوازا، تو میں آپ ﷺ کے پاس آیا اور ان سے قریب ہوگیا یہاں تک کہ قریب تھا کہ میرے کپڑے آپ ﷺ کے کپڑوں کو چھوجائیں، تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے گھوڑے کو آزاد چھوڑ دیا اور اسلحہ کو ایک طرف رکھ دیا اور انہوں نے کہا ہے کہ جنگ اپنے کیل کانٹے سے فارغ ہوگئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انہوں نے جھوٹ کہا اب تو دوسرے قتال کا وقت آیا ہے اور پہلے کا بھی اللہ تعالیٰ قوموں کے دل ٹیڑھے کرتے رہیں گے اور تم ان سے قتال کرتے رہو گے اور اللہ تعالیٰ تمہیں ان سے رزق دیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم اس پر آجائے اور اس دن مسلمانوں کے گھر کا درمیانی علاقہ شام ہوگا۔

۱۱۳۴۲..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جنگ تبوک کے دن جناب نبی کریم ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا کہ لوگوں میں سے کوئی اس شخص کی طرح نہیں ہوسکتا جو اپنے گھوڑے کی لگام تھامے اللہ کے راستے میں جہاد کرتا ہے اور لوگوں کے شر سے بچا رہتا ہے، اور نہ اس شخص کی طرح کوئی ہوسکتا ہے جو اپنی بکریوں میں مصروف رہے، مہمان کی مہمان نوازی کرے اور اس کا حق ادا کرے"۔ بیہقی فی شعب الایمان

۱۱۳۴۳..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ جنگ میں لوگوں کی دو قسمیں ہیں سو ایک گروہ (قسم) تو وہ ہے جو کثرت سے

اللہ کا ذکر کرتے ہوئے اور اس کو یاد کرتے ہوئے نکلے، اور چلنے میں فساد سے بچے اور ساتھی کے ساتھ آہستہ گفتگو کرتے ہیں اور اپنا بہترین مال خرچ کرتے ہیں تو یہی وہ لوگ ہیں جن سے ان کے اس مال کی بدولت جس سے وہ دنیا میں استفادہ کرتے ہیں زبردست غبطہ کیا جاسکتا ہے اور جب وہ قتل وقتال کی جگہوں میں ہوتے ہیں تو حیاء کرتے ہیں ان جگہوں میں اللہ تعالیٰ سے اس بات پر کہ کہیں وہ ان کے دلوں کے شک پر مطلع نہ ہوجائے یا مسلمانوں کی ناکامی کے خیالات پر آگاہ ہوجائے (یعنی وہ اسی طرح کی باتیں سوچتے ہی نہیں بلکہ پرہیز کرتے ہیں۔ (مترجم)

اور جب وہ مال غنیمت پر قادر ہوتے ہیں تو اس سے اپنے دل اور اعمال کو پاک کر لیتے ہیں سو شیطان طاقت نہیں رکھتا کہ ان کو فتنے میں مبتلا کرسکے اور نہ ان کے دلوں سے بول سکتا ہے سو انہی سے اللہ تعالیٰ اپنے دین کو عزت دیتا ہے اور اپنے دشمن کو ذلیل کر دیتا ہے

رہا دوسرا گروہ سو وہ اس طرح نکلے کہ نہ تو انہوں نے اللہ کا ذکر کثرت سے کیا نہ اس کو یاد کیا اور نہ فساد سے کنارہ کشی کی اور انہوں نے بادل نخواستہ ہی اپنا مال خرچ کیا اور جو کچھ بھی انہوں نے اپنے مال میں سے خرچ کیا اس کو بوجھ اور تاوان سمجھا اور شیطان نے ان سے گفتگو کی، اور جب وہ قتال کی جگہوں پر پہنچے تو آخری آخری اور ناکام ناکام لوگوں میں تھے اور انہوں نے پہاڑوں کی چوٹیوں پر پناہ حاصل کی اور دیکھتے رہے کہ لوگ کیا کرتے ہیں اور جب اللہ غنیمت پر قادر ہوئے تو اس میں اللہ پر جرات کی اور شیطان نے ان کو یہ سمجھایا کہ یہ غنیمت ہے اور ان کو کچھ سہولت ملی تو اکڑنے لگے اور انہیں تنگی ہوئی تو شیطان نے انہیں فتنے میں مبتلا کیا پیش کر کر کے، سو ان کے لئے مومنین کے اجر میں سے کوئی چیز نہیں علاوہ اس کے کہ ان کے جسم ان کے جسموں کے ساتھ ہوں گے اور ان کا چلنا ان کے چلنے کے ساتھ ہوگا، اور ان کی نیتیں اور اعمال بکھرے ہوئے ہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کو قیامت کے دن جمع فرمائیں گے اور پھر ان کو جدا کر دیا جائے گا۔

۱۱۳۴۴...... حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ ایک پکارنے والا پکارے گا کہ کہاں ہیں وہ لوگ جن کو اللہ کے راستے میں تکلیف دی گئی، تو صرف مجاہدین ہی کھڑے ہوں گے۔

۱۱۳۴۵...... حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے فتح سے نوازا تو میں جناب نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! گھوڑوں کو آزاد کر دیا گیا، اسلحہ رکھ دیا گیا اور جنگ اپنے کیل کانٹے سے فارغ ہوگئی اور لوگوں نے کہا کہ اب قتال ختم ہوگیا ہے، تو جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ انہوں نے جھوٹ کہا اب ہی تو قتال کا وقت آیا ہے، قوموں کے دل ٹیڑھے ہوجاتے ہیں تو ان سے قتال کرتے ہو سو اللہ تعالیٰ تمہیں ان سے رزق دیتا ہے یہاں تک کہ اللہ کا حکم آجائے اس پر اور مسلمانوں کے گھر کا درمیانی علاقہ شام ہوگا"۔

مسند ابی یعلی

امت محمدیہ کی سیاحت جہاد ہے

۱۱۳۴۶...... حضرت ابوامامۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سیاحت کی اجازت مانگی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنا ہی میری امت کی سیاحت ہے"۔ ابن ماجہ

۱۱۳۴۷...... حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو میں تمہارے لئے اللہ کی قسم کھالوں کہ بے شک تمہارے سب سے بہتر اعمال میں جہاد اور مسجدوں کی طرف جانا ہے"۔ ابن زنجویہ

۱۱۳۴۸...... حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ اللہ عزوجل کسی شخص کے پیٹ میں وہ غبار جو اللہ کے راستے میں اس کے پیٹ میں گیا تھا اور جہنم کا دھواں جمع نہ کریں گے، اور جس کے دونوں پیر اللہ کے راستے میں غبار آلود ہوگئے تو اس کے سارے جسم کو اللہ تعالیٰ آگ پر حرام کر دیں گے، اور جس نے ایک دن اللہ کے راستے میں روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کو آگ سے ایک ہزار سال کی مسافت کے بقدر دور کر دیں گے جو نہایت تیز رفتار مسافر طے کر لے، اور جس کو اللہ کے راستے میں ایک زخم لگا اس کو شہداء کی مہر لگادی جائے گی وہ قیامت کے دن اس طرح

آئے گا کہ اس کا رنگ تو زعفران کے رنگ کی مانند ہوگا اور اس کی خوشبو مشک کی خوشبو کی طرح ہوگی، اس خوشبو سے اس کو پہلے اور بعد والے سب پہچان لیں گے اور کہیں گے کہ فلاں پر شہداء کی مہر ہے اور جس نے ایک اونٹ کی ہچکی کے برابر بھی اللہ کے راستے میں قتال کیا تو اس کے لئے جنت واجب ہوگئی''۔ مسند احمد

۱۱۳۴۹......حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو حارثہ میں سے ایک شخص سے فرمایا کہ اے فلاں! کیا تو غزوے میں حصہ نہ لے گا؟ تو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے کھجور کا چھوٹا پودا لگایا (بویا) ہے اور اگر میں نے غزوے میں شرکت کی تو مجھے ڈر ہے کہ کہیں وہ ضائع نہ ہو جائے، تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ غزوہ میں شرکت تیرے پودے کے لئے بہتر ہے، فرمایا کہ پھر اس شخص نے غزوہ میں شرکت کی، اور اپنے پودے کو پہلے سے بہتر اور عمدہ پایا''۔ دیلمی

۱۱۳۵۰......حضرت شعبہ، اذرق بن قیس سے اور وہ عسعس سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کو ایک شخص کی عدم موجودگی کے بارے میں علم ہوا تو آپ ﷺ نے اس کے بارے میں دریافت فرمایا، تو وہ آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں چاہتا تھا کہ اس پہاڑ پر چلا جاؤں اور تنہا رہوں اور عبادت کروں، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اسلام میں کسی میدان جنگ پر تم میں سے جب کوئی ناپسندیدہ کام پر گھڑی بھر صبر کرتا ہے تو وہ صبر تنہائی میں چالیس سال عبادت کرنے سے بہتر ہے''۔ بیھقی فی شعب الایمان

اور فرمایا کہ اسی روایت کو حماد بن سلمہ نے ازرق بن قیس سے اور انہوں نے عسعس سے اور انہوں نے ابو حاضر سے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت فرمایا اور اس میں ساٹھ سال کا ذکر ہے۔

۱۱۳۵۱......ابو حماس روایت کرتے ہیں عسعس بن سلامۃ سے فرمایا کہ ہم جبانہ میں تھے اور حضرت ابو حاضر الاسدی رضی اللہ عنہ بھی ہمارے ساتھ تھے، تو قوم میں سے ایک آدمی نے کہا کہ میرا جی چاہتا ہے کہ ہمارا اس وادی جبانہ میں ایک محل ہو جس میں اتنا کھانا اور لباس ہو ایک مرتبہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنے بعض صحابہ کو موجود نہ پایا اور ان کے بارے میں دریافت فرمایا تو بتایا گیا کہ وہ اس علاقے کے کسی حصے میں الگ تھلگ ہو کر عبادت کرتے ہیں، تو آپ ﷺ نے ان کو بلوا بھیجا وہ آئے تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تمہیں اس حرکت پر کس نے اکسایا؟ عرض کیا، یا رسول اللہ! میری عمر زیادہ ہوگئی، ہڈیاں نرم ہوگئیں اور وقت قریب آ گیا تو میں نے یہ پسند کیا کہ میں تنہا ہو جاؤں اور اپنے رب کی عبادت کروں، سو رسول اللہ ﷺ نے بلند آواز سے پکارا (اور جب) آپ ﷺ چاہتے کہ لوگوں کو کوئی بات بتائیں تو اسی طرح ہمارے اندر بلند آواز سے پکارا کرتے تھے۔

سنو! مسلمانوں کے میدان جنگ میں سے ایک میدان جنگ بھی کسی شخص کی تنہا ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے، اس جملے کو تین مرتبہ پکار کر فرمایا''۔ بیھقی فی شعب الایمان

سرحد کی حفاظت کرنے والا خوش نصیب

۱۱۳۵۲......حضرت ابو عطیہ سے مروی ہے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک شخص وفات پا گیا تو بعض لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! اس کی نماز جنازہ نہ پڑھیئے، تو آپ ﷺ نے لوگوں سے دریافت فرمایا کہ کیا تم میں سے کسی نے اس کو خیر کا کوئی کام کرتے دیکھا ہے؟ تو ایک شخص نے عرض کیا کہ اس نے فلاں فلاں رات ہمارے ساتھ چوکیداری کی تھی، تو آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی پھر اس کی قبر کی طرف تشریف لے گئے، اور اس پر مٹی ڈالتے جاتے تھے اور فرماتے کہ تیرے ساتھی یہ سمجھتے ہیں کہ تو اھل جہنم میں سے ہے، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تو اہل جنت میں سے ہے، پھر فرمایا کہ اے عمر! بے شک تم سے لوگوں کے اعمال کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا تم سے تو صرف فطرت کے بارے میں پوچھا جائے گا''۔

۱۱۳۵۳......حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور دریافت فرمایا کہ ابوالولید کہاں ہیں؟ تو میں نے عرض کیا کہ ابھی آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوں گے، پھر میں نے آپ ﷺ کے لئے تکیہ رکھا، تو آپ ﷺ اس پر

تشریف فرما ہوئے اور ہنسے، میں عرض کیا کہ آپ کس بات پر ہنسے یا رسول اللہ؟ فرمایا کہ میں نے اپنی امت کا پہلا لشکر دیکھا، جو سمندر میں سوار ہیں اور انہوں نے اپنے لئے جنت واجب کر دی، میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرے لئے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں سے بنادے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے میرے اللہ آپ اس کو انہی میں سے بنادیجئے، پھر آپ ﷺ ہنسے، پھر میں نے عرض کیا آپ کس بات پر ہنسے؟ فرمایا کہ میری امت کا پہلا لشکر جو قیصر کے شہر کا محاصرہ کئے ہوئے ہے اور اس کی مغفرت ہوگئی"۔

۱۱۳۵۴......ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا کہ مردوں کو کس چیز نے عاجز کر دیا، اگر میں مرد ہوتی تو میں صرف اللہ کی راہ میں مورچہ بندی ومحاصرہ بندی کرتی، جس نے اونٹنی کی ایک چسکی برابر بھی مورچہ بندی کی تو اللہ تعالیٰ اس کو آگ پر حرام کردیتے ہیں اور جس کے دونوں پیر اللہ کے راستے میں غبار آلود ہوگئے تو اس کو آگ کی لپیٹ نہ پہنچ سکے گی"۔ابن زنجویہ

۱۱۳۵۵......ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرمایا کہ اگر جہاد عورتوں پر فرض کیا جاتا تو وہ ضرور مورچہ بندی کو اختیار کرتیں"۔ابن زنجویہ

چادر مبارک سے گھوڑے کی پشت صاف کرنا

۱۱۳۵۶......ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرمایا کہ ایک مرتبہ نکلی تو دیکھا کہ جناب رسول اللہ ﷺ اپنی مبارک چادر سے اپنے گھوڑے کی پشت کو صاف فرمارہے ہیں، میں نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یا رسول اللہ! کیا آپ اپنے کپڑوں سے اپنے گھوڑے کو صاف فرمارہے ہیں؟ فرمایا کہ ہاں اے عائشہ! تمہیں کیا معلوم شاید یہ حکم مجھے میرے رب نے دیا ہو؟ باوجود اس کے کہ میں قرب رکھتا ہوں" اور بے شک فرشتے مجھ سے ناراض ہوتے ہیں گھوڑے کو چھونے اور صاف کرنے پر، تو میں نے عرض کیا کہ، اے اللہ کے نبی! آپ مجھے مقرر فرمائیے کہ آپ کا یہ کام میں کردوں، تو فرمایا کہ میں ایسا نہیں کروں گا، تحقیق مجھے میرے دوست جبرئیل نے بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے لئے ہر دانے کے بدلے جو میں اس کو دوں گا ایک نیکی لکھیں گے اور میرا رب ہر دانے کے بدلے مجھ سے ایک برائی دور فرمائیں گے، ہر مسلمان جس نے اللہ کے راستے میں گھوڑا باندھا تو اس کے لئے ہر دانے کے بدلے جو وہ اس کو دے گا نیکی لکھیں گے اور ہر دانے کے بدلے ایک برائی دور فرمادیں گے"۔

۱۱۳۵۷......زھری فرماتے ہیں کہ مجھ سے حدیث بیان کی عطاء بن یزید نے کہ ان کو بعض صحابہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی فرمایا، عرض کیا گیا، یا رسول اللہ! لوگوں میں سب سے افضل کون ہے؟ فرمایا کہ جس نے اپنے نفس اور مال کے ساتھ اللہ کے راستے میں جہاد کیا، پھر عرض کیا، اس کے بعد کون ہے یا رسول اللہ؟ فرمایا کہ وہ مومن جو گھاٹیوں میں سے کسی گھاٹی میں رہے اللہ سے ڈرتا رہے اور لوگوں کو اپنی برائی سے محفوظ رکھے۔ابن ماجہ

۱۱۳۵۸......مکحول سے مروی ہے فرمایا کہ لشکر کا ذرا سا گھبرا جانا جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

۱۱۳۵۹......اور مکحول ہی سے مروی ہے فرمایا کہ لشکروں کے ذرا سے گھبرا جانے سے جنت کے باغ خرید لو۔

فائدہ:......ذرا سے گھبرا جانے کی وضاحت پہلے ہو چکی ہے، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

باب......آداب جہاد کے بیان میں

فصل......نیت کی سچائی کے بیان میں

۱۱۳۶۰......حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مسند سے مالک بن اوس بن الحدثان فرماتے ہیں کہ ہمارے درمیان ایک ایسے معرکہ کے بارے میں گفتگو شروع ہوگئی جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں اللہ کے راستے میں لڑا گیا تھا، تو ایک کہنے والے نے کہا اللہ کے کارکن اللہ کے راستے

میں ہیں، ان کا اجر اللہ کے ذمے ہے، اور ایک کہنے والے نے کہا کہ اللہ تعالیٰ انہیں اسی حالت میں دوبارہ اٹھائیں گے جن میں ان کو وفات دی گئی تھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ، ہاں، قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ ان کو ضرور ایسی حالت میں اٹھائیں گے جس حالت میں ان کو وفات دی تھی، بے شک کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو دکھاوے اور شہرت کی خاطر قتال کرتے ہیں اور بعض ایسے ہوتے ہیں جو دنیا کی خاطر قتال کرتے ہیں اور ان میں سے بعض ایسے ہوتے ہیں جن کو قتال کی لگام پہنائی جاتی ہے ان کو اس سے فرار کا کوئی راستہ نہیں ملتا، اور بعض ایسے ہیں جو صبر کرتے ہوئے احتساب کی نیت سے قتال کرتے ہیں سو یہی ہیں شہداء، اس کے باوجود مجھے نہیں معلوم کہ میرے ساتھ کیا ہونے والا ہے اور تمہارے ساتھ کیا ہونے والا ہے علاوہ یہ کہ میں یہ جانتا ہوں کہ اس قبر میں جو ہیں وہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں جن کے پہلے تمام گناہ معاف کیئے جا چکے ہیں"۔

۱۱۳۶۱...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا کہ بے شک بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو دکھاوے اور شہرت کی خاطر جہاد کرتے ہیں اور بعض ایسے ہوتے کہ انہیں قتال ڈراتا ہے تو وہ اس سے فرار کا کوئی راستہ نہیں پاتے، اور بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو اللہ کی رضامندی کی خاطر قتال کرتے ہیں سو یہی شہید ہیں اور بے شک ہر نفس اسی حالت امیں اٹھایا جائے گا جس حالت میں اس کی وفات ہوئی تھی"۔ مصنف عبدالرزاق

۱۱۳۶۲...... حضرت مسروق سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے شہداء کا ذکر ہوا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے دریافت فرمایا کہ تم شہید کسے سمجھتے ہو؟ لوگوں نے عرض کیا، اے امیر المؤمنین! وہ جوان جنگوں میں قتل ہوتے ہیں، تو اسی وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس طرح تو تمہارے شہید بہت کم ہو جائیں گے، میں تمہیں اس کے بارے میں بتاتا ہوں، بے شک بہادری اور بزدلی دو فطری حالتیں ہیں جو لوگوں میں گاڑھی (ودیعت فرمائی) گئی ہیں، اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے جیسی چاہتا ہے عطا فرما دیتا ہے، سو بہادر تو اس طرح جنگ لڑتا ہے کہ کوئی اس کو پروا نہیں ہوتی کہ وہ واپس اپنے گھر بھی پہنچ سکے گا یا نہیں اور بزدل تو اپنی بیوی سے بھی بھاگتا ہے، لیکن شہید وہ ہے جو اپنے نفس کا احتساب کرے، اور مہاجر وہ ہے جو ان چیزوں کو چھوڑ دے جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے اور مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں"۔ ابن ابی شیبہ

جہاد میں اخلاص نیت کی ضرورت

۱۱۳۶۳...... ابوالبختری فرماتے ہیں کہ لوگ کوفہ میں ابوالمختار کے ساتھ تھے یعنی مختار بن ابی عبید کے والد کے ساتھ اس طرح کہ جسد ابی عبید پر قتل ہو گیا تھا، سو دو آدمیوں کے علاوہ سب قتل ہو گئے اور انہیں بچنے کا موقع مل گیا یا وہ تین تھے سو وہ مدینہ منورہ آئے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نکلے اور وہ لوگ بیٹھے انہی کا ذکر کر رہے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ تم نے ان سے کیا کہا تھا؟ عرض کیا کہ ہم نے ان کے لئے مغفرت مانگی اور دعا مانگی، فرمایا کہ یا تو تم لوگ وہ بات صاف صاف بتا دو گے جو تم نے کہی ورنہ میری طرف سے سخت مشکل میں پڑ جاؤ گے، انھوں نے عرض کیا کہ ہم نے ان سے کہا تھا کہ وہ لوگ شہداء ہیں فرمایا کہ قسم اس ذات کی جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور قسم اس ذات کی جس نے محمد ﷺ کو حق دے کر بھیجا قیامت بھی اس کے حکم سے قائم ہوگی کوئی زندہ انسان نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس کسی مرنے والے کے لئے کیا ہے علاوہ اللہ کے نبی کے کیونکہ ان کے تو اگلے پچھلے تمام گناہ معاف ہوتے ہیں، اور قسم اس ذات کی جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور اس نے محمد ﷺ کو حق اور ہدایت دے کر بھیجا ہے اور قیامت بھی اس کے حکم سے قائم ہوگی بے شک ایک شخص دکھاوے کی نیت سے قتال کرتا ہے اور ایک شخص غیرت میں قتال کرتا ہے اور ایک شخص دنیا کے لئے قتال کرتا ہے اور ایک شخص مال کے لئے قتال کرتا ہے اور نہیں ہے ان لوگوں کے لئے اللہ کے ہاں کچھ علاوہ ان نیتوں کے جو وہ کرتے تھے"۔ الحارث

ابن حجر نے کہا ہے کہ اس کے راوی ثقات ہیں مگر سند منقطع ہے۔

۱۱۳۶۴.....ابن ابی ذئب، روایت کرتے ہیں قاسم بن عباس سے اور وہ بکیر بن عبداللہ الاشج سے اور وہ ابومکرز نامی شام کے ایک شخص سے اور وہ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! ایک شخص اللہ کے راستے میں جہاد کرنا چاہتا ہے، اور وہ دنیا کا مال مانگتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کے لئے کوئی اجر نہیں ہے، لوگوں نے اس بات کو بہت برا سمجھا اور اس شخص سے کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس جاؤ شاید تو ٹھیک سمجھا نہ ہو، تو اس شخص نے کہا کہ یارسول اللہ ایک شخص اللہ کے راستے میں جہاد کرنا چاہتا ہے اور وہ دنیا کا بھی کچھ مال چاہتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کے لئے کوئی اجر نہیں، تو لوگوں نے اس بات کو بہت برا سمجھا، اور اس شخص سے کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس جاؤ، چنانچہ اس نے تیسری مرتبہ عرض کیا کہ ایک شخص اللہ کے راستے میں جہاد کرنا چاہتا ہے اور دنیا کے مال میں سے کچھ چاہتا ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کے لئے کوئی اجر نہیں ہے۔

فصل......تیراندازی کے بیان میں

۱۱۳۶۵.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ تیراندازی کرو، کیونکہ تیراندازی تیاری اور قوت دکھانے کا موقع ہے۔مصنف ابن ابی شیبہ

۱۱۳۶۶.....حضرت عبدالرحمٰن بن عجلان سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرے جو تیراندازی کررہے تھے تو کسی ایک نے کہا کہ تو نے برا کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ برا لہجہ بری تیراندازی سے زیادہ برا ہے"۔ابن سعد

۱۱۳۶۷.....حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اھل شام کو لکھا کہ اے لوگو! تیراندازی کرو اور سوار ہو جاؤ، اور تیراندازی مجھے سوار ہونے سے زیادہ پسند ہے کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ ایک تیر کی وجہ سے جنت میں داخل فرمائیں گے اس کو جس نے اس کے راستے میں کام کیا اور جس نے اللہ کے راستے میں طاقت پہنچائی"۔

القراب فی فضل الرمی

۱۱۳۶۸.....حضرت نزال بن سبرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہماری طرف تین باتیں لکھ بھیجیں۔

۱.....ننگے پیر چلنا سیکھو اور چلو۔

۲.....تہبند (شلوار) کو ٹخنوں سے اوپر رکھو۔

۳.....اور تیراندازی سیکھو۔بکر بن بکاری فی جزئیہ

۱۱۳۶۹.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ کے ہاتھ مبارک میں عربی کمان تھی، آپ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کے ہاتھ میں فارسی کمان ہے تو دریافت فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ اسے پھینک دو، تمہارے لئے یہ اور اس جیسی دوسری چیزیں اور نیزے ضروری ہیں، کیونکہ صرف انہی سے اللہ تعالیٰ تمہارے دین میں اضافہ فرمائیں گے اور تمہیں شہروں میں ٹھکانہ دیں گے"۔ابن ماجہ

فائدہ:.....یہ اور اس جیسی مراد عربی کمان اور دیگر چیزیں تیر نیزے وغیرہ ہیں اور شہروں میں ٹھکانہ دینے سے مراد ہے کہ شہروں کو فتح کردیں گے۔واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۱۱۳۷۰.....حضرت ابی نجیح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ طائف کے قلعے کا محاصرہ کیا، تو میں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ فرمارہے تھے کہ جس نے تیر چلایا اور وہ نشانے پر جا پہنچا تو وہ شخص جنت میں جائے گا، ایک شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ اگر میں نے تیر چلایا اور نشانے پر لگا تو مجھے درجہ ملے گا؟ فرمایا ہاں حضرت ابونجیح فرماتے ہیں کہ پھر اس شخص نے تیر چلایا اور نشانے پر لگا، اور میں نے اس دن سولہ نشانے لگائے۔

۱۱۳۷۱.....حضرت ابواسید الساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ جنگ بدر کے دن جب ہم نے صفیں باندھ لیں قریش سے مقابلہ کرنے کے لئے اور انہوں نے ہمارے مخالف صفیں باندھ لیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب وہ تمہیں گھیر لیں تو ان پر تیر چلاؤ۔مصنف ابن ابی شیبہ

۱۱۳۷۲...... حضرت عتبہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں قتال کا حکم فرمایا، تو ایک شخص نے دشمن پر تیر چلایا آپ ﷺ نے فرمایا کہ کون ہے یہ تیر چلانے والا تحقیق اس نے واجب کرلیا"۔ ابن النجار

۱۱۳۷۳...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو موجود نہ پایا تو دریافت فرمایا کہ فلاں شخص کہاں ہے؟ تو کسی نے عرض کیا کہ کھیلنے گیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہمارا کھیل سے کیا تعلق؟ تو ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ وہ تیر اندازی کرنے گیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تیر اندازی کھیل نہیں ہے بلکہ تیر اندازی ان سب سے بہتر ہے جو تم کھیلتے ہو"۔ دیلمی

فصل...... مقابلے اور دوڑ کے بیان میں

۱۱۳۷۴...... مسند عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان فرماتے ہیں اور وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے گھوڑوں کا مقابلہ کروایا اور پتلے دبلے چھریرے گھوڑے کو مسجد بنی زریف کی طرف بھیجا"۔ ابوالحسن البکائی

۱۱۳۷۵...... عبداللہ بن میمون المرائی روایت کرتے ہیں عوف سے اور عوف حسن سے یا خلاس سے (ابن میمون کو شک ہوگیا) اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان (حضرت علی رضی اللہ عنہ) سے فرمایا کہ اے علی میں لوگوں کے درمیان اس مقابلے کو آپ کے حوالے کرتا ہوں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نکلے اور حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا کہ اے سراقہ! رسول اللہ ﷺ نے جو کام میرے ذمے لگایا وہ میں تمہارے ذمے لگاتا ہوں، سو جب تم میطار تک پہنچو۔ (ابوعبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میطار اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں سے گھڑ دوڑ شروع ہوتی ہے) تو گھوڑوں کی صفیں درست کرواؤ، پھر پکارو، کیا کوئی لگام تھامنے والا ہے؟ کیا کوئی لڑکے کو اٹھانے والا ہے اور کیا کوئی جھول پھینکنے والا ہے؟ سو اگر کوئی بھی تمہیں جواب نہ دے تو تین مرتبہ تکبیر کہو اور تیسری مرتبہ میں اک کو چھوڑ دو، اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق سے جسے چاہے گا اس دوڑ سے نیک بخت کرے گا، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اس انتہاء پر تشریف فرما ہوا کرتے تھے جہاں دوڑ ختم ہوتی ہے، اور ایک لکیر لگا کر دو آدمیوں کو آمنے سامنے لکیر کے دونوں کناروں پر کھڑا کردیتے تھے اس طرح کہ لکیر ان کے پیروں کے انگوٹھوں کے درمیان ہوتی ہے، اور گھوڑے ان دونوں کناروں کے بیچ میں دوڑتے حضرت علی رضی اللہ عنہ ان دونوں آدمیوں سے کہتے، کہ جب کوئی سوار اپنے ساتھی کے گھوڑے کے کان کے کنارے سے یا کان سے یا باگ دوا سے آگے نکل جائے تو جیت کا انعام اس کے لئے مقرر کردینا، اگر تمہیں شک ہو تو جنت کا انعام آدھا آدھا تقسیم کردینا، اور جب تم دو چیزوں کو ملاؤ تو انتہاء ان میں سے چھوٹی چیز کو بنانا، اور اسلام میں نہ جلب ہے نہ جنب اور نہ شعار"۔ سنن کبری بیہقی

ناپسندیدہ گھوڑا

۱۱۳۷۶...... مسند ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ میں ہے کہ جناب رسول اکرم ﷺ گھوڑوں میں سے ایسے گھوڑے کو ناپسند فرماتے تھے جس کی تین ٹانگیں ایک رنگ کی اور چوتھی ٹانگ باقی تین سے الگ کسی اور رنگ کی ہوتی تھی"۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۱۳۷۷...... امام زہری سے مروی ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں لوگ گھڑ دوڑ کی شرطیں لگایا کرتے تھے اور سب سے پہلے اس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیا"۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۱۳۷۸...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے گھوڑے کو پیدا کرنے کا ارادہ کیا تو جنوب کی ہوا سے فرمایا کہ میں تجھ سے ایک مخلوق پیدا کرنے والا ہوں جسے میں اپنے دوستوں کے لئے عزت اور اپنے دشمنوں کے لئے ذلت اور اپنے فرمانبرداروں کے لئے جمال بناؤں گا، تو ہوا نے عرض کیا کہ تخلیق فرما دیجئے، تو اللہ تعالیٰ نے اس ہوا سے ایک مٹھی بھر کر گھوڑا پیدا فرمایا اور فرمایا کہ میں نے تجھے گھوڑا بنایا، اور تجھے عربی بنایا اور بھلائی کو تیری پیشانی کے ساتھ باندھ دیا اور غنائم کو تیری پشت پر جمع کردیا (اور تجھے) بغیر پروں کے اڑنے والا بنایا، سو تو طلب کے لئے ہے اور تو دوڑنے کے لئے ہے، اور عنقریب میں تیری پشت پر ایسے لوگوں

کوسوار کروں گا تو میری پاکی اور تعریف بیان کریں گے اور میری تہلیل اور تکبیر بیان کریں گے، سو جب فرشتوں نے یہ صفات اور گھوڑوں کی پیدائش کا سنا تو عرض کیا، اے ہمارے رب! ہم آپ کے فرشتے ہیں، آپ کی پاکی بیان کرتے ہیں اور آپ کی تعریف کرتے ہیں اور آپ کی تہلیل بیان کرتے ہیں تو پھر ہمیں کیا ہوا؟۔ تو اللہ تعالیٰ نے سیاہ وسفید رنگ کا گھوڑا پیدا فرمایا، اس کی گردن لمبی اونٹ کی مانند تھی انبیاء اور رسولوں میں سے جسے چاہے گا مہمیز کرے گا، اور گھوڑے کو زمین پر بھیجا جب گھوڑے کے قدم زمین پر ٹک گئے تو اللہ نے اپنا دست قدرت گھوڑے کی پشت کی عیال پر پھیرا اور فرمایا کہ اپنی ہنہناہٹ سے مشرکوں کو ذلیل کردے، ان کے کان اپنی ہنہناہٹ سے بھر دے، ان کی گردنیں جھکا دے، ان کے دلوں میں رعب ڈال دے اور جب اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات حضرت آدم علیہ السلام کے سامنے پیش فرمائیں تو فرمایا کہ میری مخلوقات میں سے جس کو چاہو اختیار کرلو، حضرت آدم علیہ السلام نے گھوڑے کو اختیار فرمایا تو ان سے کہا گیا کہ آپ نے اپنی اور اپنے بیٹے کی عزت کو ہمیشہ کے لئے اختیار فرمایا، باقی رہے گی جب تک وہ باقی رہیں گے گھوڑیاں حاملہ ہوتی ہیں اور پھر ان سے اولاد پیدا ہوتی رہے گی ہمیشہ ہمیشہ تمام زمانوں میں، میری برکت تم پر اور ان پر ہے، میں نے کوئی مخلوق ایسی پیدا نہیں کی جو مجھے تجھ سے زیادہ محبوب ہو"۔

حاکم فی تاریخیہ اور ثعلبی فی تفسیرہ اور دیلمی

فصل ..... مختلف آداب کے بیان میں

۱۱۳۷۹..... مسند ابی بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے مدائنی فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یزید بن ابی سفیان کو شام کی طرف بھیجا تو وصیت کی اور فرمایا کہ چلو اللہ کی برکت کے ساتھ سو جب دشمن کے شہر میں داخل ہو جاؤ تو حملے سے دور رہو، کیونکہ میں تمہارے بارے میں حملے سے بے خوف نہیں ہوں، زادراہ میں احتیاط کرو، وقار کے ساتھ چلو، کسی زخمی سے قتال نہ کرو کیونکہ اس کا بعض اس کے ساتھ نہیں ہوتا۔ شب خون سے بچنے کے لئے پہرے دار کا اہتمام کرو کیونکہ عرب میں دھوکے بازی ہے، باتیں بہت کم کرو کیونکہ تیرے لئے وہی ہے جو تجھ سے محفوظ رکھا جائے اور جب تیرے پاس میرا مکتوب پہنچے تو اس کو نافذ کردے کیونکہ میں اس کے نفاذ کے مطابق ہی عمل کرتا ہوں، اور جب عجمیوں کے وفود آئیں تو ان کو لشکر کے بڑے حصے میں ٹھہراؤ اور ان کو نفقہ دو، اور لوگوں کو ان سے گفتگو سے منع کردو، تاکہ جاہل نکل جائیں، اور سزا دینے میں جلدی نہ کرو اور جلدی ان کی طرف مت بڑھو اس کے علاوہ آپ کافی ہیں اور اعلانیہ لوگوں کے سامنے آ، اور تنہائی میں ان کو اللہ کے حوالے کردے اور لشکر میں تجسس سے کام نہ لے تو اس کو شرمندہ کردے گا اور نہ اس کو مہلت دے ورنہ اس کو خراب کردے گا اور میں تجھے اللہ کی حفاظت میں دیتا ہوں جو اپنی حفاظت میں موجود چیزوں کو ضائع نہیں کرتا"۔ دینوری

۱۱۳۸۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ جب تم دشمن کی سرزمین میں ہوتے ہو تو اپنے ناخن بڑھاؤ کیونکہ یہ بھی اسلحہ ہے"۔ مسدد

۱۱۳۸۱..... حضرت حرام بن معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں بذریعہ خط حکم فرمایا کہ خنزیر تمہارے آس پاس بھی نہ آئیں، اور نہ تم میں صلیب بلند کی جائے اور نہ کسی ایسے دسترخوان پر کھانا کھاؤ جہاں شراب پی جارہی ہو اور گھوڑوں کی تربیت کرو اور دونشانوں کے بیچ میں چلو۔ مصنف عبدالرزاق اور سنن کبری بیہقی

۱۱۳۸۲..... حضرت مکحول سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل شام کی طرف لکھا کہ اپنی اولاد کو تیراکی، تیراندازی اور گھڑسواری سکھائیں۔

القراب فی فضائل الرمی

تیراندازی سیکھنے کا حکم

۱۱۳۸۳..... حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شام کے امراء کو بذریعہ خط حکم فرمایا کہ تیراندازی سیکھیں اور دونشانوں کے درمیان ننگے پیر چلو اور اپنی اولاد کو تحریر اور تیراکی سکھاؤ"۔ مصنف عبدالرزاق

۱۱۳۸۴ ..... حضرت کلیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تک نہاوند اور نعمان بن مقرن کی اطلاع پہنچنے میں تاخیر ہوئی تو آپ ﷺ اللہ سے مدد کی دعا فرمانے لگے"۔ مصنف ابن ابی شیبه

۱۱۳۸۵ ..... حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک ایسی قوم کے پاس آئے جنہوں نے محاصرہ کر رکھا تھا تو حکم دیا کہ روزے توڑ دو۔ مسدد

۱۱۳۸۶ ..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ کی عادت مبارکہ دوران جنگ یہ فرمانے کی تھی "اے تمام بھلائی کے مالک"۔

ابویعلی، سعید بن منصور

۱۱۳۸۷ ..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کی زبان مبارکہ سے جنگ کا نام "دھوکہ" رکھوایا"۔

مسند احمد، عبدالرزاق، ابن جریر اور دورقی

۱۱۳۸۸ ..... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت بسیسہ رضی اللہ عنہ کو جاسوس بنا کر بھیجا"۔ مسلم ابونعیم

۱۱۳۸۹ ..... حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ جنگ بدر کے دن جناب نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تم لوگ کسی قوم سے قتال کس طرح کرتے ہو جب ان سے سامنا ہو جائے تو حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا، یارسول اللہ! جب دشمن ہم سے اتنی دور ہو کہ وہاں تک تیر ہی پہنچ سکتا ہو جنگ تیراندازی سے ہوتی ہے، اور جب فاصلہ اتنا کم ہو جاتا ہے کہ آپس میں پتھروں سے جنگ ہو سکے تو پھر ایک دوسرے پر پتھراؤ ہوتا ہے۔ اور یہ کہہ کر ایک پتھر ہاتھ میں اور دو پتھر گود میں اٹھالئے (اور جب دشمن ہم) سے اتنا قریب ہو جاتا ہے کہ نیزے ایک دوسرے تک پہنچ سکیں تو پھر اس وقت تک آپس میں نیزے چلتے ہیں جب تک ٹوٹ نہ جائیں اور جب نیزے ٹوٹ جاتے ہیں تو تلواروں سے کاٹ چھانٹ شروع ہوتی ہے، تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ، جنگ اسی طرح نازل ہوئی ہے جو قتال کرنا چاہے تو اسے چاہیے کہ عاصم کے طریقے سے قتال کرے"۔ طبرانی

۱۱۳۹۰ ..... حضرت سہل بن الحنظلیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک دستہ روانہ فرمایا جب دشمن سے سامنا ہوا تو قبیلہ بنوغفار کے ایک شخص نے حملہ کیا اور کہا کہ لو (میرے حملے کا جواب دو) میں ایک غفاری نوجوان ہوں یہ سن کر ایک شخص نے کہا کہ اس کا اجر ضائع ہو گیا، یہ واقعہ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ سبحان اللہ، کوئی حرج نہیں؟ اور ایک روایت میں الفاظ یوں ہیں کہ کوئی حرج نہیں کہ اس کی تعریف کی جائے اور اجر دیا جائے"۔ مسند ابی یعلی

جنگی چال اختیار کرنا جائز ہے

۱۱۳۹۱ ..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ میں سے ایک صحابی کو ایک یہودی کے قتل کا حکم دے کر روانہ فرمایا، صحابی نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! جب تک آپ مجھے کچھ اجازت نہ دیں گے تو میں کچھ نہیں کر سکتا، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جنگ تو ہے ہی دھوکہ جو چاہے کرو"۔ ابن جریر

فائدہ: ..... اجازت لینے سے مراد یہ ہے کہ حکمت عملی کے طور پر اس یہودی تک رسائی کے لئے میں آپ ﷺ یا اسلام اور مسلمانوں کے خلاف کچھ کہنا چاہوں تو کہہ سکتا ہوں یا نہیں؟ تو آپ ﷺ نے اس کی اجازت مرحمت فرمائی"۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۱۳۹۲ ..... حضرت عبدالرحمٰن بن عائذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ جب کوئی دستہ روانہ فرماتے تو یہ فرمایا کرتے کہ لوگوں کے ساتھ الفت پیدا کرو، اور ان پر اس وقت تک حملہ نہ کرو جب تک ان کو دعوت تامہ نہ دے دو اس لئے کہ مجھے تمام اہل زمین کا خواہ وہ گھر میں رہنے والا ہو یا خیمہ میں مسلمان ہو کر آنا زیادہ پسند ہے بنسبت اس کے کہ تم ان کے مردوں کو قتل کر دو اور عورتوں اور بچوں کو قیدی بنا لاؤ۔ ابن منده

۱۱۳۹۳...... ابراہیم بن صابر الاشجعی اپنے والا سے اور وہ اپنی والدہ بنت نعیم بن مسعود سے اور وہ اپنے والد نعیم بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے جنگ خندق کے دن مجھ سے فرمایا کہ ہماری مدد چھوڑ نے پر اکساؤ کیونکہ جنگ تو ہے ہی دھوکہ"۔ابن جریر

۱۱۳۹۴...... حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے جنگ کا نام دھوکہ رکھا"۔العسکری فی الامثال

۱۱۳۹۵...... حضرت عبداللہ بن المبارک ابوبکر بن عثمان سے روایت فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوامامۃ رضی اللہ عنہ کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے سہل اور عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے سہل بن حنیف اور اے عامر بن ربیعہ ہمارے لئے جاسوس بن کر نکلو"۔

۱۱۳۹۶...... حضرت عروۃ سے مروی ہے کہ بنوقریظہ سے جنگ کے دن آپ ﷺ نے فرمایا کہ جنگ تو دھوکہ ہے"۔مصنف ابن ابی شیبہ

۱۱۳۹۷...... حضرت عطاء سے مروی ہے فرمایا کہ جنگ خندق کے دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگ ایسا کہتے ہیں اور ایسا کرتے ہیں اور ایسے ایسے ارادے ہیں تو جاسوس نے (جاکر ان دشمنوں) کو خبر دی تو انہیں شکست ہوگئی، حالانکہ اس نے جھوٹ نہیں کہا تھا بلکہ اسی بات کو سوالیہ انداز سے کہا تھا کہ کیا انہوں نے ایسا کیا؟ اور کیا انہوں نے ایسا ایسا کیا؟" ابن جریر

۱۱۳۹۸...... حضرت عروۃ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام میں ایک شخص تھا جن کا نام مسعود تھا اور وہ ادھر کی بات ادھر لگانے میں ماہر تھا، سو جنگ خندق کے دن بنوقریظہ کے لوگوں نے حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کو بھیجا کہ ہمارے پاس ایک ایسا شخص بھیجئے جو ہمارے قلعوں میں رہے حتی کہ ہم محمد سے مدینہ کی طرف سے قتال کریں اور آپ خندق کی طرف سے یہ بات جناب رسول اکرم ﷺ کو ناگوار گزری کہ دو جانب سے قتال کریں چنانچہ آپ ﷺ نے مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے مسعود! ہم نے بنوقریظہ والوں کے پاس ایک بندہ بھیجا ہے کہ ابوسفیان کے پاس نمائندہ بھیج کر مددگار منگوالیں اور جب ابوسفیان کے مددگار بنوقریظہ کے یہودیوں کے پاس پہنچیں گے تو بنوقریظہ والے انہیں قتل کردیں گے، مسعود کا یہ سننا تھا کہ وہ برداشت نہ کرسکا اور جاکر ابوسفیان کو ساری بات سنادی تو حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سچ کہا، خدا کی قسم محمد نے کبھی جھوٹ نہیں بولا، اور جب بنوقریظہ والے ابوسفیان کے پاس مددگار مانگنے آئے تو ابوسفیان نے کوئی آدمی ان کے ساتھ نہ بھیجا"۔مصنف ابن ابی شیبہ

فائدہ:...... یہ جنگ خندق کا واقعہ ہے جو مکہ کے مشرکین کے ساتھ لڑی گئی، اس وقت تک حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ مسلمان نہیں ہوئے تھے دوسری طرف مدینہ کے یہود تھے ان کے ساتھ اگرچہ مسلمانوں کا معاہدہ ہو چکا تھا لیکن وہ کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دینا چاہتے تھے اور پھر غزوہ خندق کا موقع جس میں مسلمانوں کی شکست بظاہر واضح تھی، جناب رسول اکرم ﷺ کو جب یہودیوں کی اس سازش کا علم ہوا کہ وہ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مدینہ کے مسلمانوں کو تہس نہس کردیں تو آپ ﷺ نے جنگی حکمت عملی کے طور پر یہودیوں کی چال کا جواب دیتے ہوئے اپنا منصوبہ مسعود نامی شخص کے سامنے بیان کردیا جو لائی بجھائی میں ماہر تھا یعنی ادھر کی ادھر ادھر کی ادھر لگا کر لڑائی جھگڑے کرواتا تھا چنانچہ یہ منصوبہ سن کر اس سے رہا نہ گیا اور اس نے جاکر حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو اطلاع دے دی، وہ یہ سمجھے کہ یہ یہود مدینہ مسلمانوں کا ساتھ دے رہے ہیں اور انہوں نے کفار مکہ کو قتل کرنے کے لئے مسلمانوں کے ساتھ گٹھ جوڑ کی ہے۔لہٰذا جب بنوقریظہ کے یہودی اپنے منصوبہ کے تحت حضرت ابوسفیان سے آدمی مانگنے آئے تو انہوں نے دینے سے انکار کردیا یہودیوں کا منصوبہ دھرا رہ گیا۔زیادہ تفصیل کے لئے کتب سیر کا مطالعہ کسی مستند عالم کی زیرنگرانی مفید ہوگا، واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۱۱۳۹۹...... حضرت سعید بن جبیر سے مروی ہے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ جب سفر پر نکلے تو کثرت سے اللہ تعالیٰ سے عافیت بہت کثرت سے مانگتے ہیں حالانکہ ہم دو بھلائیوں کے درمیان ہیں یا تو ہماری فتح ہوگی یا ہم شہید ہوجائیں گے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہارے لئے اس چیز سے ڈرتا ہوں جو ان دونوں کے درمیان ہے یعنی شکست"۔ابن جریر

۱۱۴۰۰...... حضرت حسن سے مروی ہے فرمایا کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی میں ان پر حملہ نہ کروں؟ تو آپ ﷺ نے دریافت

فرمایا کہ کیا تو ان سب کو قتل کرنا چاہتا ہے اور اس بات کو ناپسند کیا اور فرمایا کہ بیٹھ جاؤ یہاں تک کہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ جانا، تو حضرت حسن بھی اس چیز کو ناپسند فرمایا کرتے تھے کہ کوئی شخص صف سے آگے بڑھے اس حدیث کی وجہ سے''۔ابن جریر

۱۱۴۰۱..... ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرمایا کہ نعیم بن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی! میں مسلمان ہوگیا ہوں لیکن میری قوم کو میرے اسلام کا علم نہیں ہے سو مجھے جو چاہیں حکم فرمائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو ہمارے ہاں ایک شخص کی طرح ہے سو اگر چاہے تو ان کو دھوکہ دے کیونکہ جنگ تو ہے ہی دھوکہ''۔العسکری فی الامثال

جہاد کے احکام کا باب

فصل..... مختلف احکام کے بارے میں

۱۱۴۰۲..... حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مسند سے یحیٰ بن سعید روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے شام کی طرف لشکر بھیجا اور یزید بن ابی سفیان کو اس کا امیر بنایا اور ان کے ساتھ ساتھ چلنے لگا، یزید بن ابی سفیان نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ یا تو آپ سوار ہوجائیں یا میں اتر جاؤں، فرمایا نہ ہی میں سوار ہونے والا ہوں اور نہ تم اترنے والے ہو میں اپنے ان قدموں کو اللہ کے راستے میں گن رہا ہوں، عنقریب تم ایک ایسی قوم سے ملنے والے ہو جن کا یہ خیال ہے کہ انہوں نے خود کو گرجوں میں بند کر رکھا ہے سو ان کو اور ان کے خیالات کو وہیں رہنے دو، اور عنقریب تم ایک ایسی قوم سے ملو گے جنہوں نے اپنے سروں کے بیچ میں سے بالوں کو کھود رکھا ہے اور ان میں سے پٹیوں کی طرح کچھ باقی چھوڑ رکھا ہے سو مارو ان کے ان حصوں کو تلواروں سے، اور میں تمہیں دس باتوں کی وصیت کرتا ہوں کسی عورت کو قتل نہ کرنا اور نہ کسی بچے کو اور نہ ہی کسی بوڑھے کھوسٹ کو، اور کسی پھل دار درخت کو بھی نہ کاٹنا اور نہ کسی کھجور کے درخت کو اور نہ جلانا، اور نہ کسی آبادی کو تباہ کرنا، اور نہ کسی گائے بکری وغیرہ کو کھانے کے علاوہ مارنا، اور نہ بزدلی کا مظاہرہ کرنا اور نہ مال غنیمت میں خیانت کرنا''۔

مالک، عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، سنن کبری بیہقی

۱۱۴۰۳..... حضرت ثابت بن الحجاج الکلابی روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی پھر فرمایا کہ سنو! گرجے میں موجود راہب کو نہ قتل کیا جائے''۔مصنف ابن ابی شیبہ

مجاہدین کے ساتھ پیدل چلنا

۱۱۴۰۴..... حضرت سعید بن المسیب سے مروی ہے فرمایا کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے شام کی طرف لشکر بھیجا تو یزید بن ابی سفیان، عمرو بن العاص اور شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہم جب سوار ہوگئے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ لشکر کے امراء کے ساتھ ساتھ ان کو رخصت کرنے کے لئے چلنے لگے اور ثنیۃ الوداع تک آپہنچے، تو لوگوں نے عرض کیا، اے رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ! آپ پیدل چل رہے ہیں اور ہم سوار ہیں؟ فرمایا کہ میں اپنے ان قدموں کو اللہ کے راستے میں گن رہا ہوں، پھر انہیں وصیت کرنے لگے سو فرمایا کہ میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ اللہ سے ڈرتے رہنا، اور قتال کروان سے جو اللہ سے کفر کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کی مدد کرنے والے ہیں، اور مال غنیمت میں خیانت نہ کرنا غداری نہ کرنا، بزدلی نہ کرنا اور زمین میں فساد نہ کرنا اور جو تمہیں حکم دیا جائے اس میں نافرمانی نہ کرنا، اور جب مشرکین دشمنوں سے سامنا ہوجائے انشاء اللہ تو انہیں تین چیزوں کی دعوت دینا اگر وہ مثبت جواب دیں تو قبول کر لینا اور ان سے رک جانا اور (اس صورت میں) انہیں کفر کی سرزمین سے مسلمانوں کی سرزمین کی طرف ہجرت کرنے کا کہنا اگر وہ کرلیں تو ان کو بتانا کہ تمہارے لئے بھی وہی سہولتیں ہیں جو مہاجرین پر ہیں، اور اگر وہ اسلام میں داخل ہوجائیں اور اپنے گھر بار چھوڑ کر مہاجرین کے علاقے میں آجائیں تو انہیں بتادو کہ ان کا حکم بھی دیگر عرب مسلمانوں کا سا ہے

ان پر بھی اللہ کا حکم اسی طرح نافذ العمل ہوگا جو مومنوں پر ہے اور ان کے لئے مال فے اور مال غنیمت میں سے کوئی چیز نہ ہوگی یہاں تک کہ وہ مسلمانوں کے شانہ بشانہ مل کر جہاد کریں، اور اگر وہ اسلام قبول کرنے سے انکار کریں تو ان سے جزیہ طلب کرنا اگر وہ قبول کرلیں تو تم بھی قبول کرلینا اور ان سے اپنے ہاتھوں کو روک لینا، اور اگر وہ انکار کریں تو ان کے خلاف اللہ سے مدد مانگو اور ان کے ساتھ قتال کرو انشاء اللہ، اور کسی درخت کو نہ کاٹنا نہ جلانا اور کسی جانور کو نہ کاٹنا اور نہ کسی پھل دار درخت کو کاٹنا، کسی گرجے کو نہ گرانا بچوں کو قتل نہ کرنا اور نہ بزرگوں اور نہ عورتوں کو اور تم عنقریب ایسی قوم سے ملو گے جنہوں نے خود کو گرجوں میں بند کر رکھا ہے سوان کو اور ان کے خیالات کو چھوڑ دینا، اور تمہیں ایک قوم ایسی بھی ملے گی جنہوں نے شیطان کے لئے اپنے سروں میں جگہ بنا رکھی ہے جب ایسے لوگ تمہیں ملیں تو ان کی گردنیں اڑا دو انشاء اللہ"۔سنن کبری بیہقی

۱۱۴۰۵.....ابواسحٰق کہتے ہیں کہ صالح بن کیسان نے مجھ سے بیان کیا فرمایا کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یزید بن ابی سفیان کو شام بھیجا تو وصیت کرتے ہوئے ان کے ساتھ چلنے لگے اور یزید سوار تھے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پیدل چل رہے تھے تو یزید نے عرض کیا کہ اے رسول اللہ کے خلیفہ! یا تو آپ سوار ہو جائیں یا میں اتر تا ہوں تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہ تو تو اترے گا اور نہ میں سوار ہوں گا، میں اپنے ان قدموں کو اللہ کے راستے میں گن رہا ہوں، اے یزید! تم عنقریب ایسے شہروں میں پہنچو گے، جہاں تمہیں طرح طرح کے کھانے دیئے جائیں گے تو ان میں سے پہلے پر بھی اللہ کا نام لینا اور آخری پر بھی اور تم عنقریب ایسی قوموں کو پاؤ گے جنہوں نے خود کو گرجوں میں بند کر رکھا ہے سوان کو اور ان کے مقاصد وہیں چھوڑ دینا جن کے لئے وہ گرجوں میں بند ہوئے ہیں، اور تم اس قوم سے بھی ملو گے کہ شیطان نے ان کے سروں میں اپنے بیٹھنے کے لئے جگہیں بنا رکھی ہیں یعنی چھتریاں سو ایسی گردنوں کو کاٹ ڈالوں، اور بڈھے کھوسٹ کو قتل نہ کرنا نہ عورتوں کو نہ بچوں کو نہ بیماروں کو اور نہ راہبوں کو، آبادیوں کو تباہ نہ کرنا اور نہ بلا ضرورت کسی درخت کو کاٹنا، اور نہ بلا ضرورت کسی جانور کو کاٹنا، اور کھجور کے کسی درخت کو بھی نہ کاٹنا اور نہ انہیں ضائع کرنا، اور ڈھاٹا نہ باندھنا، اور نہ بزدلی دکھانا، مال غنیمت میں خیانت نہ کرنا اور یقیناً ضرور بالضرور اللہ تعالیٰ مدد فرمائیں گے غیب سے اس کی جو اس (اللہ) کی اور اس کے رسول کی مدد کرے بے شک اللہ تعالیٰ طاقت والا اور زبردست ہے اور میں تمہیں اللہ کے سپرد کرتا ہوں اور تم پر سلامتی ہو، پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ واپس روانہ ہو گئے"۔سنن کبری بیہقی

۱۱۴۰۶.....ابن شہاب زہری، حنظلۃ بن علی بن الاسقع سے اور وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو لشکر دے کر بھیجا تو ان کو حکم فرمایا کہ پانچ باتوں پر لوگوں سے جنگ کرنا اور اگر کوئی ان پانچ میں سے کوئی ایک بات بھی چھوڑے تو اس سے ایسے ہی جنگ کرنا جیسے پانچوں چھوڑنے والے سے جنگ کی جائے گی۔یعنی اگر وہ ان باتوں کا اقرار کریں کہ:

۱.....اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ ۲.....اور نماز قائم کریں۔

۳.....اور زکوٰۃ ادا کریں۔ ۴.....اور رمضان کے روزے رکھیں گے۔

۵.....اور حج کریں گے"۔مسند احمد فی السنۃ

فائدہ.....یعنی قتال اسی صورت میں ہوگا جب وہ لوگ ان پانچوں چیزوں کا یا ان میں سے کسی ایک کا بھی انکار کر دیں (اور اگر) وہ ان پانچوں چیزوں کو قبول کرلیں تو قتال نہ ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)

۱۱۴۰۷.....حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یزید بن ابی سفیان کو لشکر دے کر شام کی طرف روانہ فرمایا اور ان کے ساتھ پیدل تقریباً دو میل تک گئے، عرض کیا گیا کہ اے رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ۔(اتنی تکلیف برداشت کرنے کے بجائے) اگر آپ واپس تشریف لے جائیں (تو بہتر نہ ہوگا؟) تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "نہیں اس لئے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرمایا کہ جس کے دونوں پیر اللہ کے راستے میں غبار آلود ہو گئے تو اللہ تعالیٰ ان کو آگ پر حرام کر دیں گے، پھر جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ واپس روانہ ہونے لگے تو لشکر میں کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور نافرمانی نہ کرنا، اور نہ مال غنیمت میں خیانت کرنا، اور بزدلی نہ کرنا، اور نہ کسی گرجے کو منہدم کرنا اور نہ کسی درخت کو کاٹنا اور نہ کسی کھیتی کو جلانا اور نہ کسی جانور کو مارنا، اور نہ کسی پھل دار درخت کو

کاٹنا، اور نہ کسی بڑھے کھوسٹ کو قتل کرنا نہ بچے کو، نہ چھوٹے کو اور نہ کسی عورت کو، تمہیں ایسے لوگ بھی ملیں گے جنہوں نے خود کو بند کر رکھا ہو گا ان کو وہیں چھوڑ دیں، اور تمہیں ایسے لوگ بھی ملیں گے کہ جن کے سروں میں شیطانوں نے اپنے بیٹھنے کے لئے جگہیں بنا رکھی ہیں سو ایسے لوگوں کی گردنیں اڑا دینا اور تم ایسے شہروں میں پہنچنے والے ہو جہاں صبح شام تمہارے پاس رنگ رنگ کے کھانے آئیں گے سو کوئی کھانا تمہارے پاس ایسا نہ آئے جس پر تم اللہ کا نام نہ لو اور کوئی کھانا تمہارے سامنے سے ایسا نہ اٹھایا جائے جس پر تم نے اللہ کی حمد نہ کی ہو۔ ابن زنجویہ

۱۱۴۰۸ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مسند سے حضرت اسلم روایت کرتے ہیں، فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لشکروں کے امراء کو لکھا کہ عورتوں اور بچوں پر جزیہ مقرر نہ کرنا اور نہ مردوں میں ان پر جزیہ مقرر کرنا جو استرا استعمال کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں اور ان کی گردنوں کو نشان زدہ کر دو اور ان کے آگے کے بالوں کو کاٹ دینا جنہوں نے بال رکھے ہوں اور زنانیر ان پر لازم قرار دینا اور ان کو سوار ہونے سے منع کر دینا ہاں البتہ سوار ہو سکتے ہیں اور اس طرح سوار نہ ہوں جس طرح مسلمان سوار ہوتے ہیں"۔ یعنی اسکوٹر پر خواتین کے بیٹھنے کی طرح گھوڑوں پر وہ بیٹھ سکتے ہیں۔

عبدالرزاق، ابو عبید فی کتاب الامثا ل ابن زنجویهی، مصنف ابن ابی شیبه، متفق علیه

۱۱۴۰۹..... حضرت عمر بن قرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا کہ وہ لوگ جو جہاد کرنے کے لئے اس مال (بیت المال) سے لیتے ہیں اور پھر مخالفت کرتے ہیں اور جہاد نہیں کرتے، اگر کوئی ایسی حرکت کرے تو ہم اس مال کے زیادہ حق دار ہیں کہ لے لیں اس سے وہ جو لیا ہے اس نے بیت المال سے"۔ ابن ابی شیبه حسن بن سفیان متفق علیه

صرف قتال کے قابل لوگوں کو قتل کرنا

۱۱۴۱۰..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لشکروں کے امراء کو لکھا کہ کسی عورت کو قتل نہ کریں اور نہ کسی بچے کو اور صرف اسی کو قتل کریں جو استرا استعمال کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو"۔

ابن ابی شیبه اور ابو عبید فی کتاب اور الاحوال بروایت ام المؤمنین حضرت ام سلمة رضی الله عنها

فائدہ:...... استرا استعمال کرنے کی صلاحیت سے مراد یہ ہے کہ وہ شخص عمر کے لحاظ سے اس حد تک پہنچ چکا ہو کہ اگر استرا استعمال کرنا چاہے تو کر سکے یعنی بالغ ہو چکا ہو"۔ واللہ اعلم بالصواب

۱۱۴۱۱..... حضرت زید بن وہب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط پہنچا کہ مال غنیمت میں خیانت نہ کرنا اور نہ غداری کرنا اور نہ کسی ننھے بچے کو قتل کرنا اور کسانوں کے معاملے میں اللہ سے ڈرو"۔ مصنف ابن ابی شیبه

۱۱۴۱۲..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ کسانوں کے معاملے میں اللہ سے ڈرو اور ان کو قتل نہ کرنا، البتہ اگر وہ تمہارے مقابلے پر آئیں تو قتل کر سکتے ہو۔ (متفق علیہ)

۱۱۴۱۳..... حضرت حکیم بن عمیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لشکروں کے امراء کو لکھا کہ دوران سفر اگر مہاجرین میں سے کچھ لوگوں کو ذمیوں کے علاقے میں رات ہو جائے اور وہ ان علاقوں میں رات نہ گزاریں تو ان کی کوئی ذمہ داری نہیں"۔

ابو عبید فی الاموال، متفق علیه

۱۱۴۱۴..... حضرت عثمان النہدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر بن الخطاب کنوارے شخص کو شادی شدہ کے مقابلے میں اور سوار کو پیدل کے مقابلے میں لڑنے کے لئے بھیجتے تھے۔ ابن سعد

۱۱۴۱۵..... حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نمازیوں کی نگرانی فرمایا کرتے تھے اور چھوٹے بچوں کو جنگوں پر لے جانے سے منع فرمایا کرتے تھے"۔ ابن سعد

۱۱۴۱۶... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے گورنروں کو حکم فرمایا تو انہوں نے اپنے مال کی تفصیلات لکھ

بھیجیں انہی میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بھی تھے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مال کو آدھا آدھا تقسیم کر لیا اور آدھا خود لے لیا اور آدھا انہی کو عطا فرمادیا"۔ابن سعد

۱۱۴۱۷..... امام شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کسی کو گورنر بناتے تو اس کا مال لکھ لیتے"۔ابن سعد

۱۱۴۱۸..... حضرت اسلم سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے گورنروں کو لکھا کہ مشرکوں کی عورتوں اور بچوں کو قتل نہ کرنا اور حکم دیا کہ جو لوگ استرا استعمال کر سکتے ہیں ان کو قتل کر دینا"۔ابن زنجویہ

۱۱۴۱۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ کسی زخمی کو فوراً مت مارو، اور نہ کسی قیدی کو قتل کرو اور نہ کسی پیچھے رہنے والے کا پیچھا کرو"۔

مسند شافعی، مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، متفق علیہ

جنگ میں احتیاط کرنا

۱۱۴۲۰..... قبیلہ بنو اسد کی ایک خاتون سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے جنگ جمل سے فارغ ہونے کے بعد سنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے کہ کسی آگے بڑھنے والے کو قتل نہ کرنا اور نہ کسی پیچھے رہنے والے کو اور کسی زخمی کو فوراً قتل نہ کرنا اور کسی گھر میں داخل نہ ہونا اور جس نے اسلحہ پھینک دیا تو وہ محفوظ ہے اور جس نے اپنا دروازہ بند کر لیا وہ بھی محفوظ ہے"۔مصنف عبدالرزاق

۱۱۴۲۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ جب کسی لشکر کو بھیجتے مشرکین کی طرف تو۔فرماتے کہ "چل پڑو اللہ کے نام کے ساتھ اور پھر حدیث ذکر کی اور اس میں یہ بھی ہے کہ فرمایا کہ "کسی چھوٹے بچے کو قتل نہ کرنا نہ کسی عورت کو نہ کسی بوڑھے کو"۔(اور کسی درخت کو بھی نہ کاٹنا)۔علاوہ اس درخت کے جس سے تمہاری جنگ میں رکاوٹ ہو یا جو تمہارے اور مشرکین کے درمیان حائل ہو، اور کسی آدمی کا مثلہ نہ کرنا اور نہ کسی جانور کا، اور غداری بھی نہ کرنا اور نہ مال غنیمت میں خیانت کرنا"۔سنن کبری بیہقی

۱۱۴۲۲..... جناب رسول اللہ ﷺ نے لات، وعزیٰ کی طرف ایک لشکر بھیجا تو انہوں نے عربوں کے ایک محلے پر حملہ کیا اور ان کے لڑاکوں اور اولادوں کو گرفتار کر لیا، تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! انہوں نے ہمیں بغیر دعوت دیئے حملہ کر دیا، تو جناب رسول اللہ ﷺ نے دستے والوں سے دریافت فرمایا؟ انہوں نے اس بات کی تصدیق کی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان کو ان کے ٹھکانوں کی طرف لوٹا دو، اور پھر دعوت دو"۔الی رشد

۱۱۴۲۳..... حضرت یزید بن ابی حبیب سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ میں نے آپ کو لکھا تھا کہ آپ تین دن تک لوگوں کو اسلام کی دعوت دیں، اگر کوئی قتال سے پہلے آپ کی بات مان لے تو وہ بھی مسلمانوں میں سے ایک شخص ہے اس کے لئے بھی وہ سب کچھ ہے جو مسلمانوں کے لئے ہے اور اسلام میں اس کا حصہ ہے، اور اگر کوئی آپ کی دعوت کو قتال کے بعد قبول کرے یا شکست کے بعد قبول کرے تو مسلمانوں کے مال فے میں سے اس کے لئے کچھ نہیں کیونکہ مسلمان اس مال کو اس کے اسلام سے پہلے ہی جمع کر چکے ہیں سو یہی میرا حکم اور خط ہے آپ کی طرف"۔ابو عبید

۱۱۴۲۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کو نمائندہ بنا کر بھیجا، پھر ایک شخص سے فرمایا کہ علی کے پیچھے جاؤ اور پیچھے سے ان کی حفاظت نہ چھوڑنا اور ان سے کہنا کہ نبی ﷺ آپ کو حکم دیتے ہیں آپ میرا انتظار کیجئے گا اور یہ بھی کہنا کہ کسی قوم سے اس وقت تک قتال نہ کرنا جب تک ان کو دعوت نہ دے دو"۔ابن راھویہ

۱۱۴۲۵..... حضرت بریدۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ "رسول اللہ ﷺ جب کسی امیر کو کسی دستہ یا لشکر کی طرف روانہ فرماتے تو ان کو وصیت فرماتے اور فرماتے کہ جب اپنے مشرک دشمن سے ملو تو اسے تین میں سے ایک بات کی دعوت دو، اگر وہ ان میں سے ایک بات کو بھی مان لیں تو اس سے ہاتھ روک لینا اور قبول کر لینا، انہیں اسلام کی دعوت دینا، اگر وہ مان لیں تو قبول کر لیں اور ان سے ہاتھ روک لینا، پھر انہیں اپنا گھر بار چھوڑ کر مہاجرین کے علاقوں کی طرف منتقل ہونے کی دعوت دینا اور انہیں بتا دینا کہ اگر انہوں نے اس بات کو مان لیا تو ان کے لئے بھی وہی کچھ ہوگا جو

مہاجرین کے لئے ہےاور اگر وہ انکار کریں اور اپنے علاقوں میں ہی رہیں تو انہیں بتادینا کہ وہ عرب مسلمانوں کی طرح ہونگے ان پر بھی اللہ کا حکم اسی طرح نافذ ہوگا جس طرح اور مسلمانوں پر نافذ ہوتا ہے لیکن مال غنیمت اور مال فے میں سے ان کو اس وقت تک حصہ نہ ملے گا جب تک وہ مسلمانوں کا شانہ بشانہ جہاد نہ کرلیں، اگر وہ انکار کریں تو ان کو جزیہ دینے کی طرف بلانا اگر وہ مان لیں تو قبول کرلیں اور اگر انکار کردیں تو اللہ سے مدد مانگنا اور ان سے قتال کرنا"۔مصنف ابن ابی شیبہ

مقتولین کو مثلہ کرنے کی ممانعت

۱۱۴۲۶...... حضرت بریدۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ اللہ کے نام کے ساتھ اللہ کے راستے میں جہاد کرو اور جو اللہ کے ساتھ کرنے کے اس کے ساتھ جہاد کرو اور مال غنیمت میں خیانت نہ کرنا، اور غداری نہ کرنا، اور مثلہ نہ کرنا، کسی بچے کو قتل نہ کرنا اور جب تم اپنے مشرک دشمنوں سے ملو تو ان کو تین باتوں کی دعوت دینا، ان میں سے جو بھی وہ مان لیں تو تم بھی قبول کرلینا اور ان سے ہاتھ روک لینا، انہیں اسلام کی دعوت دینا، اگر وہ مان لیں تو تم بھی قبول کرلینا اور ان سے ہاتھ روک لینا، پھر انہیں اپنا گھر بار چھوڑ کر مہاجرین کے علاقوں میں آنے کی دعوت دینا، سو اگر وہ اس سے انکار کردیں تو ان کو بتادینا کہ ان کا حکم بھی دیگر مسلمانوں کی طرح ہوگا ان پر بھی اللہ کا حکم اسی طرح نافذ ہوگا جس طرح دیگر مسلمانوں پر نافذ ہوتا ہے، اور جب تک وہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر جہاد نہ کریں گے، غنیمت اور فے میں سے ان کو حصہ نہ ملے گا اگر وہ اس سے انکار کریں تو ان سے جزیہ طلب کرنا اگر وہ مان لیں تو قبول کرلینا اور ان سے ہاتھ روک لینا، سو اگر وہ انکار کردیں تو اللہ سے مدد مانگنا اور ان سے قتال کرنا، اور جب تم کسی قلعہ کا محاصرہ کرو اور اھل قلعہ اللہ اور رسول کا ذمہ قبول کرنا چاہیں تو ان کو اللہ اور رسول کا ذمہ نہ دینا، بلکہ ان کو اپنا اور اپنے ساتھیوں کا ذمہ دینا، کیونکہ اگر تم اپنے ساتھیوں کے ذمہ کی وعدہ خلافی کروگے تو یہ آسان ہوگا بنسبت اس کے کہ تم بے وفائی کرو اللہ اور اس کے رسول کے ذمے کی، اور اگر تم کسی قلعے کا محاصرہ کرو اور اھل قلعہ یہ چاہیں کہ تم ان کو اللہ کے حکم پر امان دو تو انہیں اللہ کے حکم پر امان نہ دو بلکہ ان کو اپنے حکم پر امان دو، کیونکہ تم نہیں جانتے کہ اس معاملے میں تم اللہ کا حکم پورا کرسکتے ہو یا نہیں"۔

مسند الشافعی، مسنداحمد، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، دارمی، ابن الجارود، طحاوی، ابن حبان اور سنن کبری بیھقی

۱۱۴۲۷...... سلیمان بن بریدۃ اپنے والد حضرت بریدۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے دیہاتی مسلمانوں کے بارے میں فرمایا کہ جب تک وہ ہمارے ساتھ مل کر جہاد نہ کریں اس وقت تک ان کو غنیمت اور فے میں سے حصہ نہیں ملے گا"۔ابن النجار

۱۱۴۲۸...... فضل بن تمیم اپنے والد تمیم بن غیلان ابن سلمۃ الثقفی سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوسفیان بن حرب، حضرت مغیرۃ بن شعبہ اور ایک اور شخص انصاری یا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو روانہ فرمایا اور فرمایا کہ ثقیف کی عبادت گاہوں کو توڑ دو، عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم ان کی مسجدیں پھر کہاں بنائیں؟ فرمایا کہ جہاں ان کی باطل عبادت گاہیں تھیں تاکہ اس جگہ سے بھی اللہ کی عبادت کی جائے جہاں سے نہ کی جاتی تھی"۔ابونعیم

۱۱۴۲۹...... حضرت جبیر بن نفیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ ایک شخص حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا، انہوں نے دریافت فرمایا کہ کہاں کا ارادہ ہے، عرض کیا کہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے جارہا ہوں فرمایا کہ جب دشمن سے سامنا ہو تو بزدلی نہ دکھانا، مال غنیمت میں خیانت نہ کرنا، کسی بوڑھے کو قتل نہ کرنا نہ کسی بچے کو، اس شخص نے پوچھا کہ آپ نے یہ باتیں کہاں سے سنی ہیں، فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے"۔

۱۱۴۳۰...... حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ ہم مشرکین سے ایک جنگ کے دوران رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے تو ہم ایک ایسی عورت کے پاس سے گزرے جو مقتول پڑی تھی، بہت سے لوگ اس کے ارد گرد جمع تھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ جنگ کرنے والی نہ تھی پھر فرمایا کہ خالد بن ولید کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ نہ بچوں کو قتل کرے نہ مزدوروں کو"۔ابونعیم

۱۱۴۳۱۔۔۔۔۔حضرت ابی البختری فرماتے ہیں کہ جب حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ، فارس کے مشرکین سے جہاد کرتے لگے تو فرمایا کہ ٹھہرو یہاں تک کہ میں ان کو ان چیزوں کی دعوت دے دوں جیسے میں رسول اللہ ﷺ کو دعوت دیتے ہوئے سنا کرتا تھا، پھر ان کے پاس آئے اور فرمایا کہ میرا تعلق تمہاری قوم سے ہی ہے اور ان لوگوں نے جو مقام و مرتبہ مجھے دیا ہے تم وہ بھی دیکھ رہے ہو، اور ہم تمہیں اسلام کی طرف بلاتے ہیں اگر تم مسلمان ہو گئے تو تمہارے لئے بھی وہی کچھ ہوگا جیسا ہمارے لئے ہے اگر تم انکار کرو تو جزیہ دو اپنے ہاتھوں سے خود کو حقیر سمجھتے ہوئے اور اگر پھر بھی تم انکار کرو گے تو ہم تم سے قتال کریں گے، انہوں نے انکار کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حملہ کردو ان پر''۔مصنف ابن ابی شیبہ

۱۱۴۳۲۔۔۔۔۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا کہ جنگ خیبر میں ایک شخص نے ایک عورت کو گرفتار کر لیا اور اپنے پیچھے بٹھا لیا، اس عورت نے اس شخص سے تلوار چھیننے کی کوشش کی تو اس شخص نے اس عورت کو قتل کر دیا، رسول اللہ ﷺ نے اس عورت کو دیکھا تو فرمایا کہ اسے کس نے قتل کیا ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے واقعہ سے آگاہ کیا تو آپ ﷺ نے عورتوں کے قتل سے منع فرما دیا''۔مصنف ابن ابی شیبہ

۱۱۴۳۳۔۔۔۔۔عبدالرحمٰن بن ابی عمر فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک مقتول عورت کے پاس سے گزرے تو دریافت فرمایا کہ اس کو کس نے قتل کیا ہے؟ تو ایک شخص نے عرض کیا کہ میں اس کو اپنے پیچھے بٹھا کر لا رہا تھا تو اس نے مجھے قتل کرنے کی کوشش کی تو میں نے اس کو قتل کیا، تو آپ ﷺ نے اس کے دفن کا حکم دے دیا''۔ابن جریر

جنگ میں بچوں کو قتل نہیں کیا گیا

۱۱۴۳۴۔۔۔۔۔حضرت عطیۃ القرظی فرماتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں تھا جن کو قتل کرنے کا حکم حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے جاری کر دیا تھا، سو جب مجھے قتل کرنے کے لئے پکڑ کر لایا گیا تو لوگوں میں سے ایک شخص نے میرا ازار کھینچ لیا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نظر میرے زیر ناف پڑ گئی جہاں کچھ بال وغیرہ نہیں اُگے تھے چنانچہ مجھے قیدیوں کے ساتھ لکھا گیا''۔مصنف عبدالرزاق

۱۱۴۳۵۔۔۔۔۔حضرت ثعلبہ رضی اللہ عنہ الخشنی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا''۔

۱۱۴۳۶۔۔۔۔۔حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے میرے پیارے دوست ابوالقاسم (جناب رسول اللہ ﷺ) کی کنیت ہے (نے) وصیت فرمائی کہ جنگ سے نہ بھاگنا خواہ ہلاک ہی کیوں نہ ہو جاؤ''۔ابن جریر

۱۱۴۳۷۔۔۔۔۔خالد الاحول روایت کرتے ہیں خالد بن سعید سے اور وہ اپنے والد سے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت خالد بن سعید بن العاص رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا کہ اگر ایسے علاقے سے گزرو جہاں سے اذان کی آواز نہ سنائی دے تو ان تک پہنچو، چنانچہ جب وہ بنو زبید کے علاقے سے گزرے تو انہوں نے اذان کی آواز نہ سنی تو ان کو گرفتار کر لیا اتنے میں عمرو بن معدیکرب رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور گفتگو کی تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے تمام قیدی حضرت عمرو بن معدیکرب رضی اللہ عنہ کو ھدیہ کر دیئے''۔

۱۱۴۳۸۔۔۔۔۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی قوم سے اس وقت تک جنگ نہ کی جب تک ان کو دعوت نہ دے دی''۔ابن النجار

امان

۱۱۴۳۹۔۔۔۔۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مسند سے حضرت طلحہ بن عبید اللہ بن کریز روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ جس شخص نے بھی مشرکوں میں سے کسی کو دعوت دی اور آسمان کی طرف اشارہ کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کو امان دے دی تو وہ اللہ ہی کے عہد اور میثاق کے عہد میں ہے''۔مصنف عبدالرزاق

۱۱۴۴۰۔۔۔۔۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے لکھوایا کہ بے شک مسلمان غلام بھی مسلمانوں میں سے ہی ہے اگر وہ

امان دیدے تو یہی سمجھا جائے گا کہ مسلمانوں نے امان دی ہے"۔ مصنف عبد الرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، متفق علیہ

۱۱۴۴۱...... حضرت عوف بن مالک الاشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی نے ایک مسلمان خاتون کو تکلیف پہنچائی پھر اس پر مٹی ڈالنے لگا جو خود پر ڈالنا چاہ رہا تھا یہ معاملہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ لوگ ذمی ہیں جب تک تمہارے ساتھ کیا ہوا عہد پورا کریں اور جب یہ تمہارے ساتھ کیا ہوا اپنا عہد پورا نہ کریں تو ان کا کوئی عہد نہیں پھر اس کو پھانسی دے دی"۔ عبدالرزاق، متفق علیہ

۱۱۴۴۲...... حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حکم نامہ ہم تک پہنچا جب تم نے قلعہ کا محاصرہ کرلیا تھا، پھر انہوں نے تم سے چاہا کہ تم ان کو اللہ کے حکم پر امان دو، ان کو امان نہ دینا، کیونکہ تم نہیں جانتے کہ ان کے بارے میں اللہ کا حکم کیا ہے لیکن ان کو اپنی ذمہ داری پر امان دو، پھر ان کے بارے میں وہ فیصلہ کرو جو تمہیں اچھا لگے، اور جب ایک شخص کسی دوسرے شخص سے کہدے کہ خوفزدہ مت ہونا تو تحقیق اس نے امان دے دی اس کو اور اگر کسی شخص نے دوسرے سے کہا کہ مترس تو تحقیق اس نے بھی اس کو امان دے دی کیونکہ اللہ تعالیٰ تمام زبانوں کو جانتے ہیں"۔ متفق علیہ

فائدہ:...... مترس فارسی زبان کا کلمہ ہے یعنی نہ ڈرو' واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

جنگ میں بھی وعدہ خلافی جائز نہیں

۱۱۴۴۳...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ ہم نے تستر کا محاصرہ کرلیا اور ہرمزان کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حکم پر اتارا، اور لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں پہنچے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہہ تو اس نے کہا کہ وہ بات کروں جو زندہ لوگ کیا کرتے ہیں یا وہ بات کروں جو مرنے والے کیا کرتے ہیں فرمایا کہ بولو، کوئی حرج نہیں، جب میں نے محسوس کیا کہ وہ اس کو قتل کردیں گے عرض کیا کہ اسے اب قتل نہیں کیا جاسکتا کیونکہ آپ نے اسے کہہ دیا ہے کہ بولو کوئی حرج نہیں" تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا تو نے اس سے رشوت لی ہے اور کچھ حاصل کیا ہے، میں (حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک) نے عرض کیا کہ خدا کی قسم نہ میں نے اس سے رشوت لی ہے اور نہ کچھ حاصل کیا ہے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یا تو تو گواہ لے کر آ یا پھر تجھے سزا ملے گی، سو میں نکلا اور زبیر بن عوام سے ملاقات ہوئی انہوں نے میرے ساتھ گواہی دی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے قتل نہ کروایا، سو ہرمزان مسلمان ہوگیا"۔ مسند الشافعی، متفق علیہ

۱۱۴۴۴...... اہل کوفہ میں سے ایک صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر کے سالار کو لکھا جسے جنگ کے لئے بھیجا تھا کہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم میں سے کوئی شخص علج کافر کو طلب کرتا ہے یہاں تک کہ پہاڑوں میں سخت لڑائی اور رکاوٹ ہوتی ہے تو کہتا ہے "مترس" کہتا ہے کہ خوفزدہ مت ہونا پھر جب اس کو پکڑ لیتا ہے تو اس کو قتل کردیتا ہے، اور قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر مجھے اطلاع ملی کہ کسی نے ایسی حرکت کی ہے تو میں اس کی گردن اڑادوں گا"۔ امام مالک

۱۱۴۴۵...... حضرت ابوسلمۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر کسی نے تم میں سے کسی مشرک کے لئے اپنی انگلی سے آسمان کی طرف اشارہ کیا (یعنی امان دینے کا کہا) اور جب وہ اس کے پاس آ گیا تو اس نے اس کو پکڑ کر قتل کردیا تو میں اس کو اس کافر کے بدلے قتل کردوں گا"۔ ابن صاعد اور الالکائی

۱۱۴۴۶...... واقدی کہتے ہیں کہ مجھ سے بیان کیا ابوبکر بن عبداللہ بن ابی الحویرث نے اور فرمایا کہ بیت المقدس سے تیس یہودی آئے ان کا سردار یوسف بن نون تھا، ان کے لئے امان کی تحریر لکھوائی اور جابیہ کے بدلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ صلح کرلی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک تحریر لکھوائی اور ان پر جزیہ مقرر کیا، اور لکھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم تمہارے لئے تمہارے مال اور گرجے محفوظ ہیں جب تک تم خود شرارت نہ کرو اور نہ کسی شرارتی کو پناہ دو، سو اگر تم میں سے کسی نے کوئی شرارت کی یا شرارتی کو پناہ دی تو اس سے اللہ کا ذمہ ختم ہوجائے گا اور لشکر کے حملے کی ذمہ داری مجھ پر نہ ہوگی، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اور ابوعبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہ اس تحریر کے گواہ بنے اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ

عنہ نے یہ معاہدہ تحریر فرمایا"۔ابن عساکر

۱۱۴۴۷..... مہلب بن ابی صفرہ فرماتے ہیں کہ ہم نے مناذر کا محاصرہ کیا اور کچھ قیدی حاصل کئے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں لکھا کہ مناذر بھی سواد کے علاقوں میں سے ہے جو کچھ تم نے ان سے لیا ہے ان کو واپس کردو"۔ابو عبید

۱۱۴۴۸..... حضرت فضیل بن عبید نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد مبارک میں جہاد میں کئی مرتبہ حصہ لیا تھا چنانچہ فرماتے ہیں کہ جب ہم واپس آئے تو مسلمان غلاموں میں سے ایک غلام پیچھے رہ گیا اور ایک کاغذ پر، دشمنوں کے لئے امان نامہ لکھ کر ان کی طرف پھینک دیا، (آگے فرماتے ہیں کہ) واقعہ کی تفصیلات ہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں لکھا کہ مسلمان غلام مسلمانوں ہی میں سے ہے، اس کی ذمہ داری مسلمانوں کی ذمہ داری ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے امان دینے کو جائز قرار دیا"۔متفق علیه

۱۱۴۴۹..... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہرمزان نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ذمہ داری پر گرفتاری پیش کی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے انس! مجھے البراء بن مالک اور مجزاۃ بن ثور کے قاتل سے حیا آتی ہے، چنانچہ ہرمزان نے اسلام قبول کرلیا اور اس کے لئے حصہ مقرر کیا گیا"۔یعقوب بن سفیان، متفق علیه

۱۱۴۵۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ذمی آئے تو ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں تھے، ذمیوں نے عرض کیا کہ آپ ہمارے لئے امن کی ایک دستاویز لکھ دیجئے، اس کے بعد ہم اس بارے میں آپ سے کوئی سوال نہ کریں گے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں جو تم چاہتے ہو میں تمہارے لئے لکھ دوں گا علاوہ لشکر کے سپاہیوں اور بے وقوف لٹیروں کے کیونکہ یہی لوگ انبیاء کرام کے قتل کرنے والے ہیں"۔العسکری

۱۱۴۵۱..... قائل بن مطرف اپنے والد سے اور وہ اپنے والد رزین بن انس سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ ہمارا دفعیہ نامی جگہ پر ایک کنواں تھا، جب اسلام ظاہر ہوا تو ہمیں خوف ہوا کہ اس کے اردگرد کے لوگ کنواں ہم سے چھین نہ لیں، چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور صورت حال بتائی تو آپ ﷺ نے میرے لئے ایک دستاویز لکھوائی، بسم اللہ الرحمن الرحیم، اللہ کے رسول محمد کی طرف سے، امابعد، اگر وہ سچا ہے تو ان کا ایک کنواں ہے، اگر وہ سچا ہے تو ان کا ایک گھر ہے، چنانچہ ہم نے جب بھی کبھی اس کنویں کے سلسلے میں مدینہ کے کسی قاضی کے سامنے معاملہ اٹھایا تو اس قاضی نے فیصلہ ہمارے حق میں کیا" نبی کریم ﷺ کی دستاویز پر میں لفظ کان تھا"۔(مستدرک حاکم اور نسائی) اور راوی کا بھی یہی خیال ہے کہ نبی کریم ﷺ کی دستاویز ایسی ہی تھی"۔ابن ابی داؤد، فی المصاحف اور طبرانی

۱۱۴۵۲..... ذکر بن ابی زائدۃ فرماتے ہیں کہ میں ابواسحٰق کے ساتھ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان تھا تو ہمارے ساتھ بنوخزاعۃ کا ایک شخص چلنے لگا تو ابواسحٰق نے اس سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ نے کیا فرمایا تھا کہ یہ بدوی بنوکعب کی مدد سے کانپ اٹھی؟ تو وہ خزاعی شخص بولا کہ بنوکعب کی مدد سے نکل آئی، پھر اس نے رسول اللہ ﷺ کی دستاویز خزاعہ کے تحریر شدہ نکالی اور ہمارے سامنے کی وہ ان دنوں ان کا نائب تھا، اس میں لکھا تھا، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اللہ کے رسول محمد کی طرف سے بدیل، بسری اور بنی عمرو کے سرداروں کی طرف، سو میں تیرے سامنے اللہ کی تعریف بیان کرتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں علاوہ اس کے، سو میں نے چھپا کر کوئی گناہ نہیں کیا اور نہ میں نے تمہارے پہلو میں رکھا بے شک اہل تہامہ میں سب سے معزز لوگ تم ہو اور سب سے زیادہ قریبی رشتے دار بھی اور مطیبین میں سے وہ لوگ جنہوں نے تمہارا اتباع کیا، اور تحقیق تم میں سے اس شخص کے لئے جس نے ہجرت کی میں نے وہی لیا ہے جو اپنے لئے لیا ہے خواہ اس نے مکہ میں سکونت اختیار کئے بغیر (حج وعمرے کے علاوہ) اپنی سرزمین سے ہی ہجرت کی ہو، اور میں نے تمہارے پیچ نہیں رکھا اگر تم اسلام قبول کرلو، سو قسم میری طرف سے بالکل خوفزدہ نہ ہو اور نہ ہی محاصرے میں ہو، امابعد، بے شک علقمہ بن علاثۃ اور ابن ھودۃ مسلمان ہو گئے اور انہوں نے ہجرت کی اور بیعت کی ان پر جنہوں نے ان دونوں کا اتباع کیا عکرمہ وغیرہ وغیرہ میں سے اور جو انہوں نے اپنے لئے لیا وہی اپنے متبعین کے لئے لیا بے شک ہم میں سے بعض بعض کے ساتھ حلال وحرام کا تعلق رکھتے ہیں اور بے شک خدا کی قسم میں نے تمہارے ساتھ جھوٹ نہیں بولا اور تم پر سلامتی ہو رب کی طرف"۔(پھر فرمایا کہ) مجھے زہری سے معلوم ہوا فرمایا کہ یہ بنوخزاعۃ والے ہیں جو میرے اہل میں سے ہیں جب رسول اللہ ﷺ نے ان کے نام دستاویز

لکھی تو وہ عرفات اور مکہ کے درمیان ٹھہرے ہوئے تھے اور مسلمان نہ ہوئے تھے اور یہ لوگ جناب رسول اللہ ﷺ کے حلیف تھے''۔
مصنف ابن ابی شیبہ

ذمیوں کے احکام

۱۱۴۵۳..... مسند عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت خالد بن یزید بن ابی مالک اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ مسلمان جابیہ کے مقام پر ٹھہرے ہوئے تھے ان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے، تو ذمیوں میں سے ایک شخص ان کے پاس آیا اور بتایا کہ لوگ اس کے انگوروں کے باغ کو تباہ کر رہے ہیں، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نکلے ہی تھے کہ انہیں ایک شخص ملا اپنے ساتھیوں میں سے جو انگوروں کے گچھے اٹھائے ہوئے تھا، اس کو دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا تو بھی؟ اس نے عرض کیا، اے امیر المؤمنین، ہم بہت بھوکے تھے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ واپس تشریف لے گئے اور باغ والے کو انگوروں کی قیمت ادا کی''۔ ابو عبید

۱۱۴۵۴..... حکیم بن عمیر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اہل ذرسے برأت ظاہر کر دو لشکر کی تکلیف سے۔

۱۱۴۵۵..... حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام آئے، تو اھل کتاب میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا اے امیر المؤمنین، مومنوں میں سے ایک شخص نے میرا یہ حال کیا ہے جو آپ دیکھ رہے ہیں (اس شخص کا سر بھی پھٹا ہوا تھا، اور پٹائی بھی لگی ہوئی تھی) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سخت غصہ آیا پھر حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے فرمایا جاؤ اور دیکھو اس کا یہ حشر کس نے کیا ہے، حضرت صہیب رضی اللہ عنہ گئے تو دیکھا کہ وہ حضرت عوف بن مالک الاشجعی رضی اللہ عنہ تھے، حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ امیر المؤمنین تم سے سخت ناراض ہیں اور غصے میں ہیں لہٰذا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور بات کرلو کیونکہ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ تمہارے بارے میں جلدی نہ کریں سو جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز ادا کی تو دریافت فرمایا کہ صہیب کہاں ہے کیا اس شخص کو پکڑ لیا، حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے کہا جی ہاں وہ عوف تھے جو حضرت معاذ کے پاس آکر تفصیل بتا رہے تھے، پھر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا اے امیر المؤمنین وہ عوف بن مالک ہیں ان سے صفائی سن لیجئے اور ان کے معاملے میں جلدی نہ کیجئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ تیرا اور اس کا کیا قصہ ہے، حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے امیر المؤمنین میں نے اس شخص کو دیکھا کہ ایک مسلمان عورت کو پکڑ کر لئے جارہا ہے اور ماررہا ہے تاکہ اس کو بچھاڑ دے، پھر اس نے اس عورت کو بچھاڑا نہیں بلکہ دھکا دے دیا وہ گر پڑی تو اس نے اس عورت کو ڈھانپ لیا یا اس پر حاوی ہوگیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس عورت کو لاؤ تاکہ تمہاری بات کی تصدیق کردے، حضرت عوف رضی اللہ عنہ اس عورت کے پاس پہنچے تو اس کے والد اور شوہر بولے کہ تم ہماری عورت سے کیا چاہتے ہو، تم نے تو ہمیں رسوا کر دیا، تو وہ عورت بولی کہ خدا کی قسم میں ان کے ساتھ ضرور جاؤں گی، اس کے والد اور شوہر نے کہا کہ ہم جائیں گے اور تیری بات پہنچائیں گے، چنانچہ وہ دونوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت عوف رضی اللہ عنہ کی بات کی تائید کی چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس یہودی کو پھانسی دینے کا حکم دیا، اور فرمایا کہ اس بات پر تم سے صلح نہیں کی، پھر فرمایا اے لوگو! محمد (ﷺ) کے ذمے میں اللہ سے ڈرو، سو اگر ان میں سے کسی نے ایسی حرکت کی تو اس کا کوئی حصہ نہیں، حضرت سوید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہی پہلا یہودی شخص ہے جسے میں نے اسلام میں پھانسی دیتے ہوئے دیکھا''۔ ابو عبید، سنن کبری بیہقی

۱۱۴۵۶..... حضرت ضحرۃ بن حبیب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ذمیوں کا نام رکھو کنیت نہ رکھو، ان کو ذلیل کرو (سمجھو) اور ان پر ظلم نہ کرو اور جب تم اور وہ کسی راستے پر اکٹھے ہو جائیں تو انہیں تنگ حصے کی طرف کردو''۔

۱۱۴۵۷..... حضرت حارث بن معاویہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے دریافت فرمایا کہ آپ نے اہل شام کو کس حال میں چھوڑا؟ انہوں نے تفصیل بتائی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ کا شکر ادا کیا اور تعریف بیان کی پھر فرمایا کہ شاید تم مشرکوں کے ساتھ بیٹھے رہے ہو؟ عرض کیا، نہیں اے امیر المؤمنین تو فرمایا کہ اگر تم ان کے ساتھ بیٹھتے تو ان کے ساتھ کھاتے، ان کے ساتھ پیتے اور تم اس

وقت تک بھلائی پر رہو گے جب تک یہ کام نہ کرو گے"۔یعقوب بن سفیان، بیہقی فی شعب الایمان

۱۱۴۵۸.....مکحول فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ ذمیوں کو حکم دیا کرتے تھے کہ اپنی پیشانی کے بال کاٹیں اور اوساط سے خود کو باندھیں اور مسلمانوں کے معاملات میں ان کے ساتھ بالکل بھی مشابہت اختیار نہ کریں"۔ابن زنجویہ

۱۱۴۵۹.....حضرت لیث بن ابی سلیم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے گورنروں کو لکھا کہ خنزیروں کو قتل کردو اور جو لوگ جزیہ دیتے ہیں ان کے جزیے میں سے ان خنزیروں کی قیمت ان کو واپس کردو"۔ابو عبید، ابن زنجویہ معافی الاموال

۱۱۴۶۰.....حضرت مجاہد بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں لکھا کہ مجوسیوں میں سے جو تمہیں اپنی باندیوں، بیٹوں اور بہنوں کے نکاح پر بلائیں تو ان سے پہلوتہی کرو، اور اس سے بھی کہ وہ ایک ساتھ کھانا کھائیں تا کہ کہیں ہم ان کو اہل کتاب کے ساتھ نہ ملادیں اور ہر کاہن وساحر کو قتل کردو"۔ابن زنجویہ فی الاموال ورستہ فی الایمان اور محاملی فی امالیہ

۱۱۴۶۱.....محمد بن عائذ فرماتے ہیں کہ ولید نے کہا کہ مجھے ابو عمرو وغیرہ نے بتایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہ رسول اللہ ﷺ کے دیگر صحابہ نے اس بات پر اتفاق رائے کیا کہ ان کے پاس جتنی زمین وغیرہ ہے وہ ان کو آباد کریں گے اور اس کا خراج مسلمانوں کو دیں گے، اور اگر کوئی ان میں سے مسلمان ہوگیا تو اس سے خراج ختم کردیا جائے گا اور اس کے پاس جو زمین وغیر ہوگی وہ اس کے علاقے کے لوگوں میں تقسیم کردی جائے گی اور وہ جو ادا کرتا تھا اب اس کے علاقے والے ادا کریں گے اور اس کا مال گھر والے اور جانور اس کے حوالے کردیں گے، اور اس کا نام مسلمانوں کے رجسٹر میں لکھا جائے گا اور حصہ مقرر کیا جائے گا اور وہ مسلمانوں میں سے ہوگا اور اس کو وہی سہولتیں حاصل ہوں گی جو مسلمانوں کو حاصل ہیں اور اس پر وہی ذمہ داریاں عائد ہوں گی جو دیگر مسلمانوں پر عائد ہوتی ہیں، اور ان کی رائے یہ نہ ہوتی کہ خواہ کوئی مسلمان ہی کیوں نہ ہوجائے مگر اس کی زمین اس کے گھر والوں اور رشتے داروں میں تقسیم ہوجائے، اور مسلمانوں کے لئے .... نہ سمجھتے تھے اور ان میں سے جو اپنے دین پر برقرار رہے اس کو ذمی پکارا جائے، اور اس پر بھی اتفاق رائے ہوا کہ مسلمانوں کے لئے اس بات کی گنجائش نہیں کہ ذمیوں کے پاس موجود زمینوں کی وجہ سے انہیں قتل نہیں کیا گیا تھا اور ان کو ان کے رومی دشمنوں پر غالب رکھا گیا تھا، چنانچہ اس سے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ چوکنے ہوگئے اور تمام بڑے صحابہ نے اس زمین کی خریداری کو پسند نہ کیا کیونکہ مسلمانوں کا غلبہ شہروں پر تھا اور ان علاقوں پر جن کے لئے یہ قتال کرتے تھے، اور مسلمانوں اور ان کے سرکردہ لوگوں کے پاس اپنا وفد بھیجئے امن مانگنے کے لئے مسلمانوں کے غلبے سے پہلے ہی چھوڑ دینے کی وجہ سے چنانچہ انھوں نے کہا کہ وہ لوگ ان سے اپنی مرضی سے ہی خرید نا پسند نہ کرتے تھے کیونکہ حضرت عمر اور زمین کے مالکان نے ان زمینوں کو امت کے بعد میں آنے والے مسلمان مجاھدین کے لئے وقف کردیا تھا چنانچہ وہ نہ بیچی جاسکتی تھیں اور نہ وراثت میں تقسیم ہوسکتی تھی تا کہ بعد کے مشرکین کے خلاف جہاد میں قوت حاصل رہے اور اس وجہ سے بھی کہ انھوں نے خود پر فریضہ جہاد کو لازمی کرلیا تھا۔ابن عساکر

جزیہ کے احکام

۱۱۴۶۲.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مسند سے مسروق روایت کرتے ہیں کہ بعض قبیلوں میں سے ایک شخص مسلمان ہوگیا، اور اس سے جزیہ لیا جاتا تھا چنانچہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین! میں مسلمان ہوگیا ہوں اور پھر بھی مجھ سے جزیہ لیا جاتا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شاید تو نے پناہ لینے کے لئے اسلام قبول کیا ہے، اس نے کہا کہ رہا اسلام تو اس میں مجھے کون پناہ دے گا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں، اور پھر لکھ دیا کہ اس سے جزیہ نہ لیا جائے"۔

ابو عبید، ابن زنجویہ فی الاموال اور رستہ فی الایمان اور سنن کبری بیہقی

۱۱۴۶۳.....اسلم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سونے والوں پر چار دینار اور چاندی والوں پر چالیس درھم جزیہ مقرر کیا اور یہ بھی کہ مسلمانوں کا رزق اور مہمان نوازی تین دن کے لئے کریں گے"۔امام مالک، ابو عبید فی الاموال، سنن کبری بیہقی

۱۱۴۶۴.....ابوعون محمد بن عبید اللہ الثقفی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے سرداروں پر جزیہ مقرر کیا، مال دار پر ۴۸ درھم، درمیانے درجے پر ۲۴ درھم اور فقیر پر ۱۲ درھم۔ سنن کبریٰ بیھقی

۱۱۴۶۵. حضرت حارثہ بن مضرب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اھل سواد پر ایک دن اور رات کی مہمان نوازی مقرر کی، اور جس کو کسی بیماری یا بارش وغیرہ نے روک لیا ہو تو اپنا مال خرچ کرے''۔ الشافعی، ابو عبید، ابن عبدالحکم فی فتوح المصر، سنن کبری بیھقی

۱۱۴۶۶.....احنف بن قیس فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ذمیوں کے ساتھ ایک دن اور رات کی مہمان نوازی کی شرط لگاتے تھے خواہ ان کے پاس کتنی ہی گنجائش ہو، اور اگر ان کے علاقوں میں کوئی مسلمان مقتول پایا گیا تو ان پر دیت کی لازم ہوگی۔ ابو عبید اور مسدد، متفق علیه

۱۱۴۶۷.....اسلم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جزیے میں سے بہت سارا بکریوں کا ریوڑ ملا اور اسلم نے عرض کیا کہ وہاں پیچھے ایک نابینا اونٹنی ہے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم اس کو گھر والوں کے حوالے کر دیں گے وہ اس سے فائدہ اٹھائیں گے،، میں نے عرض کیا کہ وہ تو نابینا ہے، تو فرمایا وہ اس کو اونٹوں کے ساتھ کھلا پلا لیں گے میں نے عرض کیا کہ وہ زمین سے کیسے کھائیں گی، دریافت فرمایا کہ آیا وہ جزیہ کے جانور میں سے ہے یا صدقہ کے جانوروں میں سے، میں نے عرض کیا کہ جزیہ کے جانوروں میں سے فرمایا کہ خدا کی قسم تم نے اس کے کھانے کا ارادہ کرلیا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ اس پر تو جزیہ کی علامت ہے، چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے حکم فرمایا اور اس کو ذبح کر دیا گیا حضرت ان تھالوں میں رکھتے جاتے تھے اور ایک ایک تھال جناب رسول اللہ ﷺ کی ازواج کے گھر بھیجتے جا رہے تھے، سب سے آخر میں جو تھال بھیجا وہ ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر بھجوایا، اگر کسی تھال سے کچھ کم کرنے کی ضرورت ہوتی تو اسی تھال سے کم کرتے پھر فرمایا کہ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اونٹ کا گوشت ان تھالوں میں ڈال کر امہات المؤمنین کے گھروں میں بھجوایا اور باقی کے بارے میں حکم دیا، اسے تیار کیا گیا اور مہاجرین اور انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے کھایا''۔ مالک، شافعی، متفق علیه

جزیہ کی مقدار

۱۱۴۶۸.....حارثہ بن مضرب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا کہ اھل سواد کو مسلمانوں کے درمیان تقسیم فرما دیں چنانچہ ان کی گنتی کا حکم دیا تو ایک مسلمان شخص کے حصے میں تین کسان آئے چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مشورہ فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان کو چھوڑ دیجئے یہ مسلمانوں کی آمدنی کا ذریعہ ہوں گے چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن حنیف رضی اللہ عنہ کو بھیجا گیا اور انہوں نے اڑتالیس، چوبیس اور بارہ درھم کی مقدار مقرر کی''۔ ابو عبید، ابن زنجویه، خرائطی متفق علیه

۱۱۴۶۹. حضرت مرۃ الھمدانی فرماتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے کہ میں ان کو بار بار صدقہ دوں گا یہاں تک کہ ایک شخص کے پاس سو اونٹ جمع ہو جائیں گے۔ ابو عبید فی الامثال اور ابن سعد

۱۱۴۷۰.....حضرت عتبہ فرقد فرماتے ہیں کہ میں نے دریائے فرات کے کنارے سواد نامی علاقے میں دس جریب زمین خریدی جانوروں کو گھاس وغیرہ کھلانے کے لئے، اور یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں عرض کی، فرمایا کہ کیا تم نے زمین اھل زمین سے خریدی ہے۔ میں نے عرض کیا جی ہاں پھر فرمایا چلو گے میرے ساتھ؟ میں ان کے ساتھ چلا تو انہوں نے پوچھا اے فلاں فلاں کیا تم نے اس کو کچھ بیچا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں، تو آپ نے فرمایا کہ تلاش کر کے اس بندے سے اپنا مال لے لو جسے دیا تھا۔ سنن کبری بیھقی

۱۱۴۷۱.....اسلم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سونا رکھنے والوں پر چار دینار جزیہ مقرر کیا، اور چاندی والوں پر چالیس درھم اور کھانے پینے کی چیزوں میں سے گندم کے دو مد، اور ان میں سے ہر انسان کے لئے ہر ماہ تین قسط تیل، اور اگر وہ شہری ہو تو ہر ماہ ہر شخص ایک اردب تین دے گا اور پھر فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں شہد اور چربی میں کتنی مقدار مقرر کی''۔ ابو عبید، ابن زنجویه، فی الاموال

۱۱۴۷۲.....ابن ابی نجیح فرماتے ہیں کہ میں نے مجاہد سے پوچھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اھل شام پر اھل یمن سے زیادہ جزیہ کیوں مقرر کیا

تھا تو حضرت مجاہد نے فرمایا کہ سہولت کے لئے“۔ابو عبید، ابن زنجویہ

١١٤٧٣.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بوڑھے کے پاس سے گزرے جو مسجدوں کے دروازہ پر مانگا کرتا تھا تو فرمایا کہ ہم نے تیرے ساتھ انصاف نہیں کیا کہ بڑھاپے کے باوجود تجھ پر جزیہ مقرر کردیا اور تجھے تیرے بڑھاپے نے ضائع کردیا، پھر بیت المال سے اس کی ضرورت کے لئے کچھ جاری فرمایا“۔ابو عبید، ابن زنجویہ

١١٤٧٤.....حضرت جبیر بن نفیر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جزیہ کا بہت سامال لایا گیا، میرا یہ خیال ہے کہ تم نے لوگوں کو ہلاک کردیا ہے، عرض کیا کہ نہیں خدا کی قسم ہم نے جو بھی لیا ہے وہ نہایت آسانی سے معاف کرتے ہوئے لیا ہے، دریافت فرمایا بغیر ڈنڈے، کوڑے کے؟ عرض کیا جی ہاں تو فرمایا کہ تمام یقین اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے نہ یہ کام میرے ہاتھ سے کروایا اور نہ میرے دور میں کروایا“۔

ابو عبید فی الاموال

١١٤٧٥.....ابوعیاض فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ذمیوں کے غلام نہ خریدو کیونکہ وہ خراج والے ہیں اور ان کی زمین بھی سوا نہیں نہ خریدو اور تم میں سے کوئی بھی چھوٹوں کے ساتھ نہ ملائے جبکہ اللہ تعالیٰ اس کو اس سے نجات دے چکے ہیں“۔ابو عبید فی الاموال سنن کبری

١١٤٧٦.....حکم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ صابئہ پر جزیہ مقرر کرتے تھے، یہاں تک کہ وہ اس قابل نہ ہو جائیں چنانچہ پھر ان پر دس درھم مقرر کرتے اور پھر ان پر ان کی حیثیت اور کام کاج کے لحاظ سے بڑھاتے ہی رہتے“۔ابن زنجویہ فی الاموال

١١٤٧٧.....ابن سیرین فرماتے ہیں کہ اھل نجران میں سے جن لوگوں نے جزیہ کی شرط پر رسول اللہ ﷺ سے صلح کی تھی ان میں سے ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں مسلمان ہو گیا، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ میں مسلمان ہوں مجھ پر جزیہ نہیں لاگو ہوتا تو فرمایا کہ بلکہ تم جزیہ سے بچنے کے لئے مسلمان ہوئے ہو، اس نے کہا کہ آپ کا کیا خیال ہے اگر میں جزیے سے بچنے کے لئے مسلمان ہوا ہوتا جیسے کہ آپ فرمارہے ہیں، تو کیا اسلام میں کوئی ایسی چیز نہیں جو مجھے پناہ دے؟ تو فرمایا، ہاں، پھر اس سے جزیہ معاف کردیا“۔ابن زنجویہ

١١٤٧٨.....اسلم کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لشکروں کے امراء کو لکھا کہ اھل جزیہ کی گردنوں میں مہریں لگادیں“۔سنن کبری بیہقی

١١٤٧٩.....بجالۃ بن عبیدۃ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا کہ مجوسیوں سے جزیہ لو، کیونکہ عبدالرحمن بن عوف نے مجھ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہجر مجوسیوں سے جزیہ وصول کیا“۔ابوبکر محمد بن ابراھیم العاقولی فی فوائدہ

١١٤٨٠.....مسند علی رضی اللہ عنہ سے نظر بن عاصم روایت کرتے ہیں فرمایا کہ فروۃ بن نوفل الاشجعی نے فرمایا کہ کس بناء پر مجوسیوں سے جزیہ لوگے جبکہ وہ اھل کتاب بھی نہیں؟ تو حضرت مستورد کھڑے ہوئے اور ان سے بات کرنے لگے اور فرمایا کہ اے اللہ کے دشمن! کیا تو حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما پر طعن کرتا ہے، پھر ان کو لے کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گھر کی طرف گئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں مجوسیوں کے بارے میں سب سے زیادہ جانتا ہوں، ان کی علامت ہوتی ہے جو وہ پہچانتے ہیں ان کی کتاب ہے جو وہ پڑھتے پڑھاتے ہیں اور ان کا بادشاہ ایک دن نشے کی حالت میں اپنی بیٹی اور بہن سے زنا کر بیٹھا، رعایا میں سے بعض لوگوں کو علم ہو گیا جب کہا کہ کیا تم دنیا میں آدم علیہ السلام کے دین سے بہتر کسی دین سے واقف ہو اور وہ اپنے بیٹے اور بیٹی کی آپس میں شادی کروایا کرتے تھے اور میں آدم علیہ السلام کے دین پر ہوں، سو جو لوگ اپنے دین سے برگشتہ ہو کر اس کے پیروکار ہو گئے انہوں نے مخالفوں سے جنگ کی، سوا گلے ہی دن ان سے ان کی کتاب اٹھالی گئی اور جو علم ان کے سینوں میں تھا وہ بھی اٹھالیا گیا اور وہ اھل کتاب ہیں اور جناب رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے جزیہ لیا ہے“۔الشافعی، عدنی، ابویعلی، ابن زنجویہ فی الاموال سنن کبری بیھقی

١١٤٨١.....زبید بن عدی نے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک دہقان مسلمان ہو گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تو اپنی زمین پر ہی رہے گا تو ہم تجھ سے تیرا جزیہ معاف کردیں گے اور اگر تو اس زمین سے ہٹ گیا تو ہم اس کے زیادہ حق دار ہوں گے“۔

ابو عبید، زنجویہ فی الاموال، سنن کبری بیھقی

۱۱۴۸۲.....ابوعون الثقفی محمد بن عبیداللہ فرماتے ہیں کہ عین التمر نامی جگہ کے دھقانوں میں سے ایک شخص مسلمان ہوگیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا کہ تجھ پر جزیہ تو کوئی نہیں لیکن وہ زمین جو تیرے پاس تھی وہ اب ہماری (اسلامی حکومت) کی ہے سو اگر تو چاہے تو ہم تیرے ہی لئے مقرر کردیتے ہیں اور اگر تو چاہے تو ہم تجھے اس کا نگران بنادیتے ہیں سو اللہ تعالیٰ جو کچھ اس میں پیدا فرمائیں گے" وہ تمام پیداوار لے کر تو ہمارے پاس آئے گا"۔ابو عبید، ابن زنجویه سنن کبری بیهقی

۱۱۴۸۳.....عنترۃ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہر ہنر مند سے جزیہ لیا کرتے تھے، سوئی والے سے سوئی اور تلوار والے سے تلوار، رسیوں والے سے رسی، پھر ماہرین کو بلاتے اور سونا چاندی ان کے حوالے کرتے وہ تقسیم کرتے، پھر فرماتے، یہ لے لو اور اس کو تقسیم کردو، وہ عرض کرتے کہ ہمیں اس کی کوئی ضرورت نہیں، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے کہ تم نے بہترین حصہ لیا اور برا حصہ چھوڑ دیا تمہیں ضرور لینا ہوگا"۔

ابو عبید، ابن زنجویه معا فی الاموال

۱۱۴۸۴.....عبدالملک بن عمیر فرماتے ہیں کہ مجھے ثقیف کے ایک شخص نے اطلاع دی اور کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے برج سابور پر مقرر کیا تھا اور فرمایا تھا کہ دراھم کی وصولی کے لئے کسی پر کوڑا مت اٹھانا اور نہ ہی کھانے پینے کی چیزیں ان کو فروخت کرنا اور سردی گرمی کا لباس اور نہ جانور جس پر وہ کام کرتے ہیں اور کوئی شخص درھم طلب کرنے کے لئے کھڑا نہ رہے، میں نے عرض کیا، اے امیر المؤمنین، اس طرح تو میں آپ کے پاس اسی طرح آجاؤں گا جس طرح خالی ہاتھ تھا، فرمایا کہ خواہ تو اسی طرح میرے پاس آجائے جس طرح تو گیا تھا، احمق کہیں کے، ہمیں یہی حکم دیا گیا ہے کہ ہم ان سے وہ وصول کرلیں جو ان کے پاس اضافی ہے"۔سنن سعید بن منصور

حضرت مجالد فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجوسیوں سے بالکل جزیہ نہ لیا کرتے تھے یہاں تک کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے گواہی دی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مجوسیوں سے بطور جزیہ وصول کیا تھا"۔مصنف ابن ابی شیبه

۱۱۴۸۶.....جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجوسیوں سے جزیہ کے بارے میں دریافت فرمایا تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ فرمارہے تھے کہ ان کے ساتھ اھل کتاب والا معاملہ کرو"۔ابن ابی شیبه

۱۱۴۸۷.....عبداللہ بن ابی حدرد الاسلمی فرماتے ہیں کہ جب ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ جابیہ آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک بوڑھا ذمی کھانا مانگ رہا ہے، اس کے بارے میں معلوم کیا تو بتایا کہ یہ ذمیوں میں سے ایک شخص ہے جو بوڑھا اور کمزور ہوگیا ہے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے ذمے واجب الادا جزیہ ختم کردیا اور فرمایا کہ تم نے اس پر جزیہ ذمہ داری ڈال دی اور جب وہ بوڑھا ہوگیا تو اس کو چھوڑ دیا اور اب وہ کھانا مانگتا ہے چنانچہ اس کے لئے بیت المال سے دس درھم وظیفہ جاری فرمادیا وہ بال بچے دار بھی تھا"۔واقدی

۱۱۴۸۸.....ابوزرعہ بن سیف بن ذی یزن فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ کا نامہ مبارک میرے کام آیا یہ اس کا نسخہ ہے، پھر فرمایا کہ اس میں لکھا ہے کہ جو اپنی یہودیت یا نصرانیت پر برقرار رہے تو اس کو مبتلا نہ کیا جائے گا کسی تکلیف میں اور اس پر جزیہ کی ادائیگی لازم ہوگی ہر بالغ پر خواہ مرد ہو یا عورت آزاد ہو یا غلام، ایک دینار دینا ہوگا یا پھر ایک دینار کی مالیت کے برابر معافر میں سے"۔

عیسائیوں کے ساتھ طے ہونے والی شرائط

۱۱۴۸۹..... حضرت عبدالرحمٰن بن غنم فرماتے ہیں کہ جب شام کے عیسائیوں کے ساتھ صلح ہوئی تو میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نام خط لکھا (عیسائیوں کی طرف سے) "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" یہ خط اللہ کے بندے عمر کے لئے ہے جو امیر المؤمنین ہیں فلاں فلاں شہر کے عیسائیوں کی طرف جب آپ لوگ ہمارے پاس آئے تو ہم نے آپ سے اپنے لئے اپنی اولادوں کے لئے اور اپنے مال کے لئے اور اپنے اھل مذھب کے لئے امان طلب کی، اور آپ کے لئے خود پر یہ شرائط عائد کیں کہ نہ ہم اپنے شہر میں اور نہ اپنے شہر کے ارد گرد کوئی گھر بنائیں گے نہ گرجہ نہ کسی راھب کا ٹھکانہ اور نہ ان میں سے جو جگہیں خراب ہوجائیں گی ان کی تعمیر نو نہ کریں گے اور نہ ہی ان جگہوں کو بنائیں گے جو مسلمانوں کے علاقے میں ہیں، اور اگر کوئی مسلمان ہمارے گرجوں وغیرہ میں آگیا خواہ وہ دن ہو یا رات ہم منع نہیں

کریں گے اور ہم اپنے گرجوں کے دروازے گذرنے والوں اور مسافروں کے لئے وسیع کردیں گے، اور اگر کوئی مسلمان گزرا تو ہم تین دن تک اس کی مہمان نوازی کریں گے اور کھانا کھلائیں گے، اور یہ کہ اپنے گرجوں اور گھروں میں کسی جاسوس کو نہ رکھیں گے اور نہ مسلمانوں کے جاسوس کو چھپائیں گے، اور نہ ہم اپنی اولاد کو قرآن سکھائیں گے اور نہ شرک کا اظہار کریں گے اور نہ کسی کو شرک کی دعوت دیں گے، اور اگر ہمارے لوگوں میں سے کوئی مسلمان ہونے کا ارادہ کرے گا تو ہم اس کو بھی منع نہ کریں گے اور ہم مسلمانوں کی عزت کریں گے اور اگر وہ ہماری مجلسوں میں بیٹھنا چاہیں تو ہم کھڑے ہوجائیں گے، اور ہم کسی بھی چیز میں ان کی مشابہت اختیار کریں گے نہ لباس میں نہ ٹوپی میں، نہ عمامہ میں اور نہ جوتوں میں اور نہ بال بنانے میں اور نہ ہم ان جیسی گفتگو کریں گے اور نہ ان جیسی کنیتیں رکھیں گے نہ ہم زین پر سوار ہوں گے اور نہ تلوار لٹکائیں گے اور نہ ہم کوئی اسلحہ وغیرہ بنائیں گے نہ اپنے پاس رکھیں گے، اور نہ اپنی مہروں میں عربی نقوش بنائیں گے اور نہ شراب بیچیں گے، اور ہم اپنی پیشانیوں کے بال کاٹیں گے، ہم اپنا حلیہ خاص رکھیں گے جہاں بھی ہوں، اور اپنے بیچ میں زنار باندھیں گے، اور مسلمانوں کے راستوں اور بازاروں میں صلیب اور اپنے کتابیں نہ ظاہر کریں گے، اور ہم اپنے گرجوں پر بھی صلیب کو ظاہر نہ کریں گے، اور مسلمانوں کی موجودگی میں اپنے گرجوں میں ناقوس بھی نہیں بجائیں گے اور ہم سائبان بھی باہر نہیں نکالیں گے اور نہ بارش کے لئے اجتماع کریں گے، اور نہ اپنی موتوں پر اپنی آواز بلند کریں گے، اور نہ مسلمانوں کے راستوں میں اپنی موتوں کے ساتھ آگ ظاہر کریں گے ان کے پاس اپنی میتوں کو نہ لائیں گے، اور جو مسلمانوں کے حصے میں ہو اس کو اپنا غلام نہ بنائیں گے، اور ہم مسلمانوں کی آبادیوں میں بھی نہ جائیں گے۔

اور جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ تک یہ خط پہنچا تو انہوں نے مندرجہ ذیل اضافہ فرمایا کہ ہم مسلمانوں میں سے کسی کو نہ ماریں گے، ہم نے شرط مقرر کی ہے تمہارے لئے اپنے آپ پر اپنے اھل مذھب پر اور ان (مسلمانوں) سے ہم نے امان قبول کی، سو اگر ہم نے اپنی مقرر کردہ شرائط کی مخالفت کی تو ہم اس کے خود ذمہ دار ہیں ذمی نہ رہیں گے اور تمہارے لئے حلال ہوجائے گا وہ معاملہ جو شقی اور جھگڑالو لوگوں کے ساتھ کرنا حلال ہوتا ہے''۔ ابن منده فی غرائب شعبه اور ابن زبر فی شرط نصاری

۱۱۴۹۰......سعید بن عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جبلہ بن الحیم سے فرمایا اے جبلہ! انہوں نے عرض کیا کہ جی موجود ہوں، تو فرمایا مجھ سے تین میں سے ایک بات قبول کرلو، یا تو تم مسلمان ہوجاؤ تو تمہیں بھی وہی سہولتیں ملیں گے جو مسلمانوں کو ملتی ہیں اور تم پر بھی وہی ذمہ داری ہوگی جو تمام مسلمانوں پر ہوتی ہے، یا پھر خراج ادا کرو یا پھر تم رومیوں سے مل جاؤ فرمایا تو پھر وہ رومیوں سے مل گیا''۔

ابو عبید، ابن زنجویه معاً فی کتاب الاموال

۱۱۴۹۱......خلیفہ بن قیس فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اے یرفا! مصر کے اھل کتاب کے لئے خط لکھو کہ اپنی پیشانیوں کے بال کاٹیں اور کستیجاب نامی کپڑا وغیرہ اپنے وسط میں باندھیں، تاکہ ان کا حلیہ مسلمانوں کے حلیے سے ممتاز ہوجائے''۔ ابو عبید، اور ابن زنجویه

۱۱۴۹۲......اھل سواد کے سردار وغیرہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین اھل فارس ہم پر غالب آ گئے اور انہوں نے ہمیں تکلیف دی اور ہمارے ساتھ برا سلوک کیا، سو جب اللہ تعالیٰ آپ کو لے آئے تو ہمیں آپ کے آنے سے خوشی ہوئی ہم آپ کے پاس آئے ہیں، ہم آپ کو کسی چیز سے نہ روکیں گے اور نہ آپ سے قتال کریں گے، یہاں تک کہ ہمیں علم ہوا کہ آپ ہمیں غلام بنانا چاہتے ہیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا کہ، اب تو اگر تم چاہو تو اسلام قبول کرلو، اگر چاہو تو جزیہ ادا کرو اور اگر چاہو تو جنگ کرو، تو انہوں نے جزیہ دینا اختیار کیا''۔ ابو عبید

یہودیوں کو نکالنے کے بیان میں

۱۱۴۹۳......مسند عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ڈبن دینار روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک یہودی کو یہ کہتے سنا کہ وہ کہہ رہا تھا''رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ گویا کہ میں تیرے ساتھ ہوں، تو نے اپنا پالان اپنے اونٹ پر ڈال دیا پھر تو راتوں رات سفر

کرنے لگا" حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم انکی باتوں پر کان نہ دھرنا"۔مصنف عبدالرزاق

۱۱۴۹۴......اسلم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہودیوں، عسائیوں اور مجوسیوں کے لئے تین دن مقرر کئے اپنی ضروریات پوری کرلیں اوران میں سے کوئی ایک بھی تین دن سے زیادہ مدینہ منورہ میں نہ رہے"۔مالک، سنن کبری بیھقی

۱۱۴۹۵......یحیٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نجران کے یہودیوں اور عسائیوں کو جلاوطن کردیا، اوران کے زمین کا اچھا حصہ اورانگوروں کے باغات خرید لئے، اوران زمینوں کا لوگوں کے ساتھ اس طرح معاملہ کیا کہ اگر وہ گائے اور ہل اپنے پاس سے لے کرآئیں گے تو دوتہائی ان کا اورایک تہائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اوراگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیج اپنے پاس سے دیا تو ان کا ایک حصہ اور ہوگا، اور کھجوروں کے درختوں کا معاملہ اس طرح کیا کہ ان کے لئے ایک خمس اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے چار خمس اورانگوروں کا معاملہ اس طرح کیا کہ ایک تہائی کام کرنے والوں کے لئے اور دوتہائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کیلئے"۔مصنف ابن ابی شیبہ

۱۱۴۹۶......سالم بن ابن الجعد فرماتے ہیں کہ اھل نجران کی تعداد چالیس ہزار تھی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس بات کا خطرہ تھا کہ کہیں یہ مسلمانوں پر حملہ نہ کربیٹھیں، لیکن اھل نجران کے درمیان آپس میں حسد ہوگیا چنانچہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اورعرض کیا کہ ہمارا آپس میں جھگڑا ہوگیا ہے ہمیں جلاوطن کردیجئے اور رسول اللہ ﷺ نے بھی ان کے لئے دستاویز لکھی تھی کہ ان کو جلاوطن کیا جائے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے موقع غنیمت جانا اوران کو جلاوطن کردیا پھر وہ دوبارہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اورعرض کیا کہ پہلا والا معاملہ (یعنی جلاوطنی کا) ختم کردیجئے، لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکار کردیا، جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کا دورخلافت آیا تو یہ لوگ پھران کے پاس آئے اورکہا کہ ہم آپ سے آپ کے دائیں ہاتھ کی لکیروں کے واسطے سے اورآپ کے نبی کے ہاں آپ کی سفارش کے واسطے سے عرض کرتے ہیں کہ آپ ہم سے پہلے والا معاملہ ختم کردیجئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی انکار کردیا اورفرمایا کہ احمقو، عمر زیادہ معاملہ فہم تھے چنانچہ جوکچھ انہوں نے کیا ہے میں اس میں تبدیلی نہ کروں گا"۔

سالم کہتے ہیں کہ لوگوں کا خیال تھا کہ اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ پر کسی چیز میں طعن کرنے والے ہوتے تو اھل نجران کے معاملے میں کرتے۔

ابن ابی شیبہ، ابوعبید فی الاموال، سنن کبری، بیھقی

یہودیوں کو مدینہ سے جلاوطن کرنا

۱۱۴۹۷......حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہودیوں کو مدینے سے جلاوطن کردیا تو یہودیوں نے عرض کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یہاں ٹھہرایا ہے اورآپ ہمیں یہاں سے نکال رہے ہیں؟ نبی کریم ﷺ نے تمہیں یہاں ٹھہرایا ہے اوراب میری رائے یہ ہے کہ تمہیں مدینے سے نکال دوں"۔ابوبکر الشافعی فی الغیلانیات

۱۱۴۹۸......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ فرمارہے تھے اگر میں زندہ اور باقی رہا تو ضرور یہودیوں اور عسائیوں کو جزیرۃ عرب سے نکال دوں گا یہاں تک کہ یہاں مسلمانوں کے علاوہ کوئی زندہ نہ رہے"۔ابن جریر فی تھذیبہ

۱۱۴۹۹......حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر کسی کا خیبر میں حصہ ہوتو وہ لے آئے تاکہ ہم اسے ان کے درمیان تقسیم کریں چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے درمیان حصے کو تقسیم کردیا، توان یہودیوں کا سردار بولا، اے امیرالمؤمنین! ہمیں نہ نکالئے، ہمیں یہیں رہنے دیجئے جیسے رسول اللہ ﷺ اورحضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہمیں رہنے دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے سردار سے فرمایا کیا تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کے قول سے گراہوا سمجھتا ہے؟ اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب تیری سواری تجھے لے کر رقص کرتی ہوئی شام کی طرف چلی جارہی ہوگی اور ہرگزرتے دن کے ساتھ آگے ہی بڑھتی جارہی ہوگی، پھر اھل حدیبیہ میں سے جولوگ خیبر میں موجود تھے ان لوگوں کے درمیان تقسیم کردیا"۔ابن جریر

۱۱۵۰۰...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے گھر والوں کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور خطبہ ارشاد فرمایا کہ ”بے شک رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے یہودیوں کے ساتھ ان کے مال پر معاملہ فرمایا تھا اور فرمایا تھا کہ ہم تمہیں اس وقت تک اپنے پاس رہنے دیں گے جب تک اللہ تمہیں رہنے دے گا، اور عبداللہ بن عمر وہاں موجود مال کی طرف گئے تھے سورات کے وقت ان پر حملہ کیا گیا اور ہاتھوں پیروں کو پھاڑ دیا، اور وہاں ان کے علاوہ ہمارا کوئی دشمن نہیں، وہی ہمارے دشمن اور تہمت ہیں، اور میری رائے ان کو جلاوطن کرنے کی ہے چنانچہ اس معاملے پر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجتماعی فیصلہ کرلیا تو بنوابی الحقیق نامی قبیلے کا ایک شخص ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین! آپ ہمیں نکال رہے ہیں جبکہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یہیں رہنے دیا اور ہمارے ساتھ ہمارے اموال کا معاملہ کیا اور شرط لگائی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا تو یہ سمجھتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے قول مبارک کو بھول گیا ہوں (کہ) تیرا اس وقت کیا حال ہوگا جب تجھے خیبر سے نکالا جائے گا اور تیری اونٹنی تجھے لے کر راتوں رات بھاگتی چلی جائے گی؟ یہودی نے کہا کہ یہ تو ابوالقاسم (ﷺ) کا مذاق تھا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے اللہ کے دشمن تو جھوٹا ہے، اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو جلاوطن کردیا۔ بخاری، سنن کبری بیہقی

۱۱۵۰۱...... یحییٰ بن سہل بن ابی حثمۃ فرماتے ہیں مظہر بن رافع الحارثی میرے والد کے پاس شام سے دس عدد موٹے تازے کافر مزدور لے کر آئے تا کہ ان سے اپنی زمین پر کام کروائیں چنانچہ جب وہ خیبر پہنچے تو تین دن ٹھہرے، اسی دوران یہودی وہاں داخل ہوئے اور ان مزدوروں کو مظہر کے قتل پر ابھارا، اور دو یا تین چھریاں چھپا کر ان کے لئے لے گئے، پھر جب مظہر خیبر سے نکلے اور ثبار نامی جگہ پر پہنچے تو ان مزدوروں نے مظہر پر حملہ کر دیا اور پیٹ پھاڑ کر قتل کر دیا اور پھر خیبر کی طرف واپس چلے گئے، چنانچہ یہودیوں نے ان کو زادراہ اور خوراک وغیرہ دی اور یہ قاتل شام پہنچ گئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جب یہ اطلاع ملی تو فرمایا کہ میں خیبر کی طرف نکلنے والا ہوں اور وہاں موجود اموال کو تقسیم کرنے والا ہوں، اس کی حدود کو واضح بھی کروں گا اس کے سائے کو کشادہ کروں گا اور یہودیوں کو وہاں سے جلاوطن کروں گا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے بارے میں فرمایا تھا کہ اللہ نے تم کو ٹھکانا دیا ہے، اور اللہ تعالیٰ نے اجازت دے دی ہے کہ ان کو جلاوطن کر دیا جائے، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہی کیا“۔ ابن سعد

۱۱۵۰۲...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے لوگو! رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے یہودیوں کے اس شرط پر معاملہ فرمایا تھا کہ ہم جب چاہیں گے تمہیں نکال دیں گے، اگر کسی کا وہاں مال ہے تو وہ اپنے مال کے پاس پہنچ جائے کیونکہ میں یہودیوں کو نکالنے والا ہوں، پھر انہوں نے یہودیوں کو خیبر سے جلاوطن کر دیا“۔ مسند احمد، ابوداؤد، سنن کبری بیہقی

مصالحت وصلح

۱۱۵۰۳...... مسند عمر رضی اللہ عنہ سے مغیرۃ بن سفاح بن المثنیٰ الشیبانی، زرعۃ بن النعمان سے یا نعمان بن زرعۃ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان سے بنوتغلب کے عسائیوں کے بارے میں بات کر رہے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارادہ تھا کہ ان سے جزیہ لیں اور وہ مختلف شہروں میں پھیل گئے تھے، تو نعمان بن زرعۃ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ، اے امیر المؤمنین، بنوتغلب والے عرب ہیں اور جزیہ کو پسند نہیں کرتے ان کے پاس مال بھی نہیں وہ صرف کھیتی باڑی کرتے ہیں اور مویشی پالتے ہیں، اور دشمن پر غالب آجاتے ہیں لہٰذا ان سے لڑ کر ان کو اپنے دشمن کی مدد پر ابھاریں، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے اس شرط پر صلح کرلی کہ بنوتغلب والے دوگنا صدقہ ادا کریں گے اور یہ بھی شرط لگائی کہ وہ اپنی اولاد کو عیسائی نہ بنائیں گے۔

...... مغیرۃ کہتے ہیں کہ مجھے بیان کیا گیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر میں بنوتغلب کے لئے فارغ ہوتا تو ان کے بارے میں ضرور میری بھی ایک رائے ہوتی، میں ان کے ساتھ زبردست جنگ کرتا، اور ضرور ان کی اولادوں کو قیدی بناتا، جب سے انہوں نے اپنی اولاد کو عسائی بنایا ہے تو ان کا ذمہ ختم ہوگیا ہے اور انہوں نے وعدہ خلافی کی ہے“۔ ابوعبید، ابن زنجویہ معاً فی الاموال

۱۱۵۰۴......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ انہوں نے بنوتغلب کے عسائیوں سے اس شرط پر صلح کی کہ وہ لوگ اپنے دین پر برقرار رہیں گے اور اپنی اولاد کو عسائی نہ بنائیں گے، اگر انہوں نے ایسا کیا، توان سے ذمہ ختم ہو جائے گا، اور تحقیق انہوں نے وعدہ خلافی کی ہے سو خدا کی قسم اگر میرا کام مکمل ہو گیا تو میں ان کے ساتھ زبردست قتال کروں گا اور ان کی اولاد کو قیدی بناؤں گا"۔مسند ابی یعلی

۱۱۵۰۵......حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے بنوتغلب کے عسائیوں سے اس شرط پر صلح کی کہ وہ لوگ اپنے بچوں کو اپنے دین کے رنگ میں نہیں رنگیں گے اور یہ کہ ان پر دوگنے صدقے کی ادائیگی لازم ہوگی"۔سنن کبری بیهقی

۱۱۵۰۶......حضرت عبادۃ بن نعمان التغلبی فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین! بنوتغلب والے ان لوگوں میں سے ہیں جن کی شان وشوکت سے آپ واقف ہیں اور یہ بھی کہ وہ دشمن کے سامنے ہیں، اگر دشمن نے آپ پر حملہ کیا تو دشمن کی قوت بڑھ جائے گی، اگر آپ ان کو کچھ دینا چاہتے ہیں تو دے دیجئے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ اس شرط پر صلح کی کہ وہ اپنی اولاد کو عسائیت میں نہ ڈبوئیں گے اور صدقہ بھی دوگنا ادا کریں گے"۔سنن کبری بیهقی

۱۱۵۰۷......حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں ہے کہ وہ ایک راهب پر تلوار لے کر حملہ آور ہوئے جس نے جناب رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دی تھیں، اور فرمایا کہ ہم نے تم سے اس بات پر صلح نہیں کی کہ تم ہمارے نبی ﷺ کو گالیاں دو"۔مصنف ابن ابی شیبه

عشر کا بیان

۱۱۵۰۸......حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مسند سے ابن سیرین بیان کرتے ہیں کہ ذمیوں کے مال کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرمایا کہ جب صدقہ والوں کے پاس سے گزرو تو ان سے نصف عشر لو، اور وہ مشرک جو ذمی ہیں ان کے تجارت کے مال میں بھی نصف عشر ہے"۔
عبدالرزاق

۱۱۵۰۹......ابن جریج روایت فرماتے ہیں کہ اہل منبج اور بحر عدن کے دوسرے طرف رہنے والے لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پیش کش کی کہ وہ تجارت کے لئے عرب سرزمین میں داخل ہوں گے اور اس کے بدلے عشر ادا کریں گے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ کیا اور اس پر اتفاقی فیصلہ ہو گیا چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہی پہلے شخص ہیں جنہوں نے ان سے عشر وصول کیا"۔عبدالرزاق

۱۱۵۱۰......زیاد بن حدیر کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے سواد کی طرف بھیجا اور منع کیا کہ کسی مسلمان سے یا خراج ادا کرنے والے ذمی سے عشر وصول کروں"۔مصنف ابن ابی شیبه، سنن کبری بیهقی

۱۱۵۱۱......حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے بھیجا اور یہ لکھ کر دیا کہ مسلمانوں کے مال سے ایک چوتھائی عشر وصول کروں اور ذمیوں کے مال تجارت سے نصف عشر وصول کروں اور کھیتی کرنے والوں کے مال سے عشر وصول کروں"۔
ابو عبید فی الاموال وابن سعد

۱۱۵۱۲......حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کشمش اور زبیب میں نصف عشر اس ارادے سے لیا کرتے تھے کہ زیادہ سے زیادہ مدینہ کی طرف آئے اور کپاس سے پورا عشر وصول کیا کرتے تھے"۔الشافعی، ابو عبید، متفق علیه

۱۱۵۱۳......حضرت زیاد بن حدید فرماتے ہیں کہ ہم کسی مسلمان سے عشر وصول نہ کیا کرتے تھے، اور نہ دس جنگجوؤں کے بدلے معاہدہ کرنے والے سے، اور مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ لکھ کر بھیجا کہ میں سال میں صرف ایک مرتبہ عشر وصول کروں"۔ابو عبید، سنن کبری بیهقی

۱۱۵۱۴......یعلی بن امیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ لکھ کر بھیجا کہ سمندری زیور اور عنبر میں عشر وصول کروں"۔ابو عبید
اور فرمایا کہ اس کی سند ضعیف ہے، ابو عبید کہتے ہیں کہ ہم سے زائدۃ نے عاصم بن سلیمان سے اور انہوں نے امام شعبی سے روایت بیان کی فرمایا کہ اسلام میں سب سے پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہی عشر مقرر فرمایا۔

۱۱۵۱۵......داؤد بن کردوس فرماتے ہیں کہ میں نے بنوتغلب کی طرف سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے صلح کی جبکہ بنوتغلب والے دریائے

فرات عبور کرکے روم کی طرف جارہے تھے اس شرط پر کہ وہ اپنے بچوں کو عسائیت کے رنگ میں نہ رنگیں گے اور نہ اپنے دین کے علاوہ کسی اور دین پر زبردستی نہ کریں گے، اور یہ کہ ان پر دوگنا عشر ہو، ہر بیس درہم پر ایک درھم"۔ابو عبید فی الاموال

۱۱۵۱۶.....زیاد بن حدیر کہتے ہیں کہ ان کے والد عیسائیوں سے سال میں دو مرتبہ عشر لیا کرتے تھے چنانچہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین آپ کا کارندہ کارکن مجھ سے سال میں دو مرتبہ عشر وصول کرتا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کو سال میں دو مرتبہ وصول کرنے کی اجازت نہیں ہے بلکہ اس کو سال میں ایک ہی مرتبہ عشر وصول کرنا چاہیے، پھر وہ عسائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ میں عسائی شیخ ہوں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حنفی شیخ ہوں اور میں نے تیری ضرورت پوری کروادی ہے"۔

ابو عبید، سنن کبری، بیھقی

۱۱۵۱۷.....حضرت سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ مبارکہ میں مدینہ کے بازار کا عامل تھا چنانچہ ہم کشمش میں سے عشر لیا کرتے تھے"۔الشافعی، ابو عبید

خراج

۱۱۵۱۸.....مسند معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ مجھے جناب رسول اللہ ﷺ نے عرب علاقوں کی طرف روانہ فرمایا اور حکم فرمایا کہ میں زمین کا حصہ وصول کروں، سفیان کہتے ہیں کہ اس (زمین) کا حصہ تہائی اور چوتھائی تھا۔عبد الرزاق

خمس

۱۱۵۱۹.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مسند سے حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ براء بن مالک نے مرزبان الزرارۃ سے مبارزۃ (مقابلہ) کیا، اور ایسا نیزہ مارا کہ جس سے ذرہ ٹوٹ گئی اور نیزے کا پھل اندر گھس گیا اور براء بن مالک قتل ہو گیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ صبح کی نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ ہم چھینے ہوئے مال سے خمس نہ لیا کرتے تھے لیکن براء کا مسلوبہ مال بہت زیادہ ہے اور مجھے یہی سمجھ میں آتا ہے کہ اس کا بھی خمس نکالوں، چنانچہ اس کی قیمت تیس ہزار دینار مقرر کی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں چھ ہزار دینار عطا فرمائے، چنانچہ پہلی مرتبہ تھی کہ اسلام میں کسی مقتول کے چھینے ہوئے مال سے خمس وصول کیا گیا۔

عبد الرزاق، ابو عبید فی کتاب الاموال، ابن ابی شیبہ، ابن جریر، ابو عوانہ، طحاوی، اور محاملی فی امالیہ

۱۱۵۲۰.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خمس کو خمس ہی سے نکالا جائے گا"۔

ابن ابی شیبہ، ابن المنذر فی الاوسط، الضعفاء للعقیلی، دار قطنی، متفق علیہ

۱۱۵۲۱.....ھانی بن کلثوم فرماتے ہیں کہ جب اسلامی لشکر نے شام فتح کرلیا تو سالار لشکر نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ ہم نے ایسی سرزمین فتح کی ہے جس پر کھانا پینا اور گھاس پھوس بہت ہے، میں نے اپنے پاس سے کوئی قدم اٹھانا مناسب نہ سمجھا چنانچہ آپ مجھے اس معاملے میں کوئی ھدایات تحریر فرمائیں، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ لوگوں کو کھانے پینے دو، سو جو کوئی سونے چاندی کی خرید و فروخت کرے تو اس میں اللہ کا حصہ خمس اور مسلمانوں کا حصہ بھی ہے"۔متفق علیہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی دعا کی قبولیت

۱۱۵۲۲.....نافع فرماتے ہیں کہ جس لشکر نے شام فتح کیا ہے اس میں حضرت معاذ اور بلال رضی اللہ عنہما بھی تھے چنانچہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ یہ مال فے جو ہمیں حاصل ہوا ہے اس میں سے خمس (پانچواں حصہ) آپ کا ہے اور باقی ہمارا اور اس کے علاوہ اس میں کسی کا کوئی

حق نہیں جیسے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر میں عمل فرمایا تھا''۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تحریر فرمایا کہ ایسا نہیں ہے جیسے تم سمجھتے ہو بلکہ میں اسے مسلمانوں کے لئے وقف کرتا ہوں۔

سو جب انہوں نے انکار کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور دعا فرمائی کہ اے میرے اللہ میرے بلال اور ان کے ساتھیوں کی طرف سے کافی ہو جایئے، چنانچہ ابھی سال بھر بھی نہ گزرا تھا کہ تمام حضرات کی وفات ہوگئی۔

ابو عبید، ابن زنجویہ، اور سنن کبری بیہقی

فائدہ:......اس روایت کے آخر میں مشاجرات صحابہ کی طرف اشارہ ہے، اھل علم کو اس کا حکم معلوم ہی ہے اور عوام کو اس کی ضرورت نہیں لہٰذا ایسی روایات و مسائل کی کھود کرید کرنے کی ضرورت نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۱۵۲۳...... یزید بن ھرمز فرماتے ہیں کہ نجدۃ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے نام خط لکھ کر رشتے داروں کے حصے کے بارے میں دریافت فرمایا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے لکھا کہ یہ ہمارا تھا، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں بلایا تا کہ نکاح کروادیں یتیموں کا، اور ہمارے گھر والوں کو خادم دیں، اور ہم میں سے جو لوگ قرض دار ہیں ان کو دیں لیکن ہم نے انکار کر دیا اور کہا کہ سب ہمیں دیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی انکار فرما دیا''۔ ابو عبید، ابن الانباری فی المصاحف

۱۱۵۲۴...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمیں خمس میں سے اتنا دیتے جتنا مناسب سمجھتے چنانچہ ہم نے اس میں عدم دلچسپی کا اظہار کیا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے رشتے داروں کا حق خمس کا خمس ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے خمس انہی اقسام میں مقرر فرمایا ہے جن کی نشاندھی فرمائی ہے چنانچہ سب سے زیادہ خوش قسمت وہ ہے جن کی تعداد زیادہ ہو اور فاقہ سخت ہو چنانچہ ہم میں سے بعض نے لے لیا اور بعض نے چھوڑ دیا''۔ ابو عبید

۱۱۵۲۵...... زہری فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر عراق کا خمس آ گیا تو کسی ہاشمی کو نکاح کروائے بغیر نہ چھوڑوں گا اور جس کے لئے کوئی لڑکی نہ ہو اس کی میں خود خدمت کروں گا''۔ ابو عبید

مال غنیمت کے پانچویں حصہ کی تقسیم

۱۱۵۲۶...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں فاطمہ، عباس اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہم جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں بیٹھے تھے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میری عمر بڑھ گئی، ہڈیاں نرم ہوگئیں اور تکلیف بڑھ گئی سو اگر آپ مناسب سمجھیں تو میرے لئے اتنے وسق کھانے (بطور وظیفہ) کا حکم دے دیجئے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے حکم دے دیا، پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اگر آپ مناسب سمجھیں تو میرے لئے بھی ویسا ہی حکم جاری فرمایئے جیسا اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے لئے جاری فرمایا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں یہ حکم جاری کر دوں گا، پھر حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ نے مجھے زمین مرحمت فرمائی تھی، میرا گزر اوقات اسی سے تھا پھر آپ نے وہ زمین مجھ سے واپس لے لی سو اب اگر آپ مناسب سمجھیں تو واپس کر دیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایسا ہی ہوگا، پھر میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اگر آپ چاہیں تو اس حق پر مجھے مقرر فرما دیئے تو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ہمارے لئے مقرر فرمایا ہے یعنی خمس، تو میں اس کو آنجناب کی حیات مبارکہ ہی میں تقسیم کردوں گا تا کہ آپ کے بعد کوئی مجھ سے اس معاملے میں جھگڑا نہ کرے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہم ایسا کر دیں گے چنانچہ آپ ﷺ نے مجھے اس پر مقرر فرما دیا اور میں نے آپ ﷺ کی حیات مبارکہ ہی میں اس کو تقسیم کر دیا، پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے مقرر فرمایا اور میں نے اسے ان کی حیات مبارکہ ہی میں تقسیم کر دیا، پھر مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر مقرر فرمایا اور میں نے ان کی حیات مبارکہ میں ہی اسے تقسیم کر دیا''۔

ابن ابی شیبہ، مسند احمد، ابو داؤد، ابویعلی، الضعفاء للعقیلی، متفق علیہ، سعید بن منصور اور مسلم

۱۱۵۲۷...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے خمس کے خمس پر مقرر فرمایا چنانچہ میں نے اس کو آپ ﷺ کی حیات مبارکہ میں تقسیم کردیا، اسی طرح حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی حیات مبارکہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس مال لایا گیا، انہوں نے مجھے بلایا اور کہا کہ لے لیجئے، میں نے کہا کہ مجھے ضرورت نہیں، پھر فرمایا کہ لے لیجئے آپ لوگ اس کے زیادہ حق دار ہیں، میں نے عرض کیا کہ میں اس سے بے نیاز ہوں، تو انہوں نے اس مال کو بیت المال میں جمع کروادیا''۔ابن ابی شیبہ، ابو داؤد

۱۱۵۲۸...... محمد بن اسحٰق کہتے ہیں کہ میں نے ابوجعفر محمد بن علی بن ابی طالب سے پوچھا کہ جب ان کو اس معاملے پر مقرر کیا گیا تھا تو آپ ﷺ کے رشتے داروں کے حصے کے بارے میں انہوں نے کیا معاملہ کیا تھا؟ فرمایا کہ بالکل وہی جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے کیا تھا، میں نے پھر پوچھا کہ پھر کیا رکاوٹ ہوئی؟ فرمایا کہ ان کو یہ بات پسند نہ تھی کہ کوئی ان کے بارے میں یہ کہے کہ وہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے طریقے کے خلاف چلتے تھے''۔ابو عبید، ابن الانباری فی المصاحف

۱۱۵۲۹...... عبدالرحمٰن بن ابی لیلی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما خمس میں آپ کے حصے کے ساتھ کیا معاملہ کیا کرتے تھے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں خمس تھے ہی نہیں اور نہ ان کو اس کا موقع ملا، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر خمس میں حصہ دیتے رہے جدیساپور کے خمس تک چنانچہ انہوں نے میری موجودگی میں فرمایا کہ اے اھل بیت! یہ خمس میں سے تمہارا حصہ ہے، اور کچھ حصہ چھوڑ دیا ہے، ان کی ضروریات زیادہ ہوگئیں ہیں، اگر تم پسند کرو تو، اپنا حصہ چھوڑ دو، تاکہ ہم اس کو مسلمانوں میں خرچ کریں جب دوبارہ ملے گا تو میں اس میں سے تمہارا حصہ ادا کردوں گا؟ میں نے عرض کیا کہ جی ہاں درست ہے، لیکن حضرت عباس رضی اللہ عنہ فوراً اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اپنے حصے کو ہرگز نہ چھوڑنا، تو میں نے ان سے کہا کہ اے ابوالفضل! کیا ہمیں تمام مسلمانوں میں رحمدل نہ ہونا چاہیے؟ امیر المؤمنین بھی سفارش کرتے ہیں، چنانچہ اس حصے کو لیا گیا، چنانچہ مزید مال کی آمد سے پہلے ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوگئی اور خدا کی قسم انہوں نے مال ادا نہیں فرمایا اور نہ ہی میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں یہ مال لے سکا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کرنا شروع کیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے صدقہ اپنے رسول پر حرام فرمایا اور اس کے بدلے میں خمس سے حصہ مقرر فرمایا، اور صدقہ آپ ﷺ پر اور خصوصاً آپ ﷺ کے گھر والوں پر حرام کیا گیا امت پر نہیں چنانچہ ان پر حرام ہوا تھا اس کے بدلے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ان کے لئے بھی حصہ مقرر فرمایا''۔ابن المنذر

۱۱۵۳۰...... ابن ابی لیلی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے خمس کے بارے میں سوال کیا؟ تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے صدقہ کو ہمارے لئے حرام قرار دیا اور اس کے بدلے میں ہمیں خمس عطا فرمایا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس پر مقرر فرمایا حتیٰ کہ آپ ﷺ کی وفات ہوگئی پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی مجھے اس پر مقرر فرمایا یہاں تک کہ ان کی بھی وفات ہوگئی اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی مجھے اس پر مقرر فرمایا سوس اور جدیساپور کی فتح تک''۔ابو الحسن بن معروف فی فضائل بن ھاشم

۱۱۵۳۱...... ابن سیرین فرماتے ہیں کہ ایک امیر نے حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک رضی اللہ عنہ کو مال فے میں سے کوئی چیز دی تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ کیا یہ خمس میں سے ہے؟ اس نے کہا نہیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے قبول نہ فرمایا''۔ابن سعد

مال غنیمت اور اس کے احکامات

۱۱۵۳۲...... حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مسند سے عبدالرحمٰن بن الحارث بن ھشام کے آزاد کردہ غلام ابوقرۃ روایت فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تقسیم فرمائی سو میرے لئے بھی اتنا ہی حصہ رکھا جتنا میرے آقا کے لئے رکھا''۔

ابن سعد اور ابو عبید فی الاموال، مصنف ابن ابی شیبہ

۱۱۵۳۳...... یزید بن عبداللہ بن قسیط فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ بن ابی جھل کو پانچ

سو مسلمانوں کے ساتھ زیاد بن لبید اور مہاجرین ابی امیہ کی مدد کے لئے بھیجا لشکر کے حالات موافق ہوگئے اور انہوں نے یمن میں نجیر نامی علاقہ فتح کرلیا لیکن زیاد بن لبید نے مال غنیمت میں مدد کے لئے آنے والے لشکر کو بھی شریک کرلیا" (جو فتح کے بعد پہنچا تھا) چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ مال غنیمت میں اسی کا حق ہے جو واقعہ کے دوران موجود تھا"۔ الشافعی، سنن کبری بیهقی

۱۱۵۳۴..... ایک صاحب روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ مال جو دشمن نے مسلمانوں سے لے لیا تھا ان پر غالب آکر یا کوئی بھاگ کر دشمن سے مل گیا تھا" اور پھر مسلمانوں نے اس کو جمع کرلیا ہے، تو مال کے اصل مالک مال تقسیم ہونے سے پہلے بھی اور بعد میں بھی اپنے مال کے زیادہ حق دار ہیں"۔ الشافعی، متفق علیه

۱۱۵۳۵..... یزید بن ابی حبیب فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس مال آتا تو اس میں لوگوں کو برابر کرتے اور فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ اس معاملے سے اپنی جان چھڑالوں اور رسول اللہ ﷺ کے لئے اپنا جہاد خالص کرلوں"۔ (یعنی میرا جہاد خالص ہو جاتا)۔

ابو عبید فی الاموال

۱۱۵۳۶..... ابن ابی حبیب وغیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ گفتگو کی کہ تقسیم کے دوران لوگوں میں فضیلت کو پیش نظر رکھنا چاہیے یا نہیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگوں کے فضائل تو اللہ کے ہاں ہیں رہا یہ معاشی معاملہ تو اس میں برابر بہتر ہے"۔ ابو عبید

۱۱۵۳۷..... مسند عمر رضی اللہ عنہ سے طارق بن شہاب فرماتے ہیں کہ مال غنیمت میں حصہ اسی کو ملے گا جو جنگ کے دوران موجود تھا"۔

الشافعی، عبدالرزاق، ابن ابی شیبه، طحاوی، سنن کبری بیهقی

۱۱۵۳۸..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بنونضیر کا مال اس مال میں سے تھا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ ﷺ کو عطا فرمایا جس سے مسلمانوں نے کوئی گھوڑے وغیرہ نہیں دوڑائے بلکہ یہ خاص صرف رسول اللہ ﷺ کے لئے تھا چنانچہ آپ ﷺ اس میں سے اپنے گھر والوں پر سال بھر خرچ فرماتے تھے اور باقی ماندہ کو اسلحہ وغیرہ میں لگا دیتے کہ اللہ کے راستے میں گنا جائے"۔ الشافعی، والحمیدی، ابن ابی شیبه، مسند احمد، عدنی، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن الجارود ابن جریر فی تهذیبه ابن المنذر، ابن مردویه سنن کبری بیهقی

۱۱۵۳۹..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو اسی خاصیتوں کے ساتھ ممتاز فرمایا تھا کہ ان کے علاوہ کوئی ان خاصیات کا مالک نہ تھا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو بنونضیر کا مال عطا فرمایا، سو خدا کی قسم آپ ﷺ نے اس مال کو تم پر ترجیح نہیں دی اور نہ تمہیں چھوڑ کر حاصل کیا بلکہ وہ مال بھی آپ ﷺ نے تمہارے درمیان تقسیم کردیا اور تمہاری طرف بھیج دیا یہاں تک کہ اس میں سے یہ مال باقی رہ گیا ہے اور رسول اللہ ﷺ اس میں سے اپنے گھر والوں کا سال بھر کا خرچہ لیا کرتے تھے اور باقی ماندہ مال کو اللہ کے راستے میں خرچ فرمایا کرتے تھے۔

عبد الرزاق، عدنی، عبدبن حمید، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن مردویه، سنن کبری بیهقی

۱۱۵۴۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ بنونضیر کے کھجور کے درخت فروخت کرکے اپنے گھر والوں کے لئے سال بھر کا خرچہ رکھا کرتے تھے"۔ بخاری

باغ فدک کی تفصیل

۱۱۵۴۱..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ کے لئے تین چیزیں تھیں، بنونضیر، خیبر، اور فدک، رہا بنونضیر تو وہ اپنے نائبین کے لئے تھا رہا فدک کا باغ تو وہ مسافروں کے لیئے رکھا ہوا تھا اور خیبر کے آپ ﷺ نے تین حصے کر رکھے تھے دو حصے تو مسلمانوں کے لئے اور ایک حصہ اپنے اور اپنے گھر والوں کے سال بھر کے خرچ کیلئے اور جو خرچے سے بچ جاتا اس کو فقراء مہاجرین میں تقسیم فرما دیتے"۔

ابوداؤد، ابن سعد، ابن ابی عاصم، ابن مردویه، متفق علیه، سنن سعید بن منصور

۱۱۵۴۲..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو دے دیا اس پر تم گھوڑے وغیرہ نہیں دوڑا سکتے یہ خاص صرف

جناب رسول اللہ ﷺ کے لئے ہے عرینہ، فدک اور فلاں فلاں۔ (ابوداؤد)

۱۱۵۴۳...... مالک بن اوس بن حدثان فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مال فے کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ خدا کی قسم میں اس مال کا تم سے زیادہ حق دار نہیں ہوں، اور نہ ہم میں سے کوئی اس مال کا زیادہ حق دار ہے اور خدا کی قسم مسلمانوں میں سے کوئی نہیں جس کا اس میں حصہ نہ ہو علاوہ غلام کے جو کسی کی ملکیت ہو، لیکن ہم سب میں تقسیم کتاب اللہ میں مقررہ درجات اور رسول اللہ ﷺ کے طے کردہ حصص کے مطابق ہوگی مثلاً کسی کا قدم الاسلام کسی شخص کا اسلام کی خاطر زیادہ مصیبت زدہ ہونا اور کسی شخص کا گھر بار والا ہونا۔

اور طریق میں اس طرح ہے، کسی شخص کا اسلام میں زیادہ مشقت والا ہونا، اور کسی شخص کا زیادہ ضرورت مند ہونا، اور خدا کی قسم اگر میں ان کے لئے باقی رہا تو صنعاء کے پہاڑ سے ایک چرواہا آئے گا اس کا بھی اس مال میں حصہ ہوگا باوجود اس کے کہ وہ اپنی جگہ پر جانور چرا رہا تھا"۔

مسند احمد، ابن سعد، ابو داؤد، متفق علیه، سنن سعید بن منصور

۱۱۵۴۴...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دنیا پر کوئی مسلمان ایسا نہیں جس کا اس مال فے میں حصہ نہ ہو، حق جو دیا جائے گا یا ملک لیا جائے گا، علاوہ تمہارے غلاموں کے۔

الشافعی، عبدالرزاق، ابو عبید، ابن زنجویه، معاً فیء کتاب الاموال، ابن سعد، مصنف ابن ابی شیبه مسند احمد، عبد بن حمید، متفق علیه

۱۱۵۴۵...... اوس بن حدثان فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بن عبید اللہ اور حضرت زبیر العوام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سوار کے لئے دو حصے اور پیادہ کے لئے ایک حصہ فرماتے"۔ دار قطنی

۱۱۵۴۶...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کا وہ مال جو مشرکین کے ہاتھ لگا، اور پھر دوبارہ مسلمانوں کو مل گیا تو اگر مسلمانوں کے حصے تقسیم ہونے سے پہلے وہ مال اسی مسلمان کے ہاتھ آیا جس کا پہلے وہ تھا تو اب وہی اس کا زیادہ حق دار ہے اور اگر حصے ہوگئے تو اب اس مال کو حاصل کرنے کا غنیمت کے علاوہ کوئی راستہ نہیں۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبه، متفق علیه

۱۱۵۴۷...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ غلام جو کسی کی ملکیت ہو اس کا مال غنیمت میں کوئی حق نہیں ہے"۔ مصنف ابن ابی شیبه

۱۱۵۴۸ ...... حسن فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ سوار کے لئے دو حصے اور پیادہ کے لئے ایک حصہ اور خچر والے کے لئے بھی ایک حصہ"۔ مصنف عبدالرزاق

۱۱۵۴۹...... سفیان بن وہب الخولانی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جابیہ نامی مقام پر دیکھا، انہوں نے اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد وثناء کی جس کے وہ لائق ہے پھر فرمایا امابعد، یہ مال فے جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عنایت فرمایا ہے بہت بلند مرتبہ اور عظیم الشان ہے، اس میں کوئی کسی سے زیادہ حق دار نہیں علاوہ ان دو محلوں یعنی لخم اور جزام کے کیونکہ میں ان کے لئے کچھ تقسیم کرنے والا نہیں ہوں، یہ سن کر بنولخم سے ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے ابن الخطاب! میں اپنے معاملے میں عدل اور برابری کرنے کے لئے اللہ کا واسطہ دیتا ہوں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عمر بن الخطاب نے عدل اور برابری کا ارادہ کیا ہے اور خدا کی قسم میں جانتا ہوں اگر ہجرت صنعاء کی طرف ہوتی تو لخم وجزام میں سے چند ایک کے علاوہ کوئی اس طرف نہ جاتا، سو میں سفر کی مشقت برداشت کرنے اور سواری خریدنے والے کو اس شخص کی طرح نہ بناؤں گا جو اپنے علاقے میں لڑتے رہے، تو اسی وقت ابو حریر کھڑے ہوئے اور کہا اے امیر المؤمنین! اگر اللہ تعالیٰ نے ہجرت ہمارے علاقے میں بھیجی، ہم نے اس کی مدد کی اور تصدیق کی تو کیا یہی چیز ہے جو اسلام میں ہمارا حق ختم کردے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں تمہارے لئے تین مرتبہ تقسیم کروں گا، پھر لوگوں کے درمیان تقسیم کیا، چنانچہ ہر شخص کو آدھا دینار ملا، اگر اس کے ساتھ اس کی بیوی بھی تھی تو اس کو پورا دینار دیا، اور اگر اکیلا تھا تو اس کو آدھا دینار دیا، پھر زمین والے ابن قاطورا کو بلایا اور فرمایا کہ مجھے بتاؤ کہ ایک شخص کے لئے ایک مہینے میں اور ایک دن میں کتنی خوراک کافی ہوجاتی ہے؟ چنانچہ وہ دو مد اور قسط لے کر آیا اور عرض کیا کہ یہ دو مد مہینے میں کافی ہوتی ہیں اور ایک قسط زیتون کا تیل اور ایک قسط سرکہ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا اور دو مد جو کے پیسے گئے اور ان کو گوندھا گیا اور پھر اس میں دو قسط زیتون کا تیل ملا کر سالن بنایا، پھر اس پر تیس

آدمیوں کو بٹھایا، تو ان کا پیٹ بھرنے کے لئے کافی ہوگیا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دونوں مد اپنے دائیں ہاتھ میں اور قسط اپنے بائیں ہاتھ میں لیا اور فرمایا کہ اے میرے اللہ! میں کسی کے لئے حلال نہیں کرتا تا کہ میرے بعد اس میں سے کچھ کم کرے، اے میرے اللہ! جو ان میں سے کم کرے آپ اس کی عمر کم کردیجئے"۔ ابو عبید، فی الاموال، یعقوب بن سفیان، مسدد، سنن کبری بیهقی

مال غنیمت کی تقسیم

۱۱۵۵۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کوئی امیر مال غنیمت میں سے اپنے ساتھیوں کی اجازت کے بغیر کوئی چیز ھبہ نہ کرے علاوہ راھبر کے کے یا چرواہے کے یا وہ چھینا ہوا مال ہو یا وہ نفل ہو، اور جب تک غنیمت کا ابتدائی تقسیم نہ ہو جائے اس وقت تک کوئی نفل نہیں"۔ ابو عبید

۱۱۵۵۱..... مغیرۃ بن نعمان نخعی فرماتے ہیں کہ مجھ سے میرے بزرگوں نے بیان کیا کہ نخعی کے حصے میں جنگ قادسیہ کے دن بادشاہ کی اولادوں میں سے کوئی شخص آیا، حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے چاہا کہ اسے ان سے خود لیں، چنانچہ اپنے کوڑے لے کر روانہ ہوئے، سو میں نے ان کی طرف یہ پیغام بھیجا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا ہے، تو انہوں نے، کہا کہ ہم راضی ہوگئے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا کہ ہم بادشاہوں کے بیٹوں سے خمس نہیں لیتے سو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان سے اس شہزادے کو لے لیا" حضرت مغیرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے فدیے کا مال بہت زیادہ تھا۔ سنن کبری بیهقی

۱۱۵۵۲..... کلثوم بن الأقمر فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے جس نے ہم میں سے عربی گھوڑوں کو دیگر سے ممتاز کیا اس کا نام منیذ رالوادعی تھا، اور یہ شام کے بعض علاقوں میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نمائندے تھے، انہوں نے دوڑ کا ایک مقابلہ کروایا جس میں عرب گھوڑے مقابلہ جیت گئے اور غیر عربی گھوڑے (ٹٹو) رہ گئے، چنانچہ انہوں نے گھوڑوں کے لئے حصہ مقرر کیا، اور ٹٹوؤں کو چھوڑ دیا، اور تفصیل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں لکھ بھیجی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ کیا ہی خوب سوچ سمجھ کر فیصلہ کیا ہے، چنانچہ اسی وقت یہ طریقہ بن گیا"۔

سنن کبری بیهقی

۱۱۵۵۳..... بیہقی کہتے ہیں کہ ہمیں ابوعبید اللہ الحافظ نے خبر دی اور کہا کہ ہمیں ابوبکر محمد بن داؤ بن سلیمان العوفی نے خبر دی اور کہا کہ ابوعلی محمد بن محمد بن الاشعث الکوفی کے سامنے مصر میں یہ روایت پڑھی گئی اور میں سن رہا تھا، کہا ہم سے حدیث بیان کی ابوالحسن موسیٰ بن اسمٰعیل ابن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب نے اور کہا کہ ہم سے حدیث بیان کی ابو اسمٰعیل نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے والد جعفر بن محمد سے اور انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے والد علی بن الحسین سے اور انہوں نے اپنے والد حسین سے اور انہوں نے اپنے والد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مال غنیمت میں سے غلام (جو کسی ملکیت ہو) کے لئے کوئی حصہ نہیں علاوہ گھٹیا مال کے، لیکن اس کا امان دینا جائز ہے اور عورت کا امان دینا بھی جائز ہے جب اس نے قوم کو امان دی ہو"۔ میں (صاحب کنز العمال) کہتا ہوں کہ سنن کبری بیہقی کو اس روایت کو ابن الاشعث کے طریق سے اھل بیت سے لانے میں ایک زبردست فائدہ ہے اور وہ یہ کہ سنن کبری میں بیہقی نے اس بات کا التزام کیا ہے کہ اپنی تصانیف میں کسی ایسی روایت کی تخریج نہ کریں گے جس کا موضوع ہونا معلوم ہو، خصوصاً سنن کبری میں جو ان کی اجل تصنیفات میں سے ہے اور ہے بھی ابواب احکام پر مشتمل جس کی احادیث کی تخریج میں تساھل نہیں کیا جاسکتا حالانکہ میں ان احادیث کی روایت سے بچتا تھا جو سنن ابی الاشعث میں سے ہیں کیونکہ ان میں کلام کیا گیا ہے۔

ذہبی نے میزان میں کہا ہے کہ "محمد بن محمد بن الاشعث الکوفی ابوالحسن جو مصر میں آ کر مقیم ہوگئے تھے (ابن عدی) وہ کہتے ہیں میں نے اس سے احادیث لکھی ہیں اس پر شدت تشیع طاری تھی وہ ہمارے پاس ایک نسخہ لائے جس میں موسیٰ بن اسماعیل بن موسیٰ بن جعفر عن ابیہ عن جدہ عن آباء (کی سند سے) ایک ہزار کے قریب روایات تھیں خط طری میں لکھی ہوئی عام طور سے منکر روایات تھی میں نے یہ بات جناب حسین بن علی بن حسین علوی سے ذکر کردیں جو کہ مصر میں، اہل بیت کے شیخ تھے وہ کہنے لگے کہ یہ (ابن الاشعث) مدینے میں چالیس سال میرا پڑوسی رہا مگر اس

نے مجھ سے کبھی نہیں ذکر کیا اس کے پاس اپنے باپ یا اور کسی کی کچھ روایات ہیں اس کے نسخے میں اس قسم کی لغو روایات بھی تھیں۔ مثلاً

۱......ارشاد نبوی ہے کہ بہترین نگینہ بلور ہے۔

۲......بدترین زمین ان امیروں کے گھر ہیں جو حق پر فیصلے نہیں کرتے۔

۳...... تین قسم کے لوگوں پر سے رحمت ختم کر دی گئی شکاری، قصائی، اور جانوروں کے تاجر۔

۴......دہم (گھوڑوں کی ایک قسم) سے بہتر کوئی گھوڑا باقی رہنے والا نہیں۔

۵......چچازاد بہن کی طرح کوئی عورت نہیں۔

اللہ کے غضب کے حقدار

۶ ......اللہ کا غضب ان پر بدترین ہے جو میرا خون بہائے اور مجھے میرے خاندان کے حوالے سے تکلیف دے، ابن عدی نے اس کی موضوعات ذکر کی ہیں میں نے دار قطنی سے اس کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے کہا کہ یہ اللہ کی ایک نشانی ہے کہ اس نے ایک کتاب علویات گھڑی ہے۔

میزان کی عبارت ختم ہوئی۔

حافظ ابن حجر اء اللسان میں لکھتے ہیں کہ میں نے اس کتاب کے بعض حصے دیکھے ہیں اس نے اس کا نام سنن رکھا ہے اور ابواب پر مرتب کیا ہے اور تمام احادیث ایک سند سے ہیں۔ انتھی

۱۱۵۵۵ ......حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت قتادۃ رضی اللہ عنہ کو بھیجا، تو انہوں نے فارس کے بادشاہ کو قتل کر دیا، اس نے ایک ہار پہیں رکھا تھا جس کی قیمت پندرہ ہزار درہم تھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ ہار انہی کو دے دیا"۔ ابن سعد

۱۱۵۵۶ ......ابن الاقمر کہتے ہیں کہ عرب گھوڑوں نے شام میں خوب گھمسان کا رن ڈالا اور وہ دن مار لیا اور غیر عربی گھوڑوں نے چاشت کے وقت اپنی کامیابی کے جوہر دکھائے عربی گھوڑوں کے لشکر پر منذر بن ابی حمصہ ھمدانی تھے، بہر حال عربی گھوڑوں کو غیر عربی گھوڑوں پر برتری حاصل رہی، تو منذر نے کہا کہ میں کسی کی معمولی کارکردگی نہ ہونے کی طرح نہ سمجھوں گا یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوئی تو فرمایا کہ اس کی ماں اس جیسا دوسرا لانے سے عاجز ہے جو اس نے ذکر کر دیا کر گزر رو جو وہ کہہ رہا ہے۔ الشافعی، متفق علیه

فائدہ...... یہاں اصل عبارت میں لفظ "ھبلت الوادعی امہ" ہے یہ جملہ عام طور پر بد دعا کے طور پر استعمال ہوتا ہے لیکن کبھی کبھی مدح واستحسان میں بھی استعمال ہوتا ہے (جیسے یہاں ہوا ہے) مراد یہ ہے کہ وہ کتنا بڑا عالم اور صائب الرائے ہے"۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

دیکھیں مصباح اللغات بر ۹۷۴، کالم ۲ مادہ ہ ب ل

۱۱۵۵۷ ......حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تقسیم میں اسی کا حصہ ہے جو جنگ کے دوران موجود ہے"۔ کامل ابن عدی، متفق علیه

۱۱۵۵۸ ......ثابت بن حارث الانصاری کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن سہلۃ بنت عاصم بن عدی اور ان کو نومولود صاحبزادی کا حصہ بھی دیا"۔ ابن سعد، حسن بن سفیان، بغوی، طبرانی وابو نعیم

۱۱۵۵۹ ...... ثعلبہ بن حکم اللیثی کہتے ہیں کہ خیبر کے دن ہمیں بکریاں ملیں، لوگوں نے ان کو لوٹ لیا، تو نبی ﷺ تشریف لائے اور ان کی ہانڈیاں ابل رہی تھیں، تو دریافت فرمایا یہ کیا ہے؟ عرض کیا کہ لوٹ کا مال ہے یا رسول اللہ! فرمایا کہ الٹ دو ان ہانڈیوں کو، کیونکہ لوٹ حلال نہیں، چنانچہ تمام ہانڈیاں الٹ دی گئیں اور کچھ نہ باقی رہا"۔ طبرانی، عبدالرزاق، ابن ماجه، ابو داؤد

۱۱۵۶۰ حضرت ابو مالک الاشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ کشتی میں آرہے تھے، جب ایک جگہ کشتی کنارے لگی تو انہوں نے مشرکین کے بہت سے اونٹ پائے تو ان کو پکڑ لیا اور حکم دیا کہ ان میں سے ایک اونٹ کو نحر کریں تاکہ اس کے ذریعے خوراک کا مسئلہ حل

ہو پھر اپنے قدموں پر چل پڑے یہاں تک جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں تشریف لائے، اور اپنے ساتھیوں، سفر اور اونٹوں کی تفصیلات بیان کیں، پھر اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹ گئے، جو لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں موجود تھے بولے کہ یا رسول اللہ ﷺ ہمیں بھی ان اونٹوں میں سے کچھ عطا فرما دیجئے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ابو مالک کے پاس جاؤ، چنانچہ وہ لوگ حضرت مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انہوں نے ان اونٹوں کو پانچ پانچ کر کے تقسیم کر دیا، پانچ اونٹ جناب رسول اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں روانہ کر دیئے، اور خمس کے بعد باقی تہائی روک لیا اور اپنے ساتھیوں کے درمیان تقسیم کر دیا اور باقی دو ثلث کو مسلمانوں کے درمیان تقسیم کر دیا، چنانچہ لوگ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں تشریف لائے، اور عرض کیا کہ جو کچھ ابو مالک نے اس غنیمت کے ساتھ کیا وہ ہم نے آج تک نہیں دیکھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں ہوتا تو میں بھی یہی کرتا"۔ طبرانی

۱۱۵۶۱..... حبیب بن طلحہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مال غنیمت کی تقسیم کی ابتداء میں چوتھائی چوتھائی تقسیم فرمایا کرتے تھے اور بعد میں تہائی تہائی۔

ابن ابی شیبہ، ابونعیم

۱۱۵۶۲..... حبیب بن مسلمۃ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خمس کے بعد تہائی دیا"۔ ابن ابی شیبہ

۱۱۵۶۳..... حبیب بن مسلمۃ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ شروع میں چوتھائی چوتھائی تقسیم فرماتے اور بعد میں خمس"۔ ابونعیم

۱۱۵۶۴..... حبیب بن مسلمہ ہی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جنگ میں شروع میں خمس کے بعد چوتھائی تقسیم فرماتے اور واپسی کے دوران خمس کے بعد تہائی"۔ ابونعیم

۱۱۵۶۵..... حبیب بن مسلمۃ ہی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مقتول کا مال قاتل ہی کو دے دیا"۔ طبرانی

۱۱۵۶۶..... مکحول، حجاج بن عبداللہ البصری روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں نفل حق ہے، رسول اللہ ﷺ نے بھی نفل عطا فرمایا ہے"۔

ابن ابی شیبہ، طبرانی، حسن بن سفیان، بغوی، ابونعیم

فائدہ:...... یہاں نفل سے مراد مال غنیمت تقسیم کرنا ہے، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۱۵۶۷..... رعیہ تحیمی فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف خط لکھا تو انہوں نے اس خط کو بطور پیوند کے اپنے ڈول میں لگا لیا، اسی دوران رسول اللہ ﷺ کا بھیجا ہوا دستہ وہاں سے گزرا تو انہوں نے ان کے اونٹ لے لئے اور یہ مسلمان ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تقسیم ہونے سے پہلے پہلے جو کچھ تو اپنے مال میں سے پالے تو تو ہی اس کا زیادہ حق دار ہے"۔ مسند احمد عبدالرزاق

جاسوس کی گرفتاری

۱۱۵۶۸..... امام شعبی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رعیۃ کی طرف خط لکھا، رعیہ نے رسول اللہ ﷺ کے خط کو لے کر اپنے ڈول میں بطور پیوند استعمال کر لیا چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دستہ روانہ فرمایا، اس دستے والوں نے رعیہ تحیمی اھل وعیال اور مال کو پکڑ لیا اور رعیۃ اپنے گھوڑے پر نکلنے میں کامیاب ہو گئے وہ بالکل بے لباس تھے ان کے جسم پر کچھ نہ تھا، وہ اپنی بیٹی کے گھر آئے جس کی شادی بنو ھلال میں ہوئی تھی اور بنو ھلال کے ساتھ ساتھ ان کی بیٹی بھی مسلمان ہو چکی تھی اور اس وقت قبیلے والے ان کی بیٹی ہی کے صحن میں بیٹھے تھے، چنانچہ رعیہ گھر کی پچھلی طرف سے آئے جب ان کی بیٹی نے ان کو بے لباس دیکھا تو ایک کپڑا دیا اور پوچھا کہ آپ کو کیا ہوا، انہوں نے کہا کہ تمام برائیاں تیرے باپ پر نازل ہوئیں نہ میرا مال چھوڑا گیا اور نہ گھر والے، پھر اپنی بیٹی سے پوچھا کہ تیرا شوہر کہاں ہے؟ کہا کہ اونٹوں میں ہے چنانچہ رعیہ اپنے داماد کے پاس آئے اور اس کو تفصیل بتائی داماد نے کہا کہ میری سواری لے لیں، زاد راہ کے طور پر آپ کو دودھ بھی دیں گے، رعیہ نے کہا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں بلکہ مجھے چرواہے کی لکڑی اور پانی وغیرہ کا سامان (دو میں) فوراً محمد ﷺ کے پاس جاؤں کہیں میرے اھل اور مال کو تقسیم ہی نہ کر دیں، اور چل پڑے اور ان کے پاس جو کپڑا اس سے جب سر چھپائے تو سرین ننگے ہو جاتی اور سرین ڈھانپتے تو سر ننگا ہو جاتا، بہر حال چل پڑے اور

رات کے وقت مدینہ منورہ پہنچے اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے تھے، جب رسول اللہ ﷺ فجر کی نماز پڑھا چکے تو رعیہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ اپنا ہاتھ بڑھایئے تاکہ میں بیعت کرلوں، رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ بڑھایا، جب رعیہ ہاتھ بڑھانے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست مبارک واپس کھینچ لیا، رعیہ نے پھر کہا یا رسول اللہ! اپنا دست مبارک بڑھایئے رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تم کون ہو؟ جواب میں عرض کیا کہ رعیہ سحیمی، تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو بازو سے پکڑ لیا اور بلند کیا پھر فرمایا کہ اے لوگو! یہ رعیہ سحیمی ہے جس کی طرف میں نے خط لکھا تھا اور اس نے میرے خط کو پیوند بنالیا تھا اب مسلمان ہوگیا ہے، رعیہ نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ! میرے گھر والے اور میرا مال، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تیرا مال تو مسلمانوں میں تقسیم ہوگیا، رہے تیرے گھر والے تو دیکھو جو ملتا ہے لے لو، رعیہ کہتے ہیں کہ میں نکلا تو میں نے دیکھا کہ میرا بیٹا کھڑا ہے اور سواری کو پہچان لیا ہے اور اس کے پاس ہی کھڑا ہے، چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یہ میرا بیٹا ہے تو آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو میرے ساتھ روانہ فرمایا، انہوں نے جا کر پوچھا کہ کیا یہی تیرا باپ ہے؟ اس نے کہا جی ہاں چنانچہ اس کو میرے حوالے کردیا، پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ خدا کی قسم ان میں سے ایک کو بھی میں نے دوسرے کے لئے آنسو بہاتے نہیں دیکھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ تو دیہاتیوں کی سخت دلی ہے''۔مصنف ابن ابی شیبہ

۱۱۵۶۹......رعیہ سحیمی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو سرخ چمڑے پر خط لکھا تو اس کا پیوند بنا کر اپنے ڈول میں لگالیا، اس بات کی اطلاع جناب رسول اللہ ﷺ کو دی گئی چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دستہ روانہ فرمایا جس نے ان کے نہ دن کو جانے والے جانور چھوڑے، نہ رات کو چر کر آنے والے، نہ گھر والے نہ مال واسباب بلکہ سب کچھ لے لیا، رعیہ بے لباس کی حالت میں نکلنے میں کامیاب ہوگئے، اور نبی کریم ﷺ کی طرف روانہ ہوئے اور صبح کی نماز کے وقت وہاں پہنچے جناب نبی کریم ﷺ نماز فجر اور فرمارہے تھے جب نماز مکمل فرما چکے تو رعیہ نے عرض کیا کہ، اپنا ہاتھ بڑھایے میں آپ کے ہاتھ پر بیعت کروں گا، چنانچہ جناب رسول اللہ ﷺ نے دست مبارک بڑھایا جب رعیہ ہاتھ بڑھانے لگے تو آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک پیچھے کھینچ لیا، چند مرتبہ اسی طرح ہوا، پھر سامنے آئے اور عرض کیا کہ میں رعیہ سحیمی ہوں، تو جناب رسول اللہ ﷺ نے انہیں بازو سے پکڑ کر زمین سے اٹھالیا اور فرمایا کہ یہ رعیہ سحیمی ہیں، میں نے ان کو خط لکھا تھا جس کا انہوں نے پیوند بنا کر ڈول میں لگالیا، رعیہ نے عرض کیا، میرے گھر والے اور میرا مال، تو آپ ﷺ نے فرمایا، مال تو تیرا تقسیم ہوچکا رہا تیرا بیٹا اور گھر والے تو دیکھو کون ملتا ہے؟ چنانچہ، وہ روانہ ہوئے پھر واپس آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ان کے بیٹے نے ان کو پہچان لیا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کی طرف واپس آئے اور عرض کیا یہ میرا بیٹا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے بلال ان کے ساتھ جاؤ اور اگر معلوم ہو کہ وہ ان کا بیٹا ہے تو ان کے حوالے کردو، چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے تو اس لڑکے نے کہا کہ یہ میرے والد ہیں تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے بیٹا ان کے حوالے کردیا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس آئے اور عرض کیا وہ اسی کا بیٹا ہے اور میں نے دونوں میں سے ایک کو بھی دوسرے کے لئے آنسو بہاتے نہیں دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ تو دیہاتیوں کی سخت دلی ہے''۔طبرانی

۱۱۵۷۰......حضرت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جاتے ہوئے رسول اللہ ﷺ چوتھائی عطا فرماتے اور واپسی کے دوران تہائی تہائی۔
ابن ابی شیبہ، ابن ماجہ

۱۱۵۷۱......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سوار کے لئے تین حصے مقرر فرمائے، ایک حصہ خود اس کے لئے اور دو حصے اس کے گھوڑے کے لئے''۔ابن ابی شیبہ

۱۱۵۷۲...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک جنگ میں گئے جب دشمن سے سامنا ہوا تو میں نے ایک شخص کو نیزہ مارا اور اس کو مہلت دی اور اس کا مال چھین لیا، جناب رسول اللہ ﷺ نے وہ مال مجھے ہی عنایت فرمادیا''۔

۱۱۵۷۳...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک دستے کے ساتھ نجد کی طرف بھیجا تو ہمیں بہت سے چوپائے ملے تو ہمارے امیر جو ہمارے ساتھ تھے انہوں نے ہمیں ایک ایک اونٹ دیا پھر ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنے حصوں کے ساتھ پہنچے، تو ہمارا حصہ خمس کے بعد بارہ اونٹ تھے تو ان میں سے ہر شخص کے لئے تیرہ (۱۳) اونٹ تھے بشمول اس اونٹ کے جو ہمیں ہمارے امیر نے دیئے

تھے، اور ہمارا حصہ اس میں سے نہیں گنا گیا“۔ ابن ابی شیبہ، ابوداؤد

۱۱۵۷۴...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک دستے کے ساتھ نجد کی طرف بھیجا تو ہمارا حصہ بارہ اونٹوں تک پہنچ گیا اور رسول اللہ ﷺ نے بھی ہمیں ایک ایک اونٹ دیا“۔ ابن ابی شیبہ

۱۱۵۷۵...... ابی اللحم کے آزاد کردہ غلام عمیر کہتے ہیں کہ میں اپنے آقا کے ساتھ خیبر کی جنگ میں موجود تھا، جب فتح ہوگئی تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا، کہ کیا مجھے حصہ ملے گا تو رسول اللہ ﷺ نے انکار فرمادیا پھر مجھے کم قیمت اور ردی مال عطا فرمایا۔

۱۱۵۷۶...... حضرت ابی اللحم کے آزاد کردہ غلام فرماتے ہیں کہ میں جنگ خیبر میں موجود تھا جبکہ میں ایک غلام تھا اور کسی کی ملکیت تھا، جب مسلمانوں کو فتح ہوگئی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے تلوار عطا فرمائی اور فرمایا کہ اسے لٹکالو اور مجھے کم قیمت مال عطا فرمایا اور میرے لئے باقاعدہ حصہ نہیں نکالا۔

مصنف ابن ابی شیبہ

غانمین میں مال غنیمت کی تقسیم

۱۱۵۷۷...... حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خیبر کی فتح کے تین دن بعد رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں ہم حاضر ہوئے، چنانچہ آپ ﷺ نے ہمیں حصے عطا فرمایا اور کسی ایسے شخص کے لئے حصہ نہیں دیا جو فتح میں موجود نہ تھا“۔ ابن ابی شیبہ، مسند ابی یعلی

۱۱۵۷۸...... حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابان بن سعید بن العاص کو مدینہ منورہ سے ایک دستہ دے کر بھیجا، چنانچہ ابان اور ان کے ساتھی خیبر کی فتح کے بعد رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے اور ان کے گھوڑوں کے تنگ کھجور کی چھال کے تھے، حضرت ابان نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ ہمارا حصہ بھی عطا فرمایئے حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! ان کو حصہ نہ دیجئے تو حضرت ابان نے مجھ سے کہا کہ تم بالوں کا گچھا ہو جو بھیڑ کے سر سے گرا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا، اے ابان تم بیٹھ جاؤ، لیکن ان کو حصہ نہیں دیا۔

الحسن بن سفیان اور ابونعیم

۱۱۵۷۹...... حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جس جنگ میں شریک ہوا آپ ﷺ نے مجھے حصہ عطا فرمایا علاوہ خیبر کے کیونکہ وہ خاص اھل حدیبیہ کے لئے تھا“ اور حضرت ابوہریرۃ اور حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ حدیبیہ اور خیبر کے درمیان آئے تھے۔

یعقوب بن سفیان

۱۱۵۸۰...... مکحول فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سوار کے لئے تین حصے مقرر کئے، دو حصے گھوڑے کے لئے اور ایک حصہ سوار کے لئے۔

ابن ابی شیبہ

۱۱۵۸۱...... مکحول فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن گھوڑے کے لئے دو حصے مقرر کئے اور اس کے سوار کے لئے ایک۔ ابن ابی شیبہ

۱۱۵۸۲...... سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی عطا نہیں“۔ ابن ابی شیبہ

۱۱۵۸۳...... معمر نے قتادۃ سے روایت کی فرمایا کہ میں نے ابن المسیب سے پوچھا اس شخص کے بارے میں جس کا غنیمت میں حصہ تھا کیا وہ اپنے حصے کو تقسیم سے پہلے فروخت کرسکتا ہے؟ سعید بن المسیب نے فرمایا، کہ ہاں، میں نے عرض کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے تو مال غنیمت کو تقسیم سے پہلے فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے، سعید نے فرمایا کہ غنیمت میں سونا اور چاندی بھی ہوتے ہیں، معمر کہتے ہیں کہ اور وہ نہیں جانتا کہ مال غنیمت میں اس کا حصہ کتنا ہے“۔ عبدالرزاق

۱۱۵۸۴...... حشرج بن زیاد الاشجعی اپنی دادی سے روایت کرتے ہیں فرماتی ہیں کہ انہوں نے خیبر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مل کر جہاد کیا تھا، اور یہ چھ خواتین میں سے چھٹی تھیں، رسول اللہ ﷺ کو جب یہ معلوم ہوا چنانچہ انہوں نے ہماری طرف پیغام بھیجا کہ تم کس کے حکم سے نکلیں؟ اور ہم نے محسوس کیا کہ آپ ﷺ غصے میں ہیں ہم نے عرض کیا کہ ہم دوائیں وغیرہ لے کر آئیں ہیں جس سے ہم علاج کریں گی اور حصہ وصول کریں

گی، ستو پلائیں گی، اور جنگی اشعار سنائیں گی اور اللہ کے راستے میں مدد کریں گی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کھڑی ہو جاؤ، فرماتی ہیں کہ ہم زخمیوں کو دوا وغیرہ دیتی تھیں اور ان کے لئے کھانا وغیرہ بناتی تھیں، ان کو تیر وغیرہ دیتی تھیں اور دوا وغیرہ تیار رکھتیں تھیں اور جب جنگ خیبر میں فتح ہوگئی تو آپ ﷺ نے ہمارے لئے بھی اسی طرح حصہ مقرر فرمایا جس طرح مزدوری کے لئے مقرر فرمایا تھا میں نے عرض کیا کہ اے دادی اماں! وہ حصہ کیا تھا فرمایا کہ کھجوریں"۔ ابن ابی شیبہ، ابن زنجویہ

۱۱۵۸۵..... حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خیبر کے دن ایک چربی کا تھیلا ملا میں نے اس کو اہتمام سے اپنے پاس رکھا اور خود سے کہنے لگا کہ اس میں سے میں کسی کو کچھ نہ دوں گا، اتنے میں میں نے مڑ کر دیکھا تو جناب رسول اللہ ﷺ مسکرا رہے تھے تو مجھے حیا آ گئی"۔ ابن ابی شیبہ

مال غنیمت کے بقیہ مسائل

۱۱۵۸۶..... مسند عمر رضی اللہ عنہ سے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام ذکوان فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس خواتین کے استعمال کا سامان خوشبو وغیرہ رکھنے کا تھیلا لایا گیا" حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں نے بھی دیکھا لیکن اس کی قیمت کا اندازہ نہ کر سکے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تم اجازت دو میں یہ تھیلا ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھجوا دوں کیونکہ آپ ﷺ ان سے خصوصی محبت فرمایا کرتے تھے، ساتھیوں نے عرض کیا جی ہاں بھجوا دیجئے تو میں یہ تھیلا لے کر ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کی خدمت اقدس میں پہنچا تو آپ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا فتح کر لیا"۔ مسند ابی یعلی

۱۱۵۸۷..... مطرف اپنے ساتھیوں سے روایت کرتے ہیں کہ فرماتے ہیں کہ طلحہ بن عبیداللہ نے بنوطلحہ کے نشاستج میں سے کچھ خریدا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور تفصیل بیان کی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ تم نے یہ کس سے خریدا ہے؟ یہ میں نے کوفہ میں قادسیہ والوں سے خریدا ہے، طلحہ نے کہا کہ تم نے یہ سب کے سب اہل قادسیہ سے کیسے خرید لیا؟ فرمایا کہ تم نے کچھ نہیں کیا یہ تو مال فے ہے"۔

۱۱۵۸۸..... قتادۃ سے وہ رجاء بن حیوۃ سے اور وہ قبیصہ بن ذؤیب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کہ جو مشرکوں نے جمع کر رکھا ہے ان میں سے جو مسلمانوں کو ملا اور اس مال والے نے اس کو پہچان لیا، فرمایا کہ اگر اپنے مال کو تقسیم سے پہلے پالیا تو اسی کا ہے اور اگر.....

۱۱۵۸۹..... ولید بن عبداللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا کہ اشتر نے کہا ہے کہ یہ کیا بات ہوئی کہ جو کچھ لشکر میں ہوتا ہے وہ تو تقسیم کیا جاتا ہے اور جو گھروں میں ہوتا ہے وہ تقسیم نہیں ہوتا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو بلا بھیجا اور دریافت فرمایا کہ کیا تو نے یہ بات کہی ہے؟ اس نے کہا جی ہاں، تو فرمایا کہ واللہ میں نے تم پر اللہ کے مال میں سے اسلحہ کے علاوہ کچھ تقسیم نہیں کیا جو مسلمانوں کے خزانے میں تھا، جو وہ لے کر تمہاری طرف آئے تھے، سو وہ مال میں نے تمہیں عطا فرمایا اگر وہ ان کو ہوتا تو میں ہرگز تمہیں نہ دیتا اور اسی کی طرف لوٹا دیتا جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں عطا فرمایا ہے حلال ہمیشہ حلال ہوتا ہے اور حرام ہمیشہ حرام ہوتا ہے، خدا کی قسم اگر تم میرے بارے میں ملامت گروہ کی خبریں پھیلا دو اور میرے ہاتھ پر بیعت کر لو تو میں تمہارے بارے میں ایسی سیرت اختیار کروں گا کہ توریت، زبور، اور انجیل بھی اس بات کی گواہی دیں گی کہ میں نے وہی فیصلہ کیا ہے جو قرآن میں ہے اور کوڑے سے خوب خبر لی۔

۱۱۵۹۰..... سفیان ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس قیدی لائے گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو آزاد کر دیا"۔ ابن ابی شیبہ

۱۱۵۹۱..... سبحان بن موسیٰ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ غنیمت کے شروع میں کوئی عطا نہیں اور غنیمت کے بعد بھی کوئی عطا نہیں، اور تقسیم سے پہلے مال غنیمت میں سے کچھ نہ دیا جائے گا علاوہ چرواہے کے، یا چوکیدار کے یا کسی اور کے ہنکانے والے کے"۔ ابن ابی شیبہ

۱۱۵۹۲..... حسن حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ ذمیوں کے غلاموں اور زمینوں کو نہ خریدو، حضرت حسن سے پوچھا گیا کہ

کیوں؟ فرمایا کیونکہ وہ مسلمانوں کے لئے مال فے کی حیثیت رکھتے ہیں''۔ابو عبید

مال غنیمت میں خیانت

۱۱۵۹۳.....حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مسند سے عمرو بن شعیب روایت کرتے ہیں کہ فرمایا کہ جب کوئی شخص خائن پایا جائے تو اس سے مال لے لیا جائے گا اور سو کوڑے لگائے جائیں گے، اس کا سر اور داڑھی مونڈ دی جائے گی اور اس کی سواری جلا دی جائے، اور جو کچھ بھی اس کی سواری میں ہو علاوہ حیوان کے، اور وہ کبھی بھی مسلمانوں کے ساتھ کبھی بھی حصہ نہ لے سکے گا'' اور فرمایا کہ مجھے معلوم ہوا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہی کرتے تھے''۔ابن ابی شیبہ

۱۱۵۹۴..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خیبر کے دن بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تشریف لائے اور فرمایا کہ فلاں شہید ہوگئے ہیں اور فلاں شہید ہوگئے ہیں یہاں تک کہ ایک شخص کے پاس سے گزرے اور کہا کہ فلاں بھی شہید ہوگیا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہرگز نہیں، میں اسے آگ کی اس چادر میں لپٹے ہوئے دیکھ رہا ہوں جو اس نے بطور خیانت مال غنیمت سے اٹھالی تھی، پھر جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اے ابن الخطاب جاؤ اور لوگوں کو بتادو کہ جنت میں مومن ہی داخل ہوں گے، چنانچہ میں نکلا اور اعلان کیا کہ جنت میں مومن ہی داخل ہوں گے''۔

ابن ابی شیبہ، مسند احمد، مسلم ترمذی، دارمی

۱۱۵۹۵.....حضرت عبید فرماتے ہیں کہ وہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ صدقہ کا تذکرہ کررہے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا تو نے سنا نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب صدقہ میں غلول کا ذکر فرمایا کہ جس نے اونٹ کی خیانت کی یا بکری کی خیانت کی، قیامت کے دن وہ اس جانور کو اٹھائے ہوئے ہوگا تو حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ نے فرمایا جی ہاں''۔ابن ماجہ، ابن جریر، سنن سعید بن منصور

۱۱۵۹۶.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہیں پہلوؤں سے پکڑ پکڑ کر آگ میں گرنے سے بچا رہا ہوں اور تم اس میں اس طرح گرے جارہے ہو جیسے پتنگے اور ٹڈیاں اور قریب ہے کہ تمہارے پہلوؤں کو چھوڑ دیا جائے اور تمہیں حوض پر آنے دیا جائے تو تم میرے پاس علیحدہ علیحدہ یا جماعتوں کی شکل میں آؤ گے سو میں تمہیں پہچان لوں گا تمہارے ناموں سے اور علامتوں سے جیسے ایک شخص بہت سے اونٹوں میں اپنے اونٹوں کو پہچان لیتا ہے، سو تمہیں بائیں جانب لے جایا جائے گا اور میں تمہارے لئے منت سماجت کروں گا، اور عرض کروں گا یارب! میری امت تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ آپ کو نہیں معلوم کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا تھا، یہ آپ کے بعد الٹے قدموں پھر گئے تھے، سو میں تم میں سے کسی ایسے شخص کو نہ پہچانوں گا جو قیامت کے دن پکارتی ہوئی بکری اٹھائے ہوئے آئے گا اور کہے گا یا محمد یا محمد اور میں کہوں گا کہ میں تیرے لئے کچھ نہیں کرسکتا میں نے تو صاف صاف بتادیا تھا، اور میں ایسے کسی شخص کو نہ پہچانوں گا جو کسی چیختے ہوئے اونٹ کو اٹھائے ہوئے آئے گا اور پکارے گا یا محمد یا محمد، تو میں اس سے کہوں گا کہ میں تیرے لئے کچھ نہیں کرسکتا میں نے تو صاف صاف بتادیا تھا اور نہ میں ایسے کسی شخص کو پہچانوں گا جو چیختے ہوئے گھوڑے کو اٹھائے ہوئے آئے گا اور پکارے گا یا محمد یا محمد تو میں کہوں گا کہ میں تیرے لئے کچھ نہیں کرسکتا'' میں نے تو صاف صاف بتادیا تھا اور میں اس شخص کو بھی نہ پہچانوں گا جو ایک چمڑے کا خشک ٹکڑا اٹھائے ہوئے آئے گا اور پکارے گا یا محمد یا محمد اور میں کہوں گا میں تیرے لئے کچھ نہیں کرسکتا میں نے تو صاف صاف بتادیا تھا''۔

رامھرامزی فی الامثال، اور سیار بن حاتم فی الزھد

۱۱۵۹۷..... حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے جناب نبی کریم ﷺ سے مال غنیمت میں سے ایک رسی کے بارے میں پوچھا آپ ﷺ نے پہلوتہی کی اس نے پھر پوچھا آپ ﷺ نے پھر پہلوتہی فرمائی، جب وہ بار بار یہی کرنے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تجھے ایک رسی کے بدلے آگ سے کون بچائے گا؟

۱۱۵۹۸.....حضرت زید بن اسلم فرماتے ہیں کہ عقیل بن ابی طالب اپنی گھر والی فاطمہ بنت عتبۃ بن ربیعہ کے پاس گئے ان کی تلوار خون میں لت

پت تھی، اھلیہ نے کہا کہ مجھے معلوم ہے کہ تم قتل کر کے آئے ہو سو تمہیں مشرکین کے مال غنیمت میں سے کیا ملا؟ بولے اس سوئی کو سنبھال لو اس سے اپنے کپڑے سینا اور سوئی اھلیہ کے حوالے کر دی، اتنے میں رسول اللہ ﷺ کے نمائندے کو پکارتے سنا جو کہہ رہا تھا کہ اگر کسی کو کوئی چیز ملی ہے تو واپس کر دے اگر چہ وہ سوئی ہی کیوں نہ ہو، حضرت عقیل اپنی اھلیہ کے پاس واپس آئے اور کہا کہ میرا خیال ہے کہ تمہاری سوئی تمہارے پاس نہ رہے گی چنانچہ سوئی واپس لی اور جا کر مال غنیمت میں جا کر ڈال دی''۔

۱۱۵۹۹..... ابورافع فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم ﷺ بقیع میں سے گزرے اور فرمایا اف، اف، جبکہ ان کے ساتھ میرے علاوہ اور کوئی نہ تھا سو میں خوف زدہ ہو گیا، اور میں نے پوچھا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، فرمایا کہ اس قبر میں جو شخص ہے اس کو میں نے بنوفلاں میں اپنا نمائندہ بنا کر بھیجا تھا تو اس نے ایک چادر بطور خیانت اٹھالی سو میں اسے اسی دھکتی ہوئی چادر میں لپٹے ہوئے دیکھ رہا ہوں''۔طبرانی

۱۱۶۰۰..... حضرت عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے مال غنیمت کے اونٹ کو سامنے کھڑا کر کے نماز ادا فرمائی، اور فارغ ہونے کے بعد ایک ٹکڑا انگلیوں میں اٹھایا یہ بالوں کا گچھا تھا، فرمایا کہ یہ بھی تمہارے مال غنیمت میں سے ہے اور اس میں سے میرے لئے خمس کے علاوہ کچھ نہیں اور خمس تم میں لوٹایا جائے گا چنانچہ سوئی اور دھاگہ تک ادا کر دو یا اس سے چھوٹی یا بڑی کوئی چیز بھی اور مال غنیمت میں خیانت نہ کرو کیونکہ مال غنیمت میں خیانت کرنا خائن کے لئے دنیا اور آخرت میں عار اور شرمندگی ہوگا، اللہ کے راستے میں لوگوں سے جہاد کرو، قریب اور دور اور اللہ کے راستے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروانہ کرو، اور سفر میں ہو یا حضر میں اللہ کی حدود قائم کرو، اور تم پر اللہ کے راستے میں جہاد کرنا ضروری ہے، کیونکہ جہاد جنت کے دروازوں میں سے ایک عظیم دروازہ ہے اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ غم اور فکر سے نجات عطا فرماتے ہیں''۔ابو نعیم

جنگی قیدی

۱۱۶۰۱..... معمر بن عبدالکریم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ مشرک قیدیوں کے بارے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے لکھا کہ (جبکہ ان قیدیوں کے بدلے) اتنا اتنا فدیہ قبول کیا جا چکا تھا ان کا فدیہ نہ لو بلکہ ان کو قتل کر دو''۔ابو عبید فی کتاب الاموال

۱۱۶۰۲..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کافروں کے ہاتھ سے ایک مسلمان کو چھڑ والینا مجھے جزیرۃ العرب سے زیادہ پسند ہے''۔

مصنف ابن ابی شیبہ

۱۱۶۰۳..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نیزہ مارا گیا تو آپ نے مجھ سے فرمایا، جان لو کہ مشرکوں کے پاس جتنے بھی مسلمان قیدی ہیں ان کی آزادی کے لئے مال مسلمانوں کے بیت المال سے دیا جائے گا''۔ابن ابی شیبہ اور ابن راھویہ

۱۱۶۰۴..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کسی عربی کو غلام نہیں بنایا جاسکتا''۔الشافعی، متفق علیہ

۱۱۶۰۵..... امام شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سائب بن الاقرع کو لکھا کہ مسلمانوں میں سے جو کوئی بھی اپنا غلام اور ساز و سامان بالکل اصل پالے تو وہی اس کا زیادہ حق دار ہے اور اگر اس نے اپنا مال تقسیم ہونے کے بعد کسی تاجر کے پاس پایا تو اس کا اب کچھ نہیں ہوسکتا۔ اور کوئی بھی آزاد جسے تاجروں نے خرید لیا ہو تو ان کو اصل قیمت واپس کی جائے گی کیونکہ آزادی کی خرید و فروخت نہیں ہوسکتی''۔

۱۱۶۰۶..... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو روانہ فرمایا تو ان کو کچھ قیدی ملے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان میں سے جتنے بھی کسان اور کاشتکار وغیرہ ہیں ان کو چھوڑ دو''۔ابو عبید

۱۱۶۰۷..... ابراھیم بن محمد بن اسلم بن بجرۃ اپنے دادا اسلم بن بجرۃ الانصاری سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے انہیں قریظہ کے قیدیوں پر مقرر فرمایا تھا تو وہ لڑکے کے زیر ناف دیکھتے تھے اگر وہاں بال اگے ہوتے تو اس کو قتل کر دیتے اور اگر بال نہ اگے ہوتے تو اس کو مسلمانوں کے مال غنیمت میں رکھا جاتا ہے''۔الحسن بن سفیان، ابن مندہ

۱۱۶۰۸..... اسود بن سریع فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک قیدی لایا گیا تو وہ قیدی کہنے لگا کہ اے اللہ میں تیرے حضور توبہ کرتا ہوں لیکن محمد ﷺ کے حضور توبہ نہیں کرتا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس نے اپنے گھر والوں کے لئے حق پہچان لیا"۔

مسند احمد، طبرانی، دار قطنی، فی الافراد، مستدرک حاکم، بیہقی فی شعب الایمان سعید بن منصور

۱۱۶۰۹..... بکر بن مراد اعور بن بشامۃ وردان بن مخزم اور ربیعہ بن رفیع العنبر بیین سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ وہ لوگ جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں تشریف لائے آپ ﷺ اپنے حجرے میں آرام فرمارہے تھے کہ اتنے میں عیینۃ بن حصن بنوعنبر کے قیدی لے کر حاضر ہوئے تو ہم نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! یہ کیا ہمارے قبیلے کے قیدی جبکہ ہم تو آپ کی خدمت اقدس میں مسلمان ہو کر آئے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم قسم کھاؤ کہ مسلمان ہو گئے ہو، سو میں اور وردان ڈر گئے اور ربیعہ نے قسم کھائی"۔

۱۱۶۱۰..... ثعلبہ بن الحکم فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں نے گرفتار کرلیا تھا اور میں اس وقت نوجوان تھا تو میں رسول اللہ ﷺ لوٹ مار سے منع فرمارہے تھے"۔ ابونعیم

۱۱۶۱۱..... امام شعبی فرماتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت کے عرب قیدیوں کے بارے میں آپ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ ایک آدمی کا فدیہ آٹھ اونٹ سے بارہ اونٹ تک ہیں، اس بات کی اطلاع حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کی گئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کا فدیہ چار سو درھم مقرر فرمادیا۔ عبدالرزاق

۱۱۶۱۲..... طاؤس فرماتے ہیں کہ عرب قیدیوں کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ آزاد کردہ غلاموں کا فدیہ دو غلام یا آٹھ اونٹ اور عربی کا فدیہ ایک غلام یا چار اونٹ مقرر فرمائے"۔ عبدالرزاق

۱۱۶۱۳..... عکرمۃ فرماتے ہیں کہ عرب غلام کے فدیے کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ انہی میں سے وہ شخص جس کو زمانہ جاہلیت میں گرفتار کیا گیا تھا اس کا فدیہ آٹھ اونٹ ہوگا اور لڑکا اگر باندی کا ہو تو دو وصیف کا فیصلہ فرمایا، وصیفوں میں سے ایک مذکر ایک مونث، اور زمانہ جاہلیت کی قیدی عورت کا فدیہ ماں کے آقا ادا کریں گے اور وہی اس کا عصبہ ہوں گے اور اس کی میراث بھی لیں گے جب تک باپ آزاد نہ ہو جائے، اور زمانہ اسلام کے قیدی کا فدیہ چھ اونٹ مقرر فرمایا مرد عورت بچہ سب کے لئے"۔ عبدالرزاق

فائدہ:..... وصیف اس لڑکے کو کہتے ہیں جو خدمت کرنے کے قابل ہو گیا ہو، واللہ اعلم۔ (مترجم)

قیدیوں کے بارے میں بقیہ ہدایات

۱۱۶۱۴..... رباح بن الحارث فرماتے ہیں کہ اسلام سے پہلے جو عربوں نے ایک دوسرے کو قیدی بنالیا تھا اور رسول اللہ ﷺ کے مبعوث ہونے سے پہلے کے قیدیوں کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ فیصلہ فرماتے تھے کہ اگر کسی نے اپنے گھر والوں میں سے کسی مملوک کو کسی عرب محلے میں پہچان لیا تو اس کا فدیہ ایک غلام کے بدلے دو غلام اور ایک باندی کے بدلے دو باندیاں ہوں گی"۔ ابن سعد

۱۱۶۱۵..... ابوامامۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن جناب رسول اکرم ﷺ ہنس پڑے، پوچھا گیا کہ یارسول اللہ! آپ کیوں ہنسے؟ فرمایا کہ اس قوم کو دیکھ کر جن کو زنجیروں میں باندھ کر جنت میں لایا جارہا تھا"۔ ابن النجار

خراج

۱۱۶۱۶..... مسند عمر رضی اللہ عنہ سے ابراھیم النخعی روایت فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں مسلمان ہو گیا، اور عرض کیا کہ میں مسلمان ہو گیا ہوں میری زمین سے خراج ہٹا دیجئے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تیری زمین جنگ لڑ کر حاصل کی گئی تھی، اتنے میں ایک شخص آیا اور عرض کیا کہ فلاں فلاں زمین ہے جس میں آپ اس سے زیادہ خراج لیتے ہیں جتنا اس کی زمین پر لیتے ہیں تو فرمایا کہ ان کے لئے کوئی گنجائش نہیں ان سے ہم نے صلح کی ہے"۔

عبدالرزاق، ابوعبید فی الاموال، ابن عبدالحکم، فی فتح مصر. متفق علیه

۱۱۶۱۷...... ابومجلز وغیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عثمان بن حنیف کو سواد کا خراج وصول کرنے بھیجا اور ان کا روزانہ کا وظیفہ چوتھائی بکری اور پانچ دراھم مقرر فرمائے، اور انہیں حکم دیا کہ پورے سواد کی پیمائش کرلیں خواہ علاقہ آباد ہو یا بنجر البتہ شور زدہ زمین، ٹیلوں، جھاڑیوں اور تالابوں کی پیمائش نہ کریں اور ان جگہوں کی جہاں پانی پہنچتا ہے چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن حنیف نے جبل کے علاوہ سارے علاقے کی پیمائش کی یعنی حلوان سے لیکر عرب سرزمین تک جو فرات کے زیریں علاقے میں واقع ہے، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ ہر وہ چیز جہاں تک پانی پہنچتا ہے خواہ آباد ہو یا بنجر اس کو میں نے چھتیس کروڑ جریب پایا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا پیمانہ ایک ذراع ایک مٹھی اور ایک مڑا ہوا انگوٹھا ہوا کرتا تھا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا کہ ہر جریب خواہ آباد ہو یا بنجر، اس پر کام ہوتا ہو یا نہ ایک درھم اور ایک قفیز مقرر کرو، اور تر کھجوروں پر پانچ درھم اور دس قفیز مقرر کرو اور ان کو کھجور اور دیگر درختوں کے پھل کھلاؤ، اور فرمایا کہ یہ ان کے لئے ان کے شہروں کو آباد کرنے کے لئے خوراک ہوگی اور ذمیوں میں سے خوشحال پر اڑتالیس درھم اور اس سے کم پر چوبیس درھم مقرر کرو اور جس کے پاس کچھ نہ ہو تو اس پر بارہ درھم مقرر کرو، فرمایا کہ ایک معتمل درھم ہر ماہ کسی کو محتاج نہیں کرے گا، اور جو خراج ان پر مقرر کیا تھا اس کے بدلے ان سے غلامی کو دور کردیا اور اس کو زمین کا کرایہ بنادیا، چنانچہ پہلے سال سواد کوفہ کے خراج سے آٹھ کروڑ درھم لئے گئے پھر آئندہ سال بارہ کروڑ درھم لے کر گئے اور یہ سلسلہ چلتا رہا''۔ابن سعد

۱۱۶۱۸...... عمرو بن حارث کہتے ہیں کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ہر سال اپنی ضرورت کے مطابق مال روک کر مصر کا جزیہ اور خراج روانہ فرماتے تھے، پھر ایک مرتبہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو خراج بھیجنے میں دیر ہوگئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو ملامت کی اور ڈانٹا اور لکھا کہ اس بات پر مت گھبراؤ، اے ابوعبداللہ! کہ حق ہی کی وجہ سے تم سے لیا جائے اور دیا جائے، کیونکہ حق تو روشن ہے، لہٰذا مجھے اور اس کو اکیلا چھوڑ دو جو اس معاملے میں جھگڑتا ہے (تاکہ میں اس کو دیکھ لوں) اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان سے ناراض رہے، چنانچہ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بن العاص نے جوابی خط لکھا کہ اھل مصر مہلت چاہتے تھے کہ ان کے غلے کو دیکھ لیا جائے، چنانچہ میں نے مسلمانوں کے لئے دیکھا تو ان کے لئے نرمی کو بہتر پایا اس سے کہ اس کو پھاڑ دیا جائے سو وہ ایسی چیزیں بیچنے میں لگ جائیں گے جس سے ان کا کوئی بھلا نہ ہوگا اور خراج ختم ہو جائے گا اور خدا کی قسم میں نے صحیح کیا ہے اے امیر المؤمنین۔والسلام۔ابن سعد

۱۱۶۱۹...... عبدالملک بن عمیر کہتے ہیں کہ انباط شام کے لوگوں پر یہ شرط لگائے کہ ان کے پھل اور تنکے وغیرہ مسلمانوں کو ملیں گے اور انھوں نے نہیں لئے۔ابو عبید

۱۱۶۲۰...... طارق بن شہاب کہتے ہیں کہ نہر الملک کی ایک محنت کش عورت کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے لکھا کہ اس کی زمین اس کے حوالے کردو وہ اس سے خراج ادا کرے گی، وہ مسلمان ہوگئی تھی''۔ابو عبید فی الاموال، عبدالرزاق

۱۱۶۲۱...... ابن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اھل نجران کو لکھا کہ میرے بعد تم میں سے جو مسلمان ہو جائے میں اس کو بھلائی کی وصیت کرتا ہوں اور اس کو حکم دیتا ہوں کہ وہ اپنی کھیتی باڑی کا نصف ادا کرے، اور جب تک تم ٹھیک رہو میں تمہیں وہاں سے نکالنا نہیں چاہتا اور تمہارے عمل سے راضی ہوں''۔بیھقی فی شعب الایمان

۱۱۶۲۲...... عطیۃ بن قیس کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سعید بن عامر بن حزیم کو حمص کے لشکر کا عامل بنایا، جب وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو آپ نے کوڑا اٹھایا، سعید نے عرض کیا کہ آپ کا سیلاب بارش سے پہلے آگیا اگر آپ رضامندی طلب کریں گے تو آپ کو راضی نہ کریں گے اگر آپ سزا دیں گے تو ہم صبر کریں گے اگر آپ معاف کردیں گے تو ہم شکریہ ادا کریں گے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کا لحاظ کیا اور درہ رکھ دیا اور فرمایا کہ مسلمان پر اس سے زیادہ ذمہ داری نہیں، تم نے خراج بھیجنے میں دیر کی؟ تو سعید نے عرض کیا، کہ آپ نے ہمیں حکم دیا تھا کہ کسان سے چار دینار سے زیادہ نہ لیں، ہم نہ اس پر اضافہ کرتے ہیں نہ کمی البتہ ہم ان کی فصل کا انتظار کرتے ہیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب تک میں زندہ ہوں تیری عزت کروں گا''۔ابو عبید، ابن زنجویہ فی الاموال

۱۱۶۲۳...... ابومجلز لاحق بن عبید کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ بن یاسر رضی اللہ عنہ کو کوفہ کے لئے نمازوں

اور لشکروں پر امیر بنا کر بھیجا، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو قضاء اور بیت المال کا امیر بنا کر بھیجا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن حنیف زمین کی پیائش کے کام پر مقرر کر کے بھیجا اور ان کے لئے ہر روز ایک بکری مقرر کی اس میں سے ایک حصہ اور وغیرہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے لئے اور دوسرا حصہ باقی دونوں حضرات کے درمیان تقسیم فرمایا، اور پھر فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ کسی بھی علاقے سے اگر روزانہ ایک بکری لی گئی تو جلد ہی وہ ویران ہو جائے گا، سو اس کے بعد حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے زمین کی پیائش کی اور انگوروں کے گنجان باغوں کے ہر جریب پر دس درھم کھجوروں کے ہر جریب پر پانچ درھم اس کے ہر جریب پر چھ درھم گندم کے ہر جریب پر چار درھم اور جو کے ہر جریب پر دو درھم مقرر فرمائے، اور ذمیوں کے مال میں جو مختلف ہوتا رہتا تھا ہر بیس درھم میں ایک درھم مقرر فرمایا اور ان پر ان کے بغیر زیور والی عورتوں اور بچوں میں سالانہ چوبیس درھم مقرر فرمائے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تفصیل سے آگاہ کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی اجازت دی اور راضی ہو گئے۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ حربی تاجر جب ہمارے پاس آئیں تو ان سے ہم کتنا وصول کریں؟ فرمایا کہ جب تم ان کے پاس جاتے ہو تو کتنا وصول کرتے ہو؟ عرض کیا کہ عشر۔ تو فرمایا کہ ان سے عشر وصول کرو۔ ابو عبید، ابن زنجویه، متفق علیه

۱۱۶۶۴..... طارق بن شہاب فرماتے ہیں کہ نہر ملک کے علاقے سے ایک عورت مسلمان ہوگئی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر وہ اپنی زمین اختیار کرلے اور اپنی زمین پر واجب الادا کو ادا کرے تو اس کو اور اس کی زمین کو چھوڑ دو ورنہ پھر مسلمانوں اور ان کی زمینوں کے درمیان راستہ چھوڑ دو۔ متفق علیه.

۱۱۶۶۵..... ابوعون الثقفی فرماتے ہیں کہ اھل سواد میں سے جب کوئی مسلمان ہوجاتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کو اپنی زمین کا خراج ادا کرتے رہنے دیتے''۔ متفق علیه

۱۱۶۶۶..... امام شعبی فرماتے ہیں کہ رفیل مسلمان ہو گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی زمین خراج کے بدلے اس کے حوالے کر دی اور اس کے لئے دو ہزار مقرر کئے''۔ متفق علیه

۱۱۶۶۷..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعید رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ سعید بن زید کو کچھ زمین دے دیں، تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ابن الرفیل کی زمین میں سے ان کو دے دی، چنانچہ ابن الرفیل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المؤمنین ہماری اور آپ کی صلح کس شرط پر ہوئی تھی، فرمایا اس شرط پر کہ تم جزیہ دو گے اور تمہاری زمینیں اور مال تمہارے ہی پاس رہیں گے، عرض کیا، یا امیر المؤمنین، میری زمین سعید ابن زید کے حوالے کی گئی ہے، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ وہ زمین واپس کر دیں، پھر ابن الرفیل کو اسلام کی دعوت دی تو وہ مسلمان ہو گیا، تو اس کے لئے سات سو مقرر کیا اور اس کے اس عطا کو خثعم میں رکھا اور فرمایا کہ اگر تو اپنی زمین پر رہے اور جو دیتا تھا دیتا رہے''۔ متفق علیه

۱۱۶۶۸..... امام شعبی فرماتے ہیں کہ عتبہ بن فرقد نے دریائے فرات کے کنارے جگہ خریدی تا کہ اس میں قضب اگائیں، یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بتائی گئی تو آپ نے پوچھا کہ کس سے خریدی ہے؟ عرض کیا کہ اس کے مالکوں سے سو جب مہاجرین وانصار حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جمع ہو گئے تو فرمایا کہ، یہ اس زمین کے رہنے والے ہیں ان میں سے کسی سے خریدی تھی، عرض کیا نہیں، فرمایا تو جس سے خریدی تھی اس کو واپس کر دو اور اپنا مال لے لو''۔ ابو عبید اور ابن زنجویه

۱۱۶۶۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ خراجی زمین خریدنے کو ناپسند فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس پر تو مسلمانوں کا خراج ہے''۔ متفق علیه

وظائف اور عطایا

۱۱۶۷۰..... امام شعبی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام سالم شہید ہو گئے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سالم کی اھلیہ کو نصف دیا اور باقی نصف مال اللہ کے راستے میں دے دیا''۔ ابن ابی شیبه

۱۱۶۳۱..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ اگر آخری مسلمان بھی باقی ہوتا اور جب کوئی علاقہ فتح ہوتا تو میں اس کے حصے اسی طرح تقسیم کرتا جس طرح رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے حصے تقسیم فرمائے تھے، لیکن میں یہ چاہتا ہوں کہ مسلمانوں کو جزیہ ملتا رہے اور آخری مسلمان ایسا رہ جائے کہ اس کے لئے کچھ نہ بچے"۔ ابن ابی شیبہ، ابوعبید، ابن زنجویہ معاً فی الاموال اور مسند ابن وھب اور مسند احمد، بخاری، ابوداؤد، ابن خزیمہ، ابن الجارود، طحاوی، مسند ابی یعلی، خرائطی فی مکارم الضلاق، متفق علیہ

۱۱۶۳۲..... حارثہ بن مغرب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں لکھا کہ امابعد، تحقیق میں تمہارے پاس عمار بن یاسر کو امیر اور عبداللہ بن مسعود کو استاد اور وزیر بنا کر بھیج رہا ہوں، اور یہ دونوں حضرات جناب نبی کریم ﷺ کے ساتھیوں میں نہایت شریف اور معزز حضرات ہیں، سو ان سے سیکھو اور ان کی اطاعت کرو اس میں کچھ شک نہیں کہ میں نے تمہیں خود پر ترجیح دی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے معاملے میں، اور سواد میں میں نے عثمان رضی اللہ عنہ ابن حنیف کو بھیجا ہے، ان کو روزانہ ایک بکری دو اس کا کچھ حصہ اور پیٹ عمار کے لئے اور باقی دوسرا حصہ ان تینوں حضرات کے لئے ہے"۔ ابن سعد، مستدرک حاکم، سعید بن منصور

۱۱۶۳۳..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اولین مہاجرین کے لئے چار ہزار مقرر کئے تھے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے لئے ساڑھے تین ہزار، عرض کیا گیا کہ ابن عمر بھی تو مہاجرین میں سے ہیں ان کے لئے آپ نے چار ہزار سے کم کیوں کیئے؟ تو فرمایا کہ اس کے تو صرف باپ نے ہجرت کی ہے وہ اس طرح نہیں کہ جیسے خود ہجرت کی ہو"۔ بخاری، دارقطنی فی الافراد سنن کبری بیھقی

فائدہ..... یہ اس لئے فرمایا کیونکہ ہجرت کے وقت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نہایت کم سن تھے، اور غزوہ احد جو ہجرت کے بعد ہوا اس وقت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی عمر صرف ۱۴ برس تھی۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۱۶۳۴..... موسیٰ بن علی بن رباح اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جابیہ میں لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا کہ جو قرآن کریم کے بارے میں کچھ پوچھنا چاہے تو ابن ابی کعب کے پاس آئے، اگر کوئی فرائض کے بارے میں کچھ پوچھنا ہے تو زید بن ثابت کے پاس جائے اور اگر کوئی فقہ کے بارے میں کچھ پوچھنا چاہے تو وہ معاذ بن جبل کے پاس جائے، اور اگر کوئی مال کے بارے میں کچھ پوچھنا چاہے تو وہ میرے پاس آئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے خازن اور تقسیم کرنے والا بنایا ہے، سنو! میں سب سے پہلے مہاجرین اولین سے شروع کرنے والا ہوں میں اور میرے ساتھی، اور ان کو دوں گا، پھر انصار کو دینا شروع کروں گا جنہوں نے امان اور ٹھکانہ دیا ان کو دوں گا، پھر امہات المومنین رضی اللہ عنہن کو دوں گا، سو جس نے جلدی ہجرت کی اس کو عطا بھی جلدی ملے گی اور جس نے تاخیر سے ہجرت کی اس کو عطا بھی دیر سے ملے گی سو اگر کسی کو برا بھلا کہنا ہی ہے تو اپنی سواریوں کو کہو"۔ ابوعبید فی الاموال، ابن ابی شیبہ، سنن کبری بیھقی

۱۱۶۳۵..... سفیان بن وھب الخولانی فرماتے ہیں کہ جب ہم نے بغیر عہد کے مصر فتح کرلیا تو حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اے عمرو بن العاص اس کو تقسیم کردو، حضرت عمرو بن العاص نے فرمایا کہ میں اس کو تقسیم نہ کروں گا، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم ہم اس مال کو اسی طرح تقسیم کریں گا، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم ہم اس مال کو اس طرح تقسیم کریں گے جس طرح رسول اللہ ﷺ نے خیبر کا مال تقسیم کیا تھا، حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں اس مال کو اس وقت تک تقسیم نہ کروں گا جب تک امیر المومنین کو اطلاع نہ کردوں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا کہ اس مال کو اس وقت تک برقرار رکھو جب تک تمہارے پاس موجود جانوروں کے پوتے نواسے بھی اس جہاد میں شریک نہ ہو جائیں"۔

ابن عبد الحکم فی فتوح مصر، ابن وھب، ابوعبید، ابن زنجویہ معاً فی الاموال، متفق علیہ

۱۱۶۳۶..... عیاض الاشعری فرماتے ہیں: "حضرت عمر رضی اللہ عنہ غلاموں، باندیوں اور گھوڑوں کو بھی وظیفہ عطا فرماتے"۔ ابن ابی شیبہ، متفق علیہ

۱۱۶۳۷..... سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نومولود بچے کے لئے بھی وظیفہ مقرر فرماتے"۔ ابن ابی شیبہ، متفق علیہ

۱۱۶۳۸..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا تو آپ نے فرائض مقرر فرمائے، رجسٹر تیار کروائے اور اجنبیوں کو باہم روشناس کرایا، حضرت جابر فرماتے ہیں کہ مجھے میرے ساتھیوں سے روشناس کروایا"۔ ابن ابی شیبہ، متفق علیہ

۱۱۶۳۹..... مخلد الغفاری فرماتے ہیں کہ تین مملوک غلاموں نے بدر میں شرکت کی چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان سے ہر ایک کو ہر سال تین ہزار دیتے۔
ابو عبيد في الاموال، ابن ابی شيبه، متفق عليه

۱۱۶۴۰..... ابوجعفر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو وظائف مقرر کرنے شروع کیئے تو لوگوں نے عرض کیا کہ آپ دینی ذات سے شروع کریں تو فرمایا نہیں، پھر جناب رسول اللہ ﷺ کی قربت کا لحاظ کرتے ہوئے دینا شروع کیا، چنانچہ پہلے حضرت عباس رضی اللہ عنہ پھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے پھر پانچ قبیلوں کے درمیان یہاں تک کہ بنو عدی بن کعب پر انتہا ہوگئی"۔ ابن ابی شيبه، متفق عليه

۱۱۶۴۱..... قیس بن ابی حازم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اھل بدر کے لئے پانچ ہزار مقرر فرمائے اور فرمایا کہ میں ان کو باقی لوگوں پر ضرور فضیلت دوں گا"۔ ابو عبيد، ابن ابی شيبه، بخاری، متفق عليه

بیت المال سے وظیفہ

۱۱۶۴۲..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر میں باقی رہا تو ایک شخص کا وظیفہ چار ہزار تک کروں گا، ایک ہزار اسلحے کے لئے، ایک ہزار خرچے کے لئے، ایک ہزار گھر والوں کے لئے، اور ایک ہزار گھوڑے کیلئے"۔ ابن ابی شيبه، متفق عليه

۱۱۶۴۳..... حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک اور سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مہاجرین کے لئے پانچ پانچ ہزار اور انصار کے لئے چار چار ہزار وظیفہ مقرر فرمایا، اور مہاجرین کی اولادوں میں سے جنہوں نے جنگ بدر میں شرکت نہ کی تھی ان کا بھی چار ہزار وظیفہ مقرر رہوا۔

ان میں عمر بن ابی سلمۃ بن عبدالاسد المخزومی، اسامۃ بن زید محمد بن عبداللہ بن جحش الاسدی، اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما شامل تھے، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابن عمر تو ان میں سے نہیں ہے وہ تو وہ تو۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اگر میرا حق بنتا ہے تو عطا فرما دیجئے ورنہ رہنے دیجئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اس کا حصہ بھی پانچ ہزار لکھ دو اور میرا چار ہزار لکھ دو، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بولے میں نہیں چاہتا تھا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا خدا کی قسم میں اور تو دونوں پانچ پانچ ہزار وصول نہیں کرسکتے"۔ ابن ابی شيبه، متفق عليه

۱۱۶۴۴..... حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ بحرین سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، فرماتے ہیں، میں ان کے پاس پہنچا اور ان کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی، جب انہوں نے مجھے دیکھا تو میں نے انہیں سلام کیا؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا لائے؟ میں نے عرض کیا پانچ لاکھ لایا ہوں، دریافت فرمایا کہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں، ایک لاکھ، اور ایک لاکھ اور ایک لاکھ اور ایک لاکھ اور ایک لاکھ، فرمایا تم اونگھ رہے ہو اپنے گھر چلے جاؤ اور سو جاؤ کل میرے پاس آنا، میں اگلے دن پھر خدمت میں حاضر ہوا، پھر دریافت فرمایا کہ کیا لائے ہو؟ میں نے عرض کیا پانچ لاکھ، دریافت فرمایا کہ پاکیزہ مال ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں مجھے اس کے علاوہ اور کچھ معلوم نہیں ہے پھر لوگوں سے فرمایا کہ یہ میرے پاس بہت سا مال لائے ہیں سو اگر تم لوگ چاہو تو تمہارے لئے تیار کر رکھیں اور اگر تم چاہو تو تم کو کسی پیمانے سے ناپ ناپ کر دے دیں؟ ایک شخص نے عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین، یہ عجمی لوگ فہرستیں اور رجسٹر بنایا کرتے ہیں اور انہی کے مطابق لوگوں کو دیتے ہیں میں نے ان کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی رجسٹر بنوائے اور مہاجرین کے لئے پانچ پانچ ہزار وظیفہ مقرر فرمایا اور انصار کے لئے چار چار ہزار، اور امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن کے لئے بارہ بارہ ہزار وظیفہ مقرر فرمایا"۔ ابن ابی شيبه، يشكری في يشكريات، سنن كبری بيهقی

۱۱۶۴۵..... حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ بحرین کے حکمران کے پاس گئے تو انہوں نے میرے ساتھ آٹھ لاکھ درھم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجے، چنانچہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچا تو آپ رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ کیا لے کر آئے ہو اے ابوہریرۃ! میں نے عرض کیا کہ آٹھ لاکھ دینار لایا ہوں، دریافت فرمایا کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ کیا کہہ رہے ہو؟ تم تو ایک دیہاتی ہو، سو میں نے

ہاتھوں پر پورے پورے گن کر بتائے ہیں چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے مہاجرین کو طلب فرمایا اور مال کے بارے میں ان سے مشورہ فرمایا لیکن سب میں اختلاف ہوگیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے پاس سے اٹھ جاؤ یہاں تک کہ ظہر کے وقت ان کو دوبارہ طلب فرمایا، اور فرمایا کہ میں اپنے ساتھیوں میں سے ایک شخص سے ملا ہوں اور اس سے مشورہ کیا ہے اور ان کی رائے مجھ پر منتشر نہیں ہوئی، پھر فرمایا کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے علاقوں والوں سے اپنے رسول ﷺ کو دیا ہے تو وہ اللہ، اس کے رسول ﷺ ان کے قرابت داروں، یتیموں، مسکینوں، اور مسافروں کا حق ہے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس مال کو کتاب اللہ کے مطابق تقسیم فرما دیا''۔ابن ابی شیبہ

۱۱۶۴۶......اسلم فرماتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے کہ اس مال کے لئے جمع ہو جاؤ اور دیکھو اس بارے میں تم کیا سمجھتے ہو اور میں نے اللہ کی کتاب سے آیات پڑھی ہیں میں نے اللہ تعالیٰ کا کلام سنا کہ ''اللہ نے اپنے رسول کو جو مال عطا کیا ہے'' سے لے کر یہی لوگ ہیں جو سچے ہیں' تک۔(سورۃ الحشر آیت ۷۔۸) اور خدا کی قسم وہ تنہا ان سب کے لئے نہیں ہے اور وہ لوگ جنہوں نے گھر فراہم کئے اور (سورۃ الحشر آیت ۹) اور خدا کی قسم وہ تنہا ان کے لئے نہیں ہے اور لوگ جو آئے ان کے بعد (سورۃ الحشر آیت ۱۰) خدا کی قسم مسلمانوں میں سے کوئی نہیں جس کا اس مال میں حق نہ ہو، خواہ اس کو دیا گیا ہو یا نہ دیا گیا ہو، بھلے وہ عدن کا کوئی چرواہا ہی کیوں نہ ہو''۔سنن کبری بیھقی، ابن ابی شیبہ

۱۱۶۴۷......حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دروازے پر بیٹھے تھے کہ ایک باندی نکلی ہم نے کہا امیر المؤمنین کی موطؤہ ہے اس نے سن لیا اور اس نے کہا کہ میں امیر المؤمنین کی موطؤہ نہیں ہوں اور نہ ہی ان کے لئے حلال ہوں میں تو اللہ کے مال میں سے ہوں، یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے بیان کی گئی آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس نے صحیح کہا، میں تمہیں بتاتا ہوں کہ میں نے اس مال میں سے کیا حلال سمجھا ہے اس سے میں نے دو کپڑے حلال سمجھ کر لئے ہیں ایک سردیوں کے لئے اور ایک گرمیوں کے لئے اور میرے پاس اپنے حج اور عمرے اور اپنے بعد اپنے گھر والوں کی خوراک کی گنجائش نہیں ہے اور مسلمانوں کے ساتھ میرا حصہ انہی کی طرح ہے نہ ان سے زیادہ اور نہ ان سے کم''۔ابو عبید فی الاموال، سعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، ابن سعد، سنن کبری بیھقی

۱۱۶۴۸......یحییٰ بن سعید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن الارقم رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ مسلمانوں کے بیت المال کا مال ہر ماہ ایک مرتبہ تقسیم کیا کرو، مسلمانوں کا مال ہر جمعہ کو تقسیم کیا کرو، پھر فرمایا کہ مسلمانوں کے بیت المال کا مال ہر روز ایک مرتبہ تقسیم کیا کرو، تو قوم کے ایک شخص نے عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین اگر آپ مسلمانوں کے بیت المال میں کچھ باقی رکھیں جو کسی مصیبت میں یا کسی باہر کے کام میں کام آجائے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے فرمایا کہ تیری زبان پر شیطان جاری ہوگیا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کی حجت مجھے القا فرمادی اور اس کے شر سے مجھے بچالیا، میں نے بھی اس کے لئے وہی تیار کر رکھا ہے جو رسول اللہ ﷺ نے تیار کر رکھا تھا یعنی اللہ عزوجل کے رسول ﷺ کی اطاعت''۔سنن کبری بیھقی

۱۱۶۴۹......حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آٹھ لاکھ درھم لے کر پہنچا تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا لے کر آئے ہو، میں نے عرض کیا کہ آٹھ لاکھ دینار لایا ہوں فرمایا کہ تم اسی ہزار ہی لائے ہوگے میں نے عرض کیا کہ نہیں بلکہ میں آٹھ لاکھ دینار لایا ہوں فرمایا کہ میں نے تم سے کہا نہیں تھا کہ تم یمن کے بے عقل ہو؟ تم اسی ہزار لائے ہو اچھا بتاؤ آٹھ لاکھ کتنے ہوتے ہیں؟ سو میں نے ایک ایک لاکھ کر کے گنا یہاں تک کہ آٹھ لاکھ پورے گنے، پھر فرمایا کہ کیا یہ پاکیزہ مال ہے تو پریشان ہو! میں نے عرض کیا جی ہاں سو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ رات بے چینی سے گزاری یہاں تک کہ جب فجر کی اذان ہوئی تو ان سے ان کی اھلیہ نے کہا آپ رات بھر نہیں سوئے؟ فرمایا کہ عمر بن خطاب کیسے سو جائے جبکہ اتنے لوگ آگئے ہیں جو آغاز اسلام سے اب تک اتنے نہیں آئے، اگر عمر ھلاک ہوگیا تو کون بچائے گا؟ اور وہ مال بھی اس کے پاس ہو اور حق دار کو بھی نہ دیا ہو؟ سو جب آپ رضی اللہ عنہ فجر کی نماز ادا فرما چکے تو رسول اللہ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایک گروہ آپ کے پاس جمع ہوگیا، تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آج رات لوگوں کے پاس اتنا مال آیا ہے کہ آغاز اسلام سے پہلے آج تک اتنا مال نہیں آیا، سو میری اس معاملے میں ایک رائے ہے تم بھی مجھے مشورہ دو، میرا خیال ہے کہ لوگوں کو پیمانے بھر بھر کر دوں، عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین ایسا نہ کریں لوگ اسلام میں داخل ہو رہے ہیں اور مال بڑھتا جا رہا ہے، بلکہ ان کو آپ

کتاب اللہ کے مطابق دیجئے سو جب بھی لوگ زیادہ ہوں اور مال بھی زیادہ ہو تو آپ ان کو اسی طریقے سے وظائف دے سکیں گے۔ پھر فرمایا کہ اچھا مجھے یہ مشورہ دو کہ میں پہلے کس سے شروع کروں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا امیر المؤمنین آپ اپنے آپ سے شروع کیجئے آپ ہی اس معاملے کے نگران ہیں اور انہی میں سے کسی نے کہا کہ اور امیر المؤمنین زیادہ جانتے ہیں، فرمایا نہیں بلکہ میں جناب نبی کریم ﷺ سے شروع کرتا ہوں اور پھر جو زیادہ قریب ہو درجہ بدرجہ چنانچہ اسی کے مطابق فہرست تیار کی گئی بنو ھاشم اور بنو عبدالمطلب سے شروع کیا گیا اور ان سب کو دیا گیا پھر بنو عبدشمس کو دیا گیا، پھر بنو نوفل بن عبد مناف کو دیا گیا اور بنو عبدشمس کو شروع میں اس لئے رکھا تھا کیونکہ وہ بنو ھاشمی کے ماں شریک بھائی تھے۔

ابن سعد، سنن کبری بیھقی

۱۱۶۵۰.....حکم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شریح اور سلمان بن ربیعہ الباھلی کو قضاء پر مقرر فرمایا''۔عبدالرزاق

۱۱۶۵۱.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر لوگوں کو میں نے طریقے کے مطابق نہ چھوڑا ہوتا تو ان کو کچھ نہ ملتا۔ میں نے جو علاقہ بھی فتح کیا اس کا مال ایسے ہی تقسیم کردیا جیسے رسول اللہ ﷺ نے خیبر کا مال تقسیم کردیا تھا، لیکن، میں اس کو ان کے لئے بطور خزانے کے چھوڑتا ہوں''۔

بخاری، ابو داؤد، سنن کبری بیھقی

مال غنیمت کی تقسیم کا طریقہ

۱۱۶۵۲.....منذر بن عمرو الوادعی فرماتے ہیں کہ انہوں نے گھوڑے کے لئے دو حصے اور گھوڑے والے کے لئے ایک حصہ مقرر کیا پھر تفصیل سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو آگاہ کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم نے تو سنت پر عمل کیا''۔سنن کبری بیھقی

۱۱۶۵۳.....جبیر بن الحویرث فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فہرستیں بنانے کے سلسلے میں مسلمانوں سے مشورہ کیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو مال سال بھر میں آپ کے پاس جمع ہو وہ آپ سارا کا سارا تقسیم کردیں اور اس میں سے کچھ نہ رکھیں، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ مال بہت زیادہ ہے لوگوں کے لئے کافی ہے اگرچہ ان کو گنا نہ جائے تاکہ آپ لینے والوں اور نہ لینے والوں کو الگ الگ پہچان لیں کہیں ایسا نہ ہو کہ معاملہ الجھ جائے، ولید بن ھشام بن مغیرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے امیر المؤمنین میں شام سے ہو کر آیا ہوں انہوں نے الگ الگ فہرستیں اور الگ الگ لشکر بنا رکھے ہیں سو آپ بھی الگ الگ فہرستیں اور الگ الگ لشکر بنا کر رکھیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس مشورے کو قبول کرلیا اور عقیل بن ابی طالب مخرمۃ بن نوفل اور جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کو بلایا؟ یہ لوگ قریش کے نسب ناموں کے ماہر تھے، ان کو حکم فرمایا کہ لوگوں کے نام ان کے درجات کے مطابق تحریر کریں، چنانچہ انہوں نے لکھے اور بنو ھاشم سے شروع کئے اور پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور ان کی قوم کا نام لکھا اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ان کی قوم کا نام لکھا خلافت کا لحاظ رکھتے ہوئے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو فرمایا کہ خدا کی قسم میرا بھی یہی دل چاہتا ہے کہ ایسا ہی ہو لیکن نبی کریم ﷺ کے قریبی رشتے داروں سے شروع کرو اور درجہ بدرجہ لکھتے جاؤ اور عمر کو وہاں رکھو جہاں اللہ نے رکھا ہے''۔ابن سعد

۱۱۶۵۴.....اسلم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ کے سامنے فہرستیں پیش کی گئیں، سب سے پہلے بنو ہاشم تھے پھر بنو تیم، پھر بنو عدی، فرمایا کہ عمر کو وہیں رکھو جہاں اس کی جگہ ہے اور رسول اللہ ﷺ کے رشتے داروں سے درجہ بدرجہ شروع کرو، بنو عدی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ آپ ﷺ کے خلیفہ یا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خلیفہ ہیں اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جناب رسول اکرم ﷺ کے خلیفہ تھے، سو اگر آپ خود کو بھی اسی حیثیت سے رکھیں جیسے ان لوگوں نے رکھا تو (کیسا ہو؟) فرمایا ارے ارے، اے بنو عدی کیا تم میری پشت پر مارنا چاہتے ہو، اس طرح تو میں ضرور تمہاری خاطر اپنی نیکیاں ضائع کر بیٹھوں گا نہیں خدا کی قسم یہاں تک کہ تمہارا باپ دادا آجائے اور میں فہرستیں تمہارے سامنے ترتیب دے دوں یعنی تمہیں سب سے آخر میں رکھوں، بے شک میرے دو ساتھی تھے جو ایسے راستے پر چلے کہ اگر میں نے ان کی مخالفت کی تو میری بھی مخالفت کی جائے گی خدا کی قسم ہمیں دنیا میں کوئی فضیلت نہیں ملی نہ ہی ہم آخرت میں اپنے اعمال پر ثواب دار فضیلت کے خواہاں ہیں اللہ کی طرف، علاوہ جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ وہی ہماری عزت ہیں ان کی قوم تمام عربوں میں افضل واشرف ہے

پھر ان سے قریب تر پھر ان سے قریب تر، اور عربوں کو عزت وعظمت رسول اللہ ﷺ سے ہی دی گئی ہے چاہے ہم سے بعض اس کو اپنے آباءاجداد کی طرف منسوب کریں اور کیا ہے ہمارے اوران لوگوں کے درمیان جو اس عزت کو اپنے نسب کی طرف منسوب کریں پھر ہم حضرت آدم علیہ السلام سے چند پشتوں سے زیادہ دور بھی نہیں، اوراس کے باوجود خدا کی قسم اگر عجمی لوگ اعمال لے کر آئے اور ہم بغیر اعمال آ گئے تو وہ قیامت کے دن رسول اللہ ﷺ کے زیادہ حق دار ہوں گے پھر کوئی شخص قرابت داری کی طرف نہ دیکھے اور جو اللہ کے پاس ہے اس کے لئے عمل کرے، کیونکہ جس کا عمل کم پڑ گیا اس کا نسب اس کے لئے کچھ نہ کر سکے گا'' ۔ابن سعد

۱۱۶۵۵..... ھشام الکلبی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ نے بنوخزاعیۃ والوں کی فہرستیں اٹھا رکھی تھیں یہاں تک کہ قدید پہنچے، ہم بھی ان کے پاس قدید پہنچے وہاں کوئی عورت (خواہ باکرہ ہو یا ثیبہ) بھی ایسی نہ رہی جس نے اپنے ہاتھ سے وظیفہ وصول نہ کیا ہو، پھر روانہ ہوئے اور عسفان پہنچے اور وہاں بھی ایسا ہی کیا حتی کہ ان کی وفات ہوگئی'' ۔ابن سعد

۱۱۶۵۶..... محمد بن زید کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں بنوحمیر والوں کی فہرست الگ ہوا کرتی تھی'' ۔ابن سعد

۱۱۶۵۷..... جہم بن ابی جہم کہتے ہیں کہ خالد بن عرفطۃ العذری حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے پیچھے رہ جانے والوں (گھر یار اور قبیلے) کے بارے میں دریافت فرمایا، تو انہوں نے کہا کہ اے امیر المؤمنین میں اپنے پیچھے ایسے لوگوں کو چھوڑ آیا ہوں جو آپ کی عمر میں برکت کی دعا مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ سے، جو بھی قادسیہ گیا تھا اس کا وظیفہ سواور دو ہزار یا پندرہ سو تک ہے، اور جو بھی نومولود بچہ یا بچی پیدا ہوئی ہے اس کا بھی وظیفہ سواور دو جریب ہر ماہ مقرر کیا گیا ہے، اور ہمارے ہاں جو بچہ بھی بالغ ہوا ہے اس کا وظیفہ پانچ سو سے چھ سو تک جا پہنچا ہے، سوا گر یہ نکالے اپنے گھر والوں کے لئے جن میں سے بعض کھاتے ہیں اور بعض نہیں کھاتے تو آپ کا کیا خیال ہے؟ کیا وہ ان چیزوں میں خرچ کرے جو مناسب ہیں اوران میں بھی جو مناسب نہیں؟

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ ہی مددگار ہے، یہ تو انہی کا حق ہے ان کو دے دو، اور میں خوش قسمت ہوں کہ میں نے یہ لے کر ان کو ان کا حق ادا کر دیا ہے، سواس پر میری تعریف نہ کرو کیونکہ اگر یہ خطاب کے مال سے ہوتا تو میں اس کو ہرگز نہ دیتا، لیکن میں جانتا ہوں کہ اس میں فضیلت ہے اور میں مناسب نہیں سمجھتا کہ اس کو ان سے روک رکھوں، سوا گر ان دیہاتیوں میں سے کسی کی عطا نکل گئی تو وہ اس سے بکریاں خرید لے اوراس کو اپنے جنگل میں رکھ لے، پھر اگر دوسری مرتبہ کسی کی عطا نکل گئی تو اس سے غلام خرید لے اوراس کو بھی وہیں رکھے، کیونکہ میں (تجھے سمجھ آئے) اے خالد بن عرفطۃ! اس بات سے ڈرتا ہوں کہ میرے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو اپنے زمانے میں عطا کو مال نہ گنیں گے، سوا گر ان میں سے کوئی باقی ہوا، یا ان کی اولادوں میں سے تو ان کے لئے وہ چیز ہوگی جس کی وہ امید رکھتے اوراسی پر تکیہ بیٹھے تھے، سو میری نصیحت تیرے لئے بھی ہی ہے جیسے اس شخص کے لئے جو اسلامی علاقوں کی انتہائی سرحد پر ہو حالانکہ تو میرے پاس ہی بیٹھا ہے، اور یہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا معاملہ میرے حوالے کیا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اس حال میں مرا کہ اپنی رعایا سے دھوکہ کرنے والا تھا وہ جنت کی خوشبو بھی سونگھ نہ سکے گا'' ۔ابن سعد

مال غنیمت کے چار حصے تقسیم کرنا

۱۱۶۵۸..... حضرت حسن فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت حذیفہ کو لکھا کہ لوگوں کو ان کے عطیے اور وظیفے دے دو، انہوں نے جواب دیا کہ ہم دے چکے لیکن پھر بھی ابھی بہت باقی ہے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ یہ انہی کا حصہ ہے جو اللہ نے ان کو دیا ہے وہ نہ عمر کا ہے نہ عمر کی اولاد کا، باقی ماندہ کو بھی انہی میں تقسیم کردو'' ۔ابن سعد

۱۱۶۵۹..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ چند تاجر دوست آئے اور مصلی میں ٹھہرے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ کیا خیال ہے؟ کیا آج رات ہم ان کو چوری سے بچانے کے لئے ان کی چوکیداری کریں؟ چنانچہ دونوں نے ان

کی پہرے داری کرتے ہوئے رات گزاری اور نماز پڑھتے رہے جتنی اللہ نے ان کے نصیب میں لکھی تھی، اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک بچے کے رونے کی آواز سنی تو اس کی طرف متوجہ ہوگئے اور اس کی ماں سے کہا کہ اللہ سے ڈر اور اپنے بچے کے ساتھ اچھا معاملہ کر یہ کہہ کر واپس آ گئے، پھر بچے کے رونے کی آواز سنی، اس کی ماں کے پاس واپس آئے اور اس سے اسی طرح کہا، اور اپنی جگہ واپس آ گئے، رات کے آخری پہر انہوں نے پھر بچے کے رونے کی آواز سنی تو اس کی ماں کے پاس آئے اور فرمایا تو برباد ہو، میرے خیال میں تو اچھی ماں نہیں ہے، بھلا کیا مسئلہ ہے کہ رات بھر تیرا بچہ بے چین رہا ہے، وہ کہنے لگی کہ اے اللہ کے بندے! میں رات سے پریشان ہوں کیونکہ میں اس کا دودھ چھڑانا چاہتی ہوں اور یہ انکار کرتا ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کیوں؟ کہنے لگی اس لئے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسی بچے کے لئے وظیفہ مقرر کرتے ہیں جس کا دودھ چھڑایا جا چکا ہو، پھر پوچھا کہ اس کا کتنا ہوگا؟ عورت نے کہا کہ اتنا اتنا ماہ ہوا فرمایا تو برباد ہو جلدی مت کر، پھر فجر کی نماز پڑھائی، اور اسی دن نماز میں اتنا رو رہے تھے کہ لوگ ٹھیک سے آواز نہ سن پا رہے تھے،، سو جب سلام پھیرا تو فرمایا کہ ہائے تمہارے عمر کی بربادی، مسلمانوں کے بچے قتل کر دیئے، پھر اعلان کرنے والے کو حکم دیا تو اس نے اعلان کیا کہ اپنے بچوں سے دودھ چھڑانے میں جلدی نہ کرو ہم ہر نومولود مسلمان بچے کے لئے وظیفہ مقرر کر دیتے ہیں، اور یہ حکم تمام ممالک اسلامیہ میں پہنچا دیا کہ مسلمانوں کے ہر پیدا ہونے والے بچے کا وظیفہ مقرر کیا جائے گا''۔ ابن سعد اور ابو عبید فی الاموال

۱۱۶۶۰۔۔۔۔۔اسلم فرماتے ہیں میں نے سنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے خدا کی قسم اگر میں اگلے سال تک رہا تو میں لوگوں میں سے سب سے آخری کو پہلے سے ملا دوں گا اور ان سب کو ایک ہی طریقے پر بنا دوں گا''۔ ابو عبید اور ابن سعد

۱۱۶۶۱۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر میں مال بڑھ جانے تک زندہ رہا تو میں ایک مسلم آدمی کا وظیفہ تین ہزار تک پہنچا دوں گا، ہزار اس کے اسلحہ اور جانور وغیرہ کے لئے ہزار اس کے خرچے کے لئے اور ہزار اس کے گھر والوں کے خرچے کے لئے''۔ ابن سعد

۱۱۶۶۲۔۔۔۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر مجھے اس معاملے میں اپنا حصہ معلوم ہوتا تو حمیر کے سرداروں کا چرواہا بھی اپنا حصہ لینے آ جاتا اور اس کی پیشانی پر پسینہ تک نہ آتا''۔ ابو عبید فی الغرائب اور ابن سعد

۱۱۶۶۳۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل مکہ میں ایک مرتبہ دس دس تقسیم فرمائے، ایک شخص کو دیا تو عرض کیا گیا کہ اے امیر المؤمنین! وہ تو مملوک غلام ہے تو فرمایا کہ اس کو بلا لاؤ پھر فرمایا کہ چھوڑو جانے دو''۔ ابن سعد

۱۱۶۶۴۔۔۔ عبداللہ بن عبید بن عمیر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ میں ان کو صاع میں بھر بھر کر مال دوں گا''۔ ابن سعد

ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے لئے وظائف

۱۱۶۶۵۔۔۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس ہمارے وظائف بھیجا کرتے تھے اور غلام اور جانور وغیرہ بھی''۔ ابن سعد

۱۱۶۶۶۔۔۔ عبداللہ بن عبید بن عمیر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم جب تک مال بڑھتا رہے گا میں وظائف بھی بڑھاتا رہوں گا، اور ان کے لئے تیار کر رکھوں گا، بے شک میں اپنے ساتھیوں کے لئے پیمانے بھر بھر کر دوں گا کیونکہ میرے ساتھی (عوام) بہت ہیں چنانچہ میں ان کو مٹھیاں بھر بھر کر بے حساب دوں گا، وہ انہی کا مال ہے جو وہ لیتے ہیں''۔ ابن سعد

۱۱۶۶۷۔۔۔ حسن فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ امابعد، جان لو کہ آج سال کا وہ دن ہے کہ بیت المال میں ایک درہم بھی باقی نہیں رہا بلکہ بالکل جھاڑو پھر گئی ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کہ بیت المال میں ایک درہم بھی باقی نہیں رہا بلکہ بالکل جھاڑو پھر گئی ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کہ میں نے ہر حق دار کا حق ادا کر دیا ہے''۔ ابن سعد

۱۱۶۶۸..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے بلایا، میں آیا تو دیکھا کہ ان کے سامنے ایک چمڑے کی چٹائی بچھی ہوئی ہے اور اس پر مٹھیاں بھر بھر سونا بکھرا پڑا ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ مٹھی بھر کیا ہے؟ تو ڈلی کا ذکر کیا اور پھر فرمایا یہاں آؤ اور یہ اپنی قوم کے درمیان تقسیم کردو، اور اللہ تعالیٰ جانتے ہیں کہ کیوں اس کو اپنے نبی ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے دور رکھا اور مجھے دیا گیا، کسی بھلائی کے لئے مجھے دیا گیا یا برائی کیلئے؟ پھر رو پڑے اور فرمایا کہ ہرگز نہیں قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اس کو رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کسی برائی کی وجہ سے نہیں روکا گیا، اور نہ عمر کو دیا گیا کسی بھلائی کے لئے''۔

ابو عبید فی الاموال، ابن سعد، ابن راھویہ، شاشی

۱۱۶۶۹..... محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایک داماد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور درخواست کی کہ انہیں بیت المال سے کچھ دیا جائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو ڈانٹا اور فرمایا کہ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں اللہ تعالیٰ سے خائن بادشاہ بن کر ملوں، اس کے بعد ان کو اپنے ذاتی مال سے دس ہزار درہم دیئے۔ ابن سعد، ابن جریر

۱۱۶۷۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر میں باقی رہا تو کم ترین لوگوں کا وظیفہ بھی دو ہزار کردوں گا''۔ ابن سعد

۱۱۶۷۱..... یزید بن ابی حبیب (جنہوں نے یہ زمانہ پایا) فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ دیکھیں کہ آپ سے پہلے کون لوگ ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے آپ ﷺ کے دست مبارک پر بیعت کی تھی ان کو دو دو سو دینار وظیفہ مکمل دو، اور اس کو اپنے لئے اور اپنی اھلیہ کے لئے بھی مکمل کرلو اور خارجہ بن حذافہ کو بھی مکمل دو سو دینار دو کیونکہ بہت بہادر آدمی ہیں اور عثمان بن قیس بن ابی العاص کو بھی مکمل دو کیونکہ وہ بہت مہمان نواز ہے''۔ ابن سعد، ابو عبید فی الاموال اور ابن عبدالحکم

۱۱۶۷۲..... عبداللہ بن ھبیرۃ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ناذرۃ کو حکم دیا کہ لشکروں کے امراء کے پاس جاؤ جو رعایا کی طرف واپس آرہے ہیں اور ان سے کہو کہ ان کے وظائف برقرار ہیں اور ان کے گھر والوں کے وظائف بھی بھیجے جارہے ہیں سوکھیتی وغیرہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں''۔ ابن عبدالحکم

۱۱۶۷۳..... حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھے مدینہ میں اپنا خلیفہ بنا کر جایا کرتے تھے اور جب بھی واپس آتے تو مجھے کھجوروں کا ایک باغ عطا فرماتے''۔ ابن سعد

بیت المال سے عطیہ

۱۱۶۷۴..... یحییٰ بن عبداللہ بن مالک فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص کی طرف لکھا کہ کھانے پینے کا سامان لے کر مصر سے سمندر کے راستے لے کر آئیں اور ساحل پر لنگرانداز ہوں اور ساحل لوگوں کے حالات اور گھر والوں کے مطابق تقسیم تھا اور اھل مدینہ تو چاروں طرف سے گھرے ہوئے تھے، مدینہ کی زمین ایسی نہ تھی جہاں کھیتی باڑی ہوسکے، چنانچہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے مصر سے بیس کشتیوں میں سامان بھیجا، ہر کشتی میں تین ہزار اردب کم وبیش دانے تھے حتیٰ کہ کشتیاں ساحل کے کنارے آنے لگیں ساحل بھی چمک رہا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور بڑے بڑے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان کے استقبال کے لئے پہنچے، آپ رضی اللہ عنہ نے جب کشتیوں کو دیکھا تو اللہ کا شکر ادا کیا جس نے مسلمانوں کے لئے سمندر کو مسخر کردیا تھا تاکہ اس میں مسلمانوں کے فائدے مدینہ تک پہنچ سکیں اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ کھانے کا سامان کو وصول کرلیں اور پورا پورا دیں، پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ واپس آئے تو یہ کھانے کا سامان لوگوں میں تقسیم کرنا شروع کردیا، اور لوگوں کے لئے پرچیاں لکھ دیں جو وہ لے کر جاتے اور کھانا وصول کرتے''۔ ابن سعد

۱۱۶۷۵..... حضرت عبداللہ بن ابی ھذیل فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان ابن حنیف رضی اللہ عنہ کو وظیفہ عطا فرمایا، ہر روز ایک بکری، اس کا پیٹ اور ایک حصہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے لئے، ایک چوتھائی حضرت عبداللہ

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے لئے اور ایک چوتھائی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن حنیف کے لئے"۔ ابن سعد

۱۱۶۷۶..... سماک بن حرب فرماتے ہیں کہ ایک شخص سال کے آٹھویں مہینے انتقال کر گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسکو وظیفہ کا دو تہائی عطا فرما دیا۔ ابو عبید فی الاموال

۱۱۶۷۷..... عبداللہ بن قیس یا ابن قیس فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جابیہ تشریف لائے اور زمین کو مسلمانوں کے درمیان تقسیم کرنے کا ارادہ کیا تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (اگر آپ نے ایسا کیا) تو پھر تو وہ ہو جائے گا جو آپ کو ناپسند ہے، اگر آپ نے زمین کو آج تقسیم کر دیا تو زبردست پیداوار ہوگی جو ایسی قوم کے ہاتھ میں چلی جائے گی جو ہلاک ہو جائے گی اور سب کچھ ایک ہی شخص کے ہاتھ میں چلا جائے گا، پھر ان کے بعد ایسی قوم آئے گی جو اسلام کا راستہ روکے گی اور انھیں کچھ نہ ملے گا سو ایسا معاملہ کرنے کی کوشش کریں کہ اس میں ابتداء وانتہاء دونوں کی گنجائش ہو، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے مشورے کو قبول فرمالیا"۔ ابو عبید، خرائطی فی مکارم الاخلاق

۱۱۶۷۸..... ابراھیم فرماتے ہیں کہ جب مسلمانوں نے سواد فتح کرلیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے درخواست کی کہ اسے ہمارے درمیان تقسیم کر دیجئے کیونکہ اسے ہم نے فتح کرلیا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکار فرمایا اور فرمایا کہ ان مسلمانوں کا کیا قصور ہے جو تمہارے بعد آئیں گے اور مجھے ڈر ہے کہ تم اسے آپس میں تقسیم کرلو گے اور پانی کے معاملے میں فساد کرو گے سو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اھل سواد کو ان کی زمینوں پر برقرار رکھا اور ان پر جزیہ مقرر فرمادیا اور ان کی زمینوں پر خراج مقرر کر دیا"۔ ابو عبید، ابن زنجویہ

۱۱۶۷۹..... محمد بن عجلان فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فہرستیں تیار کروائیں تو دریافت فرمایا کہ کس سے شروع کریں، عرض کیا گیا کہ اپنے آپ سے، تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہیں، بلکہ جناب رسول اللہ ﷺ ہمارے امام ہیں چنانچہ انہیں کو سب سے پہلے رکھ کر درجہ بدرجہ رشتے داروں کا نام لکھو"۔ ابو عبید

دورِ فاروقی میں مالی فراوانی

۱۱۶۸۰..... حضرت عبدالرحمٰن بن عوف فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے بلوایا، غالباً ظہر کے وقت میں ان کے دروازے پر پہنچا تو مجھے ان کے رونے کی آواز سنائی دی تو میں نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور کہا کہ کچھ ہو گیا واللہ امیر المؤمنین کچھ ہو گیا، پھر میں اندر داخل ہوا اور ان کا کندھا پکڑا اور عرض کیا کہ کوئی بات نہیں، کوئی بات نہیں اے امیر المؤمنین فرمایا نہ صرف بات ہے بلکہ بہت سخت بات ہے پھر میرا ہاتھ پکڑا اور ایک کمرے میں لے گئے جہاں ایک دوسرے کے اوپر بہت سے تھیلے پڑے تھے، اور فرمایا کہ اب خطاب کی اولاد پر اللہ کے سامنے آزمائش کا وقت آیا ہے اگر اللہ چاہتے تو یہ سارا مال میرے دونوں ساتھیوں یعنی رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بھی دیدیتے اور وہ اس کا کوئی طریقہ مقرر فرما دیتے تو میں بھی اسی طریقے کی پیروی کرتا، میں نے عرض کیا کہ بیٹھ جائیے ہم کچھ سوچتے ہیں، چنانچہ ہم نے امہات المؤمنین کا وظیفہ چار چار ہزار، مہاجرین کا وظیفہ بھی چار چار ہزار اور سب لوگوں کا وظیفہ دو دو ہزار مقرر کیا حتیٰ کہ ہم نے سارا مال تقسیم کر دیا"۔ ابو عبید فی الاموال والعدنی

۱۱۶۸۱..... حضرت قیس بن ابی حازم فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام آگئے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لائے وہاں لشکروں کے امیر بھی تھے آتے ہی فرمانے لگے اے عمر! اے عمر! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ رہا عمر، تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ ان کے اور اللہ کے درمیان ہیں اور آپ کے اور اللہ کے درمیان کوئی نہیں، سوا اپنے دائیں بائیں اور سامنے دیکھئے، یہ وہ لوگ ہیں جو آپ کے پاس آئے ہیں اور انہوں نے پرندوں کے گوشت کے علاوہ کچھ نہیں کھایا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ نے سچ کہا میں اپنی جگہ سے اس وقت تک نہ کھڑا ہوں گا جب تک آپ لوگ ہر مسلمان شخص کے لئے دو مد گندم اور ان دونوں کے حصے کا سرکہ اور تیل دینے کی ذمہ داری نہ قبول کرلو، انہوں نے عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین ہم ذمہ داری قبول کرتے ہیں، یہ ہم پر لازم ہے اللہ تعالیٰ نے خیر اور وسعت بہت عطا فرمائی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر ٹھیک ہے"۔ ابو عبید

۱۱۶۸۲..... حضرت حارثہ بن مغرب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا چنانچہ ایک تھیلہ کھانے کا گوندھا گیا اور پھر اس سے روٹی بنائی گئی، پھر تیل میں اس کا ثرید بنایا گیا اور پھر اس پر تیس آدمیوں کو بٹھایا گیا تو انہوں نے صبح کے وقت پیٹ بھر کر کھایا، پھر عشاء کے وقت بھی ایسا ہی کیا گیا اور فرمایا کہ ہر شخص کو مہینے بھر دو تھیلے کافی ہو جائیں گے، چنانچہ تمام لوگوں کو ہر ماہ دو تھیلے ملتے خواہ مرد ہو یا عورتیں یا مملوک غلام"۔ ابو عبید

۱۱۶۸۳..... سفیان بن وهب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک ہاتھ میں دو مد اور ایک ہاتھ میں دو قسط اٹھائے اور فرمایا کہ میں نے ہر مسلمان کے لئے ہر ماہ دو مد گندم اور دو قسط سرکہ ایک ہاتھ میں دو قسط تیل مقرر کیا ہے ایک شخص نے عرض کیا کہ اور غلاموں کے لئے؟ فرمایا: ہاں غلاموں کے لئے بھی"۔ ابو عبید

۱۱۶۸۴..... عبداللہ بن ابی قیس فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی پھر فرمایا، امابعد ہم نے تمہارے وظائف اور عطایا ہر ماہ جاری کردیئے، فرمایا ان کے ہاتھوں میں مد اور قسط تھے پھر فرمایا کہ ان دونوں کو لے لو، جس نے ان میں کمی کی تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ایسا ایسا سلوک کرے گا، پھر بددعا فرمائی"۔ ابو عبید

۱۱۶۸۵..... حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بعض ھدایت سے بھری ہوئی سنتیں ایسی ہیں جنہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ ﷺ کی امت میں جاری فرمایا ان میں سے مد اور قسط بھی ہیں"۔ ابو عبید

فائدہ...... مد اور قسط دو پیمانے ہیں مد اڑسٹھ تولے تین ماشے کا ہوتا ہے، دیکھیں بہشتی زیور ہ حصہ نہم دہم تاج کمپنی۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۱۶۸۶..... حضرت حکیم بن عمر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لشکروں کے امراء کو لکھا کہ سرخ لوگوں میں سے جو تم نے آزاد کئے ہیں اور وہ مسلمان ہو چکے ہیں تو ان کو ان کے آقاؤں کے حوالے کردو، ان کو وہی ملے گا جو ان کے آقاؤں کو ملے گا اور ان پر وہی ذمہ داریاں ہوں گی جو ان کے آقاؤں پر ہوں گی اور اگر وہ ایک قبیلے کی صورت الگ رہنا چاہیں تو نیکی اور وظائف وغیرہ میں اپنے طریقے کے مطابق رکھو"۔ ابو عبید

۱۱۶۸۷..... حسن فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انہوں نے عربوں کو دیا اور آزاد کردہ غلاموں کو چھوڑ دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا کہ آپ نے ان کے درمیان برابری کا سلوک کیوں نہ کیا، انسان کے برا ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔ ابو عبید

۱۱۶۸۸..... ابو قبیل فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جب کوئی بچہ پیدا ہوتا تھا تو اس کے لئے دس تک وظیفہ مقرر ہوتا اور جب وہ بالغ ہو جاتا تو بڑوں والا وظیفہ ملتا"۔ ابو عبید

۱۱۶۸۹..... سلیمان بن حبیب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سپاہیوں کے گھر والوں اور بچوں وغیرہ کے لئے دس مقرر کیے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور بعد والے امراء اسی طریقے پر چلے اور اس کو وراثت بنادیا، میتوں کی وراثت میں ان کو ملنے لگا جن کا کوئی عطا اور وظیفہ نہ تھا"۔ ابو عبید

۱۱۶۹۰..... طارق بن شہاب فرماتے ہیں کہ ہمارے عطایا وظیفے بغیر زکوٰۃ وغیرہ کے نکالے جاتے تھے اور ہم خود ہی ان سے زکوٰۃ وغیرہ نکالا کرتے تھے۔

ابو عبید فی الاموال

عطیہ دینے میں فوقیت

۱۱۶۹۱..... زید بن اسلم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب وظائف مقرر کئے تو حضرت عبداللہ بن حنظلہ کے لئے دو ہزار درہم مقرر کئے، حضرت طلحہ اپنے بھتیجے کو لے کر ان کے پاس آئے تو اس کے لئے اس سے کم مقرر کیا، تو انہوں نے عرض کیا کہ یا امیر المؤمنین! آپ نے اس انصاری کو میرے بھتیجے پر فضیلت دی؟ تو فرمایا کہ ہاں اس لئے کہ میں جنگ احد میں اس کے باپ کو تلوار لے کر چھپتے ہوئے دیکھا تھا جیسے اونٹ چھپتے ہیں۔

۱۱۶۹۳... ناشرۃ بن سمی الیزنی فرماتے ہیں کہ یوم جابیہ میں میں نے سنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کے سامنے خطبہ بیان فرمارہے تھے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے اس مال کا خازن اور اس کو تقسیم کرنے والا بنایا ہے پھر فرمایا کہ بلکہ اللہ ہی اس کو تقسیم کرتے ہیں اور میں ابتداء کرنے والا ہوں جناب نبی کریم ﷺ کے گھر والوں سے پھر درجہ بدرجہ جو زیادہ معزز ہو، چنانچہ امہات المؤمنین رضی اللہ عنہ کے لئے بھی وظائف مقرر فرمائے علاوہ حضرت جویریہ، حضرت صفیہ اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہ کے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جناب رسول اکرم ﷺ ہمارے درمیان عدل فرمایا کرتے تھے، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی ہمارے درمیان عدل فرمایا ہے پھر فرمایا کہ میں اپنے آپ سے اور اپنے مہاجرین ساتھیوں سے شروع کرنے والا ہوں اور پھر جو زیادہ معزز ہو، کیونکہ ہمیں ظلم اور دشمنی کی بناء پر ہمارے گھروں سے نکالا گیا، چنانچہ پھر ان میں اھل بدر کے لئے پانچ پانچ ہزار مقرر فرمائے اور انصار میں سے اھل بدر کے چار چار ہزار مقرر فرمائے، اور اھل حدیبیہ کے لئے تین تین ہزار مقرر فرمائے اور فرمایا کہ جس نے ہجرت میں جلدی کی اس کے لئے عطا نے بھی جلدی کی، اور جو ہجرت میں پیچھے رہ گیا اس کا وظیفہ بھی پیچھے رہ گیا سو کوئی شخص اپنی سواری کے علاوہ اور کسی کو ملامت نہ کرے''۔ سنن کبری بیھقی

۱۱۶۹۴... امام شافعی فرماتے ہیں کہ مجھے اھل مدینہ میں سے بہت سے اہل علم وصرف نے بتایا جو قریش اور دیگر قبائل سے تعلق رکھتے تھے، اور بعض لوگ حدیث کو بیان کرنے میں دوسروں سے اچھے تھے، اور بعض لوگوں نے دیگر بعض کی نسبت حدیث میں کچھ اضافہ بھی بیان کیا ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فہرستیں تیار کروائیں تو فرمایا کہ میں بنو ھاشم سے شروع کرنے والا ہوں کیونکہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں موجود تھا اور آپ ﷺ بنو ہاشم کو دیتے تھے اور پھر بنو عبدالمطلب کو، سو اگر ھاشمی عمر رسیدہ ہوتا مطلبی سے تو اس کو مقدم رکھتے اور اگر مطلبی عمر رسیدہ ہوتا ہاشمی سے تو اس کو مقدم رکھتے، اسی طریقے پر فہرست تیار کروائی اور پھر ان کو ایک ہی قبیلے کی طرح جمع کر دیا، پھر نسب کے لحاظ سے عبدالشمس اور بنو نوفل والے برابر ہو گئے تو فرمایا کہ بنو عبدالشمس جناب رسول اللہ ﷺ کے ماں باپ شریک بھائی ہیں جبکہ نوفل نہیں چنانچہ عبدالشمس کو مقدم رکھا، پھر ان کے فوراً بعد بنو نوفل والوں کو بلایا، پھر عبدالعزی اور عبدالدار والے برابر ہو گئے تو فرمایا کہ بنو اسد بن عبدالعزی میں جناب رسول اللہ ﷺ کی دامادی رشتے داری ہے اور انہی میں مطیبین بھی ہیں، بعض نے کہا کہ وہ اھل حلف الفضول میں سے ہیں اور رسول اللہ ﷺ انہیں میں سے تھے، اور یہ بھی کہا گیا کہ عبدالعزی والوں کی سبقت کا ذکر کیا اور ان کو عبدالعزی والوں پر مقدم کیا پھر ان کے فوراً بعد عبدالدار والوں کو بلایا پھر زعرۃ والے اکیلے رہ گئے تو عبدالدار کے فوراً بعد زعرۃ والوں کو بلایا پھر تیم اور مخزوم والے برابر ہو گئے تو بنو تیم والوں کے بارے میں فرمایا کہ وہ اھل حلف الفضول میں سے ہیں اور ان میں مطیبین بھی ہیں اور جناب رسول اللہ ﷺ بھی ان میں سے ہیں، یہ بھی کہا گیا ہے کہ سبقت کو ذکر کیا گیا اور یہ بھی کہا گیا کہ سسرالی رشتے داری کو ذکر کیا گیا اور تیم والوں کو مخزوم والوں پر مقدم کیا گیا پھر فوراً مخزوم والوں کو بلایا گیا، پھر سھم، جمح اور عدی بن کعب والے برابر ہو گئے کہا گیا کہ عدی والوں سے شروع کریں تو فرمایا کہ میں اپنے نفس کو اسی حالت میں رکھتا ہوں جس میں وہ پہلے تھا، جب اسلام آیا تو ہمارا اور بنو سھم کا معاملہ ایک تھا لیکن بنو جمح اور سھم کو دیکھو عرض کیا گیا کہ جمح کو مقدم کریں پھر بنو سھم کو بلایا اور عدی اور سھم والوں کی فہرست اس طرح ملی جلی تھی کہ گویا ایک ہی بلاوا ہو، جب یہ معاملہ پورا ہو گیا تو بلند آواز سے تکبیر کہی اور فرمایا کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے مجھے اپنے رسول اللہ ﷺ سے اور پھر بنو عامر بن لوی سے میرا حصہ پہنچا دیا۔

امام شافعی فرماتے ہیں کہ بعض راویوں نے کہا کہ حضرت ابوعبیدۃ بن عبداللہ بن الجراح الفہری رضی اللہ عنہ نے جب اس کو مقدم ہوتے دیکھا تو فرمایا کہ کیا اس طرح سب میرے سامنے بلائے جاتے رہیں گے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے ابوعبیدۃ! رضی اللہ عنہ صبر کرو جیسے پہلے صبر کیا، یا اپنی قوم سے بات کر لو جس کو وہ اپنے میں سے مقدم کریں گے تو میں منع نہیں کروں گا، رہا میں اور بنو عدی تو اگر تم چاہو گے تو میں تمہیں خود پر ترجیح دوں گا سو بنو الحارث بن فہر کے بعد معاویۃ کو مقدم کیا اور ان کے درمیان عبد مناف اور اسد بن عبدالعزی کو لائے پھر خلیفہ مہدی کے زمانے میں بنو سھم اور بنو عدی میں جھگڑا رہا پھر ختم ہو گیا، سو مہدی نے بنو عدی کو مقدم کرنے کا حکم دیا بنو سھم اور بنو جمح پر سبقت کی وجہ سے''۔

سنن کبری بیھقی

مال غنیمت کا پانچواں حصہ فقراء کا حق ہے

۱۱۶۹۴... حضرت مالک بن اوس بن حدثان فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان آیات کی تلاوت فرمائی کہ ''صدقات تو فقراء، اور مساکین کے لئے ہی ہیں'' سے لے کر ''حکیم علیم''۔ سورۃ توبہ آیت ۶۰

'پھر فرمایا کہ یہ ان لوگوں کے لئے ہے، پھر تلاوت فرمائی کہ جان لو کہ تمہیں جو کسی چیز سے غنیمت ملتی ہے تو اس کا خمس اللہ کے لئے ہے''۔ سورۃ الانفال آیت ۴۱

پھر فرمایا کہ یہ آیت ان مہاجرین کے لئے ہے پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی کہ

والذین تبوؤالدار والایمان الخ   الحشر آیات نمبر ۹

آخر آیت تک اور فرمایا کہ یہ آیت انصار کے لئے ہے، پھر تلاوت فرمائی ''وہ لوگ جو ان کے بعد آئے''۔(الحشر آیت نمبر ۱۰) آخر آیت تک، پھر فرمایا کہ اس آیت کے عموم میں تمام مسلمان شامل ہیں اور کوئی ایسا نہیں جس کا اس مال میں حق ہو علاوہ ان غلاموں کے جو تمہاری ملکیت میں ہیں، پھر فرمایا کہ اگر میں زندہ رہا تو بسرا اور حمید کا چرواہا بھی اپنا حق لینے آئے گا اور اس کی پیشانی پر پسینہ بھی نہ آیا ہوگا''۔ عبدالرزاق، ابوعبید

۱۱۶۹۵ ھشام بن حسان فرماتے ہیں کہ محمد بن مسلمۃ نے فرمایا کہ میں مسجد کی طرف متوجہ ہوا تو ایک قریشی کو دیکھا جس نے ایک جوڑا زیب تن کر رکھا تھا، میں نے اس سے پوچھا کہ تجھے یہ کس نے پہنایا ہے، اس نے کہا امیرالمؤمنین نے میں آگے بڑھا تو ایک اور قریشی دیکھا اس نے بھی جوڑا پہن رکھا تھا میں نے پوچھا کہ تجھے کس نے پہنایا، اس نے کہا امیرالمؤمنین نے، پھر مسجد میں داخل ہوا اور بلند آواز سے تکبیر کہی اور کہا کہ اللہ اکبر سچ کہا اللہ اور اس کے رسول نے اللہ اکبر سچ کہا اللہ اور اس کے رسول نے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی آواز سن لی، تو اس کو بلا بھیجا، دوسری طرف سے نمائندے کو واپس بھیج دیا گیا کہ جس کام وہ آیا تھا کر گیا تھا۔

محمد بن مسلمۃ کہتے ہیں کہ ''میں نے بھی یہ سوچ لیا تھا کہ جب تک دو رکعت نہ پڑھ لوں نہیں جاؤں گا''۔ چنانچہ نماز شروع کر دی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے پہلو میں آ کھڑے ہوئے جب انہوں نے نماز مکمل کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ مجھے بتاؤ کہ تم نے رسول اللہ ﷺ کی نماز گاہ میں بلند آواز سے تکبیر کیوں کہی۔ اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا، کیوں کہا، تو انہوں نے عرض کیا کہ اے امیرالمؤمنین! میں مسجد کی طرف آرہا تھا کہ مجھے فلاں بن فلاں قریشی ملا اس نے جوڑا پہن رکھا تھا میں نے پوچھا کہ کس نے پہنایا تو اس نے کہا کہ امیرالمؤمنین نے پھر میں آگے بڑھا تو فلاں بن فلاں قریشی کو دیکھا اس نے بھی جوڑا پہن رکھا تھا میں نے پوچھا کس نے پہنایا تو اس نے کہا کہ امیرالمؤمنین نے پھر میں آگے بڑھا تو مجھے فلاں بن فلاں انصاری ملا اس نے بھی جوڑا پہن رکھا تھا جو ان دونوں جوڑوں سے کم تھا میں نے پوچھا کہ کس نے پہنایا تو اس نے کہا کہ امیرالمؤمنین نے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ تم ضرور میرے بعد تبدیلی دیکھوگے، اور اے امیرالمؤمنین! میں نہیں چاہتا کہ تبدیلی آپ کے دور میں ہو، فرماتے ہیں کہ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے اور فرمایا کہ میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں خدا کی قسم دوبارہ نہ کروں گا فرمایا کہ اس دن کے بعد کسی نے نہیں دیکھا کہ کسی قریشی کو کسی انصاری پر فضیلت دی گئی ہو۔

۱۱۶۹۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب نماز ادا فرما لیتے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھ جاتے اگر کسی کو کوئی ضرورت ہوتی تو بات کر لیتا اور اگر کسی کو کوئی ضرورت نہ ہوتی تو کھڑے ہو جاتے اور لوگوں کو نماز پڑھاتے اور اس میں نہ بیٹھتے، میں نے پوچھا کہ اے یرفا! کیا امیرالمؤمنین کو کوئی تکلیف ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ نہیں امیرالمؤمنین کو کوئی تکلیف نہیں، میں بیٹھ گیا، پھر حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور بیٹھ گئے، اور یرفا چلے گئے اور کہتے گئے اے ابن عفان اے ابن عباس! کھڑے ہو جاؤ، پھر ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے، تو دیکھا کہ ان کے سامنے مال کا ڈھیر ہے اور ہر ڈھیر پر ایک تھیلا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اھل مدینہ کو دیکھا تو تم دونوں کو سب سے بڑے خاندان والا پایا، سو تم دونوں یہ مال لے لو اور تقسیم کر لو اور جو بچ جائے واپس کر دو تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے لپ بھر لی، اور میں نے گھٹنوں تک جھولی بھری اور کہا کہ اگر ہمیں کم پڑ گیا تو کیا آپ ہمیں اور زیادہ دیں گے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے

فرمایا کہ پہاڑ کا پتھر، کیا یہ مال اللہ کے پاس اس وقت تک نہ تھا جب محمد ﷺ اور ان کے ساتھی تکلیفیں اٹھاتے تھے؟ میں نے کہا کہ ہاں خدا کی قسم یا اللہ کے پاس اس وقت بھی تھا جبکہ محمد ﷺ زندہ تھے اگر ان کی حیات مبارکہ میں یہ فتوحات ہوتیں تو وہ وہ نہ کرتے جو آپ کرتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ غصے میں آ گئے اور فرمایا کہ پھر کیا کرتے؟ میں نے کہا کہ پھر وہ خود کھاتے اور ہمیں کھلاتے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور ایسا روئے کہ ان کی ہچکیاں بندھ گئیں حتیٰ کہ سنبھلنا مشکل ہو گیا، میرا جی چاہتا ہے کہ اس میں سے قدر ضرورت نکالوں جو نہ میرے لئے ہو اور نہ مجھ پر ہو۔

حمید، ابن سعد، عدفي، بزار، سعید بن منصور، شاشي، سنن کبری بیهقي

۱۱۶۹۷ ... بنو خثعم کے ایک شخص کہتے ہیں کہ میرے ہاں بچے کی ولادت ہوئی تو میں لے کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا تو انہوں نے اس کو سو میں رکھا'' ۔ابو عبید

۱۱۶۹۸ ... تمیم بن مسیح کہتے ہیں کہ میں منبوذ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو سو میں باقی رکھا'' ۔ابو عبید

۱۱۶۹۹ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سال میں تین مرتبہ وظائف دیئے، پھر ان کے پاس اصبہان سے مال آیا تو فرمایا کہ چوتھی مرتبہ وظیفے کی طرف چلو میں تمہارا خازن نہیں ہوں تو رسیاں تک تقسیم کر دیں، بعض قبیلوں نے لے لیں اور بعض نے واپس کر دیں۔ابو عبید في الاموال

۱۱۷۰۰ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سلطان جو دے وہ لے لو کیونکہ تیرا مال اس کے مال میں حلال سے زیادہ ہے'' ۔وکیع وابن جریر

۱۱۷۰۱ ... عنترۃ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ لوگوں کے غلاموں کو وظائف دے رہے تھے'' ۔متفق علیه

۱۱۷۰۲ ... ام العلاء کہتی ہیں کہ ان کے والد ان کو لے کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انہوں نے ان کے لئے بھی وظیفہ مقرر کیا حالانکہ یہ چھوٹی تھیں اور فرمایا کہ وہ بچہ جو کھانا کھائے اور روٹی کے ٹکڑے توڑے اس مولود سے زیادہ حق دار نہیں ہے جو ابھی صرف دودھ ہی پیتا ہو۔ متفق علیه

۱۱۷۰۳ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک عورت اور اس کے خادم کے لئے زیادہ درھم مقرر کئے، عورت کے آٹھ اور خادم کے لئے چار اور آٹھ میں سے دو درھم روٹی اور کتان کے لئے تھے'' ۔دار قطني، متفق علیه

۱۱۷۰۴ ... نافع فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنی ازواج میں سے ہر ایک کو خیبر کے مال میں سے اسی وسق کھجوریں اور بیس وسق جو دیتے تھے، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے تو انہوں نے امہات المومنین کو اختیار دیا کہ وہ وہی قبول کریں جو رسول اللہ ﷺ کے مبارک دور میں ملتا تھا تو ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا نے یہ پسند کیا کہ ان کو زمین اور پانی وغیرہ دے دیا جائے تا کہ یہ پھر اس کے لئے میراث ہو جس کو یہ وارث بنانا پسند کریں'' ۔ابن وھب

۱۱۷۰۵ ... حضرت ابوظبیان الاسدی فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچا تو آپ نے مجھ سے پوچھا کہ اے ابوظبیان! عراق میں تمہارا مال کیا ہے، میں نے عرض کیا کہ نہیں، قسم اس ذات کی جس نے آپ کو نیک بخت بنایا ہم نہیں جانتے کہ اس مال کا کیا کریں گے؟ ہم میں سے کوئی ایسا نہیں جو قادسیہ آیا ہو اور اس کو ڈیڑھ یا دو ہزار وظیفہ نہ ملتا ہو، اور ہمارے جتنے بھی بیٹے بھتیجے ہیں ان کو پانچ سو سے تین سو تک وظیفہ ملتا ہو، اور ہم میں سے کوئی بال بچے دار ایسا نہیں جس کو ہر ماہ دو تھیلے نہ ملتے ہوں خواہ وہ کھائے یا نہ کھائے جب اتنا سب کچھ ہو رہا ہے تو تم نہیں جانتے کہ اتنے مال سے ہم کیا کریں گے۔ فرمایا کہ جی ہاں ہم مناسب سمجھیں گے وہاں اس مال کو خرچ کریں گے اور جہاں مناسب نہ سمجھیں گے نہ کریں گے، وہ تمہارا حق ہے جو میں تمہیں دیتا ہوں، اس پر میری تعریف مت کرو، جب میں اس مال کو تمہارے حوالے کرتا ہوں اور تم لوگ قبول کر لیتے ہو تو میں نیک بخت ہو جاتا ہوں اگر یہ (میرے باپ) خطاب کا مال ہوتا تو پھر میں تمہیں نہ دیتا اور میری نصیحت تمہارے لئے اور جیسے تمہارے لئے ہے ایسے ہی اس کے لئے بھی ہے جو اسلامی سرحدوں کے انتہائی کناروں پر رہتا ہو، سو جب تجھے تیرا وظیفہ ملے تو اس سے بکریاں خرید لے اور اپنے جنگل میں رکھ لے پھر جو وظیفہ ملے تو اس سے ایک یا دو غلام خرید لے اور مال باندھ لے، کیونکہ میں ڈرتا ہوں کہ میرے بعد ایسے نگران آئیں گے جو تمہیں گن گن کر عطا دیا کریں گے اپنے زمانوں میں سو اگر تو باقی رہے گا وانوں میں سے کوئی باقی رہا تو جو چیز ملے اسے لے لینا'' ۔علي بن معبد في طاعة وعصیان

۱۱۷۰۶ ... نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سوار کو ایک حصہ اور اس کے گھوڑے کو دو حصے عطا فرمائے'' ۔ابو الحسن عي بن عبدالرحمن بن ابي السری البکالي في جزء من حدیثه

۱۱۷۰۷ ۔۔۔ حضرت نافع ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے گھوڑے کو دو حصے اور سوار کو ایک حصہ عطا فرمایا''۔ابو الحسن البکالی

باپ کی رعایت سے وظیفوں میں تفاوت

۱۱۷۰۸ ۔۔۔ حضرت نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جتنا وظیفہ میرے لئے مقرر کیا تھا، اسامۃ بن زید کے لئے اس سے زیادہ وظیفہ مقرر کیا، میں نے عرض کیا کہ میرا اور اسامہ بن زید کا ہجرہ ایک ہی ہے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کا باپ رسول اللہ ﷺ کے نزدیک تیرے باپ سے زیادہ محبوب تھا اور تو نے تو اپنے باپ کے ساتھ ہجرت کی تھی''۔ابو الحسن البکالی

۱۱۷۰۹ ۔۔۔ محمد بن ھلال کہتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد نے میری دادی کے حوالے سے بیان کیا کہ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس جایا کرتی تھیں، ایک دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو موجود نہ پایا تو پوچھا کہ آج فلاں فلاں خاتون نہیں آئی؟ تو ان کی اھلیہ نے عرض کیا کہ اس کے ہاں آج ایک لڑکا پیدا ہوا ہے، پھر فرماتی ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے میرے پاس پچاس درھم اور سنبلانیہ کا ٹکڑا بھیجا، پھر فرمایا کہ یہ تیرے بیٹے کا وظیفہ ہے اور یہ اس کا لباس ہے، سو جب ایک سال گزر گیا تو ہمارا وظیفہ سو تک ہو گیا''۔ابو عبید فی الاموال

فائدہ ۔۔۔۔۔۔ ابواسحٰق فرماتے ہیں کہ ان کے دادا خیار حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا اے بزرگ آپ کے پاس کتنا مال ہے؟ تو انہوں نے عرض کیا کہ میرے پاس اتنا اتنا مال ہے، تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پانچ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کو زمین عطا فرمائی تھی، حضرت سعد، حضرت زبیر، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت اسامہ بن زید اور حضرت خباب بن ارت کو۔ چنانچہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ اپنی زمین ثلث کے بدلے دیا کرتے تھے''۔

مصنف عبدالرزاق، ابو عبید، متفق علیه

۱۱۷۱۲ ۔۔۔ حضرت عائشہ بنت قدامۃ بن مظعون فرماتی ہیں کہ حضرت عثمان ﷺ جب وظائف عطا فرمایا کرتے تھے کہ تو میرے والد کو بلایا کرتے اور فرماتے کہ اگر تیرے پاس مال ہے جس میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو ہم حساب لگا کر تیرے وظیفے سے منہا کر لیں گے''۔ابو عبید فی الاموال

۱۱۷۱۳ ۔۔۔۔۔ ابوالخلال العتکی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے سلطان کے وظائف کے بارے میں پوچھا؟ تو فرمایا کہ ذبح شدہ ہرن کا گوشت''۔ابن جریر فی تھذیب الاثار اور وکیع فی الغرر

۱۱۷۱۴ ۔۔۔۔۔ قدامۃ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس جاتا تو اپنا وظیفہ وصول کر لیتا تھا، انہوں نے دریافت فرمایا کہ کیا تمہارے پاس ایسا مال ہے جس میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے، سو اگر میں کہتا جی ہاں ہے تو میرے مال سے زکوٰۃ وصول کر لیتے، اور اگر میں انکار کر دیتا تو کچھ نہ لیتے''۔شافعی، متفق علیه

۱۱۷۱۵ ۔۔۔۔۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وظیفہ وصول کرلو جب تک صاف ہو اگر تم پر معاملہ مشکوک ہو جائے تو بالکل ہی ترک کر دو''۔

مصنف ابن ابی شیبه

وظائف کی بقیہ روایات

۱۱۷۱۶ ۔۔۔ مسند عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قادسیہ کا مال غنیمت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لایا گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس مال کو الٹ پلٹ کر دیکھنے لگے ساتھ ساتھ روتے جارہے تھے تو حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اے امیر المؤمنین! یہ تو فرحت اور خوشی کا دن ہے، تو فرمایا کہ ہاں ہاں لیکن یہ (مال) جس قوم کو بھی دیا گیا ہے ان میں عداوت اور بغض پیدا ہو جاتا ہے''۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق، سنن کبری بیهقی

۱۱۷۱۷..... ابراھیم بن عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کسریٰ کے خزانے لائے گئے تو عبداللہ بن ارقم الزھری نے عرض کیا کہ کیا آپ اس کو بیت المال میں نہ رکھیں گے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم جب تک اس کو تقسیم نہ کرلیں بیت المال میں نہ رکھیں گے اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے تو حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اے امیرالمؤمنین! آپ کو کس بات نے رلادیا، کیونکہ یہ تو خدا کی قسم شکر، فرحت اور خوشی کا دن ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جس قوم کو بھی یہ یعنی مال دیا ہے تو اس میں عداوت اور بغض بھی ڈال دیتا ہے''۔ابن المبارک، عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، خرائطی فی مکارم الاخلاق

۱۱۷۱۸..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے جس نے فہرستیں مرتب کروائیں اور لوگوں کی پہچان کروائی وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہی کی شخصیت تھی''۔سنن کبری بیھقی

۱۱۷۱۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وظیفہ وصول کرلو جب تک کھانے کے قابل ہو، اگر دین سے برگشتہ کرنے والا ہو تو اس کو سختی سے چھوڑ دو۔ابن ابی شیبہ

۱۱۷۲۰..... داؤد بن نشیط فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں موجود تھا تو ان کے پاس ایک موٹا شخص آیا جو رنگین آنکھوں والا تھا اور عرض کیا اے امیرالمؤمنین میں ہلاک ہوگیا اور میرے گھر والے بھی ہلاک ہوگئے ہو تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان میں سے کوئی شخص آجاتا ہے جیسے ہم بچے ہوئے ہیں کہتا ہے میں ہلاک ہوگیا اور میرے گھر والے ہلاک ہوگئے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے آپ سے باتیں کرنے لگے اور فرمایا کہ مجھے اپنی ہمشیرہ یاد آرہی ہے میں دیکھ رہا ہوں کہ ہم اپنے والدین کو دودھ پلا رہے ہیں ہماری والدہ ہمیں اپنا کپڑا پہنائی تھیں اور زاد راہ کے طور پر ہمیں کچھ تیار کردیتی تھیں سو ہم اپنی اونٹنی لے کر نکلتے، سو جب سورج نکل آتا تو میں اپنا کپڑا اپنی ہمشیرہ کو پہنا دیتا اور بے لباس دوڑتا پھرتا، پھر ہم اپنی والدہ کے پاس واپس آجاتے تو وہ ہمارے لئے مٹی کا کوئی کھلونا بنادیتیں، ہائے کیا ہی وہ دن ہوا کرتے تھے پھر فرمایا کہ اس کو صدقہ کے اونٹوں میں سے چار اونٹ دے دو، سو جانور اس کے لئے آگے پیچھے چلتے ہوئے نکلے''۔ابو عبیدہ فی الاموال

۱۱۷۲۱..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب ان کے پاس کوئی چیز آتی تو وہ ان میں سے سب سے پہلے ان میں سے سب سے پہلے سے شروع نہ فرماتے یعنی آزاد لوگ''۔

باب......ان چیزوں کا بیان جو جہاد میں ممنوع ہیں

۱۱۷۲۲..... معمر، عبدالکریم الجزری سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس ایک سر لایا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم نے بغاوت کی''۔عبدالرزاق، سنن کبری بیھقی

۱۱۷۲۳..... معمر امام زہری سے روایت کرتے ہیں کہ جب کبھی بھی رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس کوئی سر لایا گیا آپ نے یہی فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے شہر میں مردار نہیں لائے جاتے''۔مصنف عبدالرزاق

۱۱۷۲۴..... حضرت عقبۃ بن عامر الجہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن العاص اور حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہما نے مجھے بطور ڈاکیے کے ایک سر دے کر بھیجا جسے شام کے راستے میں جسم سے علیحدہ کیا گیا تھا، چنانچہ، وہ لے کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انکار فرمادیا، حضرت عقبۃ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اے رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ! وہ ہمارے ساتھ یہی کرتے ہیں تو فرمایا کہ کیا رب فارس اور روم کی سنتوں پر عمل ہوگا؟ میرے پاس کوئی سر وغیرہ نہ لایا جائے صرف خطوط اور اطلاعات کافی ہیں''۔سنن کبری بیھقی

۱۱۷۲۵..... حضرت معاویۃ بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں موجود تھے آپ رضی اللہ عنہ منبر پر تشریف فرما ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی اور فرمایا کہ ہمارے پاس شام کے بطریق یناق کا سر لایا گیا ہے حالانکہ ہمیں اس کی ضرورت نہیں ہے یہ تو عجمیوں کا طریقہ ہے''۔سنن کبری بیھقی

فائدہ......اس سے پہلی روایت کے ترجمے میں جو لکھا تھا کہ وہ سر جو شام کے راستے میں جسم سے الگ کیا گیا تھا، تو یہ ترجمہ صحیح نہیں بلکہ صحیح ترجمہ

یہ ہے کہ مجھے شام کے بطریق بناق کا سر دے کر بھیجا گیا تھا، ترجمے میں غلطی عبارت کی غلط فہمی کی وجہ سے پیدا ہوئی، جس کے لئے ہم اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کرتے ہیں کیونکہ تو ہی ارحم الراحمین ہے اللھم اغفر لکاتبه ولمترجمیه ولوالدیه ولسائر المسلمین

بطریق عربی لفظ ہے جس کو انگریزی میں پیٹرک (PATTRIC) کہا جاتا ہے جو عیسائی پادریوں کا ایک عہدہ ہوتا ہے''۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۱۷۲۶ حضرت اسود بن ربیع سے فرماتے ہیں کہ میں جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں پہنچا اور آپ ﷺ کے ساتھ جہاد میں شرکت کی اور کامیابی سے ہمکنار ہوا، اس دن لوگوں نے خوب قتال کیا یہاں تک کہ بچے بھی قتل ہوئے، جب یہ اطلاع رسول اللہ ﷺ کو ملی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں کو کیا ہوا کہ قتال میں حد سے گزر گئے حتی کہ اولادوں کو قتل کرنا شروع کر دیا، ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ تو مشرکوں کے بچے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ سنو! تم میں سے آج کے بہترین لوگ مشرکوں کے ہی بچے ہیں، پھر فرمایا کہ سنو! اولاد کو قتل نہ کرو، ہر بچہ جو پیدا ہوتا ہے وہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے اور اس وقت تک اسی حال میں رہتا ہے یہاں تک کہ اس سے اس کی زبان چھین لی جاتی ہے سو اس کے والدین اس کو یہودی، عیسائی یا مجوسی بنا دیتے ہیں''۔

مسند احمد دارمی، نسائی، ابن جریر، ابن حبان، طبرانی، مستدرك حاكم، حلیه ابی نعیم، متفق علیه، سعید بن منصور

لوٹ مار

۱۱۷۲۷ ..... امام محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ایک ایک اونٹ ذبح کرنے کا حکم فرمایا، چنانچہ اونٹ کو ذبح کیا گیا لیکن لوگ جھپٹ پڑے، اور اس کا گوشت اٹھا کر لے گئے چنانچہ ایک شخص کو اعلان کرنے کے لئے بھی بھیجا گیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ لوٹ مار سے منع فرماتے ہیں چنانچہ وہ گوشت واپس کر دیا گیا اور پھر آپ ﷺ نے لوگوں میں تقسیم فرما دیا''۔ عبدالرزاق

۱۱۷۲۸ حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اونٹ ذبح کرنے کا حکم دیا، اونٹ ذبح کیا گیا تو لوگ اس کے گوشت کو اٹھا کر لے گئے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو حکم فرمایا تو اس نے اعلان کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ لوٹ مار سے منع فرماتے ہیں''۔ مصنف عبدالرزاق

باب.....شہادت کی فضیلت اور اس کی اقسام کے بیان میں

۱۱۷۲۹..... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ شہید کو تین چیزیں دی جاتی ہیں۔

۱ ..... اس کے خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

۲..... اور سب سے پہلے جو اس کے چہرے سے مٹی جھاڑتا ہے وہ حور عین میں سے اس کی بیوی ہوتی ہے۔

۳..... اور جب اس کا پہلو زمین سے لگتا ہے تو جنت کی زمین پر لگتا ہے''۔ دیلمی

۱۱۷۳۰..... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ شہید تین ہیں۔

۱..... ایک وہ شخص جو اپنی جان اور مال لے کر اللہ کے راستے میں نکلا اپنی جان اور مال کو اللہ کے راستے میں گنتا ہوا، اور یہ چاہتا ہے کہ یا قتل کرے یا قتل ہو جائے اور نہیں تو مسلمانوں کی تعداد ہی بڑھے، سو اگر یہ مر گیا یا قتل ہو گیا تو اس کے سب گناہ معاف کر دیئے جائیں گے، اس کو قبر کے عذاب سے محفوظ کر دیا جائے گا اور حور عین میں سے کسی کے ساتھ اس کا نکاح کر دیا جائے گا اس کو اعزاز کا لباس پہنایا جائے گا اور اس کے سر پر وقار اور ہمیشگی کا تاج رکھا جائے گا۔

۲..... دوسرا وہ شخص جو اپنی جان و مال کو اللہ کے راستے میں لے کر نکلا وہ یہ چاہتا ہے کہ قتال کرے لیکن خود قتل نہ ہو، سو اگر وہ مر گیا یا قتل ہو گیا تو اس کا قدم حضرت ابراہیم خلیل الرحمن علیہ الصلوۃ والسلام کے قدم مبارک کے ساتھ مقام صدق میں اللہ مالک اور مقتدر کے سامنے ہوگا۔

۳ تیسرا وہ شخص جو اپنی جان و مال کو اللہ کے راستے میں لے کر نکلا اور وہ یہ چاہتا ہے کہ قتل کرے یا ہو جائے، سو اگر یہ مر گیا تو یا قتل ہو گیا تو قیامت کے دن اپنی تلوار برہنہ اپنے کندھے پر رکھے آئے گا حالانکہ لوگ گھٹنوں کے بل گرے ہوں گے، اور کہتے آئیں گے کہ سنو! ہمارے لئے جگہ وسیع کر دو

ہمارے لئے جگہ وسیع کردو کیونکہ ہم نے اپنی جان اور مال اللہ کے راستے میں خرچ کردیا۔قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے،اگر کوئی یہ کہہ سکتا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل الرحمن یا انبیاء میں سے کوئی نبی کہتا اور انہی کے راستے میں لوگ ہٹتے کیونکہ ان کا حق واجب ہے یہاں تک کہ وہ شہداء آئیں گے اور نور کے منبروں پر بیٹھ جائیں گے عرش کے دائیں جانب،سو وہ بیٹھیں گے اور دیکھیں گے کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کس طرح ہوتا ہے،انہیں موت کا کوئی غم نہ ہوگا نہ ہی وہ برزخ میں غم زدہ ہوں گے،انہیں صور کی چیخ پریشان نہ کرے گی اور نہ ہی وہ حساب کتاب میزان اور پل صراط پر پریشان ہوں گے دیکھیں گے کہ لوگوں کے درمیان کس طرح فیصلہ ہوتا ہے وہ جس چیز کا بھی سوال کریں گے ان کو دی جائے گی اور جس کی بھی شفاعت کریں گے شفاعت قبول کی جائے گی اور جنت میں ان کا پسندیدہ مقام دیا جائے گا اور جنت میں اپنے پسندیدہ مقام پر رہیں گے''۔بیهقی فی شعب الایمان

۱۱۷۳۱۔۔۔ابن ابی العوف اور عبدالعزیز بن یعقوب الماجشون فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے متمم بن نویرۃ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ زید ابن خطاب پر رحم فرمائیں اگر میں شعر کہنے پر قادر ہوتا تو میں بھی ایسے ہی روتا جیسے تیرا بھائی رویا، متمم نے عرض کیا، اے امیر المؤمنین! اگر میرا بھائی جنگ یمامہ کے دن قتل ہوتا جس طرح آپ کا بھائی قتل ہوا تو میں کبھی اس پر نہ روتا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو دیکھا اور اس کے بھائی کی تعزیت کی اور وہ اس پر بہت زیادہ غمزدہ تھے، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے صبا (ہوا کا نام) چلتی ہے تو مجھے زید بن الخطاب کی خوشبو آتی ہے، ابن ابی عوف سے عرض کیا گیا کہ کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ شعر نہ کہہ سکتے تھے، تو انہوں نے فرمایا کہ نہیں ایک بیت بھی نہیں''۔ابن سعد

۱۱۷۳۲۔۔۔حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے احد کے شہداء کا نہ جنازہ پڑھا اور نہ ان کو غسل دیا۔مصنف ابن ابی شیبه

۱۱۷۳۳۔۔۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ جنگ احد کے شہداء میں دو شہداء کو ایک قبر میں دفن کرواتے اور حکم فرمایا کرتے کہ ان کو ان کے خون سمیت دفن کردیا جائے اور نہ ان کو غسل دیا اور نہ ان کی نماز جنازہ پڑھی''۔ابن ابی شیبه

۱۱۷۳۴۔۔۔زہری روایت کرتے ہیں عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر العذری سے ان کی ولادت فتح مکہ کے دن ہوئی تھی چنانچہ ان کو جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لایا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے چہرے پر ہاتھ مبارک پھیرا اور برکت عطا فرمائی، آگے فرمایا کہ جب آپ ﷺ احد کے شہداء پر مطلع ہوئے تو فرمایا کہ میں ان پر گواہ ہوں جو اس کے زخم سے خون ٹپک رہا ہوگا جس کا رنگ تو خون کی طرح ہی ہوگا لیکن خوشبو مشک کی طرح ہوگی، دیکھو ان شہداء میں کون زیادہ حافظ تھا قرآن پاک کا سو اس کو قبر میں اپنے ساتھی سے آگے رکھو، اور اس دن ایک قبر میں دو دو اور تین تین، شہدا کی تدفین ہوئی''۔ابن جریر

۱۱۷۳۵۔۔۔حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے شہداء احد میں سے حضرت حمزۃؓ بن عبدالمطلب کی نماز جنازہ پڑھی۔

۱۱۷۳۶۔۔۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ شہداء کی روحیں سبز رنگ کے پرندوں کے پیٹ میں ہوتی ہیں جو جنت کے پھلوں میں مشغول رہتے ہیں۔عبدالرزاق، سعید بن منصور، متفق علیه فی البعث

۱۱۷۳۷۔۔۔راشد بن سعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی صحابی سے روایت فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ! کیا وجہ ہے کہ شہید کے علاوہ باقی سب مسلمانوں کو قبر میں آزمایا جائے گا؟ تو فرمایا کہ شہید کی آزمائش کے لئے تلواروں کی چمک ہی کافی ہے۔نسائی، دیلمی

۱۱۷۳۸۔۔۔سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ جب حمزۃ بن عبدالمطلب اور مصعب بن عمر رضی اللہ عنہ جنگ احد میں شہید ہوئے تو کہا کہ کاش ہمارے بھائیوں کو علم ہوتا کہ ہمیں کتنی بڑی بھلائی ملی ہے تاکہ وہ اور زیادہ رغبت سے اللہ کے راستے میں نکلتے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں تمہاری طرف سے یہ اطلاع مسلمانوں تک پہنچاؤں گا چنانچہ سورۃ آل عمران یہ آیت نازل ہوئی کہ ''جو لوگ اللہ کے راستے میں قتل ہوئے ہیں انہیں مردے نہ سمجھو'' سے لے کر ''مومنین'' تک۔سورۃ آل عمران، آیت ۱۲۹۔۱۷۱ ،مصنف ابن ابی شیبه

۱۱۷۳۹۔۔۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ غزوہ احد کے شہداء کو ایک کپڑے میں لپیٹ لیتے پھر دریافت فرماتے کہ ان دونوں میں سے قرآن کس کو زیادہ یاد تھا؟ تو جب ایک کے بارے میں بتا دیا جاتا تو لحد میں اسے آگے رکھتے اور فرمایا کہ میں قیامت کے دن ان لوگوں کا گواہ ہوں گا'' اور ان کو خون سمیت دفن کرنے کا حکم فرمایا، نہ ان کو غسل دیا گیا اور نہ ان کے جنازے کی نماز پڑھی گئی''۔مصنف ابن ابی شیبه

۱۱۷۴۰۔۔۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے حکم فرمایا تو غزوہ احد کے شہداء کو ان کے خون سمیت ہی دفن کردیا،

اور یہ بھی حکم فرمایا کہ جو قرآن کو زیادہ لینے والا ہو اس کو آگے رکھو اور یہ بھی کہ ایک قبر میں دو دو دفن کیے جائیں چنانچہ اپنے والد اور چچا کو ایک قبر میں دفن کیا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۱۷۴۱..... نعیم بن حجار الغطفانی فرماتے ہیں کہ ایک شخص جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں آیا اور عرض کیا کہ شہداء میں سے افضل کون ہیں؟ فرمایا کہ وہ لوگ جو صفوں کی صفوں سے جا ملتے ہیں اور ادھر ادھر متوجہ نہیں ہوتے یہاں تک کہ قتل ہو جاتے ہیں، یہی لوگ ہوں گے جو جنت میں اونچے اونچے کمروں میں رہیں گے اور تیرا رب ان کو خوشی سے دیکھے گا اور جب تیرا رب کسی کو کسی جگہ خوشی سے دیکھ لے تو اس کا کوئی حساب کتاب نہیں ہوتا۔ ابن زنجویہ

شہادت حکمی کے بیان میں...... طاعون

۱۱۷۴۲..... حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غار میں تھا تو آپ ﷺ نے دعا فرمائی اے میرے اللہ! نیزہ اور طاعون، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے معلوم ہے کہ آپ نے اپنی امت کی تمنائیں مانگی ہیں سو یہ طعنہ (نیزہ) سے تو ہم واقف ہیں لیکن یہ طاعون کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ ایک زخم پھوڑے کی مانند ہوتا ہے اگر تم زندہ رہے تو عنقریب دیکھو گے"۔ مسند ابی یعلی

۱۱۷۴۳..... ابوالسفر فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے شام کی طرف لشکر بھیجا تو ان سے طعنہ اور طاعون پر بیعت لی۔ مسدد

۱۱۷۴۴..... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام روانہ ہوئے جب شام کے قریب پہنچے تو حضرت طلحہ بن عبداللہ اور حضرت ابوعبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہ استقبال کے لئے شام کے باہر ہی موجود تھے انہوں نے عرض کیا یا امیر المؤمنین آپ کے ساتھ جناب نبی کریم ﷺ کے بڑے بڑے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں اور ہم نے اپنے پیچھے ایسے لوگ چھوڑے ہیں جیسے کہ وہ آگ سے جل گئے ہوں، اس بیماری کو طاعون کہا جاتا ہے چنانچہ آپ اس سال واپس تشریف لے جائیں چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ واپس تشریف لے آئے اور پھر اگلے سال شام تشریف لے گئے۔

فائدہ..... شہادت حکمی کے بیان میں طاعون کا ذکر لانے سے مراد یہ بتایا گیا ہے کہ اگر کوئی اس مرض میں مبتلا ہو کر مر جائے تو وہ حکماً شہید ہوگا جیسے کہ پہلے روایات میں گزر چکا ہے، اور اس کا حکم یہ ہے کہ جب کسی علاقے کے بارے میں معلوم ہو جائے کہ وہاں طاعون کی بیماری پھیلی ہوئی ہے تو وہاں نہ جانا چاہیے اور اگر کسی علاقے میں یہ بیماری پھیل جائے تو وہاں کے رہنے والوں کو وہ علاقہ چھوڑ کر بھاگنا نہ چاہیے، کیونکہ اگر اس بیماری سے بچ گئے تو فبہا اور اگر موت آ گئی تو شہادت نصیب ہو جائے گی" زیادہ تفصیل کی حاجت تو کسی مستند دارالافتاء مفتی سے رجوع کرنا چاہیے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۱۷۴۵..... طارق بن شہاب کہتے ہیں کہ ہم حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے تو ایک دن انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے کم ملنا جلنا تمہیں تکلیف نہ دے گا کیونکہ یہ بیماری گھر والوں تک پہنچ چکی ہے یعنی طاعون، سو اگر کوئی کچھ تعبیر کرنا چاہے تو کر لے، اور ایسے دو آدمیوں سے بچو جن میں سے ایک کہنے والا یہ کہے کہ (اگر وہ کسی ایسی مجلس میں بیٹھا ہو جس میں کوئی طاعون کا مریض ہو) اور جو چلا گیا ہے (اگر وہ بچ گیا ہے تو) یہ نہ کہے کہ اگر میں بیٹھ جاتا تو میں بھی اس بیماری میں مبتلا ہو جاتا جس میں وہ مبتلا ہوا جو اس مجلس میں بیٹھا تھا، کیونکہ میں تمہیں اس بیماری کے ظہور کے بارے میں وہ بات بتانے جا رہا ہوں جو لوگوں کے لئے مناسب ہے (اور وہ یہ کہ) جب امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سنا کہ شام میں بہت سے لوگ طاعون سے مر گئے ہیں تو انہوں نے حضرت ابوعبیدۃ بن الجراح کو لکھا کہ مجھے آپ سے ایک ضروری کام ہے جو آپ کے بغیر نہیں ہو سکتا سو جس رات آپ کو میرا خط ملے تو میرا خیال ہے کہ آپ کو اگلی ہی صبح روانہ ہو جانا چاہیے اور اگر خط دن کے وقت ملے تو شام تک آپ کو میرے پاس آنے کے لئے روانہ ہو جانا چاہیے۔

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے خط کا جواب

حضرت ابوعبیدۃ رضی اللہ عنہ نے جواب میں لکھا کہ مجھے معلوم ہے کہ امیر المؤمنین کو مجھ سے کیا کام ہے وہ اس کو بچانا چاہتے ہیں جو باقی رہنے والا نہیں ہے، اور لکھا کہ میں مسلمانوں کے لشکر میں ہوں، اور خود کو ان سے الگ نہیں کر سکتا اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ آپ کو مجھ سے کیا کام

پڑ گیا ہے آپ اس کو باقی رکھنا چاہتے ہیں جو باقی رہنے والا نہیں ہے سو جیسے ہی آپ تک میرا خط پہنچے تو میرے بارے میں اپنے عزائم کو منسوخ کر دیجئے اور مجھے اجازت دیجئے کہ میں یہیں بیٹھا رہوں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جیسے ہی جوابی خط پڑھا آپ رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور آپ رونے لگے آپ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود لوگوں میں سے کسی نے پوچھا کہ یا امیر المؤمنین کیا حضرت ابوعبیدۃ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بھی لکھا تھا کہ اردن گہری وباؤں والی سرزمین ہے اور جابیہ بارونق وصحت بخش علاقہ ہے لہٰذا مہاجرین کو لے کر وہاں منتقل ہو جائیں، حضرت ابوعبیدۃ رضی اللہ عنہ نے جب یہ خط پڑھا تو فرمایا کہ رہا یہ خط تو ہم اس میں امیر المؤمنین کا حکم سنتے ہیں اور ان کی اطاعت کرتے ہیں اور انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں سوار ہو جاؤں اور لوگوں کو ان کے ٹھکانوں پر پہنچاؤں، اتنے میں میری بیوی طاعون میں مبتلا ہوگئی سو میں حضرت ابوعبیدۃ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور انہیں بتایا، چنانچہ حضرت ابوعبیدۃ رضی اللہ عنہ فوری طور پر لوگوں کو ان کے (محفوظ) ٹھکانوں پر منتقل کرنے لگے، اسی دوران خود بھی اسی بیماری میں مبتلا ہو کر وفات پا گئے۔

ابوالموجہ کہتے ہیں کہ ان کا خیال ہے کہ حضرت ابوعبیدۃ رضی اللہ عنہ چھتیس ہزار (۳۶۰۰۰) مجاہدین کے ساتھ تھے جن میں سے صرف چھ ہزار (۶۰۰۰) باقی بچے۔

سفیان بن عیینہ نے اسی روایت کو طارق سے اپنی جامع میں اس سے مختصر روایت کیا ہے۔

۱۱۷۴۶... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (ایک نبی) نے اپنی امت کے لئے بددعا فرمائی تو ان سے پوچھا گیا کہ کیا آپ یہ پسند کرتے ہیں کہ ان پر بھوک مسلط کردوں، انہوں نے عرض کیا نہیں، پھر پوچھا گیا کہ کیا آپ یہ پسند کرتے ہیں کہ ان پر بھوک مسلط کردوں، انہوں نے عرض کیا نہیں پھر پوچھا گیا کہ آپ پسند کرتے ہیں کہ ان پر بھوک مسلط کردی جائے، عرض کیا نہیں، چنانچہ ان کی امت پر طاعون مسلط کردیا گیا جو ایسی بیماری ہے جو فوراً مار ڈالتی ہے دلوں کو جلا دیتی ہے اور تعداد کو کم کر دیتی ہے''۔ابن راھویہ

۱۱۷۴۷... حضرت عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شام میں اپنے عمال کو لکھا کہ جب تم سنو کہ کوئی وبا پھیل گئی ہے تو مجھے لکھو، چنانچہ میں آیا اس وقت آپ رضی اللہ عنہ سرغ سے واپس آنے کے بعد سورہے تھے چنانچہ جب وہ نیند سے اٹھے تو میں نے سنا آپ فرمارہے تھے کہ اے میرے رب! سرغ سے میری واپسی معاف فرمادیجئے''۔ابن راھویہ

فائدہ......سرغ ایک منگر کا نام ہے **واللہ اعلم بالصواب۔(مترجم)**

۱۱۷۴۸... زرعۃ بن ذوئب الدمشقی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شام میں اپنے عامل کو لکھا کہ جب کسی زمین پر وبا پھیلے تو مجھے اطلاع دینا، سو جب وہاں وبا پھیلی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اطلاع دی گئی تو آپ رضی اللہ عنہ متوجہ ہوئے یہاں تک کہ آپہنچے۔

۱۱۷۴۹.....عمر بن ابی حارثۃ اور ابوعثمان اور ربیع بن نعمان البصری فرماتے ہیں کہ بعد میں طاعون شام، مصر، عراق میں پھیلا اور پھر صرف شام میں رہ گیا جس میں بڑے بڑے لوگ فوت ہوگئے، یہ محرم اور صفر کے مہینے رہا اور پھر ختم ہوگیا لہٰذا لوگوں نے اطلاع دی کہ شام کے علاوہ باقی جگہوں سے طاعون ختم ہوگیا ہے، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے اور شام کے قریب پہنچ گئے یہاں انہیں اطلاع ملی کہ جتنا طاعون یہاں پہلے تھا اب اس سے کہیں زیادہ شدید ہوگیا ہے چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اگر کسی جگہ طاعون ہو تو وہاں نہ جاؤ، اور اگر ایسی جگہ طاعون پھیلا جہاں تم موجود ہو تو اب وہاں سے نہ جاؤ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ واپس تشریف لے گئے یہاں تک کہ طاعون کے اثرات ختم ہوگئے چنانچہ وہاں موجود لوگوں نے اس کی اطلاع دی اور کہا کہ ان کے پاس بہت سے لوگوں کی میراث ہے چنانچہ اس سال جمادی الاولی میں لوگوں کو جمع کیا اور شہروں کے بارے میں مشورہ کیا اور فرمایا کہ میرا ذہن بن رہا ہے کہ میں تمام شہروں میں مسلمانوں کو جا کر دیکھوں تا کہ ان کے احوال سے آگاہی حاصل کروں سو مجھے بتاتے جاؤ۔

۱۱۷۵۰... حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ﷺ شام کی طرف روانہ ہوئے حتیٰ کہ جب سرغ نامی جگہ پر پہنچے تو لشکروں کے امراء حضرت ابوعبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی وغیرہ آپ رضی اللہ عنہ سے ملے اور بتایا کہ شام میں وبا پھیلی ہوئی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابتدائی مہاجرین کو بلاؤ چنانچہ ان کو بلایا گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان

سے مشورہ فرمایا، سب نے مختلف مشورے پیش کئے، بعض نے کہا کہ آپ ایک ضروری کام سے نکلے ہیں اور ہم نہیں سمجھتے کہ آپ کام کو مکمل کئے بغیر واپس چلے جائیں، اور بعض نے کہا کہ آپ کے ساتھ باقی لوگ اور رسول اللہ ﷺ کے صحابہ ہیں آپ ان کو وبا کے سامنے نہ پیش کریں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ سب لوگ یہاں سے تشریف لے جائیں، پھر انصار کو بلایا اور ان سے مشورہ دیا، وہاں بھی یہی ہوا سب نے الگ الگ آراء پیش کیں چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو بھی وہاں سے واپس بھیج دیا اور فرمایا کہ فتح مکہ میں جن قریشی مہاجرین نے شرکت کی تھی ان میں سے کسی بزرگ کو بلاؤ، چنانچہ ان میں سے دو بزرگوں نے ایک جیسی رائے دی اور کہا کہ ہمارا خیال ہے کہ آپ لوگوں کو واپس لے جائیں اور وبا کے سامنے پیش نہ کریں چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اعلان کروادیا، کہ صبح کو ہم روانہ ہوں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا حضرت ابو عبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، کہ کیا اللہ کی مقرر تقدیر سے بھاگ رہے ہیں؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے کاش ابوعبیدۃ یہ جملہ آپ کے علاوہ کوئی اور کہتا، ہاں ہم اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر ہی کی طرف بھاگ رہے ہیں، آپ کا کیا خیال ہے کہ آپ اپنے اونٹ کے ساتھ جارہے ہوں کہ ایک ایسی وادی آجائے جس کے دو کنارے ہوں ایک نہایت سرسبز و شاداب ہرا بھرا اور دوسرا بنجر اور قحط زدہ، سو اگر آپ اپنے اونٹ کو سرسبز جگہ چرائیں تو اللہ کی تقدیر میں ہوں گے یا نہیں؟ اور اگر قحط زدہ اور بنجر جگہ چرائیں تو اللہ کی تقدیر میں ہوں گے یا نہیں۔

طاعون والی زمین پر مت جانا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اتنے میں حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے جو اپنی کسی ضرورت کی وجہ سے وہاں موجود نہ تھے چنانچہ انہوں نے آکر فرمایا کہ میں اس بارے میں جانتا ہوں میں نے سنا جناب رسول اللہ ﷺ فرمارہے تھے کہ جب تم سنو کہ کسی زمین پر طاعون ہے تو وہاں نہ جاؤ، اور جب کسی سرزمین میں طاعون پیدا ہوجائے اور تم وہاں موجود ہو تو پھر وہاں سے فرار ہونے کی نیت سے نہ نکلو۔ فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور روانہ ہوگئے۔

مالك، سفيان بن عيينه في جامعه، مسند احمد، بخاری، مسلم

۱۱۷۵۱..... حضرت عمر بن عبدالعزیز کے وزیر زنکل بن علی فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفۃ بن الیمان رضی اللہ عنہ نے (طاعون سے مخاطب ہوکر) فرمایا، اے طاعون مجھے پکڑ لے، اے طاعون مجھے پکڑ لے، اے طاعون، مجھے پکڑ (تین مرتبہ) اس سے پہلے حرام خون بہایا جائے، اور احکامات میں ظلم سے کام لیا جانے لگے، اور بچوں کی امارت آجائے اور اس سے پہلے کہ سرکش لوگوں کی کثرت ہوجائے۔

۱۱۷۵۲ حضرت عبدالرحمن بن غنم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شام میں طاعون پھیلا تو حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ طاعون ایک ڈانٹ ہے سو اس سے بچ کر وادیوں اور گھاٹیوں میں بھاگو، یہ بات حضرت شرحبیل بن حسنۃ رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہ غصے میں آگئے اور فرمایا کہ عمرو بن العاص کو غلط فہمی ہوگئی ہے کیونکہ میں جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں موجود تھا اور عمرو بن العاص اپنے گھر والوں کے ساتھ کہیں گئے ہوئے تھے، یہ طاعون تو تمہارے نبی ﷺ کی دعا اور تمہارے رب کی رحمت اور صالحین کی تم سے پہلے وفات ہے، یہ بات حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے سنی تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے دعا فرمائی کہ اے اللہ! اس میں معاذ کی اولاد کا حصہ پورا پورا عطا فرمایا، چنانچہ ان کی دو صاحبزادیوں کی وفات ہوگئی اور صاحبزادے عبدالرحمن اس مرض میں مبتلا ہوگئے چنانچہ آپ نے یہ آیت پڑھی ''حق تو آپ کے رب ہی کی طرف سے ہے سو آپ نہ ہوں شک کرنے والوں میں سے''۔ البقرة آیت ۱۴۷

اور یہ آیت بھی پڑھی کہ ''آپ عنقریب ان شاء اللہ مجھے صبر کرنے والوں میں پائیں گے''۔ (الصافات آیت ۱۰۲) انہی دنوں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی ہتھیلی کی پشت پر طاعون کا پھوڑا نکل آیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ مجھے سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب ہے، انہوں نے اپنے پاس ایک شخص کو روتے دیکھا تو دریافت فرمایا کہ تو کیوں روتا ہے، عرض کیا اس علم کی بناء پر جو مجھے آپ سے حاصل ہوا ہے، تو فرمایا کہ پھر مت رو، حضرت ابراھیم ایسی سرزمین پہ تھے کہ وہاں کوئی عالم نہ تھا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو علم عطا فرمایا، سو جب میں وفات پا جاؤں تو علم کو چار لوگوں سے حاصل کرنا۔

۱..... عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ۔ ۲..... عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ۔

۳.... سلمان رضی اللہ عنہ۔ ۴.....اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہ۔ ابن خزیمہ

۱۱۷۵۳.....شہر بن حوشب فرماتے ہیں کہ جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی تو حضرت عمرو بن عتبۃ رضی اللہ عنہ نے اپنے بعد والوں سے ایسی ہی گفتگو کی وہ فرماتے تھے کہ میں چوتھا مسلمان ہوں، فرمایا کہ جو طاعون ہے یہ ڈانٹ ہے سواس سے بچ کر گھائیوں میں بھاگ جاؤ (یہ سن کر) حضرت شرحبیل بن حسنۃ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ خدا کی قسم، میں بھی مسلمان ہوں اور تمہارے امیر زبردست غلط فہمی میں مبتلا ہیں، دیکھو تو کیا کہتے ہیں؟ (حالانکہ) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کسی سرزمین پر طاعون پھیل جائے اور تم وہاں موجود ہوتو وہاں سے مت بھاگو کیونکہ موت تمہاری گردنوں میں ہے، اور جب کہیں طاعون پھیلے (اور تم وہاں موجود نہ ہو) تو تم وہاں نہ جاؤ کیونکہ یہ دلوں کو جلادیتا ہے۔

فائدہ......موت کا گردن میں ہونے سے مراد یہ ہے کہ خواہ کہیں بھی چلے جاؤ موت سے بچنا ممکن نہیں، **واللہ اعلم بالصواب**۔ (مترجم)

۱۱۷۵۴ یونس بن میسرۃ بن حلبس فرماتے ہیں کہ چوبیس ہزار (۲۴۰۰۰) مسلمان کا جابجا پہنچے، تو وہاں پر طاعون پھیل گیا جس سے بیس ہزار (۲۰۰۰۰) کا انتقال ہوگیا اور چار ہزار (۴۰۰۰) باقی بچے انہوں نے کہا کہ یہ طوفان ہے یہ تو ڈانٹ ہے یہ بات حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوئی تو انہوں نے شہسواروں کو بھیجا تا کہ لوگوں کو جمع کریں اور کہا کہ آج حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے پاس جا بیٹھو، لہٰذا جب سب لوگ جمع ہو گئے تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا، اے لوگو! خدا کی قسم اگر مجھے معلوم ہوتا کہ میں آج کے بعد بھی اس جگہ تمہارے درمیان کھڑا ہوسکوں گا تو مجھے آج یہ تکلیف کرنے کی ضرورت نہ تھی اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم لوگ کہہ رہے ہو کہ یہ طوفان ہے یہ ڈانٹ ہے خدا کی قسم نہ یہ طوفان ہے اور نہ ہی ڈانٹ کیونکہ طوفان اور ڈانٹ تو صرف عذاب ہی ہیں جس سے اللہ تعالیٰ امتوں کو عذاب دیتے ہیں لیکن دنیا میں ...... سو تمہارے لئے تمہارے نبی ﷺ کی دعا قبول فرمائی، سنو! جس کو پانی مل گئے اور وہ طاقت رکھتا ہے کہ مرجائے تو اس کو مرجانا چاہیے۔ یہ بہتر ہے اس سے کہ کوئی شخص ایمان کے بعد کافر ہوجائے اور ناحق خون بہایا جائے یا ناحق اللہ کا مال اس طرح دے دیا جائے کہ اس کے لئے جھوٹ بولے یا فسق وفجور کرے اور بہتر ہے اس سے کہ تم لوگوں کے درمیان لعنت ملامت ظاہر ہو یا کوئی شخص صبح اٹھے تو یہ کہے۔ خدا کی قسم اگر میں زندہ رہا یا مرگیا تو میں نہیں جانتا میرا کیا حال ہوگا۔

فائدہ......یعنی مرجانا ان صورتوں کے پیش آنے سے بہتر ہے **واللہ اعلم بالصواب**۔ (مترجم)

۱۱۷۵۵..... حضرت عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے، جب طاعون پھیلتا محسوس کیا تو بہت زیادہ خوف زدہ ہوگئے اور فرمایا کہ اے لوگو! ان گھاٹیوں میں منتشر ہوجاؤ اور پھیل جاؤ کیونکہ اللہ کی طرف سے تم پر ایک چیز نازل ہوئی ہے جسے میں کوئی زبردست ڈانٹ یا کوئی طوفان ہی سمجھتا ہوں، حضرت شرحبیل بن حسنۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے اور آپ تو زبردست غلط فہمی میں مبتلا ہیں، حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ نے سچ کہا، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بن العاص رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ آپ سے غلطی ہوئی یہ کوئی طوفان یا ڈانٹ وغیرہ نہیں ہے بلکہ یہ تو آپ کے رب کی رحمت اور تمہارے نبی ﷺ کی دعا ہے اور تم سے پہلے صالحین کی وفات ہے، اے اللہ! معاذ کی اولاد کو اس رحمت میں سے بھرپور حصہ عطا فرمایا''۔

دوسری نوع

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مسند سے حضرت سعید بن المسیب روایت فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک پہاڑ پر جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ ہم ایک وادی کے سامنے پہنچے وہاں میں نے ایک نوجوان کو بکریاں چراتے ہوئے دیکھا، مجھے اس کی جوانی اچھی لگی میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! کیا ہی خوب جوان ہے اگر اس کی جوانی اللہ کے راستے میں لگے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اے! عمر ہوسکتا ہے کہ وہ کسی طرح اللہ کے راستے میں ہو اور تمہیں معلوم نہ ہو، پھر جناب رسول اللہ ﷺ نے اسے طلب فرمایا اور فرمایا کہ اے نوجوان! کیا کوئی ایسا ہے جس کے پاس تم لوٹ کر جاتے ہو؟ اس نے عرض کیا جی ہاں، فرمایا کون؟ عرض کیا، میری والدہ ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ان کے پاس ہی رہنا کیونکہ ان کے قدموں میں جنت ہے۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر صرف تلوار سے قتل ہونے والا ہی شہید ہوتو پھر تو میری امت کے شہید بہت کم ہوجائیں گے، پھر چلے

ہوئے ٹکڑے ٹکڑے ہونے والے، منہدم شدہ عمارت وغیرہ کے نیچے دبنے والے پیٹ کی بیماری میں مرنے والے، ڈوب کر مرنے والے، درندے کا لقمہ بننے والے اور اس شخص کا ذکر فرمایا جو اپنے کمانے کے لئے محنت کرتا تھا تا کہ عزت سے کمائے اور خود کو دوسروں سے بے نیاز کرلے، وہ بھی شہید ہے۔ اسمٰعیل الحطبی فی حدیثہ، بخاری فی التاریخ فی المفترق

۱۱۷۵۷..... یزید بن اسد فرماتے ہیں کہ وہ دمشق سے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور پوچھا کہ یا امیر المؤمنین آپ میں سے شہید کون ہوتے ہیں؟ تو فرمایا کہ شہید وہ ہے جو اللہ کے راستے میں جہاد کرے اور قتل ہو جائے، اور تم بتاؤ جو شخص اپنی طبعی موت مر جائے تو تم اس کے بارے میں کیا کہتے ہو حالانکہ تم اس کے بارے میں بھلائی کے علاوہ کچھ نہیں جانتے، عرض کیا، کہ ہم کہتے ہیں کہ بندہ تھا نیک عمل کیا اور اپنے رب سے جاملا، وہ اس پر ظلم نہ کرے گا عذاب دے گا جسے عذاب دینا ہوگا اس کے خلاف حجت پوری ہونے کے بعد یا معذرت کے بعد یا معافی کے بعد، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہرگز نہیں، معاملہ اسطرح نہیں جس طرح تم کہتے ہو، جو زمین میں فساد کرتا ہوا ذمیوں پر ظلم کرتا ہوا امام کی نافرمانی کرتا ہوا مال میں خیانت کرتا ہوا جہاد میں آیا دشمن کا سامنا کیا اور قتال کیا پھر قتل ہو گیا تو وہ شہید نہیں لیکن اللہ تعالیٰ کبھی اس کے دشمن کو نیکی اور فاجر کے ساتھ بھی عذاب دیتے ہیں رہا وہ جو اپنی طبعی موت مر گیا اور تم اس کے بارے میں بھلائی کے علاوہ اور کچھ نہیں جانتے یہ ایسے ہی ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو لوگ اللہ اور رسول کی اطاعت کرتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جو ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا انبیاء اور صدیقوں میں سے۔ سورۃ النساء، بریت ۶۹، ابو العباس فی جزء من حدیثہ

۱۱۷۵۸..... ربیع بن ایاس الانصاری فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جبر الانصاری کے بھتیجے کے پاس آئے جن کی وفات ہو رہی تھی ان کے گھر والے رونے لگے، جبر نے کہا کہ اپنی آوازوں سے رسول اللہ ﷺ کو اذیت نہ پہنچاؤ، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تک وہ زندہ ہیں، ان عورتوں کو رونے دو، سو جب ان کی وفات ہو جائے گی تو وہ خاموش ہو جائیں گی، بعض لوگوں نے کہا کہ ہم یہ نہیں سمجھتے تھے کہ آپ کی وفات اپنے بستر پر ہوگی ہمارا خیال تھا کہ آپ اللہ کے راستے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مل کر جہاد کرتے ہوئے قتل ہوں گے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اور شہادت پھر کس کو کہتے ہیں؟ علاوہ اللہ کے راستے میں قتل ہونے کے اس طرح تو میری امت کے شہید بہت کم ہو جائیں گے نیزے سے قتل ہونا بھی شہادت ہے پیٹ کی بیماری میں مرنا بھی شہادت ہے، اور وہ عورت جو اپنے نفاس میں مرے وہ بھی شہید ہے، جل کر مرنے والا بھی شہید ہے، کسی عمارت وغیرہ کے نیچے دب کر مرنے والا بھی شہید ہے، ڈوب کر مرنے والا بھی شہید ہے اور ذات الجنب کی بیماری میں مرنے والا بھی شہید ہے۔ طبرانی

فصل ...... مقتولوں کے احکام میں

۱۱۷۵۹..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد اور ماموں غزوہ احد میں شہید ہوئے میں نے ان کو اپنے اونٹ پر اٹھایا اور لے کر مدینہ منورہ آیا کہ رسول اللہ ﷺ کے اعلان کرنے والے نے اعلان کیا کہ مقتولوں کو اسی جگہ لے جاؤ جہاں وہ قتل ہوئے۔ ابن النجار

باب ...... جہاد کے متعلقات میں

باغیوں کا قتل

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ عرینہ سے مدینہ منورہ آئے لیکن وہاں کی آب وہوا ان کو راس نہ آئی اور وہ بیمار پڑ گئے، تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اگر چاہو تو وہاں چلے جاؤ جہاں صدقہ کے اونٹ ہیں، وہاں جا کر ان کے پیشاب اور دودھ پیو چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور بھلے چنگے ہو گئے چنانچہ پھر وہ چرواہوں کی طرف متوجہ ہوئے ان کو قتل کر دیا اور جناب رسول اللہ ﷺ کے اونٹوں کو ھانک کر لے گئے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ کے اونٹوں کو ھانک کر لے گئے، اور اسلام کو چھوڑ کر دوبارہ کفر اختیار کر لیا چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے

تک تب میں لوگوں کو بھیجا، ان کو پکڑ کر لایا گیا چنانچہ آپ ﷺ نے ان کے ہاتھ پیر کٹوادیئے اور ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھروادیں اور انہیں گرم ریگستان میں پھنکوادیا گیا جہاں وہ مرگئے۔مصنف عبدالرزاق

۱۱۷۶۱ ... حضرت قتادۃ رضی اللہ عنہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ کچھ لوگ عکل اور عرینہ سے اسلام کا اظہار کرتے ہوئے آئے اور جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ وہ لوگ دودھ پینے والے ہیں کسی سرسبز وشاداب زمین سے نہیں آئے چنانچہ مدینہ ان کو راس نہیں آیا اور انہوں نے اس کے بخار کی شکایت کی، چنانچہ نبی کریم ﷺ نے ان کے لئے اونٹنی کا حکم دیا اور ایک چرواہے کا اور انہیں حکم دیا کہ وہ مدینہ سے نکل کر ان اونٹنیوں کا پیشاب اور دودھ پئیں سو وہ چل پڑے جب وہ گرم ریگستان کے کنارے پر پہنچے تو اسلام کو چھوڑ کر دوبارہ کافر ہوگئے اور یہ بات جناب نبی رسول اللہ ﷺ تک پہنچی چنانچہ آپ ﷺ نے ان کو پکڑنے کے لئے لوگ بھیجے سو ان کو پکڑ کر لایا گیا پھر ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھروادی گئیں اور ان کے ہاتھوں اور پیروں کو کٹوا دیا گیا اور ریگستان کے ایک کونے میں گرم پتھروں پر ڈال دیا گیا یہاں تک کہ وہ مرگئے بقتادۃ کہتے ہیں کہ ہم تک یہ بات پہنچی کہ یہ آیت انہی کے بارے میں نازل ہوئی ”بے شک وہ جو اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جنگ کرتے ہیں“ آخر تک۔سورۃ مائدۃ آیت ۳۳، مصنف عبدالرزاق

عرنیین کا ذکر

۱۱۷۶۲ ... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عرینہ سے ایک جماعت نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور اسلام قبول کیا اور بیعت ہوگئی اور مدینہ منورہ میں ان کو برسام کی بیماری ہوگئی، تو انہوں نے عرض کیا کہ تکلیف شروع ہوگئی ہے سو اگر آپ ہمیں اجازت دیں تو ہم ان اونٹوں میں چلے جائیں جہاں ہم پہلے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں تم جاؤ اور وہیں رہو، چنانچہ وہ نکلے اور چرواہوں میں سے ایک کو قتل کردیا اور اونٹ لے گئے ایک چرواہا زخمی حالت میں پہنچا اور اطلاع دی، وہ اپنی ضرورت پوری کرچکے اور اونٹوں کو لے گئے اس کے ساتھ ایک انصاری نوجوان تھا، تقریباً بیس سال کا چنانچہ ان کو گرفتار کرنے کے لئے لوگوں کو روانہ کیا گیا اور اس لڑکے کو ساتھ بھیجا جوان کے قدموں کے نشان ڈھونڈ رہا تھا، ان کو گرفتار کر کے لایا گیا اور ان کے ہاتھ اور پیر کٹوادیئے گئے اور آنکھوں میں سلائیاں پھروادی گئیں“۔ابن النجار

۱۱۷۶۳ ... حضرت مالک بن اوس بن حدثان فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا کہ جب جناب ﷺ کی اونٹنیوں کو لوٹ کر لے جایا جانے لگا تھا تو آپ کہاں تھے، تو انہوں نے عرض کیا کہ میں کنویں پر تھا اور پانی پلا رہا تھا“۔ابن منیع

۱۱۷۶۴ ... امام عامر الشعبی فرماتے ہیں کہ حارثہ بن بدر التمیمی نے جنگ وجدل اور فساد پھیلانا شروع کیا، چنانچہ حضرت حسن بن علی حضرت ابن عباس اور حضرت ابن جعفر رضی اللہ عنہم وغیرہ اہل قریش نے گفتگو کی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے گفتگو کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ وغیرہ اہل قریش نے گفتگو کی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ امیر المؤمنین آپ کا اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جو زمین پر فساد پھیلائے اور جنگ وجدال کرے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”بے شک بدلہ ان لوگوں کا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ کرتے ہیں“۔اختتام آیت تک،سورۃ نور آیت ۲۱

سعید نے عرض کیا اچھا ایسے شخص کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جو توبہ کرلے اس سے پہلے کہ آپ اس پر قادر ہوجائیں؟ فرمایا کہ میں وہی کہوں گا جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور اس کی توبہ قبول کرلوں گا سعید نے کہا کہ تو حارثہ بن زید نے توبہ کرلی ہے اس سے پہلے کہ آپ اس پر قادر ہوں چنانچہ حارثہ آیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے امان دی۔

ابن ابی شیبہ عبد بن حمید، ابن ابی الدنیا فی کتاب اور شراف وابن جریر وابن ابی حاتم

۱۱۷۶۵ ... حضرت عروۃ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کا مثلہ کروادیا تھا جنہوں نے آپ ﷺ کی اونٹنیاں چوری کی تھیں چنانچہ ان کے ہاتھ پیر کٹوادیئے اور آنکھوں میں سلائیاں پھروادی تھیں“۔عبدالرزاق

متفرق روایات

۱۱۷۶۶.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عرب کے عیسائی اہل کتاب نہیں اور نہ ہی ہمارے لئے ان کا ذبیحہ حلال ہے اور میں انہیں اس طرح چھوڑنے والا بھی نہیں ہوں، یا تو وہ مسلمان ہو جائیں گے یا پھر میں ان کی گردنیں اڑا دوں گا''۔الشافعی

۱۱۷۶۷.....جریر بن عثمان الرجی فرماتے ہیں کہ معاویۃ بن عیاض بن غطیف حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہوں نے ایک قباء اور دو پتلے موزے پہنے ہوئے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ ناگوار گزرا اور پوچھا کہ یہ کیا ہے، عرض کیا اے امیر المؤمنین! یہ قباء تو اس لئے ہے کہ بندہ اپنے کپڑوں کو سمیٹ کر باندھ کر رکھ سکتا ہے، رہے یہ پتلے موزے جو پہنے ہوئے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ ناگوار گزرا اور پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ عرض کیا اے امیر المؤمنین! یہ قباء تو اس کے لئے ہے کہ بندہ اپنے کپڑوں سمیت باندھ کر رکھ سکتا ہے، رہے یہ پتلے موزے تو ان سے پیر رکابوں میں اچھی طرح جمتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں ٹھیک ہے اور ان کو اجازت دے دی''۔ابن ابی الدنیا فی کتاب الاشرف

۱۱۷۶۸..... مسند علی رضی اللہ عنہ سے عباد بن عبداللہ روایت فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن منبر پر تشریف فرما ہوئے اور خطبہ ارشاد فرمایا آزاد شدہ غلام ان کو دیکھ رہے تھے، چنانچہ اشعث بن قیس کھڑا ہوا اور کہا کہ ان سرخوں نے ہمیں آپ پر غالب کر دیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھ پر کون غالب آئے گا؟ سنو! خدا کی قسم میں نے سنا جناب رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے کہ تمہیں ضرور بالضرور دین کے معاملے میں مارے گا جیسے تم پہلے ان کو مارتے تھے۔

ابن ابی شیبه حارث ابن راهویه ابوعبید فی الغریب دورقی، ابن جریر، صححه ابن عدی، بزار سنن سعید بن منصور

۱۱۷۶۹..... زیاد بن حدید الاسدی فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر میں بنوتغلب کے عیسائیوں کے لئے باقی رہا تو ضرور بالضرور ان سے زبردست قتال کروں گا اور ان کی اولاد کو قیدی بناؤں گا کیونکہ میں نے دستاویز لکھی تھی ان کے اور جناب رسول اللہ ﷺ کے درمیان اور اس میں یہ شرط تھی کہ وہ اپنی اولاد کو عیسائی نہ بنائیں گے۔ابو داؤد

اور فرمایا کہ یہ حیثیت منکر ہے اور مجھے اطلاع ملی کہ امام احمد اس روایت کو سخت منکر قرار دیتے تھے،لولوی کہتے ہیں کہ امام ابوداؤد نے خود بھی دوسرے دور میں اسی حدیث کو نہیں پڑھا۔الضعفاء للعقلی

اور کہا کہ ابونعیم النخعی اور ابن جریر کا اس میں کوئی متابع نہیں ہے اور ابونعیم نے حلیہ میں اس کو صحیح قرار دیا۔

۱۱۷۷۰..... حضرت ابراہیم بن حارث التیمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک دستے کے ساتھ بھیجا اور ہمیں حکم فرمایا کہ ہم صبح شام یہ پڑھیں:

أفحسبتم انما خلقنا کم عبثا ترجمہ.....کیا تم سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں تو یونہی بے کار پیدا کر دیا ہے۔ المومن ۱۱۵

ہم نے اسے پڑھا تو ہمیں مال غنیمت بھی ملا،اور ہم محفوظ بھی رہے۔

ابونعیم فی المعرفۃ وابن مندہ،الاصابہ میں اس کی سند کے بارے میں کہا اچھی ہے۔

۱۱۷۷۱.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم منافق کی طاقت سے مدد حاصل کرتے ہیں اور اس کا گناہ اس کے اپنے اوپر ہے۔ابن ابی شیبه

۱۱۷۷۲..... حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے قریش کو اسی دن دیکھا جس دن انہوں نے جناب نبی کریم ﷺ کے قتل کی سازش کی اور ارادہ کر لیا، اس وقت خانہ کعبہ کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے اور جناب رسول اللہ ﷺ مقام ابراہیم کے نزدیک نماز ادا فرما رہے تھے چنانچہ عقبہ بن ابی معیط کھڑا ہوا اور اپنی چادر کو آپ ﷺ کے مبارک گلے میں ڈال کر کھینچا یہاں تک کہ آپ ﷺ اپنے گھٹنوں پر گر پڑے، لوگوں نے چیخنا شروع کر دیا اور سمجھے کہ شاید (معاذ اللہ) رسول اللہ ﷺ قتل ہو گئے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور پیچھے سے آپ ﷺ کے مبارک پہلوؤں کو پکڑ کر کھینچا اور کہا کہ کیا تم ایسے شخص کو قتل کرتے ہو جو یہ کہتا ہے کہ اللہ میرا رب ہے؟ چنانچہ پھر وہ لوگ جناب

رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ کر ایک طرف ہو گئے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور اپنی نماز مکمل کرنے لگے جب نماز ادا فرما چکے تو ان کے پاس سے گزرے وہ بدستور خانہ کعبہ کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے آپ ﷺ نے فرمایا، اے قریشیوں کے گروہ! قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں تمہیں ذبح کرنے کے لئے ہی بھیجا گیا ہوں اور آپ ﷺ نے اپنی انگشت مبارک اپنے حلق کی طرف اشارہ فرمایا۔ ابوجہل بولا تو اتنا جاہل تو نہ تھا۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ

تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا تو جو ہے۔ ابن ابی شیبہ

۱۱۷۷۳ حسن فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ کے جھنڈے کا رنگ سیاہ تھا''۔ بخاری فی تاریخ

جہاد اکبر اور جہاد اصغر

۱۱۷۷۴... حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ایک آزاد کردہ غلام فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس نے اللہ کے لئے اپنے نفس سے بغض رکھا، اللہ تعالیٰ اس کو اپنے بغض سے محفوظ رکھیں گے''۔ ابن ابی الدنیا فی محاسبۃ النفس

۱۱۷۷۵...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجاہدین کی ایک جماعت جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ آگئے بہت ہی خوب آئے تم لوگ جہاد اصغر سے جہاد اکبر کی طرف آگئے ہو جس میں بندے کو نفس سے جہاد کرنا پڑتا ہے۔ دیلمی

۱۱۷۷۶...... حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ کون سا جہاد افضل ہے؟ فرمایا کہ کوئی شخص اپنے نفس اور اپنی خواہش سے جہاد کرے''۔ ابن النجار

کتاب الجعالة

بمعنی اجرت اور جنگ کرنے والے کا وظیفہ

افعال کی قسم میں سے

۱۱۷۷۷... حضرت سعید بن المسیب فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھگوڑے غلام کو لانے کی اجرت چالیس درھم مقرر فرمائی۔ ابن ابی شیبہ

۱۱۷۷۸... حضرت قتادۃ اور ابوھاشم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھگوڑے کے جرمانے میں چالیس درہم کا فیصلہ فرمایا۔ ابن ابی شیبہ

۱۱۷۷۹...... ابوعمرو الشیبانی فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس چند بھگوڑے غلام لائے میں نے العین میں جا کر پکڑا تھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ اجرت ہے یا غنیمت؟ میں نے عرض کیا یہ تو اجرت ہے غنیمت کیا ہے؟ تو فرمایا چالیس درھم۔ عبدالرزاق

اللہ تعالیٰ کی مدد سے کنز العمال کی چوتھی جلد مکمل ہوئی

اس کے ساتھ جلد پنجم ہے جو حرف ''حاء'' سے شروع ہوتی ہے اور حج وعمرۃ، حدود حضانۃ اور الحوالۃ پر مشتمل ہے

مترجم سلمان اکبر۔ فاضل جامعہ احسن العلوم